اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
اتباع سنت
رافع اعلام توحید و سنت قامع بنیان شرک و بدعت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس منتظم حقیقی عزوجل کو سزاوار ہے جسنے ہماری ہدایت کے لئے
قانونچہ قرآن مجید کا جس مین تمام منافع دین و دنیا کے بہرے ہوے ہین
اپنے پاس سے نازل فرمایا اور نعت کے لایق حضرت سالار خیر الامم
ہین کہ جنھون نے قرآن پاک کے مضامین کو احادیث مین صاف
صاف بتاے اکابر دین پر رحمت خدا ہو کہ انھون نے جو باتین ہماری
سمجھ سے باہر تھین آل اطہار و اصحاب اخیار کے روایت سے
واضح کر دیا مومنین کو قران پر عمل واجب ہوا اور جاننا احادیث کا لازم
ٹھہراتا اپنے دین سے خبردار اور شرک و بدعت سے بیزار اور اسلام
کے ضروریات سے ہوشیار ہون پس چاہیئے کہ قرآن وحدیث
کو پڑہین اور یاد رکھین اگر عربی نہ جانتے ہون اردو ترجمہ مطالعہ کرین
غرضکہ یہ کتاب طالب خدا کے واسطے کافی ہے دیندار کے
حق مین آنکھین ہین جس سے انجام دونون جہان کے نظر آتے ہین

یا پرہین جس سے عرش اعظم تک اوڑ سکتا ہے۔

مثنوی

کیا تجھسے کہون حدیث کیا ہے	دردانہ درج مصطفے ہے
صوفی عالم حکیم دینی	کرتے رہے اسکی خوشہ چینی
یہ شاہرہ محمدی ہے	گنجینۂ راز احمدی ہے
ہوتے ہوے مصطفی کی گفتار	مت دیکھ کسیکا قول و کردار
جب اصل ملے تو نقل کیا ہے	یھان وھم وخطا کا دخل کیا ہے
اب زیادہ تو مجھسے کر نہ کل کل	خورشید کے آگے کیا ہی مشعل
ملفوظ بہت ہین تو نے دیکھے	ملفوظ محمدی کو اب لے
ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے	قرآن وحدیث تجھکو بس ہے

غرض کہ عبادت کرو تو اللہ ہی کی کرو اتباع کرو تو اوسکے رسول کی

خلاف پیمبر کسے رہ گزید	کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

پس مومن کو چاہئے کہ اپنے عادات وعبادات و اخلاق کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عبادات و عادات واخلاق کے برابر درست کرین اور جو امور نہ ہوسکے کرنیکی آرزو و دعا جناب الٰہی سے کرین اور احادیث کے کتب معتبرہ کا ملاحظہ مدنظر رہین اور صحبت علماء باعمل کو نہ چھوڑین ہر امر مین افراط وتفریط سے بچیں اگر کسی مسئلہ مین تردد ہو دریافت و تلاش کرین کہ اس بارہ

مین اللہ تعالی کیا فرماتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارشاد فرماے
اور اصحابہ کیونکر عمل کئے ہین اور ائمہ اربعہ رحمتہ اللہ علیہم کیا لکھے ہین
اور کھان سے یہ مسئلہ استخراج کئے ہین بجز مذکور اسناد کے دوسرونکی
سند نہ لے اور حضرت کی سنت کے خلافت سے جسکو بدعت کھتے ہین
نھایت ہی اجتناب کرے تا آپکی امت خیر الامم مین داخل ہوتو مستوجب
شفاعت ہو ورنہ کتنا ہی عبادت کرے قبول نہوگی نہ وہ لایق شفاعت
ہے۔ لھذا ہیچمدان خاکپاے بزرگان نیک مرزا داود بیگ
حکیم جمعیت نظام محبوب المتخلص بہ مرزا متعین چھاونی ظفر میدان واقع
میسرم نے بحسب ایماے رہبر راہ خدا ہادی طریق مصطفی پیر و مرشد
مولانا شاہ ممتاز الحق قادری دام ظلہ کے عہد سعادت مھد سرکار
فیض آثار نواب فتح جنگ نظام الدولہ نظام الملک آصفجاہ دوران
نواب میر محبوب علیخان بہادر سریر آراے کشور فرخندہ بنیاد حیدر آباد
دکن ادام اللہ سلطنتہ مین سن یکہزار دوسو چھیانوے ہجری مقدسہ
مین اکثر سنت کے مقدمات سے ہر ایک مقدمہ مین چند آیات قرانی
اور مطابق اسکے چند احادیث صحیحہ صحاح ستہ سے انتخاب کرکے اس
مجموعہ کا نام **اتباع سنت** رکھا فرمایا اللہ تعالی نے فَادْخُلِیْ فِیْ
عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ یعنی میرے بندون مین داخل ہوجاؤ اگرچہ سب مخلوقات
اوسی کے بندے ہین یہ جو فرمایا کہ میرے بندے ہوجاو اس اضافت
تشریفی سے یہ مراد ہے کہ میرے خالص مخلص بندے ہوجاؤ
یعنے بسوا میرے دوسرےکی عبادت نہ کرو اور میرے امر نہی پر چلو
اور میرے رسول کی اتباع کرو اور یہ بات مسلم الثبوت ہے کہ حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع المذنبین ہین غرض ہر مومن کو چاہیے
کہ اللہ کے خاص بندے ہو جاوین اور حضرت شافع روز جزا کے سچے
امتی بن جائے جبتک مومن دنیا اور دین کے ہر کام مین خواہ وہ
عبادات مین ہون یا عادات مین ادب و تعظیم و محبت سے حضرت کا
پیرو ہو امتی حضرت کا کھلانا بیفائدہ ہے یعنی امتی وہی ہوگا جو حضرت کے
قدم بقدم پیروی کریگا جس مسلمان کو آرزو ہو کہ مین امت محمدیہ علیہ السلام
مین داخل ہوؤن تو اس میرے مجموعہ کو بنظر انصاف و قبول ملاحظہ کرے
اور عامل ہو ہر کوئی منہ سے اپنے مسلمانی ظاہر کرتے ہین لیکن یہ
جائے عمل ہے الٰھی تیرے افضال فیض اشتمال سے امید کرتا ہون
کہ اس مجموعہ کو مقبول خاص و عام کرکے اوسپر عمل کروا۔ الٰھی مجھ
گنہگار اور سب مومنین بہائیون پر رحم فرما اپنی عظمت اور خوف
نصیب کر اور جس کام کے واسطے ہمکو پیدا کیا ہے وہ کام تیری
توحید و اخلاص اور رضا کے ساتھہ ہم سے لے اور اپنے رسول
مقبول کی محبت اور کامل پیروی عطا فرما کہ سرمو ہمسے تفاوت نہو
اے اللہ یہ بات تیرے اختیار مین ہے کہ ہمکو ہمارے نبی علیہ السلام
کی چالپر قدم بقدم چلائے

مناجات

الٰھی مین ہون وہ بندہ گنہگار	کہ بہاگا در سے تیری دنمین ہو بار
الٰھی در بدر بہٹکا پھرا مین	نہ آسودہ ہوا ہرگز ذرا مین
الٰھی نفس شیطان نے ستایا	نجانا تھا جہان رستہ بتایا

الٰہی سر طرف سے پھر پھرا کے / پڑا اب تیرے دروازہ پہ آکے
الٰہی تو شہنشاہ جہان ہے / الٰہی دوسرا تجھسا کہان ہے
نہین قادر الٰہی کوئی تجھسا / نہین عاجز الٰہی کوئی مجھسا
الٰہی تو غنی مین بینوا ہون / الٰہی شاہ تو ہی مین گدا ہون
الٰہی تو غنی اور مین گنہگار / الٰہی تو کریم اور مین گرفتار
الٰہی تو قوی اور ناتوان مین / خداوندا کہان تو اور کہان مین
کیا مین نے جو تھا مجھکو سزاوار / تو اب وہ کر جو ہی تجھکو سزاوار
الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار / الٰہی کون ہے میرا مددگار
الٰہی کمترین بندگان جان / الٰہی کر مری مشکل کو آسان
الٰہی بخشدے اپنے کرم سے / چھڑادے دین اور دنیا کے غم سے
الٰہی ہین سبھی محتاج تیرے / الٰہی بخشدے ماں باپ میرے
الٰہی آسرا رکھتا ہون تیرا / تو کردے خاتمہ بالخیر میرا
الٰہی نام سے دی اپنے الفت / الٰہی غیر کی صورت سے نفرت
نہ کہون کچھہ غرض شاہ و گدا سے / جو کچھہ چاہون تو چاہون تجھہ خدا سے
الٰہی ترک دنیا جب کرون مین / تری ہی یاد مین آخر مرون مین
الٰہی عشق مین احمد کی رکھہ چور / ہی بیمار محبت اسکا مغفور
الٰہی درد عشق مصطفے دے / پھر اوسکی وصل کی مجھکو دوا دے
الٰہی سینۂ بریان عطا کر / الٰہی دیدۂ گریان عطا کر
الٰہی مجھکو کر خاک مدینہ / لگادے گھاٹ سے میرا سفینہ
الٰہی مو نمین جب یہان سے نرالا / تو میری گور مین کردے اوجالا
الٰہی آگ سے امن و امان دے / الٰہی جنت اعلیٰ مکان دے

اس کتاب کے دو سو اور چند باب ہین اوائل مین فضایل نبی علیہ السلام و صحابہ رضی اللہ عنہم وغیرہ بیان کرکے بیان اتباع سنت بحسب استطاعت نوعی تفصیلاً لکھے جاتے ہین۔

باب اول فضیلت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

اے مومنین بہائیو یہہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہین کہ آپکی فضیلت مین اللہ تعالی جل شانہ تمام قرآن شریف کو نازل فرمایا اور یہ قول اوتعالے جل شانہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ سے کے آپ یہ تمام عالم پر رحمت ہین اور فرمایا اللہ تعالے قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ یعنی بتحقیق آیا تمھارے پاس اللہ کی طرف سے نور یعنے ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قرآن شریف پس جبکہ اللہ تعالی آپکی ذات بابرکات کو نور فرمایا تو متابعت اوس رسول مقبول کی کرے وہ ہرگز ظلمت وضلالت مین گرفتار نہ ہوگا چونکہ جو یہ تو نور سے منور ہو وہ ہرگز راہ نہ بہٹکیگا بلکہ بخوبی منزل مقصود کو پہونچیگا تفسیر مدارک اور درالمنثور مین مذکور ہے روایت سے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا گیا مین پانچ چیزین کہ نہین دیئے گئے کسی نبی کو پہلے میرے اول بھیجا گیا مین طرف تمام لوگون کے کہ احمر اسود مین یعنے عرب وعجم کے اور نبی بھیجے جاتے تھے اپنی اپنی قوم کیطرف دویم مدد دیا گیا مین ساتھ رعب کے کہ رعب پڑتا ہے میرا میرے دشمن پر مسافت ایک مہینا بھر کی راہ پر سیوم کہلایا گیا مین غنیمت

یعنے غنیمت ہماری امت کیلئے حلال ہوے اور ون کے ہان یہ حکم نہ تھا
بلکہ رکھدیتے تھے ایک میدان بلند مین اور آگ اوسکو جلا دیتے تھے۔
چہارم گردانی گئی زمین میرے لئے مسجد اور پاک کرنیوالی اور **پانچوین**
دیا گیا مین شفاعت۔ پس ذخیرہ کر رکھا ہے مین نے اوسکو اپنی امت
کے لئے روز قیامت تک اور اگر وہ چاہا ہے اللہ سے پہونچنے
والی ہے اون لوگون کو کہ نہین شریک کرتے ساتھہ اللہ کے کسی
چیز کو سبحان اللہ کیا احسان ہے اللہ کا کہ ایسا نبی ہمارے لئے بھیجا
اور ہم ایسے نالایق ہین کہ اونکی قدر اور محبت اور اتباع جیسا کہ چاہئے
نہین کرتے ہمکو تو چاہئے کہ اونکی اور اُنکے سنت کی محبت سب کی
محبت پر غالب رکھین تا مستحق اس بشارت کے ہون جو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا مَنْ اَحَبَّ سُنَّتِیْ فَقَدْ اَحَبَّنِیْ مَنْ اَحَبَّنِیْ
کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ یعنے جسنے میری سنت کو دوست رکھا اوسنے مجکو
دوست رکھا اور جسنے مجھکو دوست رکھا میرے سات ہوگا جنت مین
اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَبَدًا اَبَدًا
وَارْزُقْنَا مَحَبَّتَہٗ وَشَفَاعَتَہٗ وَاَدْخِلْنَا فِیْ زُمْرَۃِ اَحِبَّائِہٖ
وَاتْبَاعِہٖ اٰمِیْن اٰمِیْن یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

باب دوم فضیلت مین اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اور اصحاب رضی اللہ عنہم کے بہت سے آیات قرانی اور احادیث صحیح وارد ہین
لیکن ایک دو اون مین سے ہر ایک کی شان مین بیان کرتا ہون

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا یعنے چاہتا ہے اللہ تعالیٰ جو دور کرے تمہارے گناہان کے تئین اے اہل بیت پیغمبر کے اور پاک کرے تم کو جیسا کہ پاک کرنا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ وَقِفُوْھُمْ اِنَّھُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ مومنان تمام اہل بیت کی محبت سے پوچھا جاوینگے

حدیث اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ اللّٰہِ وَعِتْرَتِیْ فَاِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِھِمَا لَنْ تَضِلُّوْا مِنْ بَعْدِیْ اَبَدًا یعنے پیغمبر علیہ السلام فرماے تحقیق مین چھوڑ جاتا ہون درمیان تمہارے دو چیز ایک قرآن دوسرا فرزندان میرے اگر تم محبت اور پیروی اونکی لیوینگے ہرگز گمراہ نہوینگے بعد میرے کبھی مراد اہل بیت سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور فاطمہ الزہرا اور حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین اور ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم ہین

باب سوم فضیلت مین جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم کے

فرمایا اللہ تعالیٰ وَالسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُھَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ سبقت کرنیوالے وہ لوگ جو اول ہین مہاجرین اور انصار سے وہ لوگ متابعت کئے اونکی خوبی کے ساتھہ خوش ہوا خدا اون سے وہ خوش ہوے خدا سے قولہ تعالے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

یعنے ای صحابو ہین تم بہترین امت پس جبکہ اللہ تعالے لے اوپر بہتری اونکے گواہی دے انکار اوسکا کفر ہے حدیث اَصْحَابِیْ کَالنُّجُومِ اقْتَدَیْتُمْ وَاھْتَدَیْتُمْ یعنے اصحاب میرے مانند ستارونکے ہین اونکو پیشوا اپنا بناؤ تم اور ہدایت پاؤ تم حدیث حُبُّ اَصْحَابِیْ اِیْمَانٌ وَبُغْضُھُمْ کُفْرٌ یعنے دوستی میرے اصحاب کی ایمان ہے اور بغض رکہنا اونسے کفر ہے۔

باب چہارم مخصوص فضیلت مین حضرت ابابکر صدیق رضی اللہ عنہ کے

فرمایا اللہ تعالیٰ وَسَیُجَنَّبُھَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَہٗ یَتَزَکّٰی یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم دور رہیگا آتش سے ابوبکر جو دیتا ہے مال اپنا اور پاتا ہے پاکی اور نیکنامی حدیث اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرٍ یعنے پیشوا اپنا کرو تم ابوبکر و عمر کو بعد میرے

باب پنجم مخصوص فضیلت مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنے ای نبی بس ہے تجہہ کو اللہ اور وہ لوگ جو پیروی کرتے ہین تیری ایمان والون سے یہ وہ صحابی کبار ہین کہ جنکی راے کے موافق کئی آیات قرآنی اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا حدیث اِنَّ اللہَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ جاری کیا حق کو اوپر زبان عمر کے حدیث اِنَّ اللہَ یَنْطِقُ عَلٰی

لسانِ عُمَرَ یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ کلام کیا اوپر زبان عمر کے رہ

باب ششم فضیلت میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَهُ اَجْرٌ عَظِيمٌ یعنے واسطے عثمان کے اجر عظیم ہے حدیث لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ کہ یعنے واسطے ہر نبی کے ایک رفیق ہے اور رفیق میرا جنت میں عثمان ہے رہ

باب ہفتم فضیلت میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے

فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ اُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ یعنے سابقونکا سابق محبت اور ایمان میں علی ابن ابی طالب ہے حدیث عَلِيٌّ بَابُ حِطَّةٍ مَنْ دَخَلَ مِنْهُ مُؤْمِنًا وَمَنْ خَرَجَ مِنْهُ كَانَ كَافِرًا یعنے علی دروازہ مغفرت کا ہے جو کوئی کہ دروازہ کے اندر آیا اور متابعت کیا مومن ہے اور جو کوئی اس دروازہ سے باہر گیا وہ نافرمانی کیا کافر ہے حدیث اَلنَّظَرُ اِلٰى عَلِيٍّ عِبَادَةٌ یعنے دیکھنا علی رضی اللہ کا عبادت ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ فضیلت میں صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا لِيَجْزِيَ اللّٰهُ الصَّادِقِينَ بِصِدْقِهِمْ وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ اِنْ شَاءَ اَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ

إِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا الرَّحِيْمًا یعنے
بعضے مسلمانون مین سے وہ مرد ہین کہ سچ کیا اونہون نے اوس چیز کو
کہ عہد باندہا تھا ساتہہ خداے تعالی کے اوسپر پس بعض اونمین سے
وہ ہے کہ انجام کو پہونچایا اپنے قرارداد کو یعنے شہید ہوا اور بعض اون
مین سے وہ ہے کہ انتظار کہینچتا ہے اور نہ بدلا اونہون نے کسی وجہ
بدلنا تاکہ بدلا دیوے خدا سچون کو بدلے سچ اون کے اور عذاب
کرے منافقونکو اگر چاہے یا سات رحمت کے پھیرے اونپر تحقیق خدا ہے
بخشنے والا مہربان پس اس سے فضیلت معلوم ہوئی صحابہ کرام رضوان اللہ
علیہم اجمعین کی چونکہ وہ اللہ اور رسول کی محبت مین ایسے چور تھے کہ
آرزو رکہتے تھے جان نثاری کی اوسپر پاک پروردگار نے یہ کچہہ
تعریف اون کی اور حقیقت مین اگر غور کرے اون کے حال مین تو
یہ جو حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پورا مومن نہوئیگا کوئی تم مین کا یہانتک کہ ہوون مین پیارا طرف
اوسکے باپ اوسکے سے اور بیٹے اوسکے سے اور سب لوگو نسے
اوسپر پورا پورا عمل اونہین صاحبون نے کیا ہے کہ جورو بچے زر زمین
مال ومتاع سب کچہہ چہوڑکر اختیار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت بابرکت مین رہنا اور جہاد مین باوجود اس بے اسبابی کے
مانند شیر ببر کے تھے کافرونکو مانند بکریون کے سمجہتے تھے اور حال
بے اسبابی اور بینوائی کا یہ تہا کہ کبھی چندیان پاؤن کو باندکر اور لاٹہیان
ہاتہون مین لیکر لڑنے گئے ہین اون کافرون سے کہ سب کچہہ مہیا
رکہتے تھے اور ایک ایک کہجور کہاکر گذران کرتے تھے چنانچہ یہ حال

سنکر جو کسی نے بعضے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ازراہ تعجب کے پوچھا کہ ایک کہجور پر
کیونکر اکتفا کرتے ہونگے اونہون نے کہا کہ جب وہ بھی ہو چلے تو اوسکی
قدر معلوم ہوئے گٹلی ہی چوس کر تسلی حاصل کیا کرتے تھے اور بعض
اوقات درخت کے پتے جہاڑ جہاڑ کر کھاتے تھے کہ پاخانہ مانند جانور کے
مینگنیون کے آتا تھا سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ نے قوت ایمانی
نصیب اون کے کی تھی باوجود اس بینوائی کے وہ شادان و فرحان
اور لذت یاب تھے کہ کوئی غنی کیا ہوگا اللہ اور اوسکے رسول کی محبت کے
آگے دنیا کو برابر پشہ کے جانتے تھے اور اسی سبب سے ایسے
مقبول بارگاہ صمدیت کے ہوے کہ اون کے حق مین فرمایا اللہ تعالی
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ
لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ
وَعْدًا عَلَیْہِ حَقًّا فِی التَّوْرٰاتِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ
وَمَنْ اَوْفٰی بِعَھْدِہٖ مِنَ اللّٰہِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِکُمُ
الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِہٖ وَذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ یعنے بلاشبہ اللہ نے
خرید لیا مومنون سے اونکی جانون کو اور اونکے مالون کو اوس قیمت پر کہ
اونکے لئے جنت ہو یعنے چونکہ جان و مال اپنے خرچ کرتے ہین اللہ کی
طاعات مین مانند جہاد کے گویا اونکو مول لیتا ہے پاک پروردگار
بعوض جنت کے حاصل یہ کہ جان و مال اون کے متاع ہین اور جنت
مول اونکا پس جان و مال خرچ کرنیکے عوض اون کو جنت ملیگی پھر
آگے بیان فرمایا خریدنے کا کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین
پس قتل کرتے ہین کفار کو اور قتل کئے جاتے ہین وعدہ کیا اللہ نے

وعدہ کرنا اوسپر سچا توارت اور انجیل اور قرآن مین اور کون شخص بہت پورا کرنیوالا ہوگا اپنے عہد کو اللہ سے یعنے اس سے کوئی عہد کو پورا نہین کرتا پھر خطاب کر کر بشارت دی اون کو کہ بس خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے کی ہے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی بس دیکھا چاہیئے کہ اللہ تعالی جنکے لئے ایسا وعدہ موکد کرے جنت کا اور مراد ملنے کا اونکے حق مین جو اشقیا بدگمانیان رکھین کیا حال ہوتا ہے اونکا اَعَاذَنَا اللہ مِنہَا اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبول بارگاہ صمدیت و متبع ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین لہذا پیروی اور اتباع اون بزرگوارونکی بھی سالک کو نہایت ہی ضرور ہے اور بھی پیروی کرنا علماء دین اور ائمہ اربعہ مطہرین کا مومنین کو اشد ضروریات سے ہے۔

باب ہشتم فضائل قرآن شریف مین

سراپا بھتری دین اور دنیا کی اللہ کے اُتارے ہوے کلام پر ایمان لانے اور اوسکے موافق عمل پیرا ہونے مین اور اُسکے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیروی کرنے مین ہے قرآن شریف سے فائدہ اُٹھانا صفت مومنین کی ہے اور اوس سے فائدہ نہ اُٹھانا صفت کفار کی پس مسلمان کو چاہیئے کہ سوچے اوسکی معانی اور دل سے متوجہ ہو اوسکے پڑھنے مین جانے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام پاک ہے پس یہ سمجھے اور عمل کرے اوسپر

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین کہ نہین ہے خیر اوس نماز مین
کہ نہین ہے خشوع یعنے حضور قلب اوسمین اور نہین ہے خیر
اس روزہ مین کہ باز رکھتا ہو لغو سے اور نہین ہے خیر اوس قرارت
مین کہ نہو تدبر یعنے سوچنا اوسمین اور نہین ہے خیر اوس علم مین کہ
نہو پرہیز گاری اوسمین اور نہین ہے خیر اوس مال مین کہ نہو سخاوت
اوسمین اور نہین ہے خیر اوس اخوت یعنے بہائی چارتی دینے مین
کہ نہو حفاظت اوس مین یعنے اوس کے مال اور ابرو کی حفاظت
اور رعایت کرنا چاہیے اور نہین ہے خیر اوس نعمت مین کہ نہو
بقا اوسکے لیئے اور نہین ہے خیر اوس دعا مین کہ نہ اخلاص ہو
اوسمین اور نہ تعظیم ہو خدائے تعالی کی اور فرمایا اللہ تعالی وَاذْ
کُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ
اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا یعنے اور یاد کرو جو پڑہے جاتے ہین
تمہارے گہرون مین اللہ کی باتین یعنے قرآن اور عقلمندی یعنے
سنت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یا قرآن کی معنی کا بیان بیشک اللہ ہے
بہید جاننا خبردار یعنے جانتا ہے افعال اور اقوال اور احوال تمہارے
ای بیبیو نبی کے پس بچو تم اوسکے امر و نہی کی مخالفت سے اور اوسکے
رسول کی نافرمانی سے اس آیت سے معلوم کیا ہے علما نے کہ سیکہنا
قرآن و حدیث کا فرض کفایہ ہے اور بعضون نے سنت کہا فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ
یعنے بہتر تم مین سے وہ ہین کہ سیکہین قرآن اور سکہاوین اوسکو
اور فرمایا لَوْ کَانَ الْقُرْآنُ فِیْ اِہَابٍ مَا مَسَّتْہُ النَّارُ

بعضون نے اوس کے معنی یہ لکھے ہین کہ جو کوئی یاد کرے قران پڑہے
اوسکو نہین لگیگی اوسکو آگ جہنم کی روز قیامت کے اور ابن مسعودؓ سے
بطریق مرفوع کے آیا ہے کہ یہ قرآن مہمانی اللہ عزوجل کے ہان کی ہے
پس سیکہو اور لو تم اوسکی مہمانی مین سے جہان تک ہو سکے تم سے
بلاشبہ یہ قرآن کمند سعادت اللہ کی ہے استوار اور نور ہے ظاہر
اور شفا نافع اور بچاؤ ہے ہر آفت دارین سے اوس شخص کے لئے
کہ تمسک کرے ساتھ اوسکے نجات ہے اوسکے لئے کہ پیروی کرے
اوس کی نہین ادہرا ودہر ہوتا ہے کہ طلب اللہ کی رضامندی کیجاے
اوس سے اور تیرہا نہین ہوتا کہ سیدہا کیا جاوے اور نہین تمام ہوتے
عجائب اوسکے اور نہین پرانا ہوتا باوجود کثرت مزاولت کے
پس پڑہو تم اوسکو پس اللہ عزوجل اجر دیگا تم کو اس کی تلاوت پر
عوض ہر حرف کے دس نیکیان آگاہ ہو الم ایک حرف ہے
اور لیکن الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک
حرف ہے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بلاشبہ اللہ تعالی
بلند کرتا ہے بسبب قرآن کے ایک قوم کو یعنے بسبب عمل کرنیکے
اور پست کرتا ہے اورون کو یعنے عمل نہ کرنے سے اور فرمایا جسکے
دل مین نہین ہے قرآن سے کچھ وہ مانند گھر ویران کے ہے اور فرمایا
کتاب اللہ اوسمین ہین خبرین ماقبل تمہارے کے اور خبرین مابعد
تمہارے کے اور حکم اوس چیز کا کہ درمیان تمہارے ہے قرآن
فرق کرنے والا ہے حق اور باطل مین اور نہین ہزل جو کوئی چھوڑدے
اوسکو جبارون مین سے ہے گردن توڑے اوس کی اللہ اور جو

کوئی ڈہونڈے ہدایت غیر قرآن مین گمراہ کرے اوسکو اللہ اور قرآن کمند سعادت ہے اللہ کی اور استوار اور ذکر ہے با حکمت اور وہ صراط مستقیم ہے اور وہ ایسا ہے کہ نہین تیڑہی ہوتین بسبب اسکی خواہشین نفس کے حق سے طرف باطل کے اور نہین ملتی سات اسکی زبانین اور نہین سیر ہوتے اوس سے علما اور نہین پرانا ہوتا کثرت مزولت سے اور نہین تمام ہوتے عجائب اوس کے اور قرآن ایسا ہے کہ نہین ٹہرے جن جسوقت کہ سنا اُنہون نے اوسکو یہانتک کہ کہا اُنہون نے بلاشبہہ ہمنے سنا قرآن عجیب راہ بتاتا ہے طرف بہلائی کے جسنے خبر دی ساتہہ بہلائی قرآن کے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین سچ کہا اور جسنے عمل کیا اوسپر ثواب دیا گیا جسنے حکم کیا ساتہہ اوسکے عدل کیا اور جو کوئی بلایا گیا طرف اوس کے راہ دکہایا گیا طرف صراط مستقیم کے پکڑا اوسکو وسیلہ اپنا اور فرمایا آنحضرت نے مثل ماہر قرآن کے مثل فرشتون بزرگ نیک کارون کے اور مثال اوس شخص کے کہ پڑہتا ہے قرآن اور قرآن اوسپر دشوار ہے کہ زبان نہین چلتی اور یاد نہین رہتا اوسکے لئے دوہرا ثواب ہے مثال اوس مومن کے کہ پڑہتا ہے قرآن مانند ترنج کے ہے کہ مزا اوسکا اچہا ہے اور خوشبو اوسکی اچہی ہے اور مثال اوس مومن کے کہ نہین پڑہتا قرآن مانند کہجور کے ہے کہ نہین خوشبو اوس کے لئے اور مزہ اوسکا شیرین ہے اور مثال اوس منافق کے کہ نہین پڑہتا قرآن اندرا ون کے پہل کے ہے کہ نہین اوسمین خوشبو اور مزہ اوسکا تلخ اور مثال اوس منافق کے کہ پڑہتا ہے

قرآن مانند نیاز بو کے ہے کہ خوشبو اوسکی اچھی اور مزہ اوسکا تلخ اور فرمایا
پڑہا کرو تم قرآن اسلیئے کہ وہ آئیگا شفاعت کرنیوالا واسطے اصحاب
اپنے کے اور فرمایا قرآن آئیگا اپنے پڑہنے والے اور عمل کرتے
والے کے پاس دن قیامت کے جبکہ نکلیگا وہ اوسکی قبر مین سے
مانند مرد۔ مصاحب کے پس کہیگا اوسکے لئے کہ آیا پہچانتا ہے
تو مجہہ کو پس کہیگا یہ اوسکو کہ مین یار تیرا ہون کہ پیاسا کیا تہا مین
تجہکو دوپہر دن کو روزون مین اور بیدار رکہتا تہا مین نے تجہکو
راتون کو تراویح اور تہجد مین پڑہتا اور جاگتا رہتا تہا اور تحقیق ہر
تاجر پیچہے ہر تجارت کے تہا اور تو آج کے دن پیچہے ہر تجارت
کے ہے یعنے تجہہ کو طرح طرح کے فائدے ہین پس دیے جائینگے
بادشاہت اوسکے دہنے ہاتہہ مین اور خلد اوسکے بائین ہاتہہ مین
اور رکہا جائیگا اوسکے سر پر تاج وقار کا اور پہنائے جائینگے والدین
اوسکے دو جوڑے کہ نہین قیمت کرینگے اوسکی اہل دنیا پس
کہینگے والدین اوسکے یہ کس سبب سے پہنائے گئے ہم پس
یہ کہا جائیگا یہ بسبب سیکہنے کے اور عمل کرنے فرزند تمہارے کے
ہے قرآن پر پہر کہا جائیگا کہ پڑہ اور چڑہ جنت کے درجون مین اور
اور اوسکے بالاخانون اور وہ چڑہتا رہیگا جب تک کہ پڑہتا رہیگا
ٹہہر کر پڑہتا ہوگا یا جلدی یا ترتیل سے اور فرمایا جسنے سنی ایک
آیت کتاب اللہ عز وجل سے اوسکے لئے ہوگا نور دن قیامت کے
اور فرمایا جسنے پڑہا قرآن اور محکم کیا اوسکو یعنے ضبط اور
یاد خوب کیا اور عمل کیا سات اوس چیز کے کہ اسمین ہی پہنائے

جائینگے ماںباپ اوسکے دن قیامت کے تاج کہ روشن زیادہ ہوگا یہ نسبت
روشنی آفتاب کے بیچ گھر دنیا کے گھروں میں سے اگر ہو آفتاب
گھر کے اندر کیا ہے گمان تمہارا ساتھ اوس شخص کے کہ عمل کیا
اُسنے اوسپر یعنے جبکہ اُسکے ماں باپ کا یہ درجہ ہوا تو اُسکا کیا کچھہ
ہوگا یہ تمام حدیثیں صحاح ستہ اور مشکوٰۃ شریف وغیرہ میں ہیں اور
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی آدمی کہ قرآن
پڑہے پھر بہول جاوے اوسکو مگر ملیگا اللہ تعالیٰ سے روز قیامت کے
جزام یعنے اعضا کٹا یا ہاتھہ کٹا اور فرمایا جو کوئی پڑہے قرآن وسیلہ
روزگاری کا کرے اوسکو لوگوں کے نزدیک آئیگا روز قیامت
اوس حال میں کہ اوس کے منہ کی ہڈیاں نکلی ہونگی نہوگا اوسپر گوشت
یعنے جیسے اوسنے عظمت اور عزت قرآن کی ملحوظ نرکہی ویسی ہی
اوسکے لئے یہ ذلت ہوگی اور جامع صغیر میں سیوطی کے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ حامل کتاب اللہ کیلئے مسلمانو نکے
بیت المال میں سے ہر برس میں دوسو دینار چاہیں اور آیا ہے حامل
قرآن کے لئے ایک دعا مستجاب ہے اور آیا ہے کہ حافظ جب
عمل کریں قرآن پر یس حلال جانیں اوسکے حلال کو اور حرام جانے
اوسکے حرام کو تو شفاعت قبول کیجائیگی اوسکی دس شخصو نکے
حق میں اوسکے گہر والوں میں دن قیامت کے سب اوسکے
ایسے ہونگے کہ واجب ہوگی اون کے لئے آگ جہنم کی اور فرمایا
نہیں سمجہتا وہ شخص کہ پڑہا قرآن کو پچھلے تین دن کے یعنے تین
دن سے کم میں پڑہنا مکروہ ہے اور علمانے لکھا ہے کہ لازم

ہر مسلمان کو یون ہے کہ مہینے مین ایک ختم ضرور کیا کرے اور اگر سات
دن مین پڑہے درجۂ اعتدال اور وسط کا ہے یعنے ہفتی شوق کے پہلے
تین صورتین دوسرے دن پانچ صورتین تیسرے دن سات چوتھی
دن گیارہ چھٹے دن تیرہ ساتوین دن سورۂ ق سے آخر تک امام
غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے یہ ڈہنگ احیاء العلوم مین صحابہ کرام رضی اللہ عنہ
سے نقل کیا ہے اور فرمایا کہ جسنے قیام کیا سات آیتون کے
نہین لکھا گیا غافلین سے اور جس نے قیام کیا سات سو آیتون کے
یعنے رات کو لکھا گیا قانتین سے یعنے اطاعت کرنے والے
اور جسنے قیام کیا سات ہزار آیتونکی لکھا گیا مقطرین سے یعنے تو وہ
تو وہ ثواب حاصل کرنے والونسے اور فرمایا نہین غبطہ یعنے نیکی
کی حرص کرنا مگر دو شخصون پر ایک تو اوسپر کہ اللہ نے دیا قرآن
اوسکو پس وہ قیام کرتا ہے سات اوس کے ساعات رات مین
ساعات دنمین اور دوسرے اوس شخص پر کہ دیا اوسکو اللہ نے
مال پس وہ خرچ کرتا ہے اوسکو ساعات رات مین اور ساعات
دن مین اور فرمایا نہین جمع ہوتے کوئی قوم کسی گہر من اللہ کے
گھرون مین سے تلاوت کرتے ہین کتاب اللہ کی اور پڑہنا پڑہانا
کرتے ہین آپس مین مگر کہ اُترتی ہے اونپر سکینہ یعنے تسکین خاطر
اور ڈہانک لیتی ہے اونکو رحمت اور گھیر لیتے ہین اونکو فرشتے
اور یاد کرتا ہے اونکو اللہ اونمین کہ جو اوسکے پاس ہین یعنے
ملائکہ اور ارواح انبیاء وغیرہم کے ف سکینہ کے معنی ہین تسکین
اور خاطر جمعی کہ اوسکے سبب سے دنیا کی خواہش اور ماسوا اللہ

کا خوف دل سے نکل جاتا ہے اور اللہ کا حضور اور نورانیت دلمین پیدا ہوتی ہے ۱۲

باب نہم فضائل حدیث او محدث کی بیانمین

فضیلت پڑہنے اور یاد کرنے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی مسلمان پر مخفی نہو کہ افضل علوم بعد قرآن کے اور مثل قرآن کے بیچ لازم ہونے عمل کے اوپر اور اصل تمام علوم کے ہین حدیثین تمام فضیلت اونکی ذکر کرون طول ہوتا ہے کچہہ اون مین سے ذکر کرنا کافی ہے فرمایا اللہ تعالی سورۂ نجم کے پہلے رکوع مین اور اپنی نفس کی خواہش سے نہین بولتا وہ مگر وحی جو بہیجی جاتی ہے اوس کو سکہلایا ہے سخت قوتون والون نے صاحب قوت نے پس اوپر اُترا آیا اور فرمایا سورۂ نسا کی نوین رکوع مین پس تیرے رب کی قسم ہے یہ لوگ مومن نہوتگے یہان تک حکم ٹھرائین تجہہ کو اوس چیز جسمین آپس مین جہگڑین پہر تیرے حکم سے اپنے جی مین تنگی نپائین اور خوب طرح دل سے مان لین اور فرمایا سورۂ نسا کے آٹہوین رکوع مین پہر اگر تم کسی امرمین جہگڑو پہیر دو اوسکو اللہ اور رسول کے طرف علما نے لکہا ہے معنی یہ ہین یعنے قرآن وحدیث کی طرف اور فرمایا سورۂ شعرا کے پانچوین رکوع مین بیشک تو سیدہی راہ کی ہدایت کرتا ہے جو راہ اللہ کی ہے اور فرمایا سورۂ نور کے نوین رکوع مین چاہئیے کہ ڈرین وے لوگ جو مخالفت کرتے ہین اوس کے حکم سے اس سے کہ پہونچ جاوے اون کو فتنہ یا پہونچ جاوے اونکو عذاب

درود ہے والا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوش کرے دنیا اور آخرت مین اوس بندہ کو کہ سنی حدیثین میری پس یاد کیا اونکو یعنے ساتھ دل کے یا کتابت کے یا نگاہ رکھا اون کو یعنے ہمیشہ نہ بہولا اون کو اور فرمایا جسنے یاد کین یعنے جسنے سیکہین میری امت کے نفع کے لئے چالیس حدیثین اون کے دین کے امر مین اُٹھائیگا اوسکو اللہ فقیہہ اور ہونگا مین روز قیامت کے شفاعت کرنیوالا اور گواہی دینے والا اوسکی طاعات پر فرمایا کہ چھوڑ و مجکو جب تک کہ چھوڑو مین تمکو پس نہین ہلاک ہوے ہین وہ لوگ کہ تھے پہلے تمھارے مگر بسبب سوال اپنے کے اور اختلاف اپنے کے پس جبکہ حکم کرون مین ساتھ کسی چیز کے پس تو تم اوس سے جہانتک کہ طاقت رکھو اگر منع کرون مین تمکو کسی چیز سے پس باز رہو۔

باب دہم بدعتون اور نئے کاموں سے نہی کرنیکی بیانمین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ یونس کے چوتھے رکوع مین حق کے بعد گمراہی کے سوا کیا ہے اور فرمایا سورہ انعام کے چوتھے رکوع مین نہین کم کیا ہمنے بیچ کتاب کے کچہہ چیز فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اس ہمارے دین مین نئی بات نکالے جو اوسمین سے نہین وہ بات مردود ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہے جو شخص ایسا کرے جسپر ہمارا امر نہین وہ رد ہے ف یعنے وہ عمل رد ہے یعنے مردود و باطل اور غیر معتبر ہے امر کی حقیقی معنی قول ہے جو فعل کے طلب کرنیکے لئے بولا جاے

اور مجازاً فعل اور شان اور طریق کے معنون مین بھی مستعمل ہوتا ہے اور
یہان امر کے لفظ سے دین مراد ہے جو شخص اسلام مین ایسی
رائے نکالے جسکی سند جلی یا خفی ملفوظ یا غیر ملفوظ قرآن اور حدیث مین
نہ پائی جائے تو وہ رائے مردود ہے یا وہ شخص مردود ہے
جسنے ایسی رائے ناقص نکالی جو رائے قرآن وحدیث کے
خلاف نہو وہ مذموم نہین اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قریب ہے دیکھو گے تم میرے بعد اختلاف شدید پس لازم ہے
پکڑو سنت میری اور سنت خلفاے راشدین مہدئین کی خوب
مضبوط پکڑو اوسکو اور بچاؤ تم اپنے کو نئی نکالی ہوئی بات سے
اسلئے کہ ہر نئی نکالی ہوئی بات بدعت ہے ہر بدعت ضلالت اور فرمایا
جسنے دوست رکھا میری سنت کو تحقیق دوست رکھا مجکو جسنے
دوست رکھا مجکو ہوگا سات میرے جنت مین من بحر العلوم
و تفسیر مدارک حکایت ابو نجیح عرباض بن ساریہ رم سے
روایت ہے کہ ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو موعظت
بلیغ فرمائی کہ اوس سے دل ڈر گئے اور آنکھون سے آنسو
جاری ہو گئے ہمنے عرض کی یا رسول اللہ گویا یہ وداع کرنے والے
کی نصیحت ہے آپ ہمکو وصیت فرمائو آپ نے فرمایا مین
تم کو اللہ سے ڈرنے کی اور سمع اور اطاعت کی وصیت
کرتا ہون اگرچہ تمپر غلام حبشی امیر ہو جاے اور جو شخص زندہ
رہیگا بہت اختلاف دیکھیگا تم میری سنت اور خلفاے راشدین
مہدئین کی سنت کی متابعت کرو اور اوس کو دانتون سے

خوب مضبوط کر کے پکڑو اور نئے کاموں سے یعنے بدعادات سے دور رہو کہ
ہر بدعت گمراہی ہے روایت کی ابو داؤد اور ترمذی نے اسکو حدیث حسن
صحیح کہا ہے ف رسول اللہ نے اپنی سنت کے ساتھ خلفاء کی سنت کی اتباع کا ذکر
دو وجہ فرمایا ہے ایک یہ کہ آپنے جان لیا تھا کہ خلفا آپ کی سنت سے مسایل
کے استخراج مین خطا کم کہا ینگے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی لڑائی
کرنا زکوۃ کے مانعین سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی
لڑائی باغیون سے اسی قسم سے تھی ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی
ہے کہ اگر علی رض نہوتے تو باغیون کے احکام معلوم نہو سکتے
دوسری وجہ یہ ہے کہ آپ نے جان لیا تھا کہ آپ کے اکثر سنت
آپ کے زمانہ مین مشہور نہونگے جیسے تراویح کی نماز اگرچہ احاد
اصحاب کو معلوم ہون اور خلفاء کے عہد مین وے سنت شہرت
پائینگے اسلئے وہ سنت اون کے عہد مین مشہور ہونیکے سبب
اون کے طرف منسوب ہو جائینگے اور اونکی سنت کھلائینگی
سبب بعضی لوگ اوسکے اوپر مستعد ہو جاینگے اسلئے آپ نے
اونکی سنت کی اتباع کا حکم مطلقا فرمایا اور اس حدیث سے
نکلتا ہے کہ اگر خلفاے راشدین سے کوئی خلیفہ ایک بات کہے
اور دوسرے اصحاب اوس کے مخالف ہون تو اوسی کا
قول راجح ہوگا۔ شافعی رح کا قول قدیم یہی ہے بیہقی نے اپنی
کتاب مناقب مین شافعی رح سے روایت کیا ہے کہ امور
محدثہ دو قسم ہین ایک وہ جو کتاب اور سنت اور اجماع کے مخالف
یہ قسم بدعت ضلالت ہے دوسرے وہ جو امور خیر محدث

ہون جو ان مذکورات مین سے کسی سے مخالف یہ ہو تو محدثہ غیر مذمومہ ہین تہذیب الاسماء مین ہے کہ کل بدعتہ ضلالۃ وعام مخصوص البعض ہے **حدیث** رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ہدایت کی باتین اور علم خدا ے تعالی نے مجھہ کو دیکر بھیجا ہے وہ مثل ابر کے ہے کہ ایک زمین مین برسا اوس زمین مین سے ایک قطعہ بہت خوب تھا اوسنے پانی کو قبول کیا اور گھانس اور انگور خوب اگاے اور ایک قطعہ اوسمین سے سخت تھا اُسنے پانی کو نگہہ رکھا اللہ تعالی نے اوس سے لوگونکو نفع پہونچایا لوگون نے اوس سے خود پیا اور چوپایون اور زراعت کو پلایا ایک قطعہ صاف میدان نہ اسنے پانی نگہ رکھا نہ گھانس اُگاے یہ مثال اوس شخص کی ہے جو اللہ کے دین مین سمجھہ دار ہو گیا اللہ نے اوسکو نفع دیا اور اوس چیز سے جو مجھے دیکر بھیجا ہے پس اوس نے خود علم حاصل کیا اور لوگون کو سکھلایا اور اوس شخص کی مثال ہے جسنے سر اُٹھاکر اوس کی طرف نظر بھی نہ کی اور جو ہدایت اللہ نے مجھے دیکر بھیجا ہے اوس کو اُسنے قبول نہ کیا متفق علیہ ف اس حدیث مین اشارہ ہے کہ انسان کو بشیر کی ایسی حاجت نہین جیسے نذیر یعنے ڈرسنانے والے کی حاجت ہے اسلئے کہ انسان کی طبیعت لذات فانیہ کی طرف بہت مائل ہے جبتک طبیعت لذات فانیہ کی بیخ کنی نہوا در وقت تک اوسکے دلمین اعمال تقریب الی اللہ کی رغبت پیدا نہین ہو سکتی اور بشارت سے یہ امر حاصل نہین ہو سکتا بلکہ اس سے انہماک فی اللذات کا زیادہ

اندیشہ ہے اسلیئے انسان بہ نسبت بشیر کے نذیر کا محتاج ہے

باب یازدہم سنتونکی محافظت اور اوسکے آداب ترغیب اتباع سنت کی بیان مین

اور کہا عبد اللہ ابن مسعود رضہ کہ ایک خط کہینچا ہمارے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط مستقیم پہر یہ فرمایا کہ یہ راہ اللہ کی ہے پہر کئی خط کہینچے داہنے اور بائین اوسکے اور فرمایا یہ راہین ہین کہ ہر راہ پر اون مین سے شیطان ہے کہ بُلاتا ہے طرف اوس راہ اور پڑہے یہ آیت وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِی مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُم یعنے یہ راہ میری ہے سیدہی پس پیروی کرو تم اوسکی اور نہ پیروی کرو دوسرے راہونکی پس وہ متفرق کردینگے تمکو پس بندہ کو چاہیئے ہر ساعت و ہر لحظہ تابع رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مبارک کا پورا مومن جب ہی ہوتا ہے۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مبارک کا پورا مومن جب ہی ہوتا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ نہین پورا مومن ہوتا کوئی یہان تک کہ خواہش اوسکی تابع اوس چیز کے لایا ہون مین اوسکو یعنے قرآن شریف اور شریعت مبارک اور نشان محبت کا ہے تو پیروی ہے جو شخص اللہ اور رسول کو دوست رکہیگا بالضرور طالب اونکی پیروی اور رضا جوئی کا ہوگا اور رغبت اوسکو سنت کی ہوگی ڈہونڈ ڈہونڈکر آنحضرت کی پیروی کریگا اگرچہ تہوڑی بھی ہو اور بدعتون سے بہاگیگا اگرچہ صورت مین اچہی بھی ہو کیونکہ جو انوار و برکات

سنت مین ہین وہ بدعت مین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو اور فرمایا کہ
نکالی کسی قوم نے مگر کہ اٹھائے گئے مثل اوسکے سنت سے پس
چنگل مارنا سات سنت کے بہتر ہے نکالنے سے بدعت کے یہہ
حدیث مشکوۃ مین ہے اوسکی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی
اور سید جلال الدین رح لکھتے ہین کہ چنگل مارنا سات سنت کے اگرچہ
تہوڑی سی ہو بہتر ہے نکالنے سے بدعت کے اگرچہ حسنہ ہو اسلئے
کہ بسبب اتباع کے پیدا ہوتا ہے نور اور بسبب گرفتاری بدعت
کے در آتی ہے ظلمت مثلاً رعایت کرنیوالا آداب پاخانہ اور استنجے
کے بروجہ سنت کے ترقی کرتا ہے مقام قرب مین اور اوسکے ترک
کرنے سے تنزل کرتا ہے اوس مقام قرب سے اور یہ باعث
ہوتا ہے اوس سے افضل کے ترک کا تا آنکہ پہونچتا ہے مرتبہ فساد
قلب کہ اوسکو رین اور طبع اور ختم کہتے ہین نعوذ باللہ من ذالک انتہی
اور مثل اسیکے ملا علی قادری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھکر کہا ہے کہ کیا نہین
دیکھتا ہے تو کہ کسل کی راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت
اور عتاب کا ہوتا ہے اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان
اور عقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اوسکا بیشک بدعتی کردیتا ہی
اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی اونمین
سے لازم نہین آتی انتہی۔ ایسی ہی کیا خوب بات کہی حضرت ابراہیم
بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے جسوقت پوچھا اوسسے لوگون نے کہ فرمایا
اللہ تعالی اُدْعُونِی اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور ہم دعا کرتے ہین قبول نہین ہوتی
پس کہا اونہون نے کہ سبب اوسکا یہ ہے کہ دل تمہارے مرگئے

ہین دس چیزون سے اول تو یہ کہ پہچانا تمنے اللہ تعالی کو اور حق اوسکا
ادا نہین کرتے دویم پڑہی تمنے کتاب اللہ کی اور عمل نہین کرتے
اوسپر تیسرا دعوی کیا تمنے شیطان کی عداوت کا اور رکہتے ہو تم
دوستی اوس سے وہ جو کہتا ہے مان لیتے ہو چہارم دعوے
کیا تمنے آگ سے ڈرنیکا اور باز نہ آئے گناہون سے پنجم
دعوی کیا تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا اور چھوڑ
دئے تمنے حدیث اور سنت اونکی ششم دعوی کیا تمنے جنت کا
اور عمل کرتے نہین اوس کے لئے ہفتم دعوی کیا تمنے کہ موت
حق ہے اور سامان درست نہین کرتے اوس کے لئے ہشتم
مشغول ہوے تم اورون کے عیبون مین اور چھوڑ دے تم
اپنے نفسون کے عیب یعنے اسکا تدارک کچھہ نہین کرتے
اسمین لگ رہے ہین کہ فلانا ایسا ہے اور فلانا ویسا ہے نہم
کہاتے ہو تم رزق اللہ کا اور شکر نہین کرتے دہم دفن کرتے ہو
تم اپنی موتی کو اور کچھہ عبرت نہین پکڑتے اوسمین انتہرا اور فرمایا
اللہ تعالی لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا یعنے تم کو بہلی ہے سیکہنی رسول کی چال
جو کوئی امید رکہتا ہے اللہ اور پچھلے دن کی اور یاد کرتا ہے اللہ کو
بہت سا اور ایک معنی اس آیت شریفہ کی یہ بھی ہوسکتی ہے
کہ جو امید رکھے اللہ کی محبت اور عنایت کی اور ثواب آخرت کی
اوس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی خوب
چیز ہے اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے

پر اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے اپنی محبت کا اس آیت شریفہ مین قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ الخ یعنے ای محمدؐ تو کہدے اونسے کہ اگر دوست رکہتے ہو تم اللہ کو تو پس پیروی کرو میری۔ دوست رکہیگا تم کو اللہ تعالےٰ

مناجات

یہ دعا کرتا ہون با عجز اتم
امت احمد مین ہو میرا شمار
بندگان خاص مین کر لے پسند
شرک و بدعت سے خدایا پاک کر
حُب مین محبوب اپنے کے خدا
سنت نبوی پہ یون محکم چلون
آبرو و عزت دنیا و دین
کچھہ رہے باقی نہ سنت کی سوا
آخری دم مین مرا ہو دستگیر
اوس لعین کا دور مجہسے دام کر
یاد مین تیرے مرا ہو ختم دم

سنت نبوی پہ ہون ثابت قدم
اور ترے بندو نمین ای پروردگار
مہربان ہو مین بہت ہون دردمند
نار دوزخ سے مجھے بے باک کر
جام دل لبریز کر رکھیو سدا
جان دون پر آن ہاتہ اونسے ندون
پاس ننگ عار خویش ہمقرین
تو کفایت ہو مجھے بس ایخدا
جب کرے آ لشکر شیطان اسیر
ڈوبتے کو رکہنا مولا تہام کر
نزع کے مٹجائین سب درد و الم

غور کرنا چاہیئے کہ صوفیہ کرام رحمہم اللہ حضرت کی اتباع اور حضرت کی محبت کو کیا لکہتے ہین صاف اون بزرگون کے قول سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور اونکی

اتباع کے آگے اور اون کی محبت اور اتباع کو پہنچ جاے یہہ
نہین کہ جورو بچون اور لوگون کے خاطر آنحضرت ؐ کی اطباع اور
محبت کو ایک طرف رکھد ے بلکہ سنت کے نام سے چڑے
اور کہے کہ یہ باتین کٹ ملاؤن کی ہین تصوف اور چیز ہے جیسے کہ
اسوقت مین بعض بزرگوارون کو اکثر دیکھتے ہین مصرع ببین
تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور اس بات پر صوفیہ کرام رحمہم اللہ کا
اجماع ہے سب یہی کہتے چلے آے ہین کہ جو کچھہ حاصل ہوتا ہے
اور درجہ اعلے ملتا ہے حضرت ہی کے اتباع سے ملتا ہے چنانچہ
کتاب طریق محمدی مین لکھا ہے کہ سردار جماعت صوفیہ کرام
اور ارباب طریقت کے حضرت خواجہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ
الہادی فرماتے ہین اَلطُّرُقُ کُلُّهَا مَسْدُوْدَۃٌ اِلَّا عَلٰی مَنِ اقْتَفٰی
اَثَرَ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنے سب راہین بند ہین یعنے خدا کے طرف
پہونچنے کے مگر اوسپر راہ کہل رہی ہے کہ جو قدم بقدم چلا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ بھی اونہین کا قول ہے کُلُّ طَرِیْقَۃٍ
رَدَّتْہُ الشَّرِیْعَۃُ فَہُوَ زَنْدَقَۃٌ یعنے جس طریقت کو رد کرے
شریعت پس وہ ٹہیٹ کفر ہے اور فرمایا کہ جسنے نہ یاد کیا قرآن اور
نہ لکھے حدیث نہ پیروی کیجاے اوسکی اس امر تصوف مین اسلئے
کہ علم ہمارا اور دین ہمارا اور یہ مذہب ہمارا مقید ہے سات
کتاب وسنت کے اور فرمایا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ نے
تصوف اسم ہے تین چیزونکا ایک تو یہ کہ نہ بجھاوے نور معرفت
اوسکا نور ورع اوسکے کو دوسرے یہ کہ نہ کلام کرے سات علم

باطن کے اسطرح کا کہ نقص کرے اوسکو ظاہر کتاب تیسرا یہ کہ نہ باعث ہو
اوس کو کرامت اوپر ہتک محارم اللہ تعالے کے۔ اور فرمایا حضرت
ابویزید بسطامی رح نے اپنے کسی یار سے کہ اوٹھہ اور چل ہمارے
ساتھہ تاکہ دیکھین ہم طرف اوس شخص کے کہ مشہور کیا تھا اوس نے
اپنے کو ساتھ ولایت کے اور تھا وہ شخص مشہور ساتھ زہد کے
وہ یار اونکا کہتا ہے پس گئے ہم طرف اوس کے پس جبکہ نکلا وہ
اپنے گھر سے اور مسجد آیا تو اوسنے تہوکا قبلہ کی طرف پس پھر
آئے ابویزید رح اور سلام علیک نہ کی اوس سے کہا یہ شخص امین نہیں
نہین ہے ساتھ ادب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب
مین سے پس کیونکر ہوگا امین بیچ دعوے اپنے کے اور کہا
ابویزید بسطامی رح نے کہ اگر کوئی شخص چلتا ہو پانی پر اور اڑتا ہو ہوا میں
تو فریب نہ کہا و ساتھہ اوسکے یہانتک کہ دیکھو تم اوس کو امر بالمعروف
اور نہی عن المنکر اور حفظ حدود اور شریعت کی رعائیت مین اور کہا گیا
بایزید رحمتہ اللہ علیہ سے کہ فلانا شخص ایک رات مین مکّہ کو پہونچتا ہے
پس کہا اونھون نے کہ اگر وہ خلاف شرع ہو مناسب ہے والّا
شیطان بھی گذرتا ہے ایک لحظہ مین مشرق سے مغرب تک
حالانکہ وہ اللہ کی لعنت مین ہے اور کہا ابوسلیمان دارا رحمتہ اللہ علیہ نے
کہ بعض اوقات میرے دلمین واقع ہوتا ہے ایک نکتہ قوم کے
نکتون مین سے یعنے معرفت کی بات کہ صوفیہ کرام کے دل مین
آجاتی ہے پس نہین قبول کرتا ہون مین اوسکو مگر ساتھہ دو گواہون
عادل کے کہ وہ کتاب وسنت ہے اور کہا ذوالنون مصری رح نے

اللہ کی محبت کی علامتون مین سے متابعت اللہ کے حبیب محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اون کے اخلاق مین اور اوامر مین اور سنتو نمین اور کہا بشر حامی رحمتہ اللہ علیہ نے کہ دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس فرمایا اے بشر جانتا ہے تو کہ کس سبب سے بلند مرتبہ کیا اللہ تعالے نے تیرے وقت کے لوگون مین مین نے عرض کیا کہ نہین جانتا مین یارسول اللہ پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ہے سبب اتباع کرنے تیری کے میری سنت کا اور بسبب خدمت کرنے تیری صالحین کی اور بسبب خیر خواہی کرنے تیری کے اپنے بہائی مسلمانونکی اور بسبب محبت رکہنے تیری کے اصحاب اور اہل بیت میری کے اسنے پہونچایا ہے تجکو نیکون کی منازل کو۔ اور کہا ابوسعید خراز رح نے كُلُّ بَاطِنٍ يُخَالِفُهُ ظَاهِرٌ فَهُوَ بَاطِلٌ یعنے جو باطن کہ مخالف ہو اوسکی ظاہر پس وہ باطل ہے۔ اور کہا محمد بن فضل رحمتہ اللہ نے جاتا رہنا اسلام کا چار چیزون کے سبب سے ہوگا نہین عمل کرینگے لوگ سات اوس چیز کے کہ نہین جانینگے اور نہین سیکہینگے اوس چیز کو کہ نہین جانینگے اور لوگو نکو علم سیکہنے سے منع کرینگے۔ اور جو کچہہ ذکر کیا گیا ہے حضرت جنید کے کلام سے لیکر یہان تک یہ سب نقل کیا گیا ہے رسالہ قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے سے۔ دیکہہ اے عاقل طالب حق کے کہ یہ بزرگ نہایت بزرگ ہین مشایخ طریقت کے اور کبری مین ارباب سلوک وحقیقت کے اور یہ سب تعظیم کرتے رہے ہین شریعت شریفہ کی اور بنا کرتے رہے ہین اپنے علوم باطنہ کو اوپر سیر احمدیہ کے پس فریب ندی واہیات جاہلین اور زٹلیات فاسدین

ضالین کی کیونکہ وہ کج رو ہین راہ شرع قدیم سے اور ٹیڑھے ہین صراط
مستقیم سے اور نکل گئے ہین شریعت کے علما کے راہ سے اور مشایخ
طریقت کے سے افسوس ہزار افسوس ہے کہ اون کے حال پر اور اون
لوگون کی حال پر کہ جنھون نے اتباع اونکا کیا ہے یا اچھا جانا ہے اونکے
امر کو حال آنکہ وہ قزاق مین راہ حق کے کہ راہ ماری ہے اونہون نے
عابدین کی اور ملا دیا حق کو سات باطل کے بلکہ چھپا دیا ہے حق کو دیدہ
و دانستہ تمام ہوا کلام صاحب طریقہ محمدی کا۔ اور تصدیق ان باتون کی
جنکو منظور ہو وہ کتب صوفیہ کو مثل عوارف و آداب المریدین و نفحات کے
دیکھے۔ پس جو گمراہ اپنی بدذاتی سے صوفیونکو بدنام کرے اللہ اوسے
ہدایت کرے سراسر فلاح دارین اللہ اور رسول کی فرمانبرداری مین ہے
جیسے کہ صریح فرمایا اللہ تعالے وَمَن یُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ
فَوْزًا عَظِیمًا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَن یُطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَعْصِهِمَا فَاِنَّهُ لَا یَضُرُّ اِلَّا
نَفْسَهُ وَلَا یَضُرُّ اللّٰهَ شَیْئًا اور یہ بھی اس سے
معلوم ہوا کہ باپ دادا اور عالم اور پیر جو خلاف شرع باتونکی
راہ بتاوین اور کوئی اونکی پیروی کرے سراسر موجب ندامت کی
ہوگی اور مارے افسوس کے ہاتھ کاٹ کاٹ کھاینگے چنانچہ
موید ہے اسکے یہ آیت کریمہ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ
یَقُولُ یَا لَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِیلًا ۝ یَا وَیْلَتٰی
لَیْتَنِی لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیلًا لَقَدْ اَضَلَّنِی عَنِ الذِّکْرِ بَعْدَ
اِذْ جَاءَنِی وَکَانَ الشَّیْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُولًا

بلکہ ہونگے اس بات مین مشابہ نصاریٰ کے کہ جنکے حق مین اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے اَتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ یعنے پکڑا نصاریٰ نے اپنے عالمون اور درویشون کو
رب سوائے اللہ کے عرض کیا عدی بن حاتم نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ اُنہون نے پوجا تو نہین اونکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ اطاعت کی اُنہون نے اونکی پس جسنے اطاعت کی کسیکی
اوس چیز مین کہ نہین اذن دیا سات اوسکے اللہ تعالیٰ نے پس
تحقیق پوجا اوس نے اوسکو اور ٹہرایا اوسکو رب پس اس سے
صحیح معلوم ہوا کہ جو مان باپ شادی غمی وغیرہ مین کفر وشرک اور گناہ کی
باتین کرین اور اولاد اونکی کرلے اونکا یا پیر مرید کو ڈہولک وغیرہ پر
لگاوے اور اوسمین عرفان بتاوے اوسکے پیروؤن کا یہی حال
ہوگا جو کہ آیت شریفہ مذکورمین فرمایا۔ پس مومن کو چاہیئے اللہ و
رسول کو دوست رکہے سب سے زیادہ کہ مزہ ایمان کا اسمین ہے
چنانچہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین خصلتین جسمین
ہون اوسنے پایا مزہ ایمان کا ایک تو یہ کہ اللہ اور رسول ؐ اوسکا
محبوب تر ہو طرف اوسکے سوائے اونکے سے۔ اور دوسری یہ کہ
جو کسی سے محبت رکھے تو نہ دوست رکھے اوسکو مگر اللہ ہی کیلئے
اور تیسری یہ کہ مکروہ رکہے کفر مین عود کرنے کو بعد اوسکے کہ چہٹایا
اوسکو اللہ نے کفر سے جیسے کہ مکروہ رکہتا ہے آگ مین ڈالے
جانے کو اور واقع مین پورا ایمان تو یہی ہے کہ اللہ و رسول کو
سب سے زیادہ دوست رکھے حتے کہ ماں باپ سے اور اولاد سے

بھی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پورا مومن نہین ہوتا یہانتک کہ
ہو وےن مین طرف اوسکے اوسکے باپ سے اور اولاد سے اور سب
لوگون سے کہ سب کی رضا کو اللہ اور رسول کی رضا کے آگے بالاے
طاق رکھے اور کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کو اپنا دستور العمل ٹھہرا دے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکت فیکم امرین لن تضلوا
ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ یعنی چھوڑے
ہین نے تم مین دو امر ہرگز تم گمراہ نہین ہونگے جبتک کہ مضبوط
پکڑے رہوگے اون کو کہ وہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ہے
انتہی۔ غرض کہ اللہ اور رسول کی محبت سب پر غالب ہو اور کتاب اللہ
اور سنت رسول اللہ کی پیروی کا طالب کہ اوسکے بدلے مین جنت
اور اوسکی نعمتین ملینگی اور آیا ہے حدیث شریف مین کہ آے
یکبار ملائکہ آنحضرت ص کے پاس اسی الین کہ آپ آرام کرتے تھے
اور کہا اونہون نے آپسمین کہ مثال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
مانند ایک شخص بلانے والے کے ہے کہ اوس شخص نے بنایا
ایک گھر اور اوسمین مہمانی تیار کی اور بھیجا بلانے والے کو لوگونکے
بلانے کے لئے پس جسنے بلانے والے کا کہا مانا داخل ہوا گھر مین
اور کھایا مہمانی سے اور جسنے نہ کہا مانا بلانے والے کا نہ داخل
ہوا گھر مین اور نہ کھایا مہمانی مین پس کہا فرشتون نے کہ کھول کر
بیان کرو اوسکو تاکہ سمجھین وہ اوسکو کہا بعضے فرشتون نے کہ وہ سوتے
ہین بعضون نے کہا کہ آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا
اونہون نے کہ گھر جنت ہے اور بلانے والا محمد ہے پس جسنے اطاعت

کی محمد کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق
نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے یعنی کافر
ومومن کے۔ اور عرباض بن ساریہ صحابی سے روایت ہے کہ کھا
نماز پڑھائی ہمکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکروز پھر منہ پھیرے
ہمارے طرف یعنی متوجہ ہوے اور نصیحت کی ہمکو پوری کہ جاری
ہوین اوس سے آنکھین لوگونکی اور ڈر گئے اوس سے دل پس کہا
ایک شخص نے یارسول اللہ گویا کہ یہ نصیحت رخصت کرنے والے
کی ہے۔ پس وصیت کیجئے ہمکو پس فرمایا کہ وصیت کرتا ہونمین تمکو
اللہ سے ڈرنیکی کہ گناہ نکرنا اور حاکمون کی تابعداری کرنے کی اگرچہ
غلام حبشی ہو پس تحقیق کہ جیویگا تم مین سے بعد میرے پس دیکھیگا
اختلاف کو پس لازم کرو اپنے پر سنت میری اور سنت خلفاء راشدین
کی پکڑو اوسکو اور خوب محکم پکڑو اور بچاو تم اپنے تئین نئے نکالے
ہوے امور سے اسلیئے کہ ہر نیا نکالا ہوا امر بدعت ہے اور ہر بدعت
گمراہی ہے سنت مین جو برکات ہین وہ بدعتمین کہان اگرچہ کیسی ہی اچھی معلوم ہو
فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نکالی کسی قوم نے
بدعت مگر کہ اوٹھائی گئی مثل اوس کے سنت سے پس چنگل مارنا
سات سنت کے بہتر ہے نکالنے سے بدعت کے یہ حدیث مشکوۃ
مین ہے اسکی شرح مین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی اور سید جلال الدین
لکھتے ہین کہ چنگل مارنا سات سنت کے اگرچہ تھوڑی سی ہو بہتر ہے
نکالنے سے بدعت کے اگرچہ حسنہ ہو اسلیئے کہ بسبب اتباع سنت کے
پیدا ہوتا ہے نور اور بسبب گرفتاری بدعت کے در آتی ہے

منقول ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ لازم کرو اوپر اپنے تم پانچ خصلتیں ۔

کہ عمل کرو اون پر ۔ عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجتوں اپنے کے طرف اوس کے ۔

اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنے کے اوس مین سے اور گناہ کرو اللہ کا بقدر طاقت اپنے کے اوس کے عذاب پر

اور لو توشہ راہ آخرت کا بقدر ٹھہرنے اپنے قبر مین

اور عمل کرو جنت کے لئے بقدر اوس مدت کے کہ ارادہ رکھتے ہو ٹھہرنے کا اوس مین ۔

اللہ اور رسول کی تابعداری نہ کرنے سے اور ناشکری کرنے سے تکبر کرنے سے اور اپنی حقیقت کو بہول جانے سے بڑی خرابی لازم آتی ہے بندہ کو چاہیے کہ اپنی حقیقت کو نہ بہولے بہرحال اپنے مولا کی طرف رجوع کرے والا بد ذات غلامون مین گنا جائے گا

جامع ترمذی مین ہے کہ

فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے برا بندہ ہے وہ بندہ اپنے کو اچھا جانا اور تکبر کیا اور بہول گیا کبیر متعال کو ۔

برا بندہ ہے وہ بندہ کہ قہر کیا لوگون پر اور خود سے بڑھ گیا اور بہول گیا جبار اعلے کو ۔

بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ بھول گیا امور دین کو اور مشغول ہوا بے فائدہ
باتون مین اور بھول گیا قبرون اور بوسیدگی کو خاک مین۔ بُرا بندہ ہے
وہ بندہ کہ تکبّر کیا اور حد سے بڑھگیا اور بھول گیا ابتدا اپنی اور انتہا اپنی
کہ پیدا ہوا ہے نطفہ سے اور آخر کو خاک مین جاتا ہے۔ بُرا
بندہ ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا ساتھ عمل آخرت کے
بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ فریب دیتا ہے اہل دین کو ساتھ
شبہات کے بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ طمع کھینچ لیجاتی ہے
اوس کو اہل دنیا کے دروازونپر۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ خواہش
نفسانی گمراہ کر دیتی ہے اوسکو۔ بُرا بندہ ہے وہ بندہ کہ حرص و رغبت
دنیا کی ذلیل کرتی ہے اوسکو انتہی۔
سنت کے باتون کے رواج دینے مین خواہ عبادات مین ہو یا
عادات مین ہو اور بدعتون کے مٹانے مین بڑا فائدہ ہے اور
سنت کی ترک اور بدعت کے جاری کرنے مین بہت ضرر ہے
پس بیوہ کا نکاح ثانی کروانا سنت ہے اور اوسکو عار جاننا بدعت
و کفر ہے ایسے ہی خرید و فروخت کرنا بذات خود سنت ہے اور
اوسکو بُرا و عار جاننا بدستور ان دونو بلاؤن مین اکثر لوگ بلکہ بعض
علما و مشائخ بھی گرفتار ہو رہے ہین اور ایسے ہی سنت سلام و مصافحہ
کے اور مانند اون کے بہت سے سنتین ہٹ رہے ہین کہ جو
اونکو آج رواج دین وہ بشارت مذکور مین داخل ہو۔ تعزیہ مہندی سہرا

کنگنا۔ بدہی۔ بیڑی پہنانا یا چوٹی کسیکے نام کی رکھنا یا بچونکو فقیر اماموںکا
بنانا یا بچے کی سلامتی کے لئے گنج بھرنا یا داڑھی کا کترنا یا مونڈہانا یا
پٹو نگار کھنا مانند او کے یہ سب بدعات سیئہ سے ہین اونکو نہ مٹانا
حتی الوسع اپنے گہر اور دوستونمین ایکطرحکا آثار بد چہوڑ جانا ہے
اور سبب داخل ہونیکا وعیدمین اور ایسے ہی مسجدمین حاضر ہونا اور
جماعت سے نماز ادا کرنا سنن ہدی سے ہے اسکا ترک کرنا علامت
منافقونکی مشکوۃ شریف مین سے احادیث مذکور ہوتے ہین
حدیث جو نکلا اپنے گھر سے با وضو طرف نماز فرض کے پس اجر
اوسکا مانند حاجی احرام باندہے ہوے کے ہے اور فرمایا نماز
جماعت کی فضیلت رکھتی ہے نماز تنہا پر ستائیس درجہ۔ **حدیث**
عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے کہ کہا البتہ تحقیق دیکہا ہم نے
اپنے کو اوس حالمین نہین پیچھے رہتا تہا نماز با جماعت سے
مگر منافق معلوم النفاق یا بیمار کامل اور خفیف بیماری والے کا
یہ حال تھا کہ دو شخص دو طرف سے پکڑ لاتے تھے نماز کے لئے
اور کہا ابن مسعود رض نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سکہلائین ہمکو
سنن ہُدی یعنے سنت موکدہ اور بلاشبہ سنن ہُدی سے نماز پڑہنا
ایسی مسجدمین کہ اذان دیجاوے اوسمین یعنے با جماعت پڑہنا اور
ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن مسعود رض نے کہ جسکو خوش لگے
یہہ کہ ملے اللہ سے فردا ے قیامت کو مسلمان یعنے کامل مسلمان
پس چاہیئے کہ محافظت کرین ان پانچون نمازونپر جسوقت کہ اذان
دیجاوے اذان نمازون کی یعنے جماعت سے پڑہے مسجدمین پس

اللہ نے ظاہر کئے تمھارے نبی کے لئے طریقے ہدایت کے
اور تحقیق پانچو نمازین با جماعت مسجد مین پڑھنا سنن ہدی سے ہین
اگر تمنے نماز پڑھے اپنے گھرو نمین البتہ چھوڑے سنت اپنے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چھوڑوگے سنت اپنے نبی ؐ کی البتہ گمراہ
ہوجاوگے اور نہین کوئی شخص کہ وضو کرے اچھی طرح پھر قصد کرے
طرف مسجد اون مساجدین سے مگر لکھا ہے اللہ تعالی اوسکے لئے
ہر ہر قدم کے عوض نیکی اور بلند کرتا ہے درجہ بسبب قدم کے
اور دور کرتا ہے اوس سے بسبب اوسکے گناہ اور دیکھا ہمنے
اپنے کو کہ نہین پیچھے رہتا تہا نماز باجماعت سے مگر منافق
معلوم النفاق۔ اور تھا مرد مومن مریض لایا جاتا تھا اوسکو اسطرح کہ
دو شخصون کے کندہونپر ہات رکھے ہوتا یہانتک کہ کہڑا کیا جاتا
صف مین روایت کی یہ مسلم نے اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے جسنے سنا اذان کو پس نہ جواب دیا اوسکا یعنے سات
قول و فعل کے پس نہین ہے نماز اوسکی مگر عذر سے اور بہت سے
روایتین آے ہین جماعت کی فضیلت مین پھر ایسی نعمت کو ہاتہہ
دینا اور منافقون کی گروہ مین گنے جانا عقل سے کمال ہی بعید ہے
اور اوسکے ترک کی عادت اور اوسکو رواج دینا اپنے تابعین مین
اور اپنے وقت کے لوگونمین آثار بد سے ہے۔ اس جماعت
کے ترک کے آفت مین بھی بہت لوگ پہنس رہے ہین۔
حتی کہ بعض اہل علم اور اکثر مشائخ بھی گرفتار ہین چہ جاے جاہل
عوام۔ علما نے بہانہ کیا تعلیم و تعلم کا اور مشائخ نے حیلہ کیا وظیفہ خوانی کا

کہ راتکو نکو وظیفہ پڑہتے ہین بیدار رہتے ہین اسلیئے جماعت کیلیئے
نہین پہونچ سکتے ہین کہ جو جماعت کا وقت ہوتا ہے وہی ہمارے
آرام کرنیکا وقت ہوتا ہے یا وظیفہ کا یہ بھی اقتضائے جہالت ہے
اگر عالم ہو تو تاکید کرنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مدنظر ہوتا کہ ایکبار حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے نہ پایا سلیمان بن ابی حشمہ رضی اللہ عنہ کو اور نماز
صبح مین اور حضرت عمرؓ صبح کو گئے بازار کی طرف اور گھر سلیمان کا درمیان
مین تھا مسجد اور بازار کے پس گذرے حضرت عمرؓ اوپر شفا کے
کہ ماں تھی سلیمان کی۔ اور فرمایا اوسکو کہ نہین دیکھا مین نے سلیمانکو
صبح نماز مین پس کہا شفا نے کہ رات کو گذارتے تھے اوسینے
نماز پڑہتے یعنے تہجد کی پس غالب ہوئین اوسپر آنکھین اوسکی
یعنے نیند آگئی آنکھ نہ کھلی پس کہا حضرت عمرؓ البتہ حاضر ہونا
میرا نماز صبح کو جماعت مین محبوب تر ہے طرف میرے اوس سے کہ قیام
کرون مین راتکو یعنے شب بیدار رہون مین انتہی۔ اور قطع نظر اوسکے جب
جاگتے اور فارغ رہتے ہین تب تک آتے ہین جہان ذرا نام
نوابی یا خانی یا شاہی وغیرہ کا لگا قید جمعہ و جماعت کی اوٹھ گئی
معلوم نہین کہ عار آتی ہے غربا کے پاس کھڑے رہنے سے
یا اوس جماعت کا کچھ وجود ہی نہین جانتے کہ عرس اور میلونمین
وغیرہ تو براہ دور دراز جائین سواریونپر چڑھ چڑھکر اور نہ آوے تو
محلہ کی مسجد مین نہ آوین اور عوام کار بار ہی آپکو بگاڑے اونکو دیکھکر
اونہون نے کہا کہ جب ایسے لوگ جو بزرگ گنے جاتے ہین
مسجد و نمین نہ آوے تو ہم غریب ضروریات کے کاروبار مین

لگے رہتے ہین اگر نہ آینگے تو کیا ہوگا حیف صد حیف ضلوا واضلو آپ
بھی ڈوبے اونکو بھی ڈبویا اگرچہ اس عاجز کا لکھنا لوگون کو ناگوار تو گذریگا
لاکن بنظر اَلنُّصْحُ لِکُلِّ مُسْلِمٍ کے عرض کیا ہے شاید بنظر انصاف
قلب کے طرف متوجہ ہون اور حق بات خیال مین آجاے اَللّٰھُمَّ
اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔
اور فرمایا اللہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ
اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یعنی ای
مسلمانو پیش دستی نہ کرو روبرو خدا کے اور اوسکے رسول کے
اور ڈرو خدا سے تحقیق خدا سننے والا اور جاننے والا ہے تفسیر معالم
التنزیل مین لکھا ہے یعنے پیغمبر کے حضور مین بیچ کسی قول و فعل کے
سبقت اونپر نہ کرو یا امر و نہی مین پہلے قول اونکے کے تعجیل نہ کرو
یا تاویل کتاب و سنت مین تغیر کیے اونکے کے شتابی نہ کرو اور کچھہ
اپنے طرف سے نہ کہو کہ وہ بہت جانتا ہے اوسکو تم سے یعنی نہ بڑہاو
تم اقوال اور افعال اپنے آگے اقوال اور افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے یہ بڑہانا گویا بڑہانا ہے اللہ کے امر سے حاصل کہ سبقت
نہ کرو گفتار و کردار مین امر رسول علیہ السلام پر بسبب شرف و بزرگی اونکے
کئے جاے پر وارد ہوا ہے جیسے قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
یعنے جو کچھہ کہ کرو اوسکے حکم سے کرو تم کو اجتہاد اوسوقت روا ہو کہ
رسول تم مین نہو جب وہ تم مین موجود ہو تو پوچھہ سکتے ہو نہ چاہیے
اجتہاد کرنا اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ ہر کام مین اتباع آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا کرے چنانچہ امام غزالی رحمتہ اللہ

علیہ نے اربعین کی اصل دہم مین کہ بیچ اتباع سنت کے ہے لکھے ہین
کہ جاننا چاہیے کہ کنجی سعادت کی اتباع سنت ہے اور پیروی کرنا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ اقوال وافعال وحرکات وسکنات
اون کے ہے یہان تک کہ بیچ ہیئت کہانے اور پینے اور سونے
اور اُٹھنے اور بیٹھنے اور کلام کرنے اور تکلے کے اور نہین کہتا ہین کہ
یہ پیروی فقط عبادت ہی مین کرے اسلیئے کہ نہین کوئی وجہ
چھوڑ دینے اون سنتون کے جو وارد ہوئی ہے عادات مین
جب کہ پیروی کرنا عادات کے کامون مین بھی اسمین حاصل
ہوتی ہے مطلق پیروی فرمایا اللہ تعالے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللہ
فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللہ یعنے کہہ اے حبیب ہمارے اگر تم چاہتے ہو
اللہ کو تو پیروی کرو میری تا چاہے تم کو اللہ پس اس سے مطلق
پیروی کرنا ثابت ہوا یعنے سوائے اون کامون کے جو مخصوص
حضرت کے ہی لئے تھے جیسے چہار سے زیادہ عورتون سے
نکاح کرنا۔ اور فرمایا اللہ تعالی وما اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وما
نَہٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا اللہ ان اللہ شَدِیْدُ الْعِقَابِ
یعنے جو کچھہ دی تم کو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع
کرے تم کو پس چھوڑ دو اور ڈرو اللہ سے یعنے اوس کے رسول
کے مخالفت مین بلاشبہ اللہ سخت عذاب کرنیوالا ہے۔ پس تجھکو
لازم ہے کہ پہنے تو ازار کو بیٹھ کر اور دستار باندہے تو کھڑے ہو کر
اور شروع کرے تو سیدہے طرف سے جوتی پہننے مین اور کھاوی
تو سیدہے ہاتہہ سے اور تراشے تو ناخن اپنے اور شروع کرے تو

تراشنا کن اونگلی سے اور تمام کرے تو پاؤن کی کن اونگلی پر اور اسطرح تمام اپنے حرکات وسکنات مین پیروی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کرے
اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلِّمْ اَبَدًا اَبَدًا
محمد بن اسلم کہ بڑے بزرگ ہین نہین کھاتے تھے بطیخ یعنے تربز کو اسلئے کہ نہین نقل کیئے گئی نزدیک اون کے کیفیت کہانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو۔ اور ایک بزرگ نے بہول کر موزہ بائین پانو مین پہنا اوسکے کفارہ مین ایک گر گیہون جو آٹھہ سیر کا ہوتا ہے تصدق دیا پس نہین لائق ہے تجکو کہ سستی کرے تو ایسے کامون مین اور کہے تو کہ یہ اوس قبیل سے ہین جو متعلق بہ عبادت ہین اونمین پیروی کرنیکی کیا معنی سو یہ بات بند کر دیتی ہے تجہپر ایک بڑے دروازہ کو سعادت کے دروازونمین سے **ف** روش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہ بر سبیل عبادت کے ہو یا عادت کے اوسکی پیروی سے حسنات و برکات حاصل ہوتے ہین اور دروازے سعادت کے کھلتے ہین یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ عادات کی پیروی سے کیا حاصل اسلئے اس سعادت دارین سے محروم رہتا ہے۔

فصل سنتون کے راز کے بیانمین۔ شاید کہ تجھے خواہش ہو واقف ہونیکی اوس سبب پر جو رغبت دلاتا ہے پیروی کی ان افعال مین اور بعید جانتا ہے یہ کہ ہوسے اوسکے نیچے کوئی امر ضروری جو مقتضی ہے اس بڑے شدت کو مخالفت کرنے مین سو جان سے کہ تحقیق یہ بہید بیچ ایک کے ان سنتون سے دراز ہین نہین اوٹھا سکتی یہ کتاب اونکی شرح کو لیکن لایق ہے تجہکو کہ سمجھ لے

تو یہ منحصر ہے تین قسمونمین راز سے بھلا راز یہ ہے۔
کہ ہمنے آگاہ کر دیا ہے تجھکو بعض جگہ اوس علاقہ پر جو درمیان ملک
اور ملکوت اور درمیان اعضا اور دل کے ہے اور اوپر کیفیت اثر
قبول کرنے دل کے اعضا کے عمل سے اور دل مثال ایک آئینہ کے
ہے کہ نہین ظاہر ہوتین اوسمین حقیقتین حق کی مگر اوسکی صیقل اور
روشن اور درست کرنے سے سو صیقل کرنا اوسکا ساتھ دور کرنے
ناپاکی شہوتون اور کدورت بُری عادتون کی ہے اور روشن اوسکا
ساتھ نورون ذکر اور معرفت کے ہے اور مقرر ہوے ہین اوسکے لئے
عبادتین خالص جبکہ ادا کرے تو پوری حرمت سے موافق حکم سنت کے
اور درست کرنا اوسکا اسطرح پر ہے کہ جاری ہون سب حرکتین اعضا کے
اوپر قاعدے عدل کے اسلئے کہ ہاتھ نہین پہونچتا ہے دل تک
کہ قصد کیا جاے اوسکے درست کرنیکا پس پیدا ہو جاے اوسمین
ایک صورت ٹہیک صحیح کہ ہو کجی اوسمین پس نہین تصرف ہوتا ہی
دل مین مگر بواسطہ درست کرنے اعضا کے اور حرکتون اونکے کے
اسی لئے ہوئی دنیا جگہ کہیتی آخرت کی اور اسی لئے بڑی ہوتی ہے
حسرت اوس شخص کی جو مر گیا پہلے درست کرنے اعضا کے بسبب
بند ہو جانے راہ تعدیل یعنے درست کرنیکے موتسے جبکہ منقطع ہو گئے
علاقے دل کے اعضا سے پس جسوقت کہ ہو گئے حرکتین اعضا کے
بلکہ حرکتین خاطرون کے وزن کئے گئین ساتھ ترازوے عدل کے
پیدا ہو گی دل مین ایک ہیئت درست و برابر کہ مستعد ہو گی واسطے
قبول کرنے حقیقتون کے اور پر صفت صحت و استقامت کے۔

جیسے کہ مستعد ہوتا ہے آئینہ درست اور اچھا واسطے دکھانے صورتون
صحیحہ کے بغیر کجی کے اور معنی عدل کی رکھنا چیزون کا ہے
اپنے محل پر اور مثال اوسکی یون ہے اور تحقیق طرفین چھار ہین
اور خاص کرلی گئی ہین اونمین سے جہت قبلہ کے سات بزرگی کے
پس عدل یہ ہے کہ منہ کرے تو اوسکی طرف وقت ذکر اور عبادت کے اور
وضو کے اور پہیر لے تو منہ کو اوسکی طرف سے وقت پاخانہ پہرنے
اور ستر کہولنے کے واسطے بزرگی اوس چیز کے کہ جسکی بزرگی ظاہر
ہوئی۔ اور دائین کو فضیلت ہے بائین پر اکثر بسبب زیادتی
قوت کے۔ پس عدل بزرگی دنیا اوسکا ہے بائین پر سو استعمال کر
داہنے کو اچھے کامون مین مثل لینے قرآن اور کھانے کے اور چھوڑ رکھ
بائین کو استنجے اور چھونے ناپاکیون کے لئے اور تراشنا ناخن کا
مثلاً پاک کرنا ہے ہات کا سو وہ بزرگی ہے پس لایق ہے کہ شروع
کرے تو سات افضل کے اور اکثر نہین ٹہکانے ہوتی عقل تیری
سات معلوم کرنے ترتیب اوسکے اور کیفیت شروع کرنے
اوسکے کی سو پیروی کر اوسمین سنت کی اور شروع کر سید ہے ہات
شہادت کی انگلی سے اسلئے کہ ہاتہ افضل ہے پاون سے اور داہنا
افضل ہے بائین سے اور شہادت کی اونگلی جس سے اشارہ کرتے
ہین کلمہ توحید مین افضل ہے سب انگلیون سے پھر بعد اوسکے دور
کر لو اونگلی شہادت کی داہنے طرف سے۔ تفصیل اس
اجمال کی یہ ہے کہ ہتیلی کے لئے پشت ہے اوس جہت کو
جو اوسکے مقابل ہے پس جسوقت کہ کرے تو ہتیلی کو ہاتہ کے

منہ کیطرف تو ہوگا داہنی اونگلی شہادت کی بیچ کی اونگلی سے پس ٹہرا دونو ہاتون کو سامنے منہ اونکے کے۔ اور ٹہرا اونگلیون کو گویا کہ وہ اشخاص ہین پس پھر تو مقراض کو شہادت کی اونگلی سے یہان تک کہ تمام کر داہنے ہات کے انگھوٹھے پر اسیطرح کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکمت اسمین وہ ہے کہ جو ہمنے ذکر کی اور جب تو عادت کرلیگا رعایت عدل کو اسیطرح بیچ تمام باریکیون حرکات کے تو ہوجائیگی عدالت اور صحت اور ایک ہیئت مضبوط تیرے دلمین اور برابر ہوگی صورت اوسکی اور اوسکے سبب سے مستعد ہوگا تو واسطے قبول کرنے صورت سعادت کے اور اسی لیئے فرمایا اللہ تعالی فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ یعنے پہر جب ٹہیک بنا چکون آدم کو اور پہونکون اوسمین اپنی جان پس اللہ پاک کی کنجی ہے سعادت دروازون کی اور نہ ہوا پہونکنا اوسکا مگر پیچھے تسویہ یعنے برابر کرنیکے اور معنی تسویہ کی پہرتی ہے تعدیل کی طرف اور اوسکے سوا اور بہید ہے کہ دراز ہے بیان اوسکا اور ہم نہین ارادہ کرتے مگر اشارہ کرنا اوسکے اصل کی طرف پس اگر تجھکو طاقت نہین اوسکی حقیقت کو سمجھنے کی تو تجربہ یعنے آزمایش نفع دیگی تجھکو پس خیال کر کہ جسنے عادت ڈالی سچ کی کیسا سچا ہوتا ہے خواب اوسکا اکثر۔ اسلیئے کہ سچ نے پیدا کردی اوسکے دل مین ایک صورت سچی کہ پالتی ہے چمک غیب کی سوتے مین اچھی طرحسے اور دیکھہ کہ کیونکر جھوٹا ہوتا ہے خواب جھوٹے کا

یہان تک کہ خواب شاعر کا جسنے کہ عادت ڈالی ہے جھوٹے خیالوں
سو کج ہو گئی اس سبب سے صورت اوسکے دل کی۔ پس اگر ہے
ارادہ تیرا کہ داخل ہو تو بارگاہ قدس مین تو چھوڑ دے ظاہر گناہ
اور باطن گناہ کو اور چھوڑ دے فواحش کو یعنے بیحیائی کے کامونکو
مثل زنا وغیرہ کے جو کھلے ہین اور جو چھپے ہین اور چھوڑ دی جھوٹ کو
یہان تک کہ دل کے باتون مین ہے دوسرا دروازہ یہ ہے
کہ معلوم کرے تو اس بات کو کہ وہ چیزین جو اثر کرتے ہین تیرے
بدن مین بعضون کی تاثیر تو معلوم ہو جاتی ہے سات ایک
قسم کے مناسبت کی طرف گرمی اور سردی اور رطوبت اور یبوست کے
مانند کہنے تیرے کے کہ شہد ضرر کرتا ہے گرم مزاج والونکو اور نفع
کرتا ہے سرد مزاج والونکو اور بعضے چیزین ایسے ہین کہ نہین معلوم
ہوتا قیاس سے اوسکو خواص کہتے ہین اور یہ خواص ایسے ہین کہ
نہین معلوم ہوتے قیاس سے بلکہ معلوم ہوتے ہین وحی اور الہام
یا تجربہ سے پس مقناطیس کھینچتا ہے لوہے کو اور ریحال کوٹے کھینچتی
ہین خلط صفرا کو رگون کے اندر سے پس کچھہ قیاس سے نہین
معلوم ہوا بلکہ بسبب خاصیت کے کہ وہ معلوم ہوے یا تو
بسبب الہام کے یا تجربہ کے اور اکثر خواص پہچانے گئے ہین
بسبب الہام کے اور اکثر تاثیرین داؤن وغیرہ کے قبیل خواص
سے ہے پس اسیطرح جان لے کہ تاثیرات اعمال کے دلمین
منقسم ہوتے ہین طرف اوسکے جو سمجھی جاتی ہے وجہ اوسکی
مناسبت کی تیرے علم کے سات اسطرح پر کہ پیروی کرنا خواہشون

نفس کا مضبوط کرتا ہے اوسکے علاقہ کو سات اوس عالم کے پس نکلتا ہے دنیا سے
اوندہے سر گئے ہوے اپنا منہ طرف اوس جہان کے اسلیئے کہ اسمین ہے
محبوب اوسکا۔ اور جیسے جانلے تو کہ مداومت ذکر اللہ کی لازم کرتی ہے
اونس کو سات اللہ سبحانہ تعالے کے اور واجب کرتی ہے یہی محبت کو
یہان تک کہ بڑی لذت حاصل ہوتی ہے وقت چھوڑنے دنیا کے اور
جانے اللہ عزوجل کے سامنے اسلیئے کہ لذت بقدر محبت کے ہوتی ہے
اور محبت بقدر معرفت کے اور ذکر کے اور بعض اعمال وہ ہین کہ تاثیر کرتے
ہین بیچ مستعد ہونیکے واسطے سعادت آخرت کے یا شقاوت اوسکے کے
سات خاصیت کے کہ نہین معلوم ہوتے قیاس سے نہین واقعیت ہوتی
اوسپر مگر نور نبوت سے پس جب دیکھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے
ایک مباح کو چھوڑکر دوسرا مباح اختیار کیا ہے اور ترجیح دی ہے ایک کو
دوسرے پر باوجود قدرت رکھنے اوسکے کے دونون پر تو جان لے کہ
وہ مطلع ہوے ہین نور نبوت سے اوپر ایک خاصیت کے کہ اسمین ہے
اور کھل گیا ہے اونپر عالم ملکوت سے بہلا ہونا اوسکا جیسے کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو اللہ عزوجل نے حکم کیا ہے مجھکو یہ کہ
سکھلاؤن مین تم کو وہ چیز کہ سکھلائی ہے مجکو اور ادب دون جو ادب دیا مجکو
کلام بہت نہ کرے کوئی تم مین سے وقت صحبت کرنے عورت اپنی کے
اسلیئے کہ اس سے کہ لڑکا گونگا پیدا ہوتا ہے اور نہ دیکھے کوئی تم مین سے
اپنی بیوی کے ستر کو وقت جماع کے اسلیئے کہ اوس سے اندھا ہوتا ہے
اور نہ بوسہ لیوے کوئی تم مین سے بیوی اپنے کا وقت جماع کے اسلیئے کہ
ہوتا ہے فرزند بہرا اور بہت نہ دیکھا کرے تم مین سے طرف پانی کے

کہ جاتی رہتی ہے عقل یہ مثال بیان کی ہمنے تا سمجھہ لے آدمی امور دنیا
پر امور آخرت کو پس نہ پسند کرا وسکو کہ تصدیق کرے تو اطبا کے قول کو
بیچ بیان کرنے خواص اشیا کے اور نہ تصدیق کرے تو تمام بشر کی سردار
کے قول کو کہ وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین بیچ اون چیزونکی کہ
خبر دی ہے اُنہون نے اور تو جانتا ہی اسبات کو کہ اونپر کھل رہی ہین اسرار عالم علی سی پس
تعجب ہی کہ اونکا تو اتباع نہ کرے اور اون چیزونمین کہ اُنہون دی ہی اورون کے کہنے کو حق جانے
اور عمل کرے اوسپر بڑا تعجب ہے کہ آدمی طبیب وغیرہ کی امور دنیا مین تصدیق کرتا ہی اور کچھہ وہ خواص
اشیا وغیرہ بیان کرتا ہی اوسکو سچا جانتا ہی اور مقدمہ دین مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی خبر دینے والی کی
تصدیق نہین کرتا اور اوسمین شک وشبہ نکالتا ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم تمام جن وانسان کے سردار اور اشرف المخلوقات ہین اونکی تصدیق
توسب سے اول چاہئے۔

تیسرا راز یہہ ہے کہ سعادت انسان کی اسمین ہے کہ مشابہت پیدا کرے
فرشتون کی سات بیچ ترک کرنے شہوات کے اور توڑنے نفس کے کہ
حکم کرتا ہے بُرائی کا اور دور ہو مشابہت سے چارپایون کے کہ کرتی ہین
جو کچھہ چاہتے ہین بلا مانع کے اور جبکہ عادات ہو انسان کو اپنے تمام امور مین
یہ کہ کرے جو کچھہ کہ چاہے بلا مانع کے اور الفت ہو اتباع مراد اور خواہش
نفس اپنے کی اور غالب ہو اوسکے دلپر صفت بہیمی تو مصلحت اوسکے
لئے یہ ہے کہ ہو تمام اپنے حرکتون مین لگام دیا گیا سات ایسے لگام کے
کہ روکے اوسکو غیر راہ حق سے تاکہ نہ بھولے نفس اوسکا عبودیت کو اور
لازم کرے راہ مستقیم کو پس ہوگا اثر عبودیت کا ظاہر اوسپر حرکت مین
اسلئے کہ نہین کریگا کچھہ موافق طبیعت کے بلکہ بسبب امر کے پس نہین

جدا ہونیگا تمام اعمال احوال اپنے مین ریاضت سے سات ترجیع دینے بعض امور کے بعض پر اور جسنے ڈال دی باگ اپنی کسیکے ہات مین مثلاً یہان تک کہ نہین ممکن چلنا پہرنا اوسکا اپنے جی سے بلکہ غیر کے حکم سے پس نفس اُسکا بہت مضبوط ہے اور طرف قبول کرنے ریاضت حقیقی کے بہت قریب ہے اوس شخص کے نسبت کہ جسنے دی رکہی ہی اپنی باگ ہات مین خواہش نفس کے چہوڑ رکہا ہے مثل چہوڑ رکہنے جانورونکی اور اوس کے نیچے ایک بڑا بہید ہے پاک کرنے نفس کا حاصل یہ کہ فائدہ اسمین ہے کہ جو شارع نے مقرر کر دیا ہے اوسپر عمل کرنی نحلی بالطبع نہو کہ جو نفس چاہے وہی کرنے لگے پس کفایت کرتی تجہکو یہ تینو تنبیہین اوپر لازم کرنے اتباع کے تمام حرکات وسکنات ہین۔

یہ مضمون جو رغبت دلانے کے واسطے ذکر کیا ہمنے تو عادات مین ہے لیکن عبادات مین پس نہین پہچانتا ہو نمین بلا عذر سنت کے چہوڑنیمین مگر کفر خفی یا حمق جلی ہے بیان اوسکا یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب فرمایا کہ فضیلت رکہتی ہے نماز جماعت کی اکیلی نماز پر ستائیس درجہ تو کیون کر دلیری کریگا نفس موٗمن کا اوسکے ترک پر بغیر عذر کے ہان ہو سبب اوسمین حمق یا غفلت اسطرح پر کہ دیہان کرے اس تفاوت عظیم مین جو شخص کہ احمق جانے اوس شخص کو کہ اختیار کرے ایک کو دو پر پھر کیونکر نہین احمق جانیگا اپنے کو جبکہ اختیار کرے ایک کو ستائیس پر خصوص اوس چیز مین کہ وہ ستون ہے دین کا اور کنجی ہے سعادت ابدیکی لیکن کفر وہ یہ ہے کہ گذرے اوسکے جیمین یہ بات کہ ایسا نہین ہے یعنے جماعت مین جو اتنا ثواب بیان کیا نہین ہے اور سوائے اسکے نہین کم ذکر کیا اوسکو

واسطے رغبت دلانیکے جماعت مین اور نہین توکیا مناسب ہے درمیان جماعت کے اور درمیان اوس عدد مخصوص کے سبب عدد و نمین سے۔ اور یہ کفر ہے چھپا ہوا کہ کبھی آجاتا ہے اوسپر جی والا نہین جانتا۔ اور کیا بڑا دانا دان ہے وہ شخص جو تصدیق کرتا ہے نجومی اور طبیب کی اون کامون مین جو بہت بعید نہین اوس سے بھی اور نہین تصدیق کرتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کہو لنے والے بہیدون ملکوت کی ہین پس اگر نجومی کہے تجھسے کہ جب گذر جاینگے ستائیس دن شروع تحویل طالع سے تیری تو پہونچیگی تجھ کو کچھہ سختی اور آزار سو کچھہ اسدن سے اور بیٹھا رہ اپنے گھر مین پس ہمیشہ اس مدت مین ڈرتا رہیگا تو اور چھوڑ دیگا سب کام اپنے اگر کہا جاے تجھکو کہ یہ واہیات ہی سمجہ نجان اوسکو تو نہین جائیگا ڈر تیرے دل سے اور تو کہیگا کہ اللہ کو کامونمین عجائبات ہین کہ اونکے مناسبات نہین معلوم ہوتے اور شاید کہ ایسی خاصیتین ہون کہ سمجہ مین نہین آتین اور تونے پہچان لیا ہے تجربہ سے کہ تحقیق یہ اثر کرتا ہے اگرچہ نہ معلوم ہو تجھے مناسبت پھر جب پہیرا یہ امر طرف بہتر نبی کے غیب سے انکار کیا تونے اوسکا اور طلب کی تونے مناسبت صریح پس نہین ہے اسکے لئے کوئی سبب مگر شرک چھپا ہوا بلکہ کفر کہلا ہوا اسلئے کہ نہین کوئی محل اسکے لئے سوا اسکے اور سبب اس سب سستی کا یہ ہے کہ نہین غمگین کرتا تجھکو امر آخرت تیرے کا اندیشہ کچھہ نہین ہے پس امر تیری دنیا کا ہرگاہ کہ غمگین کرتا ہے تجھکو احتیاط کرتا ہے تو اوسمین نجومی کے کہنے پر اور فال لینے پر اور اون کامون پر جو نہایت بعید ہین مناسبت سے اور

تو فرمانبرداری کرتا ہے گمانون بعید کی اور اگر دھیان کرے تو تو معلوم
تجھکو ہو جاوے کہ یہ احتیاط و اندیشہ آخر کے لئے ہے لایق تر رعایت
اوسکی پس اگر کہے تو کس طرح کی کامون مین لایق ہے پیروی کرنا سنت کی
سو مین کہتا ہون کہ چیز مین وارد ہوئی ہے سنت اور حدیثین اسبات مین
بہت ہین ۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پچھنے لیگا دن ہفتے اور
چہارشنبہ کے ہو جائیگی اوسکو بیماری برص کی سو نہ ملامت کرے مگر اپنے
جی کو اور لئے پچھنے بعض محدثین نے دن ہفتے کے اور کہا کہ یہ حدیث
ضعیف ہے سو ہو گئی اوسکو بیمارے برص کی مشکل پڑی اوسپر جب
دیکہا آنحضرت کو خواب مین اور شکایت کی اس بیماری کی سو فرمایا
کیون پچھنے لئے تو نے بولا ارے وے ضعیف تہا فرمایا کیا نہین کیا تہا ہم سے
یعنے یہ منع ہمین سے تو اوسنے نقل کیا تہا پہر کیا وجہ تہی اوسکے نہ ماننے کی
پس بولا وہ کہ توبہ کی مین نے ای رسول اللہ پس دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے آرام ہو جاینگے سو صبح کی اوسنے اوس حال مین کہ جاتی رہی تہی بیماری
اوسکی ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پچھنے لگوادی منگل کے دن
جو سترویں مین ہو دوا ہے ایک سال کی بیماری کی ۔ اور فرمایا کہ جسوقت ٹوٹ
جاوے تسمہ تمہاری جوتی کا تو نہ چلے ایک جوتی پہنکر یہانتک کہ درست
کرے اوسکے تسمہ کو ۔ اور فرمایا کہ جسوقت جنے عورت پس چاہیئے کہ
کہاوے سب سے پہلے رطب یعنے خرما تازہ کو اگر یہ میسر نہ آوے تو تمر
یعنے خرما خشک کو اسلئے کہ تحقیق اگر کوئی چیز بہتر ہوتی اوس سے تو
کھلاتا اللہ تعالی اوسکو مریم علیہم التسلیم کو جسوقت کہ جنا اونہون نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کو ۔ اور فرمایا کہ جسوقت کہ لاوے کوئی تم مین کا شیرینی

تو چاہئے کہ لے لے اوسمین سے اور جسوقت لاے خوشبو کو تو چاہئے کہ سونگہہ لے
اوسمین سے اور مثل ان حدیثون کے عادات مین بہت ہین اور نہین
کوئی حدیث اونمین سے خالی کسی بہید سے یعنے ہر ایک مین کچہہ نہ کچہہ
بہید ہے اور فرمایا اللہ تعالی جل شانہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ
وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ یعنے اے مسلمانو فرمانبرداری
کرو اللہ کی اور حکم پر چلو رسول کے اور باطل نہ کرو عمل اپنے لسبب ریا اور سمعت کے
یعنے جہاد کرنا کچہہ محنت کرنا اللہ کی راہ مین جب قبول ہے کہ موافق
حکم کے ہو اپنی خوشی سے نہو۔ قتادہ سے ہے بیچ تفسیر اس آیت کے
کہ جو کوئی طاقت رکھے تم مین سے یہ کہ نہ باطل کرے عمل صالح کو
بسبب کرنے عمل بد کے تو چاہئے کہ کہے وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پس
بلاشبہ خیر دور کرتی ہے شر کو اور مدار اعمال کا خاتمہ پر ہے۔ اور کہا ابوالعالیہ
کہ تھے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے یہ کہ نہین
ضرر کرتا ساتہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے کوئی گناہ جیسا کہ نہین نفع دیتا ہے
ساتہ شرک کے کوئی عمل یعنے نیک یہانتک کہ اوتری یہ آیت پس ڈری
اس سے کہ باطل کرے گناہ عمل کو۔ اور بعض روایت مین ہے کہ پس
ڈرے کبائر سے یہ کہ باطل کردین اونکے اعمال کو اور کہا ابن عمر رضی اللہ عنہ
کہ تھے ہم جماعت اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جانتے یہ کہ نہین ہے
نیکیون سے کچہہ مگر قبول ہی کی جاتی ہے یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت
مذکور تو کہا ہمنے کہ کیا ہے یہ ایسی چیز کہ باطل کرتی ہے ہمارے
اعمال کو پہر کہا ہمنے کہ یہ کبائر ہین جو لازم کرتے ہین عذاب کو اور بایزہ
بیحیائی کے پس تھے ہم جب دیکہتے اوس شخص کو کہ کرتا ہے اونمین سے

تو کہتے تھے کہ بلاشبہ یہ ہلاک ہوا یہان تک کہ اوتری یہ آیت اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی بلاشبہ نہین بخشتا اللہ تعالی شرک کو اور بخش دیتا ہے سوا اوسکے جسکے لئے چاہتا ہے جب یہ آیت اُتری تو باز رہے ہم کلام کرنے سے اوسی مین اور تھے ہم جب دیکھتے کسیکو کہ کرتا ہے اونمین سے کچھہ توڈرتے تھے ہم اوسکے حق مین اور اگر نہ کیا اونمین سے کچھہ تو امید رکھتے تھے ہم اوسکے لئے یعنی مغفرت کی من در المنثور۔

بہائیو غور کرو ان مضامین مین اور اللہ و رسول کی اطاعت پر کمر ہمت باندہو اور بچو شک و نفاق و گناہون سے اور عجب و سمعت و ریا سے پھر امیدوار ہو اوسکی رحمت و مغفرت کے۔ اب کچھہ آیتین اور حدیثین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے فضیلت کی سنو اور تامل کرو اونمین فرمایا اللہ تعالی وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا یعنے اور جسنے اطاعت کی اللہ کی اور اوسکے رسول کی پس تحقیق بڑی ہی مراد کو پہونچا اور فرمایا قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ الخ یعنے کہدو اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری تاکہ دوست رکھے تم کو اللہ تعالی۔ اور فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ یعنے جو فرمانبرداری کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول کی پس وہ لوگ سات اونکے ہونگے کہ انعام کیا ہے اللہ نے اونپر کہ وہ انبیا ہین اور صدیق ہین اور شہدا اور صالحین ہین اور فرمایا مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جسنے اطاعت کی رسول کی

پس بلاشبہ اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا يَوْمَئِذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَعَصَوُا الرَّسُوْلَ
لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ یعنے دن قیامت کے دوست رکھینگے وہ لوگ
کہ کفر کیا ہے اور نافرمانی کی ہے رسول کی یہ کہ برابر کیجاے ساتھ اونکے زمین
یعنے ہوجاوین مٹی مانند زمین کے بسبب شدت ہول اوس دن کے اور فرمایا
قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ یعنے
کہدے اے حبیب ہمارے فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول کی پھر اگر پھرجاؤ
پس تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا کافرون کو اور فرمایا وَمَآ اٰتٰىكُمُ
الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا یعنے جو کچھ کہ دیوے تمکو
رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے منع کرے تم کو وہ پس باز رہو۔
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا
مَنْ اَبٰى الخ یعنے ساری امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جسنے کہ کہنا نہ مانا
میرا اور سرکشی کی۔ کہا گیا کہ کسنے کہنا نہ مانا اور سرکشی کی فرمایا جسنے اطاعت کی
میری داخل ہوا بہشت مین اور جسنے نافرمانی کی میری پس تحقیق کہنا نہ مانا۔
حدیث شریف بخاری مین ہے کہا جابر رض کہ آے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور وہ سوتے تھے کہا فرشتون نے آپسمین کہ تحقیق واسطے اس
صاحب تمہارے یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کہاوت ہے پس
بیان کرو واسطے اوسکے کہاوت کہا بعضے فرشتون نے کہ تحقیق وہ آرام
پاتا ہے یعنے بیان کرنا کہاوت کا کیا فائدہ اور کہا بعضے فرشتون نے کہ
بلاشبہ آنکھہ اوسکی سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پھر کہا فرشتون نے کہ
کہاوت اوسکی مانند کہاوت ایک شخص کے ہے کہ بنایا اوسنے گھر اور
ٹھہرایا اوسمین کہانا کھلانا اور بھیجا بلانے والے کو پس جسنے کہ کہا مانا بلانے

والے کا داخل ہوا گھر مین اور کہانا کہایا اور جسنے کہ کہانہ مانا بلانے والے کا نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ داخل ہوا گھر مین اور نہ کہانا کہایا کہا پھر فرشتون نے آپسمین کہ کیونکر بیان کر اس مثال کو اوس کیلئے تاکہ سنجھے اوسکو کہا بعض فرشتون نے کہ تحقیق یہ سوتا ہے اور کہا بعض نے کہ آنکہ سوتی ہے اور دل جاگتا ہے پہر کہا فرشتون نے کہ مراد گھر سے بہشت ہے اور بلانے والے سے مراد محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس جسنے فرمانبرداری کی محمد کی پس فرمانبرداری کی اُسنے اللہ کی اور جسنے نافرمانی کی محمد کی پس تحقیق نافرمانی کی اللہ کی اور محمد فرق کرنیوالے ہین درمیان لوگون کے۔ **ف** ۔ فرق کردیا کافر و مومن مین اور حق و باطل مین اور صالح اور فاسق مین اور کہانا جو تیار کیا ہے مراد اوس سے نعمتین بہشت کی ہین مراد شخص سے پاک پروردگار ہے یہ دونو لبسبب اسلئے کہ ظاہر ہین بیان نہین کئے گئے۔ **حدیث** بخاری اور مسلم مین ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ سوائے اسکے نہین کہ مثل میرے اور مثل اوس چیز کے کہ بہیجا مجھکو اللہ تعالے نے سات اوسکے یعنے دین اور شریعت کے مانند مثل ایک شخص کے ہے کہ آیا ایک قوم کے پاس کہا اوسنے ای قوم میری تحقیق مین نے دیکہا لشکر اپنے آنکہو سے اور بلاشبہ مین ڈرانے والا ہون یعنے بے غرض پس دہونڈو تم نجات کو پس فرمانبرداری کی اوسکی ایک جماعت نے اوسکی قوم سے پس چلے راتون رات پس چلے اوپر آہستگی کے پس نجات پائے اور جہٹلائی ایک جماعت نے اوسمین سے پس صبح کی اپنے مکان مین پس داخل ہوا اونپر لشکر دشمن کا پس ہلاک کیا اونکو اور جڑھ سے اوکہاڑدیا اونکو پس یہ ہے مثال اوسکی کہ فرمانبرداری کی میری پس پیروی کی اوس چیز کی کہ لایا مین اوسکو اور مثال اوسکے کہ نافرمانی کی میری اور جہٹلایا اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو حق سے یعنے دین سے۔

حدیث - اور فرمایا کہ مثل میری مثال اوس شخص کے ہے کہ جلائی آگ پس جبکہ روشن کیا آگ نے گرد اپنا آگ مین گرنا شروع کیا پروانون نے اور اون جانورون نے کہ گرتے ہین آگ مین اور شروع کیا آگ جلانے والے نے کہ روکتا ہے اونکو اور وہ غالب آتے ہین اوسپر پس داخل ہوتی ہین آگ مین پسے او سکے منع کرنے سے باز نہین رہتے آگ مین پڑنے سے پس مین پکڑتا ہون کمرین تمہاری کہ بچاؤن آگ سے اور تم پلٹے جاتے ہو اوسمین - یہہ ہے روایت مسلم کی مانند اوسکے اور کہا مسلم نے آخر مین اس روایت کے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس یہ مثل ہے میری اور مثل تمہاری ہے کہ مین نے پکڑی ہے کمرین تمہاری بچانیکو آگ سے اور یہ کہتا ہون کہ آؤ میری طرف بچو آگ سے پس تم غالب آتے مجھپر پلٹے جاتے ہو اوسمین روایت کی یہ بخاری و مسلم نے - **ف** یعنے مین نے حرام اور منع چیزین واضح بیان کین ہین جیسے کوئی آگ روشن کرے اور تم گرتے ہو اوسمین یعنے وہی برے کام کرتے ہو اور مین منع کرتا ہون -

حدیث اور فرمایا مثال اوس چیز کی کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے یعنے سات ہدایت کے اور علم کے مانند علم کے مانند مثال مینہ کے ہے مینہ بہت کی ہر کہ پہونچا زمین مین سے ایک ٹکڑا اچھا قبول کیا اوسنے پانی کو یعنے اپنے اندر جذب کرلیا پھر اگاوے خشک گہانس اور تر بہت رہتا ایک ٹکڑا اوس زمین مین سے سخت کہ ٹھہرا رکھا پانی کو پس پیا اور پلایا اور کہیتے کو اور پہونچا اوس زمین مین سے ایک ٹکڑے اور نہ تھا وہ مگر چٹ میدان نہ تھامتا پانی کو اور نہ جماتا گہانس کو پس یہ یعنی جو سب مذکور ہوئے مثال ہی اوس شخص کی سمجھا بیچ دین خدا کے اور نفع دیا اوسکو اوس چیز نے کہ بھیجا مجکو اللہ نے ساتھ اوسکے

پس سیکھا اوسنے اور سکھایا اور مثل اُسکے کہ نہ اُٹھایا ساتھ اوسکے سر کو بسبب تکبر کے
اور نہ قبول کی اُسنے ہدایت اللہ کی کہ بھیجا گیا ہون مین ساتھ اوسکے۔ **ف** اِسمین
دو طرحکے آدمی مذکور ہوے ایک تو فائدہ اُٹھانے والے دین سے دوسرے نہ
فائدہ اُٹھانیوالے اوس سے اور زمین بھی دو طرحکی مذکور ہوے ایک وہ کہ فائدہ مند
ہوتی ہے پانی سے دوسری کہ نہین فائدہ مند ہوتی ہے پہر آگے فائدہ مند کے
دو قسمین ہین اوگنے والی اور نہ اوگنے والی۔ اسیطرح فائدہ مند دین سے دو قسم پر ہین
ایک عالم عابد فقیہہ معلم پس یہ مثل اوس زمین پاک کی ہے پانی جذب کیا اور
آپ بھی فائدہ مند ہوے اور گہانس اُگاے اورون کو بھی فائدہ مند کیا اسیطرح
اُنہون نے خود بھی فائدہ علم سے اُٹھایا اور اورونکو بھی فائدہ دیا اور دوسرا عالم معلم
عابد کہ ساتھ نوافل وغیرہ کے مشغول ہوا اور علم جو حاصل کیا اوسمین تفقہ یعنی سمجھہ
نہ پیدا کی پس مثل اوس زمین کی ہے کہ پانی اوسمین ٹھہرا اور لوگ منتفع ہوے جس
زمین نے پانی جذب کیا اور گہانس اُگاے وہ مثال ہے مجتہدین کی کہ علم حاصل کیا
پھر اوس سے بہت مسائل استنباط کئے آپ بھی فائدہ مند ہوے اور اورونکو بھی اور جس
زمین نے پانی ٹھہرایا وہ مثال محدثین کے ہے کہ علم حدیث حاصل کیا اور بقیہ لوگون کو
پہونچا کر فائدہ مند کیا اور جسنے کہ سر نہ اُٹھایا اور توجہ اور التفات علم کے طرف نکی
اور ہرگز نہ سنا نہ عمل کیا اوسپر اور نہ تعلیم کی خواہ دین مین آیا یا نہ آیا کافر ہوا یہ مثل
اوس زمین شور کی ہے کہ پانی نہ قبول کیا اور نہ ٹھہرایا اور نہ کچھہ اوگایا۔ حدیث
فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ۔ یعنی نہین ہوتا
مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش اوسکی تابع اوس چیز کو کہ لایا ہون مین اوسکو یعنی دین اور شریعت
ف یعنی تابع ہو شریعت کا اعتقاد مین اور عمل مین اور عبادات مین

عادات مین کمال خوشی سے یہ بات جب حاصل ہوتی ہے کہ جاتی رہے آدمی سے کدورت
نفسانی پس روشن ہوتا ہے سات صفات نورانیہ کے اور یہ حالت نہین پائی جاتی ہے
مگر اولیاء اللہ مین پس جب نفس کو تہذیب ہوئی تو اطاعت خدا و رسولؐ کی غذا
ہوجاتی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ اگر مجھکو اختیار دین بہشت اور
مسجد مین تو اختیار کرون مسجد کو اسواسطے کہ بہشت حصہ میرا ہے اور اسکے نزدیک اور مسجد مین
حکم اوسکا ہے میرے نزدیک شعر دوزخم باشد اگر جنت ہوس باشد مرا۔ یک وجب
جا از در کوے تو بس باشد مرا۔ ہان جنت محل رضاے مولا ہے اسلیئے اولیاء اللہ
اوس کی طرف رغبت کرتے ہین نہ واسطے خواہش نفس کے۔ اور فرمایا یعنی انسؓ کو
یَا بُنَیَّ اِنْ قَدَرْتَ الخ رواہ الترمذی یعنی اے چھوٹے بیٹے میرے اگر قدرت
رکھتا ہے تو اوسکی کہ صبح کرے اور شام کرے اور نہو تیرے دل مین کینہ واسطے کسیکے پس کر تو
پھر فرمایا اے بیٹے میرے اور یہ سنت میری جسنے دوست رکھا میری سنت کو پس تحقیق
دوست رکھا مجھکو اور جسنے دوست رکھا مجھکو ہوگا ساتھ میرے بہشت مین۔

ف اس حدیث مین اشارہ ہے اسپر کہ دوست رکھنا حضرت کی سنت کا سبب ہے
آنحضرت کی رفاقت کا اور محبت کا چہ جائیکہ عمل کرنا اوسپر اے بھائیو خیال تو کرو کیا درجہ ہے
حضرت کی سنت کی محبت رکھنے والونکا سب نعمتین دارین کے ایک طرف اور یہ ایک
طرف اللہ تعالی نصیب کرے آمین ثم آمین۔

حدیث فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ
وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ الخ رواہ الترمذی یعنے جسنے کھایا
حلال اور عمل کیا سنت کی طریقے پر اور امن مین رہے لوگ زیادتی سے اوسکی داخل ہوگا بہشت مین
ف اگر کوئی مال کماوے ایسی وجہ سے کہ گناہ لازم آتا ہے پہلی اور کمانیکی یا کمانیکی وقت یا بعد اوسکی تو طیب نہین ہوتا جب

بچے گناہوں سے تینوحالتوں مین تو وہ طیّب ہوتا ہی مثال طیّب ہونیکی یہ ہی کہ مثلاً
کسی نے بیع کرنیکا ارادہ کیا پہلے عقد کے ارادہ دغا فریب کا اگرچہ عقد کی ایجاب قبول
بموجب شرع کے ہوا ہو یا عین وقت عقد کی کوئی شرط فاسد بیع مین لگا وے
یا بعد ہونے عقد کے کوئی شرط لگاوے مثلاً کہا کہ بیع ہوئی مگر شرط یہ ہی کہ ایک بوتل
شراب کی مجھے دیا کرنا پس چاہیئے تینون وقتون مین خلاف شرع سے بچے اسی پر خیال
کرے حالت نوکری کو اور عمل کرے طریقہ سنت پر یعنے جو فعل کرے یا جو بات بولی
موافق شرع کے ہو چنگل ماری ہر عمل مین سات سنت کی یعنے موافق حدیث کی جو وارد
ہوئی ہو اوس عمل مین یہانتک کہ پاخانہ جانا اور دور کرنا ایذا کی چیز کا راہ سے بموجب
حدیث کو بجا لاوے البتہ بہت ہین ہیچ لوگون کی یعنے ایسے آدمی بہت ہین ہمارے
زمانہ مین تو بہت ہین بعد ہمارے دیکھا چاہیئے کیا حال ہوگا یہ صحابہ رض نے عرض
کیا آگے۔ حاصل حضرت کی ارشاد کا یہ ہے کہ خیر میری امت سے منقطع نہین ہونیکے
اگرچہ فرق کمی زیادتی کا ہو. آخر زمانہ مین بھی ایک جماعت ہوگی کہ طریقہ سنت و
تقوی پر مستقیم ہوگی۔ **حدیث** اور فرمایا تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا
مَا تَمَسَّکْتُمْ بِہِمَا کِتَابَ اللّٰہِ وَسُنَّۃَ رَسُوْلِہٖ رواہ فی الموطا یعنے چھوڑا ہو مین نے
تم مین دو چیزین ہرگز گمراہ نہونگے تم جب تک کہ پکڑے رہوگے اون دونو کو یعنے کتاب اللہ
اور سنت اوسکے رسول کی یعنی **حدیث** اور فرمایا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَۃً اِلَّا
رُفِعَ مِثْلُہَا مِنَ السُّنَّۃِ فَتَمَسُّکٌ بِسُنَّۃٍ خَیْرٌ مِنْ اَحْدَاثِ بِدْعَۃٍ
رواہ احمد یعنے نہین نکالے کسی قوم نے بدعت یعنے جو بدعت کہ مزاحم سنت کی ہو
مگر کہ اُٹھائی جاتی ہے مانند اوسکی سنت سے پس چنگل مارنا سات سنت کی اگرچہ تھوڑی ہو
بہتر ہے بدعت کی نکالنے سے اگرچہ حسنہ ہو اسلیئے کہ اتباع سنت سے پیدا ہوتا ہے نور
اور سات گرفتاری بدعت کی در آتی ہے تاریکی مثلاً پاخانہ جاتا موجب آداب شرع کے

بہتر ہے بنانے سے سرا اور مدرسہ کے اسلئے کہ رعایت کرنیوالا آداب سنت کا ترقی
کرتا ہے مقام قرب مین اور اوسکے ترک کرنے سے تنزل کرتا ہے اوس سے اور یہ
باعث ہوتا ہے اوس سے افضل کے ترک کا حتی کہ قساوت قلبی کے مرتبہ کو پہونچتا ہے
کہ جسکو رین اور طبع کہتے ہین کذا ذکر الشیخ رحمۃ اللہ علیہ سید جمال الدین رح لکھا ہے کہ اسمین
بھید یہ ہے کہ جسنے مثلاً رعایت پاخانہ کے آداب کی کی اللہ تعالی اوسکو توفیق دیگا
ترقی کی طرف اوس چیز کے کہ اعلی اوس سے ہے اور جو اوسکو ترک کریگا باعث ہوگا
اوسکا ترک کرنا اور افضل چیزون کے ترک کرنیکا یہان تک کہ پہونچیگا رین اور طبع کے
مقام کو انتہی۔ اور مثل اسیکے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھکر لکھا ہے کہ کیا نہین
دیکھتا ہے تو کہ کسل کے راہ سے ترک کرنا سنت کا باعث ملامت وعتاب کا ہے
اور سبک جانکر ترک کرنے سے عصیان وعقاب ثابت ہوتا ہے اور انکار اوس کا
بے شبہ بدعتی کر دیتا ہے اور بدعت کے ترک کرنے مین اگرچہ حسنہ ہو ایک بات بھی
اونمین سے لازم نہین آتی۔ اور جابر رض روایت کرتے ہین کہ حضرت عمر رض نے لائے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نسخہ توریت کا پس چپ رہے حضرت نے پھر
شروع کیا حضرت عمر رض نے پڑہنا اوسکا اور چہرۂ مبارک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا
متغیر ہوتا تھا پس کہا حضرت ابو بکر رض نے کیا نہین دیکھتا تو اوس چیز کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرۂ مبارک مین ہے پس دیکھا حضرت عمر رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
چہرۂ مبارک کی طرف پھر کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور
اوسکے رسول کے غضب سے راضی ہون ہم ساتھ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھ
اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھ محمد کے نبی ہونے پر۔ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوسکے ہاتھ مین ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے
تمہارے موسی ع تو پیروی کرتے اونکی اور چھوڑ دیتے مجھکو البتہ گمراہ ہوتے تم

سیدھے راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری تو البتہ پیروی کرتا میری

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کتاب و سنت کو چھوڑ کر اونکے غیر کے طرف رجوع نہ کرے مانند کتابون یہود اور نصاری اور حکماے فلاسفہ کے بھائیو جبکہ تم نے یہ حدیثین حضرت ص کی اتباع کی سنین تو یہ بھی خوب دل کے کانون سے سنو کہ جیسا آنحضرت کا اتباع افعال مین لازم ہے ویسا ہی حضرت کے اقوال و اخلاق کا بھی اتباع لازم ہے یہ نہین کہ جبہ و دستار تو سنت کی طرح کا پہن لیا اور پھر جو چاہے منہ سے بکتے رہے اور دل مین نجاستین بغض اور حسد کینہ اور ریا بد اعتقادی وغیرہ ذالک کے بھر رکھین زبان کو لگام دے جسطرح حکم ہے خدا اور رسول کا اوسطرح بولے اور دل کو منور کرے اخلاق محمدی سے صلی اللہ علیہ وسلم ابداً ابداً کیا خوب فرمایا ہے ابو سعید مخزمی رح نے

رباعی

خواہی کہ شود دل تو چون آئینہ	دہ چیز بردن کن ز درون سینہ
حرص و امل و غضب دروغ و غیبت	بخل و حسد و ریا و کبر و کینہ

اور فرمایا۔ رباعی

خواہی کہ شوی بہ منزل قرب مقیم	نہ چیز بہ نفس خویش فرما تعلیم
صبر و شکر قناعت و علم و یقین	تفویض و توکل و رضا و تسلیم

صاحب مجالس الابرار فرماتے ہین کہ فرمایا اللہ تعالی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حق مین وَاتَّبِعُوهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ یعنے پیروی کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکہ تم راہ پاؤ۔ اور جانا گیا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقہ سے کہ وہ اتباع کرتے تھے

آنحضرتؐ کا تمام افعال اور اقوال اور اخلاق مین اونکے بلا توقف اور بلا تردد مگر جو حکم کہ
مخصوص تھے حضرت کیلئے اونمین معذور تھے پس اونہون اُتار ڈالین جوتیان اپنی جسوقت کہ
اُتار ڈالی حضرتؐ نے انگھوٹھی اپنی اور تھے صحابہ بہت ذکر کرتے رہتے حضرتؐ کے بیٹھنے
اور سونے اور کیفیت کہانے اور پینے وغیرہ ذالک کا تاکہ پیروی کرین آپ کی اور صحابہ رضؓ نے
جب ارادہ کیا تبتل کا اور انقطاع کا عبادت کیلئے شب و روز فرمایا آنحضرت صؐ نے
کہ مین کہاتا بھی ہون اور پیتا بھی ہون اور سوتا بھی ہون اور نکاح بھی کرتا ہون عورتون سے
پس جو کوئی اعتراض کرے میری سنت سے وہ نہین ہے میری جماعت سے پس دیکھہ
کیونکر پھیرا اونکو سات فعل اپنے کے اوس چیز سے کہ قصد کی تھی اونہون نے باوجود دیکھہ
پہلے تامل کے معلوم ہوتا تہا کہ قصد اونکا اکبر طاعات و افضل عبادات سے ہی اور اسی لئے
حضرت ابو بکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ دین ہمارا مبنی ہے منقول پر نہ اوپر مناسبات معقول کے
اور کہا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے بیچ اصول دین کے کہ بچا اپنے کو اوس سے کہ تصرف کرے تو
سات عقل اپنے کے اور کہے تو کہ جو چیز اچھی ہے اور نافع ہے پس وہ جسقدر بہت ہوگی
نفع دیگی اسلئے کہ عقل تیری نہین راہ پاتی ہے طرف بہیدون الہیہ کے نہین سمجھتی ہے
اونکو مگر عقل نبی علیہ السلام کی پس لازم کر تو اپنے پر اونہین کا اتباع اسلئے کہ بلاشبہ خاصیتین
امور کے نہین معلوم ہوتے مین قیاس سے کیا نہین دیکھتا ہے تو کہ کیونکر اذن دیا گیا
تجھکو نماز کا اور منع کیا گیا تجھکو نماز سے تمام دن مین یعنی حکم دیا گیا اوسکے ترک کرنیکا بعد صبح
اور بعد عصر وقت طلوع و غروب اور زوال کے اور یہ پہونچنا ہی تہائی دن کی قدر کو کیونکر تیری
سمجھہ مین آوے اوس حال مین کہ اثر فساد کا ظاہر ہی تیری قیاس مین پس ہے ایسا ہی کہ جیسے کہے تو
کہ دوا نافع ہے مریض کیلئے پس جسقدر زیادہ ہوگی بہت نافع ہوگی اور یہ بات معلوم ہی کہ
کثرت دوا کی بعض اوقات ہلاک کر دیتی ہی۔ اور کہا امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیا العلوم مین
کہ طبیب حاذق جیسا کہ مطلع ہوتا ہے علاج کرنے مین اسرار مرض پر حالانکہ بعید جانتی ہین

اوسکو جو کہ نہین پہچانتے ہین اونکو ایسے ہی انبیا علیہم السلام طبیب دلون کی ہین اور عالم اسباب
حیات اُخروی کے پس نہ حکم کرے اونکی سنت پر اپنی عقل سے کہ ہلاک ہوجائیگا تو بعض اوقات
جو کسی شخص کی اونگلی مین کچھ خلل آجاتا ہے تو اوسکی عقل تقاضا کرتی ہے کہ ملے اوسکو یہانتک کہ
آگاہ کرتا ہی طبیب حاذق کہ علاج اوسکا یہ ہے کہ ملا جاے مونڈھا بدن کے دوسری جانب کا
پس بعید جانتا ہے وہ اوسکو اس سبب سے کہ وہ نہین جانتا ہی پٹھون کی لنساجال کی کیفیت کو
ایسا ہی معاملہ طریق آخرت مین اور انبیا کی سنت کی دقائق مین کہ عقل اونکو احاطہ نہین کرسکتی
جیسے کہ پتھرون کی خاصیتین ہم نہین جانتے ہمکو کیا معلوم ہے کہ کس سبب سے کھینچتا ہے
مقناطیس لوہے کو اور عجائب عقاید اور اعمال مین زیادہ تر ہین بہ نسبت اوسکی کہ داؤن مین
پس جیسی کہ عقلین قاصر ہین داؤن کے منافع کے معلوم کرنے سے باوجود اوسکی کہ تجربہ
راہ ہے اونکی معلوم کرنیکی پس ایسے ہی عقلین قاصر ہین معلوم کرنے سے اوس چیز کے
کہ نفع دے حیات آخرت مین معہذا تجربہ بھی رہنما نہین ہوسکتا تجربہ جب اوسمین رہنما ہوسکتا ہے
کہ اموات پھرتے ہمارے طرف اور وہ خبر دیتے ہمکو کہ ان عقاید و اعمال سے قرب الٰہی
حاصل ہوتا ہی اور اُنسے دوری سو یہ محال ہی پس کیونکر حاصل ہو تجربہ پس عقل کی منفعت سے
یہی کافی ہے کہ رہنمائی کرے تجھکو نبی علیہ السلام کی تصدیق کے طرف اور سمجھاوے تجھکو مواد
اون کے اشارات کی پس اعراض کر تصرف کرنے سے اور لازم کر اتباع کو کیونکہ تو سالم نہین ہے
آفت سے۔ کہے بعض علمانے کہ عقل پہونچا دیتی ہے تجھکو نبی علیہ السّلام کے صدق کیطرف
پھر چھوڑ دے تو اوسکو اور پیروی کر تو نبی علیہ السلام کی اونکی افعال مین اور ترک مین یعنی
جو افعال کہ ترک کئی ہین آپ نے جیسے کہ گھوڑا تیرے سطر ظاہر مین کہ وہ پہونچا دیتا ہی
تجھکو دریا کیطرف پھر چھوڑ دیتا ہی تو اوسکو اور سوار ہوتا ہی کشتی مین اور تابعداری کرتا ہی
ملاح کی کشتی کے چلنے مین اور ٹھہرنے مین۔ کہا شیخ کلاباذی نے کہ اللہ تعالیٰ نے نہین
موقوف رکھے ہین امور دین کے بندون مین عقلون پر اگر عقلون ہی پر موقوف ہوتے تو

شرائع کہ حکمتین اونکی سمجھہ مین نہین آتین دشوار ہوتے اونکی عقلون کے نزدیک مثلاً اللہ تعالی نے واجب کیا غسل بسبب نکلنے منی کے جو پاک ہی بعض صحابہ اور اکثر فقہاء امت کے نزدیک اور واجب کیا دہونا اطراف کا یعنی ہات منہ پاؤن کا بسبب نکلنے پاخانہ وپیشاب کے کہ نہین اختلاف ہی اوسکی نجاست مین پس عقل کیا جانے اسرار شرع کو بہر نوع تابعدار رہو احکام شرع کا بے چون وچرا جیسا مردہ غسال کے ہاتھین انتہی ۔

مثنوی

علم معقولات علم اشقیا ست	علم نامعقول علم انبیاست
پاے استدلال یا چوبین بود	پاے چوبین سخت بے تمکین بود
گر باستدلال کار دین بودے	فخر رازے راز دار دین بودے

اور حضرت عبدالاحد یعنی حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ حضرت نجم الدین کبری قدس اللہ سرہ العزیز بیٹھے ہوے وضو کر رہے تھے کہ آپ کو غنودگی ہوئی دیر تک جب افاقہ ہوا تو خادم نے وجہ غنودگی کا پوچھا فرمایا اسوقت فخر الدین رازی رحہ کا وقت نزع کا تھا کہ ابلیس نے آکے گھیرا اور پوچھا کہ خدا کو کس دلیل سے پہچانا امام نے دلیلین لانے شروع کین اور وہ قریب ہزار دلیل کے وحدانیت باری پر لاے کتابون مین لکھتے ہین کہ جو دلیل لاتے تھے وہ ملعون رد کر دیتا تہا آخر ایک یا دو دلیل باقی رہگئے تھے جو مین پہونچا اور کہا کہ جواب دو اوس ملعون کو کہ مین نے خدا کو بے دلیل پہچانا تو بارے ابلیس اوسکے کہنے سے بہاگا اور وہ ایمان سلامت لیگئے لوگون نے شمار کیا وہی تاریخ اونکے وفات کی تھی جو شیخ کو غنودگی حاصل ہوئی تھی اکثر فلاسفہ کا حال متغیر ہوجاتا ہی وقت موت کے اسواسطے منقول ہے ۔ عَلَیْکُمْ بِدِیْنِ الْعَجَائِزِ یعنے بوڑہے عورتون کا دین اختیار کرو

تمام ہوا بیان۔ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کا اب سنو کچھہ بیان وَلَا
تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ کا یعنی باطل نہ کرو اپنے عملونکو بسبب ارتداد کے یا ریا یا سمعہ کے
یا گناہون کے۔ پس برائی ارتداد کی تو ظاہر ہے قرآن وحدیث مین بہت جا بجا برائی اوسکی
مذکور ہوئی لیکن گناہ اور ریا سمعہ کا بیان ضرور ہی کہ یہ آفت پوشیدہ ہی کہ آدمی آگاہ
نہین ہوتا اوس سے چنانچہ امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نی منہاج السالکین مین لکھے ہین کہ
ریا وعجب آفت عظیم ہین ایک لحظہ مین آجاتے ہین اور اکثر ہوتا ہی کہ نود برس کی عبادت
باطل کر دیتے ہین منقول ہے ایک شخص نے سفیان ثوری رح اور اونکے یارون کی دعوت کی
اُسنے اپنے اہل کو کہا کہ وہ طباق کے پہلے حج مین لایا ہون نہ لانا بلکہ وہ طباق لانا
کہ دوسرے حج مین لایا ہون جب اوسنے یہ کہا سفیان ثوری رح نے اوسکے طرف دیکھا
اور کہا ای مسکین دو حج سات دو کلمون کی باطل کئے تو نے۔ اور ایک شخص نی صلحا مین سے
کہا کہ ایک رات وقت سحر کے کوٹھے کے اوپر کہ سر راہ تہا سورۂ طہٰ پڑھ رہا تھا جب سورہ
تمام کی مین نے تو سو رہا ایک شخص کو مین نے خواب مین نی خواب مین دیکھا کہ آسمان سے
اوترا اوس حالمین کہ اوسکے ہاتمین ایک کاغذ ہے میری سامنے اوسکو کہولا دیکہا مین نے
کہ وہ سورۂ طہٰ لکھی ہوئی ہی اور ہر کلمہ یعنی ہر ہر حرف کی نیچے دس نیکیان لکھے ہوے ہین
سوای ایک کلمہ کی کہا مین نے کہ واللہ اوس کلمہ کو بھی پڑہا ہے مین نے کسلیے اس کلمہ کے
نیچے ثواب نہین ہی اوس شخص نی کہا سچ کہتا ہے تو پڑہا ہے تو نے اور ہمنے بھی اوس کا
ثواب لکھا تھا ولیکن منادی نے ندا کی عرش کے نیچے سے کہ اوسکو مٹا ڈالو پس اوسکو مٹا ڈالا
مین نے وہ شخص کہتا ہے کہ خواب ہی مین رو دیا مین نی اور کہا کہ ایسا کیون کیا تم نے کہا
جب اس کلمہ کو پہونچا تو تو ایک شخص راہ مین گذرتا تہا اوسکے سبب سے تو نی آواز اپنی ساتھہ
اس کلمہ کی بلند کی ثواب اس کلمہ برباد کیا تو نے۔ اور رابعہ بصری رح کہا ہی جو کچھہ کہ میرے
عملون مین سے ظاہر ہوتا ہی نہین گنتی ہون مین اوسکو کچھہ۔ اور کہا ایک بزرگ نے

کہ نیکیان اپنی ایسے پوشیدہ رکھہ کہ جیسے اپنے برائیون کو پوشیدہ رکھتا ہی اور ایک بزرگ نے
کہا ہی کہ اگر کچھہ بھلائی چھپاوے تو نے تو کر اچھی بات غرض کہ ریا بڑی بلا ہی اوسکی برائی قرآن
وحدیث مین اور بہت حدیثون مین وارد ہوئی ہے مگر اب یہان بمناسبت وَلَا تُبْطِلُوْا
أَعْمَالَكُمْ کے کچھہ حدیثین متضمن ریا وغیرہ گناہون کے مذکور ہوتے ہین۔ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى
قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ یعنے بلاشبہ اللہ نہین دیکھتا ہی تمہارے صورتون اور مالون کیطرف
اور لیکن دیکھتا ہی تمہارے دلون اور عملون کیطرف اور فرمایا سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهِ وَمَنْ
يُرَائِي اللّٰهُ بِهِ یعنی جو کوئی سنا دے سنائیگا اللہ اوسکو اور دکھاوے دکھاوے اللہ
اوسکو یعنی جو کوئی کہ عبادت سُنانے دکھانے کو کرتا ہی اللہ تعالی روز قیامت مین رسوا و فضیحت
کرتا ہے اوسکو۔ اور فرمایا جب جمع کریگا اللہ لوگون کو روز قیامت کے اوسدن کیلیے کہ
نہین شک اوسمین پکاریگا پکارنیوالا جو کوئی ہو کہ شریک کیا ہو کسیکو اوس عمل مین کیا تھا
اوسکو اللہ کیلیے پس چاہیئے کہ مانگے ثواب اوسکا نزدیک غیر خدا کے۔ اسلیئے کہ اللہ بہت
بے پرواہی شریکون کا شرک سے اور فرمایا جو کوئی ہو نیت اوسکی طلب آخرت کی کرتا ہی
اللہ تعالی بے پروائی اوسکی بیچ دل اوسکے کے یعنے دل اوسکا غنی کردیگا بسبب اوسکے کہ
قانع کریگا اوسکو ساتھ رزق ضروری کی اور جمع کرتا ہی اوسکے لیے پریشانی اوسکی یعنے خاطر جمع
ہوتی ہے کہ اسباب مہیا ہوتا ہے اوس جگہہ سے کہ نہین جانتا ہے اور آتی ہی اوسکو دنیا
اوس حالمین کہ وہ ذلیل ہوتی ہی نہین محتاج ہوتا اوسکی طلب مین بہت سعی کا اور جو کوئی کہ
ہووے نیت اوسکی طلب دنیا کی کرتا ہے اللہ تعالی محتاجگی روبرو اوسکے اور پریشان
آتا ہی اوسپر امر اوسکا اور نہین آتی اوسکو دنیا مگر جو کچھہ کہ اوسکے مقدر ہی۔
اور کہا ابو ہریرہ نے رضؓ کہا مین نے یا رسول اللہ اوسوقت کہ مین اپنے گھر مین تھا اپنی
مصلے پر کہ ناگہان داخل ہوا مجھپر ایک شخص پس خوش لگا مجھکو وہ حال کہ دیکھا اوسنے مجھکو

اوسپر۔ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رحم کرے تجھکو اللہ اے ابوہریرہ تیری لیے دو اجر ہین اجر پوشیدہ کا اور اجر ظاہر کا۔

ف اگر عمل اس نیت سے ظاہر کرے کہ لوگ دیکھکر میری پیروی کرینگے تو اوسمین بھی ثواب پایا جائیگا۔ چنانچہ ابوہریرہ رض ظاہر اسی نیت سے خوش ہوتے تھے کہ اس ثواب کی بشارت دیکئی اور فرمایا کہ نکلینگے آخر زمانہ مین ایک لوگ کہ طلب کرینگے دنیا کو آخرت کے عمل سے اور پہنینگے لوگون کے رجوع ہونیکے لئے چمڑے بھڑ کے یعنے پوستین وغیرہ واسطے ظاہر کرنے نرمی اور تواضع کے زبانین اونکی شکر سے زیادہ میٹھی ہونگی اور دل اونکے بھیڑیونکے سے ہونگے۔ فرمایا ہے اللہ تعالی کیا میری مہلت دینے سے مغرور ہوتے ہین بلکہ مجھپر جراءت کرتے ہین۔ پس اپنی قسم کہاتا ہون مین کہ البتہ بھیجونگا اونپر فتنہ کو کہ چھوڑیگا دانا کو اونمین حیران یعنے وہ اوسکے رفع کا علاج نہین جانیگا۔ اور فرمایا ہر چیز کیلئے زیادتی ہے ہر زیادتی کیلئے سستی ہے پس اگر صاحب اوسکے نے میانہ روی اور استقامت کی پس امید رکھو اوسکے فلاح کی اور اگر اشارہ کیا جاے طرف اوسکے سات اونگلیون کے پس نہ گنو اوسکو اہل فلاح سے۔ اور فرمایا کفایت ہے آدمی کو برائی سے یہ کہ اشارہ کیا جاے طرف اوسکے سات اونگلیون دین کے امور مین یا دنیا کے امور مین مگر جسکو بچاوے اللہ تعالی۔ کہا ابو تمیمہ نے کہ حاضر ہوا مین صفوان اور اوسکے یارون کے پاس اور جندب رض نصیحت کر رہے تھے اونکو پس کہا اونہون نے کیا سنا ہی تو نے رسولخدا سے کچھہ کہا جندب رض نے کہ سنا مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی سناوے سنائیگا اللہ تعالی اوسکو روز قیامت مین اور جو کوئی مشقت ڈالتا ہی یعنے لوگونپر یا اپنے نفس پر زیادہ طاقت سے مشقت ڈالیگا اللہ تعالی اوسپر روز قیامت کے کہا اونہون نے نصیحت کر ہمکو۔ پس کہا جندب رض نے تحقیق اول اوس چیز کا کہ سڑتا ہی آدمی سے پیٹ ہے اوسکا پس جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ کہاوے مگر حلال پس چاہیئے کہ کرے

اور جو کوئی کر سکے یہ کہ نہ حائل ہو درمیان اوسکے اور درمیان جنت کے چلو بہر جون کہ گرا دی اوسکو پس
چاہئی کہ کری آیا ہی نکلے حضرت عمرؓ ایکدن رسولخدا صلعم کی مسجد کی طرف پس پایا معاذ ابن جبل کو بیٹھے ہوے
نبی صلعم کی قبر مبارک کے پاس روتی ہیں کہا عمرؓ نے کہ کس چیز نے رلایا تجھکو کہا معاذ نے کہ رلایا مجھکو ایک چیز نے کہ
سُنی تھی مین نے رسولخدا صلعم سے بیشک تھوڑا سا ریا شرک ہے اور جسنے کہ دشمنی کی خدا کی ولی سے پس تحقیق
نکلا اللہ کے روبرو واسطے لڑائی کے بلاشبہ اللہ تعالی دوست رکھتا ہے نیکون پرہیزگارون
پوشیدہ حالون کو وہ جب غائب ہون نہین ڈہونڈے جاتے اور اگر حاضر ہوتے ہین
نہین بلائے جاتے اور نہین نزدیک کئی جاتے یعنے لوگون کے دل اونکی چراغ ہین ہدایت کے
نکلتے ہین ہر زمین تاریک سے **ف** یعنے گہر اونکی بسبب افلاس کے اندہیری رہتی ہین
اسقدر میسر نہین آتا کہ چراغ جلاوین۔ فرمایا کہ بلاشبہ جب بندہ نماز مین پڑہتا ہی ظاہر مین
پس اچھی طرح پڑہتا ہے فرماتا ہی اللہ تعالی کہ یہ بندہ میرا سچا ہے۔ اور فرمایا ہونگی آخر زمانہ مین
قومین بہائی ظاہر مین دشمن پوشیدگی مین کہا گیا یارسول اللہ کیونکر ہوگا یہ فرمایا یہ ہوگا
بسبب رغبت بعض اونکے طرف بعض کے اور ڈرنے بعض اونکے نے بعض سے
اور فرمایا جو کوئی نماز پڑہے دکہانے کو پس تحقیق شرک کیا اور جو کوئی روزہ رکہے دکہانیکو
پس تحقیق شرک کیا۔ اور فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جُبّ الحزن سے یعنی غم کے کنوین سے
عرض کیا صحابہ رضی اللہ نے یارسول اللہ کیا ہے جُبُّ الحزن فرمایا نالا ہے دوزخ مین
کہ پناہ مانگتی ہے اوس سے دوزخ ہر روز سو بار یارسول اللہ کون داخل ہوگا اوسمین
فرمایا اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُنَ بِاَعْمَالِهِمْ یعنے پڑہی ہوئی جو نمود کرتے ہین اپنے عملون کو
اور فرمایا ڈرتا ہون مین اپنی امت پر شرک سے اور شہوت یعنے خواہش پوشیدہ سے
کہا شداد صحابہ رضی اللہ عنہ نے کہ کہا مین نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا شرک
کرینگی آپ کی اُمت آپ کے بعد فرمایا ہان آگاہ ہو تحقیق وہ نہین پوجیگی آفتاب کو
اور نہ چاندکو اور نہ پتھر کو اور نہ بُت کو ولیکن دکہاوینگے اپنے اعمال کو۔ اور شہوت پوشیدہ

یہ ہے کہ صبح کریگا ایک اونکا روزہ سے پس ملیش آئیگی اوسکے لئے خواہش خواہشون اونکی سے
پس چھوڑ دیگا روزہ کہا ابوسعید صحابی رض نے کہ بر آمد ہوے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس حال مین کہ ہم ذکر کرتے تھے دجال کا پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تم کو سات اوس چیز کے
کہ بہت خوفناک ہے تمپر نزدیک میرے کانے دجال سے پس عرض کیا ہمنے ہان
یا رسول اللہ صلعم فرمایا وہ شرک خفی ہے کہ کھڑا ہووے آدمی پس نماز پڑھے پر زیادہ کرے
نماز اپنی کو واسطے دیکھنے آدمیون کے۔ اور فرمایا اگر تحقیق ایک آدمی کرین عمل غار مین
کہ نہو دروازہ اوسکے لئے اور نہ سوراخ نکلیگا عمل اوسکا طرف لوگون کے جو کچھ کہ ہوگا
ف پس حالت اظہار کی کیا ہے کہ ظاہر کرنا حق ریاکار ہووے۔ اور فرمایا جو شخص کہ
ہووے اوسکے لئے خصلت اچھی یا بری ظاہر کرتا ہے اللہ تعالی اوس سے ایک علامت کہ
پہچانا جاتا ہے بسبب اوسکے۔ **ف** پس حاجت اظہار کی نہین ہے کہ ظاہر کر گناہ
ریا مین گرفتار ہو۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے اور تحقیق نہین ہونگین کہ تمام کلام دانا کے قبول
کرونمین اور لیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور خواہش اوسکی پس اگر ہو قصد اور خواہش اوسکی
میری طاعت مین کرتا ہونمین خاموشی اوسکی حمد اپنے لئے اور وقار اگرچہ نہ کلام کرے۔
ف اسلئے کہ اوسکے دلمین محبت اور حمد میری بیٹھی ہوئی ہے۔ پس مدار نیت پر ہے
کہا عائشہ رض نے کہ پوچھی مین نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کی
وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ یعنے جو کچھ کہ دیتے ہین اور دل اونکے
ڈرتے ہین۔ کہا یہ وہ لوگ ہین کہ پیتے ہین شراب اور چراتے ہین فرمایا نہین اے بیٹی
صدیق کی ولیکن یہ وہ ہین کہ روزہ رکھتے ہین اور نماز پڑھتے ہین اور خیرات کرتے ہین
اور وہ ڈرتے ہین کہ نہ قبول کیا جاوے اونسے یہ وہ لوگ ہین کہ جلدی کرتے ہین
اور فرمایا يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ یعنے اٹھایا جائیگا ہر بندہ
اوپر اوس چیز کے کہ مرا ہے اوسپر یعنے کفر یا ایمان پر۔ اور فرمایا مَا اَسَرَّ

مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا یعنی نہین دیکھا مین نے
کوئی چیز سختی مین مثل دوزخ کے کہ سووے بہاگنے والا اور نہ مثل بہشت کے بہلائی مین
کہ سووے طلب کرنیوالا اوسکا۔ ف یعنے جو کوئی دشمن قوی کے شر سے بہاگتا ہے تو
سوتا نہین پس ایسے چیز کے بہاگنے والے کو چاہئے کہ سووے اور نہ کوشش کرے
بہاگنے مین یعنے لازم کرے طاعت کو اور چہوڑ دے گناہونکو۔ اسیطرح طالب جنت کو
چاہئے کہ سعی کرے اوسکے حاصل کرنیمین اور غافل نہووے۔ اور فرمایا بلاشبہہ مین دیکہتا ہون
وہ چیز کہ نہین دیکہتے ہوتم اور سنتا ہون مین وہ چیز کہ نہین سنتے ہوتم یعنی ہول قیامت کی
اور شدت عذاب کی چرچر بولتا ہے آسمان اور لایق ہے اوسکو چرچر بولے
قسم ہے اوس ذات کی کہ میری جان اوسکے ہاتہمین ہے نہین ہے اوسمین جگہہ چار اونگل کی
مگر کہ فرشتے رکہے ہوے ہین پیشانی اپنی اس حال مین کہ سجدہ کرنیوالے ہین واسطے
اللہ کے۔ قسم ہے خدا کی اگر جانو تم جو کچہہ کہ جانتا ہون مین تو البتہ ہنسو تم تہوڑا اور رووتم
بہت اور نہ لذت اوٹھاؤ تم ساتھ عورتون کے بچہونونپر البتہ نکلو تم طرف راہون کے
فساد کرتے ہوے طرف اللہ تعالی کے کہا ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کاشکے مین ہوتا درخت کہ کاٹا جاتا
یعنے تاکہ مین ہونمین نہ آلودہ ہوتا۔ فرمائیگا کہ بزرگ ہے ذکر اوسکا یعنے فرشتونکو اَخْرِجُوْا
مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ یعنی نکالو دوزخ سے اوسکو کہ یاد کیا مجکو
ایک وقت یعنے ساتھ اخلاص کے یا توحید کے یا ڈرا مجہسے کسی جگہہ مین یعنی باز رکہا
نفس کو گناہون سے۔ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے دو تہائی رات اوٹہتے
اور فرماتے يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ
جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ یعنے اے لوگو یاد کرو اللہ کو یاد کرو
آیا پہلا نفخہ پیچھے آئیگا اوسکے نفخہ دوسرا آئی موت ساتھ اوس چیز کے کہ اوسمین ہے
یعنے ثواب۔ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے پس دیکہا لوگونکو کہ وہ ہنستے ہین

فرمایا آگاہ ہو بلاشبہ اگر تم بہت یاد کرتے یاد توڑنیوالی لذتون کی یعنی موت کی تو البتہ
باز رکھتے تم کو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہو تمین یعنے ہنسنا چھوڑ دیتے فَاکْثِرُوْا ھَادِمِ
اللَّذَّاتِ الْمَوْتَ پس بہت یاد کرو یاد لذتون کے توڑنیوالی کی کہ موت ہے اسلئے کہ
نہین گذرتا قبر پر کوئی دن مگر کہ بولتی ہے پس کہتی ہے اَنَا بَیْتُ الْغُرْبَۃِ وَاَنَا
بَیْتُ الْوَحْدَۃِ وَاَنَا بَیْتُ التُّرَابِ وَاَنَا بَیْتُ الدُّوْدِ یعنی مین گھر
غریبی کا اور مین گھر تنہائی کا اور مین گھر مٹی کا اور مین گھر کیڑونکا ہون اور جب دفن
کیا جاتا ہی بندہ مومن تو کہتی ہے اوسکے لئے مرحباً وَاَھلاً یعنے فراغت کی جگہ آیا تو
آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت محبوب طرف میری اونمین سے کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی
مین تجھپر آج اور آیا تو طرف میرے تو قریب ہے کہ دیکھیگا سلوک میرا سات اپنے۔
فرمایا حضرت نے پھر فراخ ہوتی ہے قبر اوسکے بقدر پہونچنے نظر اوسکی کے اور
کھولا جاتا ہے واسطے اوسکے دروازہ طرف جنت کے۔ اور جب دفن کیا جاتا ہے
بندہ فاجر یا کافر تو کہتی ہے اوسکے لئے لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَھْلًا نہ فراغت ہے
تیرے لئے اور نہ اپنے اہل مین آیا آگاہ ہو بلاشبہ تھا تو البتہ بہت برا طرف میری انمین سے
کہ چلتے ہین مجھپر پس جب حاکم ہوئی مین آج تجھپر اور آیا تو طرف میری تو قریب ہے کہ
دیکھیگا تو معاملہ میرا سات اپنے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہانتک کہ
ادہر سے ادہر نکلجاتے ہین پسلیان اوسکے کہا راوی نے اور اشارا فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونگلیون اپنے کے پس داخل کیا بعض اونکی کو اندر بعض کے
فرمایا حضرت نے اور متعین ہوتے ہین اوسکے لئے ستر اژدہے اگر بلاشبہ ایک
اونمین سے پھنکارا مارے زمین مین تو نہ اگاوے زمین کچھہ جب تک کہ باقی رہے دنیا
پس کاٹتے ہین وہ اور دستے ہین اوسکو یہانتک کہ لایا جاوے اوسکو طرف حساب کے
کہا راوی نے اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَۃٌ مِّنْ

رِیَاضِ الْجَنَّۃِ اَوْ حُفْرَۃٌ مِنْ حُفَرِ النَّارِ یعنی سواے اسکے نہین کہ قبر ایک باغ ہے
جنت کی باغونمین یا ایک گڑھا ہے دوزخ کے گڑھونمین سے۔
عرض کیا صحابہ رض نے یا رسول اللہ آپ تو بوڑھے ہوگئے فرمایا شَیَّبَتْنِیْ ھُوْدٌ وَ
اَخَوَاتُھَا یعنی بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور اوسکی بہنون نے ف یعنی جن سورتونمین
احوال قیامت کا ہے مثل سورہ واقعہ اور والمرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت کے
اور کہا انس رضی اللہ نے بلا شبہ تم البتہ کرتے ہو عمل یعنی گناہ صغیرہ کہ وہ بال سے زیادہ
باریک ہین تمہارے آنکھونمین یعنے سہل اور حقیر جانتے ہو اونکو گنتے تھے ہم اونکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ مین مہلکات سے۔ فرمایا اے عایشہ اِیَّاکِ وَ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوْبِ
فَاِنَّ لَھَا مِنَ اللّٰہِ طَالِبًا یعنے بچا تو اپنے کو صغیرہ گناہون سے اسلئے کہ تحقیق اونکی لئے
اللہ کی طرف مطالبہ کرنیوالا ہے یعنے ملائکہ۔ اور فرمایا حکم کیا مجکو میرے رب نے
نو باتونکا ڈرنیکا خوف خدا سے پوشیدہ اور ظاہر مین اور بات عدل کی کہنے کا غصہ اور
خوشی مین اور میانہ روی کرنیکا فقر و غنا مین اور یہ کہ صلہ رحم کرونمین اونسے کہ کاٹین
مجھسے اور دون مین اونکو کہ محروم رکھین مجکو اور عفو کرونمین اوس سے کہ ظلم کرے مجھپر
اور ہو خاموشی میری فکر اور گویائے میری ذکر خدا اور نظر میری عبرت اور حکم کرونمین
سات اچھے باتون کرف پہلے تو نو فرمائی اور ذکر کئے دس گویا امر بالمعروف
اجمال ہے تفصیل کی کیونکہ مشتمل ہے سب بھلایونکو۔ اور فرمایا نہین ہے کوئی بندہ
مومن کہ نکلے اوسکے آنکھونسے آنسو اگرچہ ہو مکھی کے سر کے برابر خوف خدا سے
پھر پہونچے کسی چیز کو بہتر جگہ اوسکے چہرہ سے مگر کہ حرام کرتا ہے اللہ تعالی اوسکو
دوزخ پر ف منظر قدس اللہ سرہ العزیز فرماتے ہین۔ بیت

شفیعم روز حشر این دیدۂ نمناک خواہد شد — ازین آب روان آخر حسابم پاک خواہد شد

اور فرمایا نہین ظاہر ہوتی خیانت کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتی ہے اونمین موت اور

نہین کم کرتی ہے کوئی قوم میانے اور ترازو کو مگر بے برکت ہوتا ہے اور لینے رزق اونہین
حکم کرتے کوئی ناحق مگر کہ پہلتی ہے اونمین خونریزی۔ نہین توڑتی کوئی قوم عہد کو مگر مسلط
ہوتا ہے اونپر دشمن اور آیا ہے کہ جب اوتری آیت وَاَنذِر عَشِیرَتَکَ الاَقرَبِین
یعنے اور ڈرا کنبے اپنے کو جو بہت قریب ہین پکارا نبی صلعم نے قریش کو پس جمع ہوے
پس عام پکارا اور خاص کر پکارا یعنے نام بنام مثلاً اے نبی کعب بن لوی کے چہڑاؤ
اپنے نفسون کو آگ سے یہانتک کہ فرمایا یا فاطمہ اَنقِذِی نَفسَکِ مِنَ النَّارِ
پس بلاشبہ نہین مالک ہومین واسطے تمہارے اللہ کے عذاب سے کچھہ سوای اسکے کہ
تحقیق تمہارے لئے قرابت ہے سلوک واحسان کرونگا بسبب قرابت کے۔ پس آدمی کو
چاہیے کہ غور کرین اون مضامین مین اور گناہون سے اپنے کو بچا کر طاعات الٰہی مین
بموجب سنت کے مشغول رہے کہ عاقبت دارین اسیمین ہے فرمایا اللہ تعالی اِنَّ الَّذِینَ
یُؤذُونَ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنیَا وَالاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُم
عَذَابًا مُّہِینًا ط یعنے تحقیق جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ کو اور اوسکے رسول صلعم کو
لعنت کرے اونکو اللہ نے بیچ دنیا اور آخرت کے اور تیار کیا واسطے اونکے عذاب خوار کرنیوالا
بعضون نے کہا ہے معنے اللہ کے ایذا دینے کی یہ ہین کہ کجروی کرتے ہین اوسکے اسما اور
صفات مین جو نام وصفات کہ لایق اوسکی کبریائی کے نہین وہ اوسکے لئے ٹہراتے ہین۔
اور عکرمہ رض نے کہا کہ اللہ کو ایذا پہونچانیوالے مصور ہین۔ اور کہا ابوہریرہ نے کہ
سنا مین نے نبی صلعم سے فرماتے تھے کہ فرمایا اللہ اور کون ہے ظالم تر اوس شخص سے
کہ شروع کیا پیدا کرنا مانند پیدا کرنے میرے کے یعنے تصویر بنائی پس چاہیے کہ پیدا کرین
ایک چیونٹی یا چاہیے کہ پیدا کرین ایک دانہ وانونمین یا پیدا کرے ایک جوار۔
اور بعضون نے کہا ہے کہ معنے یوذون اللہ کی ہین یوذون اولیاء اللہ یعنے جو ایذا
دیتے ہین اولیا اللہ کو۔ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ تعالی

مَن عَادٰی وَلِیًّا فَقَد اٰذَنتُه بِالحَربِ یعنے جسنے عداوت کی میرے ولی سے
پس تحقیق آگاہ کردیا مین نے اوسکو سات جنگ کی یعنے وہ ہمارا دشمن ہے ہماری اوسکی
لڑائی ٹھہنی۔ اور فرمایا جسنے حقارت کی میرے ولی کی پس تحقیق نکلا وہ مجھسے لڑنیکو اور فرمایا
اللہ تعالیٰ نے اور مین غصہ مین ہوتا ہون اپنے اولیا کیلئے جیسے کہ غصہ مین ہوتا ہی شیر کتے کے
تلّے پر اس سے معلوم ہوا کہ ایذا دینے والے اصحاب کرام کے اور آل اطہار کے اور اولیا اللہ
رضوان اللہ علیہم اجمعین بیچ لعنت اس آیت کے داخل ہین اور سخت گنہگار۔

یا معنی ایذا خدا کی مخالفت اوسکے امر کی اور اوسکا ارتکاب اوسکے معاصی کا اور کلمہ کفر
وشرک زبان پر لانا معالم التنزیل مین لکھاہے ایذا رسول کی زخمی کرنا چہرہ مبارک اور شہید کرنا
اونکے دندان مبارک کا اور کہنا اونکو ساحر اور شاعر اور مجنون اور جہوٹا اور چھوڑنا
اونکی سنت کے طریق سے روگردانی کرنا اور جو کچھہ اونکو خوش نہ آوے خواہ کلام ہو یا عمل
اوسکو عمل مین لانا۔ موئد ہی مضمون آخر کی یہ حدیث شرح الصدور کی کہ حکیم ترمذی سے
نقل کی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عرض کئے جاتے ہین اعمال اوپر
انبیا اور باپون اور ماؤن کے دن جمعہ کے پس خوش ہوتے ہین وہ اونکی نیکیون سے
اور اونکے چہرونکی سفیدی اور چمک زیادہ ہوجاتی ہے اور ایذا پاتے ہین اونکی برائیونسے
پس ڈرو تم اللہ تعالیٰ سے اور نہ ایذا دو تم اپنے بزرگونکو پس ہر شخص کو ضرور ہے کہ
گناہ سے بچے اور اتباع سنت کی کرے تو ماموره غضب الٰہی اور باعث ایذای تمام انبیا
خصوصاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ماں باپ کا نہووے اعاذ اللہ باللہ۔

افسوس ہے کہ بعضے ایسے باتونکا تو اہتمام کرتے ہین اور پھر دم محبت کا مارتے ہین یعنے
اپنے کو محب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انبیا اور اولیا کا گنین پھر ناچ اور رنگ
اور ڈہولک بازی وغیرہ گناہونکی چیزون مین مشغول ہوکر ان سب کو ایذا پہونچائین
دینداروں کو چاہیے کہ خود نیک عمل بموجب شرع مبارک کے کرکر دوسرونکو ترغیب

وتحریص اوسکی کروا اور عمل کروائین یہی سعادت تھی سب خاصان خدا کے اور جملہ انبیا علیہم السلام کے
اور اگلے اولیاء کرام کی اور مشایخ عظام کی کہ دین محمدی کے مدد کرتے ہوے آئے ہین
یہ عبادت اور عبادات سے کئی درجہ اعلی اور ارفع ہے مدد کرنیوالے دین کے مجاہدین
اور علماء باعمل اور صوفیہ کرام متشرع رحمہم اللہ ہین جو مددگار دین کے ہین بسبب ظاہر
وباطن آراستہ کرنے خلایق کے۔ کہا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اگر نہوتے ابدال تو
البتہ دہس جاتی زمین ساتھ اون لوگون کے کہ اوسپر ہین۔ اور اگر نہوتے نیک کار
تو البتہ ہلاک ہوجاتا بدکار اگر نہوتے علما تو رہجاتے لوگ مانند چارپایون کے اگر نہوتے
بادشہ تو البتہ کہاجاتے لوگ بعض اونکے بعض کو اگر نہوتے حکما تو البتہ خراب ہوجاتے
دنیا اگر نہوتی ہوا تو البتہ سڑجاتی دنیا۔

رب ذوالجلال سے ڈرنا عجب چیز ہے بغیر اوسکے آدمی ہیچ ہے کہ نہ گناہ سے بچیگا
نہ طاعات بجالائیگا جسکے دلمین خداے تعالی کا ڈر ہوگا اوس سے سب کچھہ بن آئیگا
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علامات عارفون کے آٹھہ ہین دل مین اوسکی
خوف ورجا ہو اور زبان پر اوسکے حمد وثنا آنکھونمین اوسکے حیا اور رونا اور ارادہ مین
اوسکے ترک ورضا یعنے ترک کرنا دنیا کا اور طلب کرنا رضاے مولا کا۔

ادب وتقوی عجب چیز ہے جسکو وہ حاصل ہوتے ہین اوس سے کام دوجہانکے بن
آتے ہین چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ علم بہترین میراث ہے اور ادب
بہترین حرفہ ہے اور تقوی بہترین توشہ ہے راہ آخرت کا اور عبادت بہترین پونجی ہے
اور عمل صالح بہترین قاعدہ ہے۔ یعنے یہ جنت کو پہونچادیگا اور حسن خلق بہترین مصاحب ہے
اور حلم بہترین وزیر ہے اور قناعت بہترین غنا ہے اور توفیق بہترین مدد ہے
اور موت بہترین ادب دینے والی ہے انتہی۔ حضرت مولانا روم فرماتے ہین نظم

از خدا خواہیم توفیق ادب — بے ادب محروم گشت از لطف رب

بی ادب تنہا نہ خود را داشت بد　　بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

اور بعضے دانایان دین سے منقول ہے کہ انہون نے کہا کہ دس خصلتین کہ دشمن رکھتا ہی اونکو اللہ تعالی دس شخصون سے بخل کو اغنیا سے ۔ طمع کو علما سے قلت حیا کو عورتون سے محبت دنیا کو بوڑہون سے اور کسل کو جوانون سے ظلم کو حاکم سے تکبر کو فقرا سے بزدلی کو غازیون سے عجب کو زاہدون سے ریا کو عابدون سے ۔ خواہش نفسانی کیا بری چیز ہے کہ جس سے اللہ تعالی کی راہ سے بھٹکتا ہے اور پھر عذاب شدید پاتا ہے جہان تک ہو سکے اوس سے بچنا چاہیئے اللہ تعالی نے خواہش نفسانی کے متبع کو بت پرست فرمایا اس آیت شریفہ مین اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ لیعنے کیا پس دیکہا تو نے اوس شخص کو کہ پکڑا ہے معبود اپنا اپنی خواہش نفسانی کو ۔ اللہ کے مخلص بندے دنیا سے بیزار رہتے ہین اور آخرت کو یاد رکہتے ہین ہر وقت ایسے کامو مین لگے رہتے ہین کہ اللہ تعالی راضی رہے اونسے ۔ چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین جسنے جمع کیا چھہ خصلتین خوب طلب کیا جنت کو اور خوب بہاگا دوزخ سے وہ یہ ہین کہ پہچانا اللہ کو پس اطاعت کی اوسکی اور پہچانا شیطان کو پس نافرمانی کی اوسکی اور پہچانا آخرت کو پس طلب کیا اوسکو اور پہچانا دنیا کو پس ترک کیا اوسکو اور پہچانا حق کو پس اتباع کیا اوسکا اور پہچانا باطل کو پس بچا اوس سے ۔

اور منقول ہے محمد رازی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ شقی ہوا ابلیس بسبب پانچ چیزونکے اقرار نہ کیا گناہ کا اور نادم نہوا اوسپر اور ملامت نہ کی اپنے نفس کو اور قصد نکیا توبہ کا اور ناامید ہوا اللہ کی رحمت سے ۔

اور سعید ہوے آدم علیہ السلام بسبب خلاف عمل ان پانچون باتون کے ۔

کہا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہ نہین کوئی بندہ کہ نصیب کرے اوسکو اللہ تعالی

تمام آفات وبلیات سے اور ہوتا ہے وہ مقربین کے درجہ مین۔
اول صدق دایم سات قلب قانع کے دوسرا صبر کامل سات شکر دایم کے۔
تیسرا فقر دایم سات زہد دایم کے چوتھا ذکر دایم سات پیٹ بہوکے کے۔
پانچوان خوف دایم سات حزن متصل کے چھٹی حمد دایم سات بدن متواضع کے
ساتوین نرمی دایم سات رحم حاضر کے آٹھوین حب دایم سات حیا حاضر کے
نوان علم دایم سات عمل دایم کے دسوان ایمان دایم سات عقل ثابت کے۔
اور بھی صدیق اکبر رض فرماتے ہین کہ ابلیس آگے تیرے ہے اور نفس داہنے تیری ہے
اور ہوا یعنے خواہش نفسانی بائین تیرے اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا گرد تیرے
اور جبار اوپر تیرے پس ابلیس بلاتا ہے تجھکو دین کے ترک کرنیکے طرف اور نفس
بلاتا ہے تجھکو معصیت کے طرف اور ہوا بلاتی ہے تجھکو اپنے طرف کہ ترجیح دے تو
اوسکو آخرت پر اور اعضا بلاتے ہین تجھکو ذنوب کی طرف اور جبار بلاتا ہے تجھکو
جنت اور مغفرت کیطرف جیساکہ فرمایا اللہ تعالی اُولٰئِكَ يَدْعُوْا إِلَى الْجَنَّةِ
وَالْمَغْفِرَةِ یعنے یہ کفار یا جن بلاتے ہین آگ کے طرف اور اللہ تعالی بلاتا ہے
جنت اور مغفرت کیطرف پس جسنے کہا مانا ابلیس کا چھوٹا اوس سے خدا تعالی۔
اور جسنے کہا مانا نفس کا گئی گذری ہوئی اوس سے روح اور جسنے کہا مانا ہوا کا جاتی رہی
اوس سے عقل اور جسنے کہا مانا دنیا کا جاتی رہی اوس سے آخرت جسنے کہا مانا
اعضا کا گئی گذری اوس سے جنت اور جسنے کہا مانا اللہ تعالی کا گئی اوس سے
سارے گناہ اور برائیان اور پہونچا سارے بہلایون کو۔
بُرے کامونکو اچھا جاننا کام کافرونکا ہے اور اہل سنت وجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ
جو کوئی حلال قطعی کو حرام جانے اور حرام قطعی کو حلال وہ کافر ہوجاتا ہے۔
پس مومن کو چاہیے کہ بُرے کام سے نہایت بیزار ہو اور برا جانے اور اچھا کام

کرکر خوش ہون کہ اوسکو آنحضرت صلعم نے علامت ایمان کے فرمایا ہے۔ اور ابوامامہ رضی
روایت کرتے ہین کہ ایک شخص نے پوچھا آنحضرت صلعم سے کہ کیا ہے علامت صحت ایمان کی
فرمایا اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَأَنْتَ مُؤْمِنٌ
یعنے جبکہ خوش کرے تجھکو نیکی تیری اور بد دل اور غمگین کرے برائی تیری پس تو مومن
صحیح ہے اور فرمایا آنحضرت صلعم نے مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ
اِیْمَانَ یعنے جو شخص کہ دوست رکھے کسی چیز کو یا کسی شخص کو خالص اللہ ہی کیلئے
اور دشمن رکھے اور برا جانے کسی چیز کو یا کسی شخص خالص اللہ ہی کیلئے اور دیوے
خالصۃً للہ اور نہ دیوے خاص اوسکے لئے پس تحقیق پورا کیا اوسنے ایمان اپنا
فرمایا اللہ تعالیٰ اُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ یعنے یہی لوگ ہین کہ ڈرتے رہتے ہین
اپنے پروردگار سے اور گناہون سے بچے حضرت عثمان رضی سے منقول ہے کہ
مومن کو چھہ قسم کا ڈر رہتا ہے ایک تو یہ کہ ایسا ہو کہ اللہ تعالیٰ بغیر ایمان کی ناگہان
اُٹھاوے دنیا سے۔ اور ایک نسخہ مین ہے کہ سات گناہون کے اٹھالے دوسرا
یہ کہ اعمال لکھنے والے ملائکہ کے طرف سے یہ کہ لکھین اوسپر وہ اعمال کہ فضیحت ہو جسسے اوسکے
روز قیامت مین تیسرا ڈر رہتا ہے شیطان کے طرف سے اسکا کہ باطل کر دیوے عمل اوسکا
چوتھا ملک الموت کے طرف سے ڈر رہتا ہے کہ روح قبض کرلے ناگہان غفلت مین
پانچوان ڈر دنیا کے طرف سے یہ کہ فریفتہ ہوسات اوسکے پس غافل کردے اوسکو
آخرت سے چھٹوان ڈر عیال و اطفال کے طرف سے رہتا ہے کہ یہ مشغول ہوسات اونکی
پس غافل کردین وہ اسکے یاد سے۔ سبحان اللہ اللہ کی یاد اور عبادت کرنیسے
مومن کیا درجہ پاتا ہے حیف ہے اون لوگون کے حال پر کہ نماز اور اللہ صاحب کی
بندگی کی کچھہ قدر نہین کرتے جہان ذرا بیمار ہوے یا کچھہ کام پیش آیا یا کچھہ ذری
مقدور ہوے نماز پڑہنا اور اللہ کی بندگی کرنا چھوڑ دیا کیا اولٹی عقل ہی بیماری کے

اسباب موت سے ہے اوسمین تو اور زیادہ اہتمام کرنا چاہیے نماز اور اللہ کی بندگی کا
نہ یہ کہ ایسے وقت مین اوسکو بہول جاوین اور کام درپیش آنیکے وقت جو شخص نماز وغیرہ
چہوڑیگا مصداق اس آیت کا ہو جائیگا **قولہ** بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ
خَيْرٌ وَّاَبْقٰى یعنے بلکہ اختیار کرتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرۃ پایندہ تر ہے **مصرع**
کہ از بہر دنیا دہد دین بباد ہو اور ایسے ہی جو عورتین خاوند کے سات سوتے ہین مارے
شرم کے یا از راہ کسل و سستی کے یا بسبب عادت موروثی قدیم کے حمام اوسوقت
نہین کرتے اور نماز نہین پڑہتین وہ بہی اس آیت کے مصداق ہوتے ہین۔
پس ہر مسلمان مرد اور عورت کو چاہیے کہ غور کرین ان مضامین مین اور نماز
اور اللہ کی یاد اور بندگی کسی حال مین نہ چہوڑین تو بعد مرنیکے کہ سب کے واسطے ہی
سب اونکے لئے روتے ہون اور یہ شادان و فرحان ہو کیا خوب کہا ہے کسی نے **قطعہ**

یاد داری کہ وقت زادن تو — ہمہ خندان بوند تو گریان
آنچنان زی کہ وقت مردن تو — ہمہ گریان بوند تو خندان

باب دوازدہم اظہار نیت و اخلاص کے بیان مین

عمل مین جو تمہاری نیت ہوگی خدا تعالی اوسکو جانتا ہے اور اللہ تعالی کی خوشنودی کا
باعث تمہارے دلونکا تقوی ہے جو اللہ تعالے کے امر کی تعظیم اور تقرب الی اللہ
اور اخلاص کا باعث ہے **حدیث** اعمال نیتون کے ساتہ ہین ہر ایک آدمی کو
وہی ملیگا جو اوسنے عمل کرنے مین نیت کی ہوگی۔
جس شخص کی ہجرت اللہ تعالی اور رسول کی طرف ہوگی تو اوسکی ہجرت اللہ و رسول کیطرف
متصور ہوگی یعنے اوسکو اوسکا ثمرہ ملیگا اور جسکی ہجرت دنیا کی حاصل کرنیکو ہوگی یا کسی
عورت کی نکاح کرنیکے لئے ہجرت کریگا اوسی چیز کیطرف اوسکی ہجرت ہوگی متفق علیہ

نیت تنہا بدون انضمام عمل کے عبادت ہے کیونکہ مومن کی نیت اوسکے عمل سے بہتر ہے
عمل مین ریا کا دخل ہے نیت اس بلا سے محفوظ ہے۔ عمل بغیر نیت کے معتبر نہین ہوتا
ایک عمل مین جتنے نیتین کریگا اوتنا ثواب پائیگا مثلاً محتاج قرابتی کے دینے مین اگر نیت
فقط اللہ ہی کی کریگا تو اللہ ہی کا ثواب پائیگا نہ صلہ رحم کا اگر دو نو نیتین کریگا دوہرا
ثواب پائیگا علی ہذا مسجد کو جانے مین بارا ثواب ہین جتنے نیت کریگا اوتنے ثواب پائیگا
فرمایا اللہ تعالی سورۂ لم یکن کے پہلے رکوع مین یعنے اور اونکو یہی حکم ہوا ہے کہ اس اللہ کی
خالص کرکر اوسکے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑے کرین نماز اور دین زکوۃ
اور یہ ہے راہ مضبوط لوگونکی۔ اور فرمایا سورۂ حج کے چوتھے رکوع مین قربانیون کی خون
اور گوشت خدا کو نہین پہونچتے لیکن تمہارا التقوی اوسکو پہونچتا ہے یعنے تمہارے
تقوے کو خدا تعالی قبول کرتا ہے یعنے جو شخص عمل اللہ تعالی کیلئے خالص کرے
اللہ تعالی اوسکا عمل قبول فرماتا ہے۔ اور فرمایا سورۂ آل عمران کے تسرے رکوع مین
جو کچھہ تمہارے دلو مین ہے اگر تم اوسکو مخفی رکھو یا ظاہر کرو خدا تعالی اوسکو جانتا ہے
یعنے عمل مین جو تمہاری نیت ہوگی خدا تعالی اوسکو جانتا ہے۔

ف ارباب بصیرت پر یقین ہوگیا کہ حیات ابدی بجز علم و عمل کے حاصل نہین ہوسکتی
تو انہون نے اول علم کی تحصیل مین دل و جان سے سعی کی پھر اعمال کے تزکیہ مین
ایسے محنتین اٹھائین جنکا بیان ہو نہین سکتا اور عمل مین اگر نیت ٹھیک نہو بجز محنت
اور تضیع اوقات کے کچھہ ثمرہ نہین دیتا اور نیت مین جب تک اخلاص نہو وہ
بیکار ہے اخلاص کی تفسیر مین علماء عظام کے اقوال مختلف ہین مگر مطلب سب کا
ایک ہے۔ سہل رح کہتے ہین کہ عمل مین اخلاص یہ ہے کہ آدمی کے حرکات و سکنات
ظاہر و مخفی سب اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے ہون اونمین نفس و ہوا اور دنیا
وغیرہ کی آمیزش نہو۔ اور ابو القاسم قشری رح نے کہا ہے کہ اخلاص عبادت مین

اکیلے اللہ تعالی کو قصد کرنیکا نام ہے یعنے عبادت مین تقرب الی اللہ تعالی کے سوای دوسری کوئی شئے مثل تصنع یا مخلوق سے ثنا وغیرہ ہا کی طلب کرنیکا ارادہ نہو۔
ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اخلاص کی تین علامتین ہین ایک یہ کہ عام لوگونکی مدح اور مذمت آدمی کے نظر مین یکسان ہوجائے دوسرے لوگونکا دیکھنا دل سے فراموش ہوجائے۔ تسری اللہ تعالی کے استغراق مین اور ثواب اخروی کی امید پر اعمال درمیان سے فراموش ہوجائین۔ انتھی۔
اخلاص اوسیوقت ہوتا ہے جب عبادت کرنے پر اللہ تعالی کے تقرب کا طلب کرنا باعث ہو اگر عبادت کا باعث دنیوی غرضون مین سے کوئی غرض ہو تو وہ عبادت نہین ہوتی بلکہ معصیت ہوجاتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ بغیر اخلاص کے کوئی طاعت قبول نہیں ہوتی آیا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر غفاری رض کو کہ نئی بنا کشتی اسلئے کہ دریا گہرا ہے یعنی ایمان کو تازہ رکھ اور کامل کر کہ دریا آخرت کا گہرا ہے بغیر اچھی کشتی ایمان کے پار نہو گا۔ اور لے توشہ کامل یعنے اعمال نیک خوب کر اسلئے کہ سفر دور و دراز ہے۔ اور ہلکا کر بوجھ یعنے گناہو نکا اسلئے کہ گھاٹی سخت دشوار ہے۔
اور خالص کر عمل صالح کو کہ پرکھنے والا یعنے اللہ تعالی بصیر یعنے دیکھنے والا ہے اور کسی بزرگ کا قول ہے کہ اَلدُّنْیَا بَحْرٌ وَنَحْنُ مُسَافِرُوْنَ وَالْاٰخِرَۃُ سَاحِلٌ وَالسَّفِیْنَۃُ التَّقْوٰی یعنے دنیا دریا ہے اور ہم مسافر اور آخرت کنارہ ہے اور کشتی تقوی

شعر

شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل کجا دانند حال ما سبکساران ساحل ہا

جو شخص مال و اولاد کے سبب سے اللہ تعالی کی طاعت سے باز رہے وہ مصداق اس آیت کا اور محل عتاب الہی کا ہوسکتا ہے اسی لئے اللہ تعالی جل شانہ نے فرمایا اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ اور فرمایا یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْھِکُمْ اَمْوَالُکُمْ وَلَا اَوْلَادُکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ یعنے ای مسلمانو

نہ باز رکھین تمکو اموال اور اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جو کوئی کرے یہ پس وہی ہین
نقصان پانیوالے اور یہ آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ جب مالک نفع وضرر کا سوائے
خدای عزوجل کے نہین ہے تو آدمی کو چاہیئے کہ جب بلا ومصیبت درپیش آئے تو
اوسیطرف رجوع کرے اور کسی سے کچھہ غرض نہ رکھے اور فرمانبرداری اوسکی بوجہ احسن کرے اور
نجات پاوے تکلیف سے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ الخ اور حضرت شیخ
فریدالدین عطار فرماتے ہین۔

مثنوی

در بلا یاری مخواه از هیچکس — زانکه نبود جز خدا فریادرس
جای گریه است این جهان دردمند — چشم عبرت برکشا و لب به بند
همچو مور از حرص هر سوی مرو — پند ناصح را بگوش جان شنو
نفس خود را بگنه یاری مده — عمر برباد از تبه کاری مده
هر کجا تهمت بود آنجا مرو — در ره حق همچو نابینا مرو
دشمنی داری ازو ایمن مباش — زیر سقف بی ستون ساکن مباش
در ره فسق و هوا مرکب متاز — خویشتن را سخرهٔ شیطان مساز
چون سفر درپیش داری زاد گیر — عمر خود را سر بسر برباد گیر
ای پسر اندیشه از انحلال کن — نفس خود را از لگد پامال کن
چون کسان راهست بر دوزخ گذر — جای غفلت نیست با چندین خطر
آتشی درپیش داری ای فقیر — فهم کن خوفت از نار سعیر
عقبه در راه هست و بار است بس گران — نگذرد یارت ز سعی دیگران
یارب آن ساعت که جان بر لب رسد — چشم پژمرده بتاب و تب رسد
شربت شهد شهادت نوشیم — خلعت راه سعادت پوشیم

چون غلامم در دو عالم جز تو کس		ہم تو می باشی مرا فریاد رس

حدیث ابن عباس کہتے ہین کہ مین سوار تہا پیچھے رسولخدا صلعم کے ایکدن پس فرمایا آپ نے اے لڑکے نگاہ رکہہ حق اللہ تعالی کا محفوظ رکہیگا تجہکو نگاہ رکہہ اللہ تعالی کو اوسکو قریب پائیگا اوسکو سامنے اپنے اور جب تو مانگا چاہے کچہہ تو اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد مانگا چاہے اللہ سے مدد مانگ اور جان لے کہ تحقیق سب لوگ اگر جمع ہووین نفع پہونچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین نفع دینگے تجہکو مگر ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تیرے لئے اور اگر جمع ہون ضرر پہونچانے تیرے پر ساتھ کسی چیز کے تو نہین ضرر پہونچاوینگے تجہکو ساتھ اوس چیز کے کہ تحقیق مقدر کی ہے اللہ نے تجہپر اوٹہائے گئے قلم اور خشک کئے گئے صحیفے یعنے تقدیر تمام ہوچکی تغیر و تبدیل نہین ہوسکتی ۔ انتہی ۔ بہلا خیال تو کرو اللہ تعالے جا بجا قرآن مجید مین یہی فرماتا ہے کہ سوا میرے تمہارا کوئی کچہہ نہین کرسکتا اور اوسکا پیارا رسول صلعم نے یہ کچہہ فرمائے اور پہر تم نفع و ضرر کا اورون سے ڈہونڈتے پہرتے ہو جاگو خواب غفلت سے اپنے مولا سے دہیان لگاؤ اور اوسکے حبیب کی پیروی اختیار کرو تا قیامت مین شرمندگی نہ اوٹہاوگے آگے تم جانو تمہارا کام **شعر** ہمارا کام کہدینا یارو اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو اور فرمایا اللہ تعالی جب پہونچتا ہے آدمی کو رنج دعا کرتا ہے جناب پروردگار سے اپنے رجوع کر کر طرف اوسکے پہر جب دیتا ہے نعمت کوئی اوسکو اپنے پاس سے بہول جاتا ہے جو کچہہ کہ دعا کرتا تہا بسبب اوسکے پہلے اوس سے اور مقرر کرتا ہے واسطے اللہ کے شریکوں کو تا کہ گمراہ کرے خدا کی راہ سے کہہ ساتھ کفر اپنے کے فائدہ اوٹہاو تہوڑی روز تحقیق تو دوزخیون سے ہے یعنے مراد بہول جانے سے یہ ہے کہ اوسکے امر و نہی کا خیال نہین رکہتا جہان فراغت ہوئے پہر کہان نماز کہان روزہ اور کہان شرک و کفر

اور فسق و فجور سے بچنا اگر کوئی سمجھتا بھی ہے تو کہتا ہے کہ جتنے چند روز ہیں بھی کچھ کیا چاہیئے
اللہ نے فراغت دے ہین ابھی عیش نہ کرین تو کب کرینگے کبھی کہتا ہے کہ بھائی دین سے
دنیا سنبھالنا مشکل ہے کیا کرین کچھ نہین بنتی غرضیکہ مصیبت مین تو وہ تضرع و زاری اللہ سے
ہوتی ہے جب رہائی اوس مصیبت سے ہوتی ہے اور فراغت ہوتی ہے تو خدا کو بالکل
بھول جاتا ہے گویا سانڈہ بیل ہے جو چاہا سو کرنے لگا پس اس آیت شریفہ سے
معلوم ہوا کہ سختی مین اللہ کو یاد کرنا اور فراغت مین بھول جانا اوسکو یہ بُری بات ہے
اور کافرونکی صفت ہے۔ بندۂ مومن کو چاہیئے کہ بہرحال اپنے مولا کو بھولے نہین
کہ یہ قام قابو چیونکا ہے کہ جب حاجت درپیش آئے تو ہات پھیلا پھیلا کر دعا مانگی
اور جب حاجت روا ہوگئی اور چین میسر ہوا بالکل غافل ہوگئے اوسکے طرف سے
اس صفت کی مذمت اللہ تعالیٰ اور جاے بھی ارشاد فرماے ہین اس آیت شریفہ مین
ترجمہ۔ یعنے جب ہم نعمتین بھیجین انسان پر ٹلا جاوے اور موڑ لے اپنی کروٹ
اور جب لگی اوسکو برائی تو دعائین کرین چوڑی۔

شعر

ہر کہ فریاد رس روز مصیبت خواہد　　گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش

صدق اللہ صدق الرسول فراخی رزق مین ثابت قدم رہنا بڑے مردونکا کام ہے
اکثر تو یونہی ہوتا ہے کہ خدا اور رسول کو بھی بھول جاتے ہین پس بقدر حاجت بھی کے
ملے تو رجوع رہتے ہین خدا کے طرف والا کیا ٹھکانا ہے اسی لئے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ نہین نکلتا آفتاب مگر کہ اوسکے دونو طرف فرشتے ہوتے ہین پکارتے ہین
سناتے ہین خلائق کو سوائے جن و انس کے یَا اَیُّھَا النَّاسُ ھَلُمُّوا الخ یعنی ای لوگو
آؤ طرف رب اپنے کے جو مال کہ کم ہو اور کفایت کرے بہتر ہے اوس مال سے کہ
بہت ہو اور غافل کردے یاد الٰہی سے۔ اور فرمایا گیا ہے کہ کوئی چلے پانی پر بغیر
تر ہونے قدمون اپنے کے عرض کیا صحابہ نے کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا ایسے ہی ہے

دنیا دار نہین سالم رہتا گنا ہون سے۔ اور فرمایا جبکہ دوست رکھتا ہے اللہ ایک بندہ کو تو
روکتا ہے اوسکو دنیا سے جیسا کہ ہوتا ہے ایک تم مین کا کہ روکتا ہے بیمار اپنے کو
یعنے استسقی والے کو پانی سے اور فرمایا کہ دو چیزین ہین کہ برا جانتا ہے اونکو ابن آدم
برا جانتا ہے موت کو بہتر ہے مومن کیلئے فتنہ سے اور برا جانتا ہے کمی مال کو
اور کمی مال کے باعث کمی حساب کی ہے۔ اور فرمایا جو کوئی راضی ہوا ساتھ تہوڑی
رزق کے راضی ہوتا ہے اللہ تعالی اوس سے ساتھ تہوڑے عمل کے۔

باب سیزدہم صدق یعنے سچ بولنے کے بیان میں

فرمایا اللہ تعالے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور سچ بولنے والون کے ساتھ ہو جاؤ
صدق ایمان کی علامت ہے اور کذب نفاق کا نشان ہے صدق نیکی کی راہ دکہاتا ہے
یعنے وہ عمل جو سب برائیون سے خالص ہو صدیق مبالغہ کا صیغہ ہے اوسکے قول و فعل مین
صدق ہے یا پایا جاتا ہے صدق کا لفظ چھہ معنو نپر مستعمل ہے۔ ایک صدق فی القول
دوسرا صدق فی النیہ تیسرا صدق فی الارادہ چوتھا صدق فی العزم پانچوان صدق
فی الوفا چھٹا صدق فی التحقیق مقامات دین جو شخص ان سب مین صدق سے متصف ہوگا
وہ صدیق ہے۔ اللہ تعالے مخلوق مین یا فرشتون مین کسیکو صدیق یا کذاب کے نام سے
مشہور کر دیتا ہے۔ آدمی کو لازم ہے کہ صدق کی عادت کرے اور کذب سے احتراز کرے
معاملہ ایک ایسا مجاہدہ ہے کہ صدیق کے سوا اوسکو کوئی قایم نہین کر سکتا اور
آدمی کو دو امر کے اعتقاد سے یہ کام آسان ہو سکتا ہے ایک یہ کہ آدمی جی مین
اعتقاد کرے کہ عیوب چھپا کر مال کو خریدارون کے نظر و نمین آرایش دینے سے
رزق مین ہرگز زیادتی نہین ہو سکتی بلکہ مال کی برکت زایل ہو جاتی ہے

اور جو مال مکر و فریب سے جمع کیا جاے اللہ تعالیٰ اوسکو ایکبارگی ہلاک کردیتا ہے
دوسرا یہ کہ آدمی دل مین عقیدہ پختہ کرے کہ آخرت کا نفع دنیا کے نفع سے بہتر ہے
اور مال کا نفع آدمی کے سات سے پہر مال سے کچہہ نفع اُٹہا نہین سکتا اور معاصی
آدمی کے ذمہ باقی رہجاتی ہین جب آدمی یہ عقیدہ کریگا تو پہر دنیا کو آخرت سے
کبھی مقدم نہ کریگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا کہنا
لوگون سے ہمیشہ اللہ کے غضب کو دفع کرتا ہے جب تک لوگ دنیا کو آخرة پر
مقدم نکرین جب دنیا کو دین پر مقدم کرکے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه زبان سے کہین
تو اللہ اونسے جواب مین فرماتا ہے کہ جہوٹ بولتے ہو تم اوسکے کہنے مین صدق نہین
دیندار کو لازم ہے کہ معاملہ شریعت کے موافق کرے ورنہ معاملہ کو چھوڑدے
یا آخرت کے عذاب کیلئے مستعد ہو رہے اعاذنا باللہ منہما۔

باب چہاردہم مجاہدہ یعنے عبادت اور دین مین کوشش اور محنت کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ سورۂ عنکبوت کے ساتوین رکوع مین جنہون نے محنت کی ہمارے واسطے
ہم سوجہا دینگے اونکو اپنے راہین اور بیشک اللہ سات ہے نیکی والون کے
اور فرمایا سورہ حجر کے ساتوین رکوع مین تو اپنے رب کی عبادت کر یہانتک کہ
آئے تجھکو موت اور فرمایا سورۂ مزمل کے پہلے رکوع مین اپنے رب کا نام یاد کر
اور سب سے اونکی طرف منقطع ہوجا۔
اور فرمایا سورہ اِذَا زُلزِلَت مین جو شخص ایک ذرہ نیکی کریگا اوسکو دیکھہ لیگا
اور فرمایا سورہ مزمل کے دوسرے رکوع مین جو بہیجوگے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو اللہ کے
پاس پاوگے بہتر اور ثواب مین زیادہ۔ اور فرمایا سورہ بقر کے چہٹوین رکوع مین
جو نیکی کروگے تم اللہ اوسکو جانتا ہے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ

خدا تعالی فرماتا ہے جو شخص میرے دوست سے عداوت کرے اوس سے لڑائی کا اعلام اور اطلاع کرتا ہون اور میرا بندہ کسی شے یعنے عبادت کے ساتھہ میرا تقرب نہین ڈہونڈتا ہے جو مجھے وہ شے فرایض سے زیادہ محبوب ہو (یعنے فرایض کے ادا کرنے سے میرا تقرب طلب کرتا مجھے بہت ہی مرغوب ہے) اور میرا بندہ ہمیشہ میری نزدیکی نفل عبادت کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے یہانتک کہ اوسکو مین چاہنے لگتا ہون جب مین اوسکو چاہنے لگتا ہون مین اوسکا کان ہوجاتا ہون جس سے سنتا ہے اور اوسکی آنکہ ہوجاتا ہونکہ جس سے دیکھتا ہے اور اوسکا ہات ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہے اور اوسکا پاؤن ہوجاتا ہون جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھسے مانگتا ہے تو مین دیتا ہون اگر وہ مجھسے پناہ مانگے تو مین اوسکو ضرور اپنی پناہ مین رکھتا ہون۔ **ف** یعنے جب بندہ عبادت کی کثرت سے اللہ تعالی کا مقبول ہوا تو اللہ تعالی اوسکے دل اور جوارح کا یعنے آنکہہ کان ہات پاؤن کا حافظ ہوجاتا ہے گناہون سے اوسکو بچاتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندۂ مقبول کی حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکہہ ہات پاؤن سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہے۔ لیکن تحقیق مطلب یہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندہ پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضاے الٰہی کے کوئی آرزو تمنا اوسکے دلمین دخل نہین پاتے تو کوئی کام جسمین خدا کی مرضی نہو اوس سے نہین ہوسکتا آنکہہ کان ہات پاؤن خدا کی مرضی کے تابع ہوجاتے ہین۔ بے اوسکی مرضی نہ کسی چیز کو دیکھے نہ کوئی بات سنے سو ایسے عمدہ درجے حاصل کرنیکا طریق اس حدیث مین بیان فرمایا کہ دوام نوافل سے حاصل ہوتا ہے یعنے جب بندہ جان لیا کہ خدا کے تقرب کا طریق بدون عبادت کے کوئی نہین اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندہتا ہے اور عبادت کے دو قسم ہین فرض اور نفل

مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین اوسکے اوقات مقرر ہین تو بندہ مشتاق ہے
اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی رہا نہین جاتا اسواسطے خالی
وقتون کو نفل عبادت سے معمور رکھتا ہے جب چند مدت کمال شوق اور اخلاص اسیطرح
نوافل پر مستعد رہا تو بموجب وعدہ کے مقبول درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہو کر اوسکا یہحال ہوجاتا ہے
شعر ہمہ گوشیم تا چہ فرمائی۔ ہمہ چشمیم تا نظر آئی۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ
ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے میسر ہو نہین سکتا تو معلوم ہوا کہ یہ جو بعضے جاہل بعضے خلاف شرع
بے نماز فقیرون کو ایسا کمال ثابت کرتے ہین اونکا گمان غلط ہے اسواسطے کہ نفل کا گیا
ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو بھی چپٹ کر ڈالتے ہین۔ اور صوفیہ کرام نے اس حدیث کی بیانمین
ایسے اشارات ذوقیہ ارشاد فرماے ہین کہ اونکو وہی شخص سمجھہ سکتا ہے جو اونکی منزل کو پہونچا
عام اونکو سننے سے بڑی غلطیونمین مبتلا ہو کر حلول واتحاد کے قایل ہو کر خسران اُخروی کو پہونچ
جاتے ہین۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ جب بندہ میرے طرف
ایک بالش بھر میرے نزدیک ہوتا ہے تو مین اوسکے طرف ہات بھر نزدیک ہوتا ہون اور جب
میری طرف ہات بھر نزدیک آتا ہے تو مین اوس سے دو ہاتھون کی پہیلاو کے برابر نزدیک ہوجاتا ہون
اور جب میری طرف چلکر آتا ہے تو مین اوسکے طرف بھاگکر آتا ہون۔
جب عشرۂ آخر رمضان آتا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو زندہ کرتے اور اپنے
گھر والونکو بیدار کرتے اور عبادت مین کوشش کرتے اور تہبند کو مضبوط کرکے باندہتے ہین
یعنے عورتون سے کنارہ کرتے۔ یا عبادت کی طرف متوجہ ہوتے۔
ف رات کو زندہ کرنا دو وجہ سے ہو سکتا ہے ایک عابد کیطرف رجوع کرتی ہے یعنے
عابد جب نیند کو جو بمنزلہ موت کے ہے چہوڑ کر عبادت مین مشغول ہوا گویا اسنے اپنے نفس مردہ کو
عبادت سے زندہ کیا دوسری رات کیطرف رجوع کرتی ہے یعنے اوسنے بسبب قیام کے

عبادت مین رات کو جو سو جانے سے بمنزلہ مرے ہوے کے تھے عبادت سے زندہ اور مزین کیا

باب پانزدہم توبہ کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے سورۂ نور کے دوسرے رکوع مین وَتُوبُوا اِلَی اللّٰہِ جَمِیعًا اَیُّہَا الْمُؤمِنُونَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُونَ یعنے اے مومنو تم سب اللہ کے طرف رجوع کرو تاکہ تمکو مراد حاصل ہو ف شارح نے کشاف سے نقل کیا ہے کہ بندہ ضعیف ہے اللہ تعالی کے اوامر و نواہی کی طاقت نہین رکھتا جو ہر باب مین وارد ہوے ہین اور اگر کوشش سے اپنے نفس کو اوسپر قایم بھی کرے تو تقصیر سے خالی نہین ہوسکتا اسلئے خدا یتعالی نے تمام مومنون کو توبہ اور استغفار کا امر فرمایا اور جب توبہ اور استغفار کرین تو فلاح و نجات کا امیدوار رہنے کا حکم کیا اور فرمایا اللہ تعالی سورۂ ہود کے پہلے رکوع مین اے مومنو اپنے رب سے بخشش مانگو پھر سب اوسکے طرف رجوع کرو اور فرمایا سورۂ تحریم کے دوسرے رکوع مین یعنے اے ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف صاف دل سے اور فرمایا رسول خدا صلعم نے اے لوگو اللہ کیطرف رجوع کرو اور اوس سے مغفرت مانگو بیشک دنمین سو بار توبہ کرتا ہون روایت کیا اسکو مسلم نے علما کہتے ہین کہ سب گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے اگر گناہ حق تعالی کا حق ہو آدمی کے حق سے اوسکو کچھہ تعلق نہین تو اوس سے توبہ کرنیکی تین شرطین ہین ایک یہ کہ گناہ سے دور ہوجاے دوسرا گناہ پر نادم اور پشیمان ہو سوم آیندہ کو ارادہ کرے کہ پھر یہ گناہ ہرگز نہ کرونگا اگر ان تین شرطونمین سے ایک شرط نہووے تو توبہ صحیح نہوگی اور گناہ آدمی کی حق تلفی ہے تو چار شرطین ہین تینون مذکور اور چوتھی یہ کہ اوس آدمی سے برات حاصل کرے مثلاً اگر مال ہے تو اوسکو واپس دے یا بخشالے اگر تہمت وغیرہ کی حد ہے تو اوسکو اپنے نفس پر قدرت دے یا اوس سے معاف چاہے۔ اگر غیبت ہو تو اوس سے بخشا وے اور تمام گناہون سے توبہ کرنی واجب ہے اور اگر بعضے گناہ سے

توبہ کرے تو اہل حق کے نزدیک اوس گناہ سے توبہ صحیح ہے اور جن گناہون سے توبہ نہین کی اوسکے ذمہ باقی رہینگے اور قرآن وحدیث واجماع امت سے توبہ کا واجب ہونا ثابت ہی ف امام راغب رح نے کہا ہے کہ توبہ گناہ کو ترک کرنا ہے اوس وجہ پر جو اعتذار کے سب وجہون سے ابلغ ہے اسلئے کہ اعتذار کے کئی وجہ ہین ایک یہ کہ معتذر کہے کہ مین یہ کام نہین کیا دوسری یہ کہ کیا تو ہے مگر کرنیکا سبب بیان کرے تیسری یہ کہ مین نے برا کیا اور اب مین نادم ہون اور ان تین کی چوتھی وجہ کوئی نہین۔ اور پچھلی وجہ کا نام توبہ ہے اور شریعت مین توبہ یہ ہے کہ گناہ بسبب اوسکے برا ہونیکے ترک کرے اور جو کیا ہو اوسپر نادم ہو اور آئیندہ کو عزم کرے کہ پہر نہ کرونگا اور اعمال متروکہ مین سے جنکا تدارک اعادہ وغیرہ ہوسکتا ہے تدارک کرے جب یہ چارون باتین جمع ہوجائین اوسوقت توبہ کے سب شرائط کامل ہوجاینگے اور بندہ اللہ کیطرف رجوع کرنیوالا ہوجایگا مطولات مین یہ بیان خوب ہے۔

باب شانزدہم صبر کے بیان مین

فرمایا اللہ سورۂ ال عمران کے بیسوین رکوع مین اے ایمان والو ثابت رہو اور مقابلہ مین مضبوطی کرو اور لگے رہو۔ ف ثابت رہو یعنے دین پر اور مقابل ہن یعنی جہاد مین اور لگے رہو یعنے کافرون کے سامنے۔ اور فرمایا سورۂ بقر کے انتیسوین رکوع مین سے البتہ ہم آزماینگے تم کو کچھ ایک ڈر سے اور بھوک سے اور مالون سے اور جانون سے اور میوون کے نقصان سے اور خوشی سنا ثابت رہنے والون کو ف یعنے اعدا کے خوف اور بھوک تمپر مسلط کرینگے اور تمہارے مالون اور جانون اور میوون پر نقصان کر تم کو آزماینگے کہ تم اللہ کیطرف قایم وثابت رہتے ہو یا نہین اور ابتدا کے وقوع سے پہلے اطلاع کرنے مین کئی وجہ سے حکمت ہے ایک یہ کہ جب پہلے اطلاع ہوجای

کہ مصیبت آنیوالی ہے تو آدمی صبر کرنے پر مستعد ہوجاتا ہے اور وقوع کے وقت جزع و اضطراب
بہت نہیں کرتا دوسرا یہ کہ جب معلوم ہوتا ہے کہ مصیبت و رنج عنقریب آنیوالی ہے تو
اوسکا غم پہلے ہی لاحق ہوجاتا ہے اور یہ غم گویا ابتلا کی تعجیل ہے اور اوس سے زیادہ ثواب کا
استحقاق ثابت ہوتا ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ سورۂ زمر کے دوسرے رکوع مین ت
صبر کرنیوالونکو اونکے صبر کا اجر بحساب ملیگا۔ اور فرمایا سورۂ شعرا کے چوتھے رکوع مین
البتہ جسنے صبر کیا اور بخشدیا بیشک یہ ہین ہمت کی کام۔ اور فرمایا سورۂ بقر کے
پانچوین رکوع مین صبر اور نماز سے اعانت طلب کرو **ف** یعنی فرایض اور
نماز پر صبر کرنے سے اجر طلب کرو اور مجاہد رح نے وغیرہ صبر سے مراد روزہ لیا اسواسطی کہ
رمضان کا نام صبر کا مہینا رکھا گیا اور نبی ص نے روزہ کو نصف صبر فرمایا ہے بعضے کی نزدیک
صبر سے مراد معاصی سے رکھنا ہے۔ جب حضرت کو کوئی کام مشکل کا پیش آیا کرتا تھا تو آپ
نماز شروع کردیا کرتے تھے۔ اور فرمایا سورۂ محمد کے چوتھے رکوع مین البتہ ہم تمکو آزماینگی ضرور
تاکہ ہم تم مین سے جہاد کرنے والون اور صبر کرنیوالونکو دوسری لوگون سے تمیز کردین۔
ف یعنے ہم تمکو امر و نواہی آزماینگے تا مجاہدین اور صابرین کو جان جائین اگر کوئی
کہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو ایف کو جانتا ہے پہلے سے پھر مجاہدین اور صابرین کو اب جاننے کے
کیا معنی ہم کہتے ہین کہ اللہ تعالیٰ علم غیب سی سب کو اون کو جانتا ہے اب علم شہادت سے
جاننا مراد ہے یعنے پہلے ہر شئے کو جانتا ہے کہ موجود ہوگی ہر شئے کے فعل موجود ہونیکو جانتا
مراد ہے جیسا علم غیب سی پہلے جانتا تھا ویسی ہی فلانے وقت موجود ہوگئی۔
حدیث طہارت آدھا ایمان ہے۔ الحمد للہ کہنے کا ثواب اعمال کے ترازو کو بھر دیتا ہے
اور سبحان اللہ و الحمد للہ دونو کا ثواب یا ہر ایک کا ثواب آسمان و زمین کی درمیان کو بھر دیتا ہے
اور نماز اور صدقہ یعنی خیرات کرنا ایمان کی دلیل ہے اور صبر کرنا مصیبت اور تکلیف مین دین پر
ثابت رہنا روشنی ہے اور قرآن تیری فائدہ کی دلیل ہے اگر تو نے اوسپر عمل کیا یا تجھ پر الزام کی

حجت ہی اگر تونے اوسپر عمل نہ کیا ہر ایک آدمی صبح کرتا ہے سو اپنی جان کو بیچتا ہے یعنے صبح ہوتی ہر شخص
کام مین مشغول ہوتا ہے سو اپنی جان کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے۔ اگر نیک عمل کیا۔ یا اوسکو ہلاک
کرتا ہے اگر بدعمل کیا۔ مسلم۔ **ف** طہارت کو آدہا ایمان اسواسطے فرمایا کہ ظاہر و باطن کی
صفائی کا نام ایمان ہے سو ظاہر بدن کی طہارت یعنی غسل اور وضو نصف ہوئے ہون و باطن
دل کی صفائی یعنے صحیح عقیدے اور نیک اخلاق نصف باقی ٹہری اور نماز کو اسواسطے نور فرمایا کہ
اکثر بیحیائی اور برے کام سی جو دل کی سیاہی کا سبب ہین روکتی ہے یا نماز کے سبب قبر مین نور ہوگا
اور قیامت کی ظلمت مین نماز کی روشنی سی نمازی بہشت تک پہونچیگا خیرات کو ایمان کی دلیل
اسواسطے فرمایا کہ جب آدمی نے اپنا مال خدا کی راہ مین دیا تو معلوم ہوا کہ اوسکو خدا کا اور آخرت کا
ایمان ہے اور نہین تو اپنی محبوب چیز کو کیون خرچ کرتا۔ اور صبر کو روشنی اسواسطے فرمایا کہ جب
آدمی نے مصیبت مین جزع فزع نہ کی او تکلیف سے نہ گہبرایا تو شیطان اور نفس کی ظلمت دور
ہوگی جب ظلمت گئی تو روشنی آئی **حدیث** مومن کا عجب حال ہے بیشک اوسکا حال اوسکے
بہتر ہی اور یہ بات مومن کے سوا کسیکو حاصل نہین اگر اوسکو خوشی ہو تو شکر کرے اوسکے حق مین
بہتر ہے اور اگر اوسکو رنج اور تکلیف ہو صبر کرے تو بھی اوسکے حق مین بہتر ہے۔ مسلم۔
یعنے مومن کامل کا کسیطرح نقصان نہین خوشی مین شکر گذاری سی نعمت زیادہ ہوے اور ثواب پاے
اور غم مین صبر کے سبب خدا کا مقبول ہوا اور بیحساب ثواب ملے اور کافر کو یہ بات حاصل نہین
نہ خوشی مین اوسکو خدا کے طرف نظر ہوتی ہے نہ غم مین۔
صبر کرنیوالونکو یعنے جنہون نے صبر کیا اپنے وطنون کو چھوڑنے پر اور بلاؤن کی اٹھانے پر اللہ کی
طاعت مین اور خیر کے زیادہ کرنے مین اور صبر کیا دین اپنے پر کہ نہ چھوڑا اوسکو بسبب ایذا کے اونکو
ثواب بیحساب ملیگا کہا ابن عباس رض نے کہ حساب کرنیوالونکے حساب مین بھی نہین آسکنے کا
یعنے بہت ثواب ملیگا۔ **حدیث** بیشک اللہ جب دوست رکہتا ہی ایک بندہ کو چاہتا ہے
یہ کہ دوستی کرے اوس سے تو ڈالتا ہی بلا اوسپر اور لب بہر بہر کر ڈالتا ہے بلا اوسپر ڈالنے کر

یعنے بکثرت پہر جب دعا کرتا ہے بندہ کہتے ہین فرشتے پسندیدہ آواز ہے یہ کہتے ہین جبرئیل کہ ای
رب میری فلانا بندہ ہے تیرا ارواکر صاحب اوسکی پس فرماتا ہی اللہ کہ چہوڑ دے اوسکو یعنی
دعا کرنے دے کچہہ نہ کہہ اسلئی کہ مین دوست رکہتا ہون یہ کہ سنون مین آواز اوسکی پہر جب
کہتا ہے وہ یَا رَبِّ فرماتا ہے اللہ جل شانہ لَبَّیْكَ عَبْدِیْ وَسَعْدَیْكَ یعنی حاضر ہون مین
ای بندہ میرے مدد کرونگا تیری قسم ہے اپنی عزت کی نہین دعا کرنیگا تو مجہسے مگر کہ قبول کرونگا
تیرے لئی اور نہین سوال کریگا تو مگر کہ دونگا تجہکو یا تو جلدی دونگا تجہکو جو کچہہ کہ سوال کیا تونے
اور یا ذخیرہ کرونگا تیری لئے اپنی پاس افضل اوس سے یا دفع کرونگا بلا بہت بڑی اوس سے۔
پہر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہڑی کیجائیگی ترازوین روز قیامت کی پہر لایا جائیگا
اہل صلوۃ کو پس پوری دے جائینگی ثواب اونکے سات ترازوؤن کی اور لایا جائیگا اہل صدقہ کو پس پوری دے جائینگے
ثواب اونکی سات ترازونکی اور لایا جائیگا اہل حج کو پس پورے دئے جائینگی ثواب اونکی سات ترازوؤن کے اور لایا جائیگا اہل بلا کو پس نہین کہڑی
کیے جائینگے اونکے لئی ترازو اور نہین پہیلایا جائیگا اونکے لئی دیوان یعنی اعمال اور ڈالا جائیگا اونپر
ثواب ڈالی جانی کر بیشمار یہانتک کہ اہل عافیت آرزو کرینگے کہ کاشکے کاٹے جاتی بدن اونکی
اور ایک روایت مین ہی کہ چمڑی اونکی قینچیون سے بسبب لیجانی اہل بلا کے صبر کی آتو لئے
معلوم ہوا کہ ایسے شہر و بستی کہ جہان غلبہ کفر و فسق کا ہو وہا لنسے ہجرت کرنا لازم ہے اسلئے کہ
بُری صحبت کی بُری تاثیر ہوتی ہے کہ بسبب اختلاط کے گناہ کی برائی دل سے نکل جاتی ہے
جب ایسا حال ہوتا ہی خوف زوالِ ایمان کا ہی عیاذاً باللہ منہ۔ اسلئی فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی مین بیزار ہون ہر ادمی مسلمان سے کہ رہتا ہی مشرکون مین صحابہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ کیون فرمایا اسلئی کہ اقتضای ایمان یہ ہے کہ مشرک اور مسلمان آپسمین
ایکدوسری کی آگہہ نہ دیکہین یعنی کافر سے ایسی جدائی اور دوری چاہئے کہ اونکی آگہہ نہ
نظر پڑی جہ جای اونمین رہنا کہ سات رہنے سے ایمان مین سستی آجاتی ہے۔ بسبب دیکہنے اونکی
رسوم کے پس بہائیو ہم لوگ کو رونا چاہئے اپنے حالات پر کہ ہمسے رسول اللہ بیزار ہے۔

اس کفرستان کی رہنے سے لیکن چونکہ استطاعت نہین رکھتے امید ہی کہ وہ معذور ہون اور جب
رسول اللہ ہی بیزار ہوی تو کیا ٹھکانا ہے ہمارا جسکو اللہ استطاعت دی ہجرت کا ارادہ کری
کہ یہان بری ہی آگہہ لگ رہی ہے کہ حق کہین تو گلے گھونٹے جاتی ہین اور خاموش رہین تو
نقصان ایمان کا ہے۔

قطعہ

الٰہی بخشنی من کل ضیق	بجاہ المصطفیٰ مولی الجمیع
وھب لی فی مدینۃ قرارا	بایمان و دفن بالبقیع

اور تاکید اور خوبی اور فضیلت تقوی اور نیک کامون اور صبر کی بھی معلوم ہوئی سبحان اللہ
یہ چیزین بڑی ہی نعمتین ہین کلام اللہ مین جابجا ان چیز دینے کرنیکا حکم ہی اور فائدے اونکے
بیان فرمای ہین۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہین کہ دیکھا مین نی تمام دوستون کو پس نہین دیکھا مینے
کوئی دوست افضل محافظت زبان سی اور نہ دیکھے مین نی کوئی لباس افضل ورع یعنے
پرہیزگاری سی اور دیکھے مین نی تمام نیکیان پس نہین دیکھی مین نی کوئی نیکی افضل رحمت سے
دیکھے مین نی تمام مال پس نہین دیکھا مین نی کوئی مال افضل قناعت سی اور چکھے مین نی سارے
کھانی پس نہین دیکھا مین نے کوئی کھانا لذیذ تر صبر سے۔

باب ہفدہم یقین اور توکل کی بیانمین

توکل کے اصلی معنی لغتی کسی کام سی اپنا عجز ظاہر کرکے دوسرے پر اعتماد کرکے اوسکے سپرد کردینا ہی
شریعت مین توکل یہ ہی کہ آدمی اللہ پر بہروسہ کرے اور یقین کری کہ اوسکی قضا ہر چیز مین
نافذ ہے اور ضروریات مین مثل کہانے پینے کسب و محنت وغیرہ کی طلب مین اور دشمن کی
تحرز کرنیمین کوشش کرنے مین نبیؐ کی سنت کا اتباع کرے جیسا سب انبیا اور اولیا کرتی رہین

اور محققین کہتے ہین کہ توکل یہ ہے کہ آدمی ظاہری اسباب پر اعتماد و التفات نکری بلکہ یہ سمجھے
کہ اسباب کی تاثیر اللہ تعالی کی حکمت موافق ہی اور دل مین عقیدہ کری کہ اسباب سی بجز تائید
آلہی نہ نفع ہوتا ہے نہ ضرر۔ ابوالقاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہین کہ توکل کا محل دل ہے
جب آدمی دل مین اللہ تعالی پر بہروسہ پختہ کرے اور جان لے کہ ہر کام کی آسانی اور سختی
اللہ تعالی کے ہاتھہ مین ہی تو پہر حرکت ظاہری توکل دلی کی منافی نہین ہوسکتی توکل یہ نہین کہ
کسب کو اور دل کی تدبیر کو ترک کردی کہ یہ جہال کا خیال ہے اور شرعاً حرام ہے۔
فرمایا اللہ تعالی سورۂ احزاب کی دوسری رکوع مین جب مومنون نی لشکر ونکو دیکھا تو
بولے یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہمکو اللہ تعالی نی اور اوسکے رسول نے اور سچ کہا اللہ نی اور اوسکے
رسول نے اور اونکو اور بڑہا ایمان اور اطاعت اور فرمایا سورۂ فرقان کی پانچوین رکوع مین یعنی تو توکل کر اوس زندہ
جسکو موت نہین اور فرمایا سورۂ ابراہیم کی دوسرے رکوع مین اور اللہ ہی پر مومن توکل کرین
اور فرمایا سورۂ عمران کی ستروین رکوع مین یعنی اور فرمایا جب تو عزم کرے تو اللہ پر توکل کر
بیشک اللہ توکل کرنیوالونسی محبت کرتا ہے۔ اور فرمایا سورۂ طلاق کی پہلے رکوع مین جو شخص
اللہ پر توکل کری وہ اوسکو کافی ہی۔ اور فرمایا سورۂ انفال کی اول رکوع مین مومن وہ لوگ ہین
جب اونکے روبرو اللہ تعالی کا ذکر کیا جاوے تو اونکے دل ڈرجاتے ہین اور جب اونپر
اوسکی آیتین پڑہی جاتی ہین تو اونکا ایمان بڑہتا ہے اور اپنے رب پر توکل کرتی ہین۔
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اللہ پر پورا توکل کرو تو تم کو ایسا رزق دیا جاے
جیسا پرندون کو دیا جاتا ہے کہ دن نکلتے بھوکے جاتے ہین شام کو پیٹ بہر کر آتے ہین
یعنی جو شخص یقیناً جان لے کہ اللہ تعالی کے سوا فاعل حقیقی کوئی نہین اور خلق اور رزق اور
عطا اور منع اور حیات اور موت غنا اور فقر وغیرہ سب اللہ کے ہاتھہ مین ہین پہر وہ بطلب حلال
رزق کے طلب مین سعی کری تو پرندون سی تشبیہ ہی اسلئے کہ پرندی صبح کو بھوکی ہوتی ہین اور
قوت کے طلب مین اڑتے ہین رات کو پیٹ بہر کر واپس آتے ہین اسمین توکل کی

فضیلت کا بیان ہی اور جو شخص اپنا کام اللہ کے سپرد کرے اللہ تعالی اوسکو کفایت کریگا اور ایسی جگہ سی اوسکو روزی عطا کریگا جہان سی اوسکو گمان بھی نہو گا رزق کی طلب مین سعی کرنیسے توکل کی خلاف نہین جیسا پرندون کے حال سی مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ فرمایا رسول خدا کے جب تو سوال کرے تو اللہ تعالی کی سوا کسی سی سوال مت کر اسلئے کہ وہ حق سبحانہ تعالی غنی ہے آسمان و زمین کے خزانے اوسکے ہاتھہ مین ہین اور اوسکی سوا اور جو کوئی ہی اپنے نفس کے نفع و ضرر کا مالک نہین پہر غیر کے لئے کیا کر سکینگے اور اللہ اس بات کو دوست رکھتا ہی کہ اوس سی سوال کیا جاے جو اوس سی سوال نہ کرے اوسپر غضبناک ہوتا ہی کیونکہ فقر و احتیاج انسان کی ذاتی وصف ہی اللہ تعالی نی اوسکو اسلئے پیدا کیا ہی اور اُسپر اپنی رحمت اور نعمت برساوی جو شخص تضرع اور تذلل کر کی اللہ تعالی سی سوال کریگا اوسنے عبودیت کا حق ادا کیا اور جو ایسا نہ کریگا اوسپر خدا ے تعالی کا غضب ہوگا۔ ان تین وجہ سے خدای تعالی غیر سے سوال کرنا منع فرمایا ہی یعنے اعانت طلب کرتے ہین حقتعالی کو ایک سمجہہ وہ سوا کوئی نہین جس سے اعانت طلب کیجاے اور یہ کلام اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْن کی موافق ہے اسلئے کہ اللہ تعالی کے سوا سب اوسکے محتاج ہین جبتک اللہ تعالی اونکی اعانت نہ کری کسیکی اعانت نہین کر سکتے اسلئے کہ آدمی کو وسایط پر دل نہ لگانا چاہئے اللہ پر توکل کرنا چاہئی اوسکی سوا کسی پر کسی امر مین بہروسہ کرنا نہ چاہئے۔ ۱۲

باب ہجا ہم استقامت کی بیانمین

یعنے نیکی پر مداومت کرنا یہ ایسی خصلت ہی کہ اس سی محاسن کامل ہوجاتے ہین اسکے فقدان سے سب محاسن قبیح ہوجاتی ہین بعضی کہتے ہین کہ استقامت معہودات کی وجہہ سے نکلنے اور رسوم و عادات سی مفاخرت کرنے اور اللہ تعالی کے حکم پر صدق سی قایم ہوجانیکا نام ہی اور یہ اقوال اور افعال اور احوال اور نیات سی علاقہ رکھتے ہین اونمین استقامت یہ ہی کہ سب کلام اللہ کی اعانت سی اوسکے امر کے موافق ہون اور استقامت کا لزوم بڑی کرامت ہی اللہ کی اطاعت پر

دل اور زبان اور جوارح سے مداومت کرتی ہین جس شخص مین استقامت نہو اوسکی سعی ضایع ہوتی ہی جیساکہ فرمایا اللہ تعالی نی اپنے رسول کریم کو سورۂ ہود کے دسوین رکوع مین فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ یعنے تو استقامت کر جیسا تجھے حکم کیا گیا۔
اور فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ فصیلت کے چوتھے رکوع مین یعنے لوگون نی کہا ہمارا پروردگار اللہ ہے پہر انہون نی اوسپر استقامت کی اونپر فرشتے اوترتے ہین اور کہتے ہین کہ تم کچھہ خوف نکرو اور غم نہ کرو اور جس جنت کا تمکو وعدہ کیا گیا ہی اوسکی بشارت لو اور ہم دنیا اور آخرت مین تمہاری دوست ہین اور بہشت مین تمہارے لئی وہ چیزین موجود ہین جو تمہارے جی خواہش کرین اور تمہارے لئی اوسمین وہ چیز ہے جو تم خواہش کروگے یہ اللہ غفور الرحیم کے طرف سی تمہارے پر مہربانی ہی۔ اور فرمایا سورۂ احقاب کی دوسرے رکوع مین یعنے جن لوگون نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پہر انہون نی استقامت کی اونپر کچھہ خوف نہین نہ وہ غمناک ہونگے یہ لوگ جنتی ہین جنت مین ہمیشہ رہینگے اون عملون کی عوض جو انہون نے دنیا مین کمائے۔ **ف** استقامت سی مراد اللہ کی عبادت اپنے پر لازم کرلینا ہے
حدیث تو آمنت باللہ کہہ پہر اوسپر مستقیم ہوجا۔ اور فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور اللہ کی عبادت پر استقامت کرو اور جان لو کہ کوئی تم مین عمل کے سبب ہرگز نجات نہ پائیگا مگر یہ کہ خدای تعالی کی رحمت اور فضل سی۔

باب نوزدہم تقوی کا بیان

تقوی کی معنی لغوی نگہہ رکہنا ہی اور شریعت مین تقوی دل کو ایسے گناہ سی پاک و منزہ رکہنا ہے جسکی مثل تجہسے پہلے کبھی صادر نہین ہوا گویا آدمی معاصی کے ترک پر عزم کی پختگی کو اپنے اور معاصی کے درمیان وقایہ کرلیتا ہے اور قرآن مین تقوی کا لفظ تین معنون مین مستعمل ہے ایک خشیت و خوف جیسی فرمایا ہی فَاتَّقُونِ دوسری طاعت جیسے فرمایا

اللہ تعالیٰ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰاتِہٖ یعنے ای ایمان والو
اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق پورا پورا ادا کرو۔ لتسری دل کو گناہون سی پاک وصاف رکھنا
جیسے فرمایا وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَخْشَ اللّٰہَ وَیَتَّقْہِ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
الْفَآئِزُوْنَ اور بھی بہت آیتیں خدا تعالیٰ سی ڈرنیکے بارہ مین نازل ہین وہی آدمی بہت بہتر ہے
جو تقوی مین دوسرون سی زیادہ ہی فرمایا کہ علم اور حکمت سی شرافت کا تفاوت معتبر ہی
کیا گر خدا تعالیٰ اسکو دونو شرافت جمع کردے تو اوسکی عنایت ہی ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ
یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ورنہ اسلام مین پہلی شرافت معتبر نہین پہلی شرافت موروثی ہے
دوسری اکتسابی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ؐ اکثر زبان مبارک سی کہا کرتے تھی اَللّٰھُمَّ
اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی یعنی ای اللہ مین تجھسی ہدایت
اور تقویٰ اور عفاف اور غنی کا سوال کرتا ہون۔ یعنے صراط المستقیم جو انعمت علیہم کو
عطا کیا ہے اور تقی اسے اللہ تعالیٰ کے امر کا امتثال اور نواہی سی اجتناب مراد ہے
اور عفاف یعنی غیر مباح چیزونسی بچنا اور غنی النفس سی اور لوگون سی اور جو چیز انکی ہاتھ مین ہے
سب سی استغنا طلب کرنا ہدایت اور تقوی یعنے سب امور معاش اور معاد اور مکارم اخلاق
اور ہر چیز جس سی اجتناب ضرور ہی مثل شرک اور معاصی اخلاق رذیلہ۔
فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ عمران کی گیارہوین رکوع مین۔ ترجمہ یعنے اسے ایمان والو ڈرو
اللہ سے حق ڈرنیکا۔ اور فرمایا سورہ تغابن کے دوسرے رکوع مین یعنے ڈرو اللہ سے
جسقدر تم کو طاقت ہو۔ اور فرمایا سورہ احزاب کی نوین رکوع مین ای ایمان والو ڈرو
اللہ سی اور رکھو بات مضبوط۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ ای ایمان والو ڈرو اللہ سی اور چاہی کہ
دیکھے ہر شخص اوس چیز کو کہ آگے بھیجی ہی کل کیلئے اور ڈرو اللہ سی بلاشبہ اللہ خبردار ہے
ساتھ اوس چیز کے کہ کرتی ہو تم اور تقوی بغیر کئے باتون کی میسر نہین ہوتا چنانچہ کسی
بزرگ سے منقول ہی کہ آگے تقوی کے پانچ گھاٹیان ہین جو کوئی اون گھاٹیون سے گذری تو

تقوی کو پہونچے اختیار کرنا سختی کا نعمت پر اختیار کرنا مشقت کا راحت پر اختیار کرنا ذلت کا۔ عزت پر اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنے حاجت سی زاید پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر۔

باب بستم خوش خلقی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ قلم کے پہلے رکوع مین کہ بیشک تو پیدا ہو رہے بڑی خلق پر۔ اور فرمایا سورۂ آل عمران کے چودہوین رکوع مین اور دبا لیتے ہین غصہ کو اور معاف کرتی ہین لوگون کو اور اللہ تعالی جانتا ہی نیکی والون کو۔ روایت ہی انس رض سے کہ مین نی کسی ریشم ودیبا کو ہات نہین لگایا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کف مبارک سی زیادہ نرم ہو۔ اور کوئی خوشبو مین نی نہین سونگھی کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو سے زیادہ اور مین نی دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہا آپ نی مجھسپر کبھی اُف تک نہین کہا۔ اگر مین کوئی کام نہ کرتا ہوتا تو آپ نی کبھی نہین کہا کہ تونے یہ کام کیون نہین کیا۔ اگر مین کوئی کام جو نکرتا ہوتا کر لیتا تو آپنے کبھی نہین فرمایا کہ تونے یہ کام کیون کیا۔ متفق علیہ۔ روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فاحش تھے نہ متفحش تھے۔ **ف** فاحش وہ جو بیہودہ گوئی سے کلام کرنے اوسکی عادت ہو اور متفحش وہ جو تکلیف سی بیہودہ گوئی کرے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ تم مین وہ بہتر ہی جسکے اخلاق اچھے ہون۔ اور آیا ہی کہ بسبب اللہ کی ڈر اور خوش خلقی کے جنت مین داخل ہونگے اور بسبب منہ اور فرج کے یعنی شرمگاہ کے دوزخ مین داخل ہونگے۔ **ف** یعنی بہت بولنا اور حرام کاری اور حرام خواری۔ اور آیا ہے کہ کامل تر ایمان اوس مومن کا ہی جسکی اخلاق بہت اچھی ہون اور وہ لوگ بہتر ہین جو اپنی عورتون سی اچھا برتاؤ کرتے ہین۔

آیا ہی کہ مومن خوش خلقی سی صایم قایم کا درجہ حاصل کرتا ہی جو راتون کو روزہ رکھتا ہی۔ آیا ہی کہ جو باوجود حق ہونیکی جھگڑا چھوڑ دی اوسکو بہشت کی کنارے۔ اور جو جھوٹ بولنا

چھوڑ دی اوسکو بہشت کی بیچ مین اور جو اپنا خلق سنواری اوسکو بہشت کی اوپر کے درجہ مین گھر دلوانیکا مین ضامن ہون۔ اور آیا ہے کہ جسکے اخلاق بہت نیک ہون وہ قیامت مین میری پاس رہیگا۔ اور وہ میرا دشمن ہے جو بہت کلام کرنیوالا تکلیف کرکرا اور فراخی کرنیوالا کلام مین بغیر احتیاط کے یعنے متکبر۔ **ف** حسن خلق کشادہ روئی نیکی کرنا ایذا نہ دینے کو کہتے ہین

باب اکیسوان ادب وحیا کی بیانمین

ابن عمر رض سے روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد انصاری پر گذری اور وہ اپنے بہائی کو حیا کی بابتہ نصیحت کر رہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو کہ چھوڑ دی حیا ایمان سی ہے **ف** یعنی شرم ایمان کی نشانی ہے۔ وہ شخص بہائی کو نصیحت کرتا تہا کہ زیادہ شرم نہ کیا کر آپ نی فرمایا کہ حیا صفت ایمان کی ہے ہر حالت مین بہتر ہے اور بیحیائی ہر طرح معیوب ہی۔ اور فرمایا کہ حیا سوای خوبی کچہہ نہین لاتی۔ اور فرمایا حیا ہر طرح کی بہتر ہے۔ اور فرمایا حیا کل اوسکا بہتر ہے۔ **ف** یعنے حیا شرعی کا ہر حال مین نیک ہی ثمرہ ہوتا ہے۔ اور فرمایا حیا ایمان کی ایک شاخ ہی **ف** یعنی ایمان بمنزلہ ایک درخت کے ہی اور جتنے نیکیان اور خوبیان جیسی علم اور صبر اور شجاعت اور سخاوت اور اور قناعت اور شوق اور عبادت وغیرہا سب اوسکے شاخین ہین حیا اونمین بڑی عمدہ شاخ ہے اسواسطے کہ شرع مین حیا اوس حالت کو کہتے ہین جو گناہ سی روکے اور اگر تقصیر ہوجاوے تو بیقرار کر دیوے۔ جیسے ایمان تمام خوبیون اور نیکیون کی جڑ ہے ویسی ہی کفر سب گناہون اور برائیان کی جڑ ہے۔ اگر کافر مین کوئی نیک بات ہو تو آخرت مین اوسکے کچہہ کام نہ آئیگی اسواسطے کہ شاخ بدون جڑ کے سبز نہین رہ سکتی آخر کو خشک ہوجاتی ہے۔

باب بائیسوان عہد کی وفا کرنی اور وعدہ کی پورا کرنیمین

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ بنی اسرائیل کی چوتھے رکوع مین کہ عہد کو وفا کرو کہ عہد سے سوال کیا جائیگا۔ اور فرمایا سورۂ نحل کی تیرہوین رکوع مین تم اللہ کی عہد کو وفا کرو جب تم عہد کرو۔ اور فرمایا سورۂ الصف مین پہلی رکوع مین ای ایمان والو ایسی بات تم منہ سے کیون نکالتے ہو جو نہین کرتے بڑی بیزاری ہی اللہ کے ہان کہ کہو وہ چیز جو نہ کرو۔
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منافق کی تین نشانی ہین جب بات کرتا ہی تو جھوٹ بولتا ہی اور جب قول قرار کرتا ہے تو وعدہ کی وفا نہین کرتا۔ جب اوسکے پاس امانت رکھی جای خیانت کرتا ہے متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت مین زیادہ کیا ہی کہ اگرچہ روزی رکھے اور نماز پڑہے اور مسلمان ہونیکا اقرار کرے۔ **ف** منافق دو قسم کی ہین ایک یہ کہ دلمین کفر ہو صرف زبان سے اسلام کا اقرار کرے۔ حضرت کی وقت مین جو منافق تھے اسیطرح کے تھے۔ دوسری یہ کہ دل مین کفر نہین بلکہ اسلام ہے لیکن سست اعتقاد اور فسق و فجور مین گرفتار رہے۔ اس حدیث مین دوسری قسم کا نفاق مراد ہے یعنی ایمان کے لایق تو یہ تہا کہ آدمی اون بد کامون سے بچتا پہر جب اون کامون مین گرفتار رہا تو اسلام کا لطف کچھہ ظاہر نہوا اسواسطے اوسکو منافق کہا۔

باب تیئسوان تواضع کرنے اور مومنون کیلئی بازو بچھا دینے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ شعرا کے گیارہوین رکوع مین لینے اپنے بازو نیچے رکھہ اونکی واسطے جو تیری ساتھہ ہوے ایمان والے۔ اور فرمایا سورۂ نجم کے دوسری رکوع مین یعنی سو مت لگاو اپنے ستراپیان وہ بہتر جانتے اوسی جو بچ چلا۔ اور فرمایا سورۂ حجرات کے دوسری رکوع مین ای آدمیو ہمنے تم کو بنایا ایک نر اور ایک مادہ سے اور رکہین تمہاری ذاتین گوتین تا آپس کی پہچان ہو مقرر عزت اللہ کی یہان اوسیکو بڑی جسکو ادب بڑا۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے طرف وحی کیگئی ہے کہ تم باہم تواضع کرو اور کوئی کیسی پر فخر نہ کرے

اور کوئی کسپر ظلم و بغاوت نہ کری روایت کی یہ مسلم نی - اور فرمایا صدقہ کرنے سی مال مین کمی نہین ہوتی اور بندہ کے اپنا حق معاف کرنے سی اللہ تعالی اوسکی عزت بڑھاتا ہی اور کوئی آدمی للہ تواضع نہین کرتا مگر اللہ تعالی اوسکو بلند کرتا ہی -

باب چوبیسوان علم کے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی سورہ طہ کے چہٹوین رکوع مین اے رب مجھکو زیادہ دی بوجھ -
اور فرمایا سورہ زمر کے پہلے رکوع مین کیا علم والی اور بے علم برابر ہین یعنی برابر نہین -
اس آیت کا صدر دلالت کرتا ہی کہ جو شخص علم پڑہکر اوسپر عمل نہ کری وہ علماء الٰہی مین معدود ہو نہین سکتا - اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص سی اللہ تعالے نیکی کیا چاہتا ہے اوسکو دین مین بوجھ دیتا ہے شریعت کا بھید اوسپر کہولتا ہی متفق علیہ
حدیث حسد کرنا لایق نہین مگر دو شخص پر ایک وہ شخص کہ اللہ تعالی نے اوسکو مال دیا ہے اور اوسکو حق کی راہ مین خرچ کرنیکی توفیق دی ہی دوسرا وہ شخص کہ اللہ تعالی نی اوسکو علم دیا ہے وہ اوسکے موافق لوگون مین حکم کرتا ہی اور لوگون کو سیکھلاتا ہی متفق علیہ -
ف یہ حسد نہین بلکہ غبطہ ہی - **حدیث** حضرت نی حضرت علی سی فرمایا کہ اللہ تجھسی ایک آدمی کو ہدایت کروادی تو تیری لئے یہ کام سرخ رنگ اونٹون سی بہتر ہی - متفق علیہ
حدیث جو شخص علم کی تلاش مین کسی راہ مین چلے خدا تعالی اوسکے لئے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہی مسلم - **حدیث** جب آدمی مرجاتا ہی تو اوسکا عمل کٹ جاتا ہی مگر تین طرح کے عمل موت کی بعد بھی اونکا ثواب موقوف نہین ہوتا ایک خیرات اور صدقہ جسکا فائدہ جاری رہے دوسرا علم جس سی خلق فائدہ پاوے - تیسرا نیکبخت بیٹا جو باپکے واسطے دعا کرے مسلم - یعنی نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہی بعد موت کی نہ عمل ہی نہ ثواب ہی - مگر اون عملون کا ثواب موت کی بعد بھی موقوف نہین ہوتا - صدقہ جاری یعنی وہ نیک کام

جسکا فائدہ ہمیشہ خلقت کو حاصل رہے جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرا اور معافی کی زمین
اور وقف زمین کا یا گھر کا یا کتاب کا۔ اور علم جس سے خلقت کو فائدہ ہو یعنے لوگون کو
علم دین پڑہاوے یا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا
کسی دین کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجائین
اور نیک بیٹا یعنے بدکار بیٹے سے میت کو ثواب نہین اس حدیث کا حاصل مطلب یہ ہے
کہ موت ہردم سامنے ہے ایسا نہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام ونشان مرجاوے
ان تینون کامون سے جو ہوسکے جلد فکر کرے مقدور ہو تو اوسکے موافق صدقہ جاریہ کی
تدبیر کرے۔ اگر علم ہے تو اوسکے باقی رہنے کی فکر کرے۔ اگر اولاد ہے تو اونکو دین کی
تعلیم کرے اور بُری صحبت اور بُرے کامون سے بچاوے تاکہ موت کی بعد اونکی دعا سے
فائدہ اٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہے جسکا موت کے بعد نشان نرہا
حدیث جو شخص علم دین کی طلب مین اپنے گھر سے نکلے تو اوسکو واپس گھر مین آنے تک
ثواب اوس شخص کی مثل ہوتا ہے کہ جو کافرون کے ساتھہ جہاد کرنیکو گھر سے نکلا ہے
ترمذی۔ **ف** علم بے عمل جس سے مراد اخلاق واقوال اور افعال شریعت کی تابع
نہون۔ امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ علم مذموم نہین ہوتا مگر تین سبب سے
مذموم ہوا کرتا ہے ایک یہ کہ وہ علم خود علم والے کو یا دوسرے کو ضرور نقصان پہونچانیکا
ذریعہ ہو جیسا سحر اور طلسمات اور اوس سے خلق کو ضرور بُرائی پہونچتی ہے دوسرا
وہ علم کہ اوس علم والے کو مضر ہو جیسا علم نجوم اور فضول خوض ہے۔ تیسرا وہ علم
جو اوسمین خوض اور شغل کرنیوالا بالاستقلال اوسکے کنہ کو نپہونچ سکے جیسا کہ اسرار الٰہی
بحث کرنی اگرچہ فلاسفہ اور متکلمون نے اسمین اشتغال کیا ہے مگر بالاستقلال اوسکی کنہ کو پہونچ نہین سکے
انبیا اور اولیا سے سُنی سُنائی باتون کو لے بہلکتے ہین اصل مین انبیا اور اولیا کے سوا اس علم مین کسیکو
دخل نام کو نہین ہوا اسلئے اوسمین بجز اتباع انبیا کے اشتغال کرنا فضول اور موجب اضرار ہے

باب چھبیسوان خوف کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے پانچوین رکوع مین مجھ ہی سے ڈرو۔ اور فرمایا سورہ بروج مین تیرے رب کی پکڑ بڑی سخت ہی اور فرمایا سورہ ال عمران کے تیسرے رکوع مین تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے۔ اور فرمایا سورہ عبس مین جسدن بھاگ جایگا آدمی اپنے بھائی اور اپنے مان اور باپ اور عورت اور بیٹون سے ہر آدمی کیلیئے اوسدن ایک حالت ہوگی کہ اوسکو دوسرے طرف نظر نہ کرنے دیگی اور فرمایا جو شخص اپنے رب کی سامنے کھڑا ہونے سے خوف کرے اوسکے لئے دو باغ ہین اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ لائی جائگی دوزخ اوسدن یعنے قیامت کے دن اوسکے ستر ہزار باگین ہونگی اور ہر ایک باگھ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے کہینچینگے اس حساب سی سب فرشتے دوزخ کے کھینچنے والے نوے کروڑ چار ارب ہوی (۴۹.......) باقی کارخانجات کے فرشتون کا شمار بشر کی شمار سی باہر ہے وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا ھُوَ اور فرمایا کہ تم لوگون مین کوئی ایسا نہین مگر کہ اوس سی قیامت مین خدای تعالیٰ کلام کریگا اسطرح پر کہ اوسکے اور خدای تعالیٰ کے درمیان کوئی دوسرا ترجما نہوگا دو بدو بلا واسطہ خدا کلام کریگا پہر نظر کریگا بندہ اپنے داہنے تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو آگے کرچکا اور نظر کریگا اپنے بائین کو تو نہ دیکھیگا مگر اپنے اعمال جو کرچکا پہر اپنے آگے نظر کریگا تو کچھ نہ دیکھیگا سوا ے دوزخ کے کہ اوسکے منہ کی سامنے ہے۔ سو لوگو دوزخ سے بچو اگرچہ آدہی کھجور ہی دیکر سہی۔ یعنی ایسا وقت سخت ہر ایک مسلمان کی سامنے آنیوالا ہی کہ خدا اوس سی بلا واسطہ کلام کریگا اور داہنے بائین نیک یا بد اپنے اعمال ہونگے اور سامنے دوزخ دہک رہتی ہوگی اوس نازک وقت کی تدبیر یہ فرمائی کہ خدا کی راہ مین کچھ صدقہ کرو اگرچہ تھوڑا ہی ہو۔

انسان کا خاتمہ پر مدار ہے جب خاتمہ پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر

گھمنڈ نہ کرے اسواسطے کہ خاتمہ کا حال کیا معلوم ہے کہ کیسا ہوگا اور کسی گنہگار کو یقینی دوزخی نہ جاننا چاہئے کہ شاید مرتے وقت اوسکا خاتمہ بخیر ہوجاے بعضی نادان کہتے ہین کہ جب خاتمہ پر بات رہے تو جوانی مین عیش کر لیا جاہے ضعیفی مین توبہ کر لینگے سو یہ شیطان نے اونکو دہوکہ دیا ہی اسواسطے کہ ضعیفی تک جینے کا کہان سی یقین ہوا شاید جوانی مین موت آجاے بلکہ موت ہر دم سر پر کہڑی ہی عاقل آدمی اگر غور کرے تو اوسکو کسیوقت خدا سے غافل ہونا نچاہیے اسواسطے کہ مصرع شاید ہمین نفس نفس واپسین بود۔ الٰہی اپنے کرم سی ہمکو نفس اور شیطان کی جال سی نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کرلے

باب چھبیسوان امید اور رجا کے بیانمین

رجا اوس امید کو کہتے ہین کہ آدمی کام کرکے اوسکی ثمرہ اور ثواب کا امیدوار ہو بدون کام کرنیکی ثمرہ اور ثواب کے امیدوار ہونیکا نام تمنا ہے اور رجا تین قسم کے ہین دو قسم محمود اور ایک قسم مذموم وغرور ہی پہلے امید اوس شخص کی ہی کہ سمجھکر اللہ تعالی کی عبادت کرتا ہی اور اوسکے ثمرہ و ثواب کی امید رکھتا ہے دوسری یہ ہے کہ اگر آدمی سی گناہ سرزد ہوجاے تو پشیمان و تائب ہوکر اللہ تعالی سے بخشش کی امید رکھتا ہی یہ دونو قسم محمود ہین تیسری قسم یہ ہی کہ آدمی دنرات معاصی مین مستغرق و ملوث ہی اور بلا عمل صالح اللہ تعالی کی رحمت کا امیدوار ہو اس تیسری قسم کا نام غرور اور تمنا اور رجاء کاذب ہی۔

فرمایا اللہ تعالی سورۂ زمر کے چھٹوین رکوع مین ای میرے بندو جنہون نی اپنی جان پر زیادتی کی ہی اللہ کی مہر سے آس مت توڑو بیشک اللہ بخشتا ہی سب گناہ بیشک وہی معاف کرنیوالا ہی مہربان ہے۔ اور فرمایا سورہ اعراف کے انیسوین رکوع مین میری رحمت ہر شئے پر فراخ ہی۔ اور فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ سے وہ آپکا ردیف تہا کہ ای معاذ اوسنے کہا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپ نی فرمایا ای معاذ

اوسنے کہا یارسول اللہ مین حاضر ہون پہر آپ نے فرمایا ای معاذ کہا مین حاضر ہون خدمتمین آپ نے تین بار اوسکو پکار کر فرمایا نہین کوئی بندہ کہ صدق دل سے گواہی دے کہ اللہ تعالی کے سوای کوئی بندگی کے لایق نہین اور بیشک محمد اوسکے بندے اور رسول ہین مگر اللہ تعالی اوسکو دوزخ کی آگہہ پر حرام کرتا ہے معاذ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا مین یہ خبر لوگون کو نہ سنا دون تاکہ وہ خوش ہوجائین آپ نے فرمایا اسپر بہروسہ کر لینگے یعنے نیک عمل کرنیمین سست ہوجائینگے معاذ رضہ نے مرنیکے وقت یہ حدیث لوگون کو سنا دی تاکہ علم کے مخفی رکہنے کے گناہ سے بچ جاے۔

روایت ہے حضرت عمر ابن خطاب رضہ سے کہ کہا رسولخدا کے عہد مین کچہہ قیدی آے اونمین ایک عورت تہی کہ ہر طرف بہاگتی تہی جب قیدیون مین اوسکو کوئی لڑکا ملجاتا تو اوسکو پکڑ کر اپنے پیٹ سے لگالیتی اور اوسکو دودہ پلاتی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسکے طرف اشارہ کرکے کہا کہ اس عورت کو تم خیال کرتے ہو کہ اپنے فرزند کو آگ مین ڈالدے ہمنے کہا واللہ نہین آپ نے فرمایا جیسے یہ عورت اپنے فرزند پر رحم کرتی ہے اللہ تعالی اپنے بندونپر اوس سے بہی زیادہ رحم کرنے والا ہے متفق علیہ۔

اور فرمایا جب اللہ تعالی نے مخلوق پیدا کی تو ایک کتاب مین لکہا اور وہ کتاب عرش پر اللہ کے پاس ہے کہ تحقیق رحمت میری غالب ہوتی ہے میرے غضب پر اور ایک روایت مین ہے کہ غالب ہوگئی میری غضب پر اور ایک روایت مین ہے آگے بڑہگئی میرے غضب پر متفق علیہ ف یعنی غضب سے خدا کی رحمت زیادہ ہے اسی سبب سے کافر گنہگار کو جلد نہین پکڑتا اور عذاب میں جلدی نہین کرتا گناہ دیکہتا ہے اور پردہ ڈالتا ہے روزی بند نہین کرتا۔ **حدیث** فرمایا اللہ تعالی مین اپنے بندہ کے ساتہہ ایسا ہون جیسا مجہے وہ ظن کرتا ہے اور بندہ جہان مجہے یاد کرتا ہے مین وہان ہی اوسکے سات ہون **ف** اللہ تعالی فرماتا ہے ای بیٹے آدم کے تو جبتک مجہہ سے دعا مانگتا رہیگا اور امید مجہسے رکہیگا تو مین تیرے سب گناہ بخشدونگا اور مجہے کچہہ پروا نہین ای آدم کے بیٹے

اگر تیرے گناہ بسبب کثرت کے آسمان تک پہونچ جائین پہر توبہ مجہسے بخشش مانگے مین بخشدونگا۔
اے آدم کے بیٹے اگر تو اسقدر گناہ لیکر میرے پاس آوے کہ تمام زمین بہر جاوے مگر اونمین شرک نہو
البتہ اونمین تیرے پاس سات بہرے ہوی زمین کے آرزوے بخشش کے۔ ترمذی

باب ستائیسوان ورع اور پرہیزگاری کی کرنی اور شبہات کی چہوڑنیکی بیانمین

ورع شبہ کی چیز اور رما لیعنے فضول کامون کی ترک کرنیکو کہتے ہین فرمایا اللہ تعالی یعنے تم اوسکو
آسان گمان کرتے ہو اور اللہ کے نزدیک بہت بڑا ہے۔ اور فرمایا بیشک رب تیرا گہات مین ہے
فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر حلال کہلا ہے اور حرام بہی کہلا ہے حلال و حرام کے درمیان
دو طرفہ ملتے ہوین شبہے کی چیزین ہین اونکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو شبہون سے بچا وہ اپنے
دین اور آبرو کو سلامت لیگیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بہی پڑا جیسے وہ چرانیوالا کہ
رمنے یعنے روکے زمین کے آس پاس چرانیوالا ہے قریب ہے کہ کبہی رمنے کو بہی چرنیگے
جانو کہ البتہ ہر بادشہ کا ایک رمنہ ہی ہوتا کہ خدا کا رمنا اوسکے حرام کی ہوئی چیزین ہین۔
جان رکہو کہ بیشک بدنمین ایک گوشت کا ٹکڑا ہے جب وہ سنورا تو سب بدن کو سنور جاتا ہے
جب وہ بگڑا تو سارا بدن بگڑا یاد رکہو کہ وہ ٹکڑا دل ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

ف یہ حدیث بڑے کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب موجود ہی اوسکو خوب
یاد رکہنا چاہئے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح پر ہین حرام و حلال و شبہ دار جو چیزین حلال ہین
وہ قرآن و حدیث مین صاف کہلے ہین سب مسلمانون پر مشہور ہین جیسے کہیتی سوداگری
مزدوری گاے بکری اونٹ کا دودہ شہد میوے اور جو حرام ہین وہ بہی مشہور ہین
جیسے ناحق قتل شراب۔ سور۔ جوا۔ حرام کاری۔ چوری۔ دغابازی۔ جہوٹ۔ اسطرح
اور چیزین اون سب کو حرام جانتے ہین جاہل تک بہی اور شبہ دار چیزین یعنے کچہ حلال بہی
میل رکہتی ہے۔ اور حرام سے بہی جیسے کہ کوئی چیز کو تو اپنے گہرمین پاوے لیکن تجہکو یہ

معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے
قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہ پڑی کہ حلال ہی یا حرام۔ یا عالمونکا اوسمین اختلاف ہو۔
کوئی حلال بتاتا ہو اور کوئی حرام تو چھوڑ دے ہرگز نہ کرے اسمین دین کا بچاو ہی اسوسطی کہ
شاید وہ حرام ہو اور نہین تو حب شبہ والی چیزون مین آدمی پڑا لو ہوتے ہوتے حرام چیز مین
بھی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اوسیکا نام ہے کہ آدمی شبہو لنسی بچے۔
پھر حضرت نے فرمایا کہ تقوی فقط ظاہر ہی کی صفائی کا نام نہین تقوی کا مقام دل ہی یعنے
جب دل مین ایمان رچا اور اوسکی رضامندی کا خوف جی مین سمایا تو آنکھہ کان ہات
پاؤن سب خود بخود سنور جاتے ہین اسواسطے کہ دل بادشاہ ہی تمام بدن کا پھر اگر دل ہی
بگڑا یعنے حرص اور فسق اور فجور اوسمین جما تو سارا بدن بگڑا آنکھہ رنڈیان گھورتے ہین کان عیب
اور باجون کی آواز پر غش ہین زبان لقمہ حرام چٹ کر رہی ہی۔ نہ موت کا کچھہ غم ہی نہ قیامت کا
کچھہ ڈر ہی۔ الٰہی اپنا خوف ہمارے دلون مین ڈال اور ان بلاؤن سی ہمکو نکال۔ آمین
روایت ہی کہ نبی صلعم کو ایک چھوارہ راہ مین پڑا ملگیا آپ نے فرمایا اگر مجھے اسکا صدقہ سے
ہونیکا خوف نہوتا تو مین اوسکو کہا لیتا متفق علیہ معلوم ہوا کہ شبہ والی چیز سے بچنا
درست ہی اور فرمایا حضرت نے برّہ وہ کام ہے جسکے طرف تیرا نفس اور دل اطمنان
کرجاے اور اثم یعنے گناہ وہ کام ہی جو تیرے نفس کو اوسمین تردد اور شک ہوا اور تیرے
دلمین اوسکے طرف سے تردد اور اضطراب ہوا اگرچہ لوگ تجھے فتوے دیدین یہ حدیث
حسن ہے۔ روایت کی احمد اور دارمی نے اپنے دونو مسند مین۔

باب اٹھائیسوان زمانہ اور لوگون کے فاسد ہونیکے وقت اور دین مین فتنہ ہونے کے خوف سے

حرام اور شبہات وغیرہ مین واقع ہونیکے خوف سی کنارہ کشی کے استحباب کی بیان مین۔
فرمایا اللہ تعالی کہ اللہ کے طرف بھاگ جاو مین تم کو اوس سے ڈر سنانے والا ہون۔

حدیث اللہ تعالی دوست رکھتا ہے پرہیزگار مالدار گمنام بندہ کو۔ مسلم۔
ف یعنے مالداری کے ساتھہ پرہیزگاری اور گمنامی اور گوشہ گیری مشکل ہے اسواسطے
خدا کو پسند ہے فساد کے وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

باب انتیسوان قناعت اور عفاف اور معاش مین میانہ روی اور خرچ کرنیکے بیان مین اور بلا ضرورت سوال کرنیکی مذمت مین

فرمایا اللہ تعالے نے یعنے سورہ ہود کے پہلے رکوع مین نہین کوئی جاندار زمین مین مگر اوسکا
رزق اللہ پر ہے۔ اور فرمایا سورہ بقر کے تیسرے رکوع مین دنیا ہے اون مفلسون کو جو
اٹک رہے ہین اللہ کی راہ مین چل پھر نہین سکتے ملک مین سمجھے اونکو بیخبر آدمی محفوظ
اونکے نہ مانگنے سے تو پہچانتا ہے اونکو اونکے چہرہ سے۔ نہین مانگتے لوگون سے لپٹ کر۔
اور فرمایا سورہ فرقان کے چھٹوین رکوع مین کہ وہ جب خرچ کرنے لگین نہ اُڑائین اور
نہ تنگی کرین اور ہے اوسکے بیچ سیدہی گذران۔ اور فرمایا سورہ الذاریات کے
تیسرے رکوع مین اور مین نے جو بنائے جن اور آدمی سو اپنی بندگی کو مین نہین چاہتا ہون
اونسے روزینہ اور نہین چاہتا کہ مجھکو کھلائین۔
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غنا مال کی بہتایت سے حاصل نہین ہوتی۔
غنا نفس و دل کے غنی ہونے سے ہوتی ہے متفق علیہ۔
اور فرمایا بیشک نجات پائی اوس شخص نے جو مسلمان ہوا۔ اور بقدر کفاف رزق دیا گیا
اور اللہ تعالی نے جو کچھہ اوسکو دیا ہے اوسکے ساتھ اوسکو قانع بنادیا روایت کی
مسلم نے ف جو مال کو نفس کی سخاوت سے حاصل کرے اوسکے لئے اوسمین برکت کیجاتی ہے
اور جو نفس کی طمع سے حاصل کرے اوسکے لئے برکت نہین کیجاتی۔ ہاتھ اوپر کا یعنے دینے والے کا
نیچے والے کے ہاتھ سے لینے والے سے بہتر ہے۔ جو شخص بچے سوال کرنے سے بچاتا ہے اللہ

اور محتاج نہین کرتا لوگونکا اوسکو۔ فاقہ مین مانگنا درست ہی جمع کرنیکے واسطے نہین جو محتاج لوگ سوال نہین کرتے اونکے دینے مین زیادہ تر ثواب ہی۔ گدائی فقیرون سی اونکا حق مقدم ہے اونکے حق سی اسواسطے کہ اُنہون نے گدائی کو اپنا پیشہ مقرر کیا ہے۔ اگر ایک مقام پر نہ پاینگے دوسرے مقام سی مانگ لائینگے اور وے بیچارے بے زبان خواہ دنیا کی غیرت سی خواہ توکل و قناعت سی۔ اگر کوئی سوال کرے تو بادشہ سی سوال کرے۔ یا امر ضروری کا سوال کرے۔ غرض سوال کرنا منع ہے۔ اور آیا ہے کہ سوال کرنا کسیکو حلال نہین مگر تین شخص کو ایک کہ ضامن ہووین کا لیس درست ہی اوسکے لئے سوال بشرطیکہ مبالغہ نہ کرے مانگنے مین پھر سوال نہ کرے۔ دوسرا جسکا مال کسی آفت سماوی یا ارضی سے ہلاک ہوگیا ہو اوسکو اسقدر سوال کرنا حلال ہی جس سی اوسکی معاش کا قوام ہوجاوی یا فرمایا دفع کرے محتاجی کو اور حاجت دوائی ہو لسبب اوسکے زندگانی مین تیسرا وہ کہ جسکو فاقہ آجای اور تین آدمی عقلمند اوسکی برادری کے کہدین کہ فلانے کو فاقہ آگیا ہے۔ اوسکو بھی اوسیقدر سوال کرنا حلال ہے جس سی اوسکی معاش ٹھیک ہوجاوے ایسے تین شخصون کے سوای سوال کرنا حرام ہے

باب تیسوان بغیر سوال اور بغیر حرص کرنیکے اگر کوئی کچھہ دی اوسکی لینے کے جواز مین

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رض کو عطا دیا کرتے تھے وہ عرض کرتے تھے کہ آپ ایسے شخص کو دین جو مجھسے زیادہ محتاج ہو آپنے فرماتے کہ جب تجھی بدون سوال کے یہ مال ملجاوے تو لے لیا کر پس داخل کر تو اوسکو اپنے مال مین پھر اگر تیراجی چاہے تو کھالیا کرے۔ اگر تیراجی چاہے صدقہ کردیا کر۔ اور جو بدون سوال کے نہ ملے تو اپنے نفس کو اوسکی طلب مین تکلیف مت دے۔ اسواسطے چاہئے کہ کسی سے کچھہ نہ مانگا کرے اگر بدون سوال کے کوئی چیز اوسکو پہونچے تو رد نہ کرے متفق علیہ۔

فصل اکتیسوین اپنی ہاتھہ کی کمائی سی کھانے اور سوال عطیات ملینی بچنے کی ترغیب مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ جمعہ مین جب نماز ادا کیجاے تو پہیل جاؤ زمین مین اور اللہ تعالی سے رزق طلب کرو
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی تم مین سے اپنی رسّی لیکر پہاڑ سے لکڑیکا بنڈہ اپنی پشت
اُٹھا کر لاوے اور اوسکو فروخت کرے پس اللہ تعالی اوسکی منہ کو بچائے (یعنے سوال کرنے سے) یہ کام اوسکے لیے
بہتر ہے اس سے کہ لوگون سے سوال کرے۔ لوگ اوسکو دین یا نہ دین روایت کی
بخاری نے۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت داؤد علیہ السلام سے اپنی ہاتہونکی
کمائی سے ہے کہا یا کرتے تھے روایت کی بخاری نے۔ ف باوجودیکہ بادشاہ تھے اپنی کسب
اور محنت سے کہاتے تھے۔ اور اوسی روایت مین ہے کہ حضرت زکریا علیہ السلام بڑہئی کا کام کیا کرتے تھے۔

باب تیسوان بخل اور حرص سے نفی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۃ اللیل مین جو شخص بخل کرے او مستغنی ہوجاے اور جنت کی تکذیب کرے
ہم اوسکے لئے دوزخ کا عذاب تیار کرینگے۔ اور جب وہ ہلاکت مین ہوگا تو اوسکا مال اوسکو کچہ
فائدہ ندیگا۔ اور فرمایا سورۂ حشر کے پہلے رکوع مین جو شخص نفس کی حرص سے بچایا گیا ہے ہین
نجات پانیوالے۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ظلم کرنے سے بچ جاؤ کہ ظلم قیامت کی دن
اندہیرے ہونگی اور حرص سے بچ جاؤ کہ حرص نے تم سے پہلے لوگون کو ہلاک کردیا اونکو خونریزی
اور محرمات کو حلال سمجھنے پر آمادہ کردیا کہ انہون نے یہ کام سہل سمجھا اور اوسکے مرتکب ہوگئے

باب تیتیسوان زہد یعنے بے رغبت ہونے اور تقلیل یعنے دنیا مین تہوڑے پر راضی ہونے کی رغبت اور فقر کی عظمت کے بیان مین

زہد ترک کرنا اوس چیز کا ہے جو آخرت مین نفع دینے والی نہو اور ورع ترک کرنا اوس چیز کا ہے
جسکی مضرت کا آخرت مین خوف ہو یعنے خوف ہو کہ آخرت مین ضرر کریگی اور حضرت امام
غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ دنیا سے انقطاع اگر بسبب اوسکے ہو کہ دنیا اوس سے

خود بخود دو ہو جاوے تو فقر ہے ۔ اگر بسبب اوسکے ہو کہ آدمی اوسکا انقلاب و بے ثباتی سمجھکر اوس سے کنارہ کش ہو جاوے تو زہد ہے ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ ألهٰكم غفلت مین رکھا تم کو بہتایت کی حرص نے جب تک جا دیکھین قبرین کوئی نہین آگے جان لوگے کوئی نہین آگے جان لوگے کوئی نہین اگر جانو تم یقین کرکر ۔ اور فرمایا یہ دنیا کا جیتا تو یہی ہے جی بہلانا اور کھیلنا اور پچھلا گھر جو ہے سو وہی ہے جینا اگر یہ سمجھ رکھتے ۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو یعنے فرمایا خدا کی قسم ہے مجکو تم پر محتاج ہو جانیکا ڈر نہین لیکن مین ڈرتا ہون کہ تم پر دنیا کی کشائش کیجاوے جیسی پہلے امتون پر کشائش کیگئی سو تم دنیا مین حرص اور حسد نہ کرو جیسے اُنہون نے کیا پس تم کو دنیا ہلاک کرے جیسے اونکو ہلاک کیا ۔ متفق علیہ ۔

اور فرمایا جس چیز سے مین اپنے پیچھے تم پر خوف کرتا ہون وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی تازگی اور زینت اور زیبائش کی کشائش کیجاوے ۔ متفق علیہ ۔

اور فرمایا دنیا ہری بھری میٹھی ہے اور بتحقیق اللہ خلیفہ کرنیوالا ہے تم کو پس دیکھتا ہے کہ کسطرح عمل کرتے ہو تم پس بچو دنیا سے اور بچو عورتون سے ۔ مسلم ۔ اور فرمایا الٰہی سچی زندگی نہین مگر آخرت کی زندگی ۔ متفق علیہ ۔ ف یعنے عیش محبوب مرغوب آخرت کی زندگی ہے جسمین کسیطرح کی تکلیف نہین اور نہ وہ تمام ہونیوالی ہے بلکہ اوسکو دوام ہی ہوگا ۔

اور احادیث مین لالچی حریص کی نہایت ہی مذمت آئی ہے لالچی کو بندۂ دینار و درہم اور بندۂ پوشاک اسواسطے فرمایا کہ لالچ اور حرص کے سبب اوس سے دینداری اور خدا کی بندگی نہین ہو سکتی شب و روز اوسکی عمر دنیا حاصل کرنے مین بسر ہوتی ہے حقیقت مین وہ خدا کا بندہ نرہا دنیا کا بندہ ہو گیا ۔ اور جو حضرت نے دنیا کو مومن کا قیدخانہ ہی فرمایا ہے وہ کئی طرح سے ہے اول یہ کہ مومن اگرچہ بادشاہ ہو لیکن دنیا فنا اور تشویش سے خالی نہین دوسری یہ کہ گناہ مین گرفتار ہونیکا ڈر اور خاتمہ کا کھٹکا اور عذاب قبر اور قیامت کے حساب و کتاب کا خوف ایماندار کو ہر دم سامنے موجود ہے تو اوسکو زندگی کا لطف کہان

تیسری یہ کہ ادنی ایماندار کا مکان بہشت مین تمام دنیا کا دہچند ہوگا تو اوسکی لسنبت دنیا قیدخانہ ہے
اور کافر کے حقمین دنیا اسواسطے بہشت ٹھری کہ اسکو آخرت کا ایمان نہین وہ جانور کی طرح
سے بے قید رہتا ہے بلا قید عیش کرتا ہی جسطرح دنیا کو پاتا ہے جمع کرتا ہے۔ علاوہ اوسکی اصلی مکان
کافر کا دوزخ ہے تو اوسکے مصیبت اور عذاب کے روبرو زندگی اگرچہ کمال تکلیف سی گذرتی ہو
بہشت کے برابر ہے۔ دنیا کے حاصل کرنیمین ایسا توغل نہ کرین جس سے تم کو دنیا کی محبت ہو جاے
کہ اس سی ہلاک کو پہونچ جاوگے۔ اور فرمایا حضرت صنے کہ فتنہ یعنے امتحان میری امت کیلیے
مال ہے جو عبادت سی غافل کر دیتا ہے۔

باب چوتیسوان بخشش اور سخاوت اور نیکی کی جگہون مین اللہ تعالے پر اعتماد کرکے خرچ کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے تم جو مال خرچ کرتے ہو اوسکا عوض دیتا ہے۔ اور فرمایا جو مال خرچ کروگے
سو تمہارے نفسون کے لئے ہے اور تم خرچ نہین کرتے مگر اللہ تعالی کی خوشی طلب کرنیکو اور
جو مال تم خرچ کروگے تم کو پورا دیا جائیگا۔ اور تم پر ظلم نہ کیا جائیگا۔ اور فرمایا تم جو مال خرچ کرو اللہ اوسکو جانتا ہے
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کی آگ سے بچو اور کھجور کی پہانک ہی دیکر سہی
متفق علیہ۔ **ف** یعنے کمتر خیرات بھی دوزخ سے بچاتی ہے۔ اور روایت ہی جابر رضی اللہ عنہ سے
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کوئی چیز نہین مانگی گئی کہ آپ نے اوسکو لا کہا ہو
متفق علیہ۔ **ف** ۔ **شعر** ز خود لا نرود بر زبان او ہرگز۔ مگر در اشہدان لا الہ الا اللہ
اور فرمایا کوئی دن نہین چڑہتا مگر ہر دن دو فرشتے نازل ہوتے ہین ایک دعا کرتا ہے
کہ یا اللہ اللہ کی راہ مین خرچ کرنیوالے کو مال خرچ ہوگئے کی جگہ اور عطا کر اور دوسرا کہتا ہے
یا اللہ بخیل کے مال کو تلف کر متفق علیہ۔ اور فرمایا خرچ کر اے بیٹے آدم کے تجھپر خرچ
کیا جائیگا۔ **ف** یعنے اللہ کے ہان سی بدل ملیگا اوسکا دنیا اور آخرت مین۔
اور حدیثون مین آیا ہے کہ اسلام کے عمدہ خصلتون مین سے یہ کہ تو کھانا کہلا وے فقیر اور

ناواقف کو یعنے سب کو اور السلام علیکم کہا کرے متفق علیہ۔

باب پینتیسواں اللہ تعالی کا ذکر کرنیکی فضیلت کے بیان میں ٹوٹ

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ عنکبوت کے پانچویں رکوع مین اللہ کی ذکر کرنا بہت بڑا ہے
اور فرمایا سورۂ بقر کے اٹھارویں رکوع مین تم مجھے یاد کرو مین تم کو یاد کرونگا۔ اور فرمایا
سورۂ اعراف کے چودہویں رکوع مین کہ یاد کرتا وہ اپنے رب کو گڑگڑاتا اور درتا اور پکارتے
اور کم آواز بولنے مین صبح اور شام کے وقتون مین اور مت رہ بیخبر۔
اور فرمایا سورۂ جمعہ کے دوسرے رکوع مین اللہ کو بہت یاد کرتا تم کو نجات حاصل ہو۔
اور فرمایا سورۂ احزاب کی پانچوین رکوع مین مسلمان مرد مسلمان عورتین الی قولہ اور اللہ کو
بہت یاد کرنیوالے مرد اور اللہ کو بہت یاد کرنیوالے عورتین اللہ نے اونکے لئے مغفرت
اور بڑا اجر تیار کیا ہے۔ اور فرمایا اسی صورت کے چھٹوین رکوع مین۔ اے ایمان والو یاد کرو
اللہ کو بہت سے اور پاکی بولو اوسکی صبح وشام۔ اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
دو کلمہ زبان پر ہلکے ہین میزان مین بھاری ہونگے اور رحمان کو پیارے ہین وہ یہ ہین
سُبْحَانَ اللهِ بِحَمْدِهٖ وَسُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ متفق علیہ۔
اور فرمایا سُبْحَانَ اللهِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ اور اَللهُ اَكْبَرُ کہنا
مجھکو محبوب تر ہے دنیا کی سب چیزون سے یہ کلمات بہت پیارے ہین مسلم۔
اور فرمایا جسنے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ
وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ دن مین سو مرتبہ کہے اوسکے لئے دس غلام آزاد کرنیکی
برابر ثواب ہوگا۔ اوسکی سو نیکیان لکھے جاوینگے اور سو برائیان مٹائے جاوینگے اوس دن
شام تک شیطان سے اوسکی حفاظت ہوتی ہے جو کام اوسنے کیا ہے اوس سے افضل کسی نے
نہ کیا مگر جسنے اوس سے زیادہ کیا ہو۔ یعنے جسنے سو سے زیادہ یہ کلمہ پڑہا ہو۔

اور فرمایا جو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ دنمین سو بار کہا کرے اوسکے گناہ دور کیجاتی ہین اگرچہ
دریا کے کف کی برابر یعنے بہت ہون متفق علیہ۔ **ف** یہ دوسری تسبیح اول روز پڑھنا بہتر ہے
آیا ہے کہ حضرت اپنی نماز کے بعد تین بار استغفر اللہ اور اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ پڑھا کرتے اور ہر نماز کے بعد ۳۳ بار ۳۳ بار تسبیح اور تحمید
اور ۳۴ بار تکبیر کہتے بعد اوسکے ایک بار فرماتے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ
لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہتے اسکے پڑھنے سے اگرچہ بہت گناہ ہون
بخشے **ف** معلوم ہوتا ہے کہ نمازون کی اوقات دعا اور ذکر کیلئے افضل ہین اونمین دعا کے
قبول ہونیکی زیادہ امید ہے اور فرمایا کہ سجدہ کی حالت مین بندہ اپنے رب سے بہت قریب ہوتا ہے
پس اسی حالت مین دعا بہت کیا کرے۔ اور فرمایا اللہ تعالی کہ مین اپنے بندہ کے گمان کے
پاس ہون جیسا گمان کہ وہ میرے ساتھ رکھے اور جب بندہ مجھے یاد کرتا ہی تو مین اوسکے ساتھ
ہوتا ہون۔ اگر بندہ مجھے اپنے جی مین یاد کرتا ہے تو مین بھی اوسکو اپنے مین یاد کرتا ہون
اور اگر وہ مجکو مجمع مین یاد کرتا ہے تو مین اوسکو ایسے مجمع مین یاد کرتا ہون کہ اوسکے مجمع سے
بہتر ہے۔ یعنے فرشتے اور ارواح انبیاء متفق علیہ۔ **ف** اس حدیث مین ذکر کی فضیلت ہے
نیک عمل کی ترغیب ہے جس سے حسن ظن خدا سے حاصل ہوا اور یہ نہین کہ گناہ ہونپر تو اڑجائے
اور کہے خدا مجھکو ضرور بخشیگا اسواسطے کہ اسکا نام رجا و حسن ظن نہین بلکہ یہ باطل آرزو
اور شیطانی وسواس ہی۔ جیسے کوئی بدون جوتے بوئے کے خرمن کی آرزو رکھے تو سودائے اور
دیوانہ سمجھا جائیگا۔ اور فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب ذکرونمین افضل ہے۔ ترمذی۔ یہ
ف دستور ہی کہ اجر بقدر مشقت ہوا کرتا ہے۔ لیکن بعضے اعمال تھوڑے ہوتے ہین اللہ تعالی
اونپر ثواب بہت عطا فرماتا ہے اور اللہ کا ذکر سب سے افضل اسلئے ہی کہ دوسرے اعمال وسائل
اور وسائط ہین اور مقصود بالذات اللہ تعالی کا ذکر ہے۔ اللہ کی یاد کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ
اور بے وضو اور جنبی اور حائض کو مگر قرآن کہ حائض کو پڑھنا جائز نہین ہے اور احادیث سے ذکر کی بڑی فضیلت

ثابت ہوتی ہے تو ثابت ہوا کہ نیکوں کی صحبت آخرت مین کام آیگی حدیث حضرت جب سونے پر
آتے تو کہا کرتے بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ اَحْيٰى وَاَمُوْتُ یعنے تیرے نام کے ساتھ زندہ
ہوتا ہون اور مرتا ہون یعنی جاگتا ہون اور سوتا ہون۔ اور جب جاگتے تو کہا کرتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ یعنے سب تعریف اللہ کو ہے جس نے
ہمکو جلایا پیچھے مارنے کے یعنے سلانے کے اور اسی طرف پھر کر جانا ہے بخاری **ف** ہر وقت
اور ہر حالت مین حضرتؐ نے ایک ذکر کیا کرتے تھے جو کتب ادعیہ اور احادیث خصوص
حزب المقبول سے ظاہر ہے غرض یہہ تھی کہ ہر طرح اپنے رب کو یاد کرے۔ خدا کے
ذکر کی اتنی بڑی فضیلت ہے کہ ذاکر کو چارون طرف سے فرشتے گھیر لیتے ہین تاکہ ذکر کی برکت مین
شریک ہون اور خدا کی بیشمار رحمت اون پر نازل ہوتی ہے اور دل مین لذت اور
چین حاصل ہوتا ہے خدا تعالی اون کا ذکر عرش پر کرتا ہے کہ فلانے میرے بندے اس گھڑی مین
جو مجھ کو یاد کرتے ہین۔ قرآن و حدیث پڑہنا خدا کا نام لینا لوگون کو وعظ او نصیحت کرنا
درود اور کلمہ پڑہنا نماز پڑہنا یہہ سب ذکر مین داخل ہین۔ اور مکنہ وہ ہے جس سے
دل کو سکون اور صفائی حاصل ہو اور ظلمت نفسانی دلسے دور ہو اور رضائے رحمانی
نازل ہو ذکر کی لذت آدمی کو حاصل ہو۔ اور آیا ہے کہ حضرتؐ اور حضرت کے اصحاب
بھی ذکر الٰہی کرنے کے وقت حلقے کے طور پر بیٹھا کرتے تھے اور اس حلقے کی فضیلت آئی ہے
بلکہ اللہ تعالی نے فرشتون مین فرماتا ہے کہ دیکھو باوجود نفس و شیطان کے مانع ہونے کے
یہہ میرے بندے میرے ذکر مین مشغول ہین یہہ لوگ تم سے زیادہ تعریف کے مستحق ہین کہ
تمکو مانع کوئی نہین مسلم **ف** ذکر الٰہی کی فضیلت مین اور ذکر صبح و شام کے آیات و احادیث
صحیحہ سے بہت آئے ہین مطولات مین دیکھئے۔ فرمایا اللہ تعالی سورہ اعراف مین
مذکور ہوا۔ اور فرمایا سورہ طٰہٰ مین پاکی بول خوبیان اپنے رب کے پہلے سورج نکلنے اور پہلے
ڈوبنے کے۔ اور فرمایا سورہ نور کے پانچوین رکوع مین اون گھرون مین کہ اللہ نے

حکم دیا اونکو بلند کرنیکا اور وہان اوسکا نام پڑہے کا یاد کرتے ہین اوسکے وہان صبح و شام وہ مرد کہ
نہین غافل ہوداکرنے مین اور نہ بیچنے مین اللہ کی یاد سے اور نماز کہڑی رکہنے سے اور زکوۃ
دینے سی ڈر رکہتے ہین اوس دن کا جسمین اولٹے جاینگے دل اور آنکہین ۔ اور فرمایا سورۂ
ص کے دوسرے رکوع مین ہمنے تابع کئے پہاڑ اوسکے ساتہ پاکی بولنے شام اور صبح کے
اور بزرگون سے ذکر اللہ کی کثرت کے فضیلت مین سواے آیات و احادیث کی بہت سے
اقوال منقول ہین آیا ہے کہ ایک بزرگ وقت مونڈانے لبون کی کچہہ پڑہتے تہے حجام نے
کہا ٹہر جاؤ لب کٹ جایگا اونہون نے کہا ہونٹ کا کٹنا میرے نزدیک سہل ہے ذکر اللہ کے
ترک سے ۔ اور ایک بزرگ تہے کہ انہون نی روٹی کہانا چہوڑ دی تہے ستو بناکر رکہی تہی کہ
جلد پیکر ذکر اللہ مین مشغول ہو جاؤن کہ روٹی کے کہانے مین دیر تک ذکر اللہ سے باز رہنا
پڑتا ہے ۔ ذکر اللہ کا منحصر کچہہ کلمون اور تسبیحات وغیرہ ہی پڑہنے پر نہین ہے بلکہ جو
اوامر بجا لاتا ہے اور نواہی سے بچتا ہے وہ ذاکر ہی اللہ کا بقول کسی بزرگ کی شعر
ذکر گفتن ہمہ آن نیست کہ گوئی اللہ ذکر آنست کز و یاد کنی وقت گناہ ۔ اور مستعد ہو
اللہ تعالی کی معرفت کیلئے لیکن پہلے مشغول ہونیکے اوسمین واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے
کچہہ علم عقاید کا کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب سنت جماعت کے اور بچے اوسکی
سبب سے مشابہت سے بدعتون کی اسلئے کہ جبتک قلب مکدر رہتا ہے ساتہ ظلمت بد
اعتقادیہ کے نہین منور ہوتا ہے ساتہ انوار اذکار کے اور واجب ہی اوسپر یہ کہ حاصل کرے
پہلے اوسکی علم فقہ سے اسقدر کہ درست ہون بسبب اوسکے اعمال اوسکے موافق شریعت مطہرہ
والا سبقت کرنا عالی امور کیطرف پہلے مضبوط کرنے اصول اوسکے کے اور ضبط کرنی طریقون
اوسکے کے عجلت شیطانیہ ہے اور شہوت نفسانیہ کہ باعث ہوتی ہے فضیحت کی دنیا اور
آخرت مین اسلئے کہ کبہی فریب کہاتا ہے اوسکا کرنیوالا بسبب خیالات نفسانیہ کے اور
مکرون شیطانیہ کے اور گمان کرتا ہے اونکو کرامات اور وہ حقیقت مین استدراج ہوتے ہین

اور سبب طرح بطرح کے گمراہیون کا اسلئے کہ جو کوئی مشغول ہوا ساتھ ذکر و ریاضت کے پہلے
حاصل کرنا اسقدر علم و عقاید کے کہ جس سے درست ہو اعتقاد بموجب مذہب اہلسنت و جماعت کے رہیگے
اوسکے سبب سے مشابہت سے بدعتون کی اور پہلے حاصل کرنے فقہ کے کہ جس سے درست ہو اعمال
اوسکے موافق شریعت مبارک کی نہین بعید ہے یہ کہ واقع ہوا سکے لئے کشف جس سے واسطے
بعض چیزونکے یا کوئی امر خارق خوارق عادات سے بمقتضای ریاضت کی یا دکھانے شیطان کے
کہ جیسے منقول ہین بہت سے ایسے چیزین بعضی ریاضت کے کرنیوالے کافرون سے پس گمان کرے کہ
یہ ولایت و کرامت ہین حالانکہ وہ حقیقت مین ہون استدراج نہ کرامت و ولایت پس نہایت
واجب ہی بندہ ذکر کرنیوالے پر یہ کہ عقاید و فقہ سیکہکر گردانے تمام اعمال اپنے کو موافق احکام
شرع کے جب تک کہ زندہ اور عاقل ہے اور نہین جائز ہے اوسکے لئے یہ کہ کرے کوئی عمل
مخالف احکام شرع کے کسی وقت مین۔ احکام شرع کے دو قسم پر ہین ایک تو متعلق ہین ساتھ
ظاہر کے کہ وہ بدن ہی اور دوسری متعلق ہین ساتھ باطن کے کہ وہ دل ہی اور ہر ایک ان دونون
دو نوع پر ہین۔ ایک تو اون دونون مین سے وہ ہی کہ واجب ہی کرنا اوسکا اور دوسرا وہ ہی کہ
واجب ہی ترک کرنا اوسکا پس تمام احکام شرع کے چہار ہوے پس اوس قسم سے کہ متعلق ہے
ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی کرنا اوسکا پڑہنا دو کلمون شہادت کا ہی یعنے اشہد ان
لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدًا عبدہ و رسولہ اور برپا کرنا نماز کا اور دینا زکوۃ کا اور روزے
رکھنا رمضان کے اور حج بیت اللہ کا اور جہاد کرنا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ
ذالک فرائض و واجبات اور اوس قسم سے کہ متعلق ہے ساتھ ظاہر کے اور واجب ہی
ترک کرنا اوسکا قتل ہے اور زنا اور اغلام کرنا اور چوری کرنا شراب پینا غیبت کرنا
اور چغلخوری اور جھوٹ بولنا اور نظر کرنا طرف اوس چیز کے کہ حرام ہے دیکھنا اوسکا
اور سننا اوس چیز کا کہ حرام ہے سننا اوسکا وغیرہ ذالک محرمات و مکروہات مشتبہات
و مشتبہات اوس قسم سے کہ متعلق ہے ساتھ باطن کے اور واجب ہی کرنا اوسکا توبہ اور اخلاص

توکل صبر شکر خوف اور امید رکہنا وغیرہ اخلاق حمیدہ وخصائل جمیلہ اور اوس قسم سی کہ متعلق
ساتہ باطن کے اور واجب ہے ترک کرنا اوسکا کبر ہے اور عجب اور ریا اور حسد بغض کینہ وغیرہ
ذالک اخلاق ذمیمہ اور خصائل شنیعہ۔ پس جسنے خلاف کیا ایک حکم کا اون چارون احکام میں سے
اُسنے نافرمانی کی اللہ تعالی کی اور مستحق ہوا اوسکے عذاب کا پس نہین ہوگا وہ اہل ولایت
وکرامت سی یہ بیان مجالس الابرار کے پہلے مجلس مین سے بطریق اختصار کے لکہا گیا ہے
موافق آیات واحادیث کے۔ اور جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی کی قدرت کے نشانیونکے
دیکہنے سے اور اوسمین فکر کرنے سے بڑا فائدہ ہوتا ہے چنانچہ منقول جمہور علما سے ہے کہ ذکر کرنا
پانچ وجہون سے ہے۔ ایک تو فکر کرنا اللہ تعالی کے قدرت کی نشانیون مین کہ وہ آسمان
و زمین وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے اوس سی توحید اور یقین۔ دوسرا ذکر کرنا اللہ تعالی کی
نعمتون مین پیدا ہوتی ہے اوس محبت اور شکر۔ تیسرا فکر کرنا اللہ تعالے کی وعدہ مین
پیدا ہوتی ہے اوس سے رغبت نیک کامون کی۔ چوتھی فکر کرنا اللہ تعالے کی وعید مین
یعنے ڈرانیمین پیدا ہوتا ہے اوس سے خوف الٰہی۔ پانچوان ذکر کرنا بیچ تقصیر نفس کے
طاعت سے باوجود احسان الٰہی کے پیدا ہوتی ہے اوس سے حیا۔
جاننا چاہئے کہ عبادتین بعضے اونمین سے وہ ہین کہ ممکن ہے جمع کرنا درمیان مین اونکے
جیسے روزہ نماز اور قرارت اور بعض اونمین سے وہ ہین کہ نہین ممکن ہے جمع کرنا درمیان
اونکے مثل قرات اور ذکر کے اور مثل مستعد ہونیکے واسطے حقوق پہونچانے لوگون کے
اور نماز کے پس لایق ہے کہ ہووے بہت ضروری کامون تیرے سے تقسیم کرنا اپنے وقتونکا
طرح بطرح کے بہلائیون پر صبح سے لیکر شام تک۔ یعنے ہر ہر وقت ہر ہر نیکی کے لیئے
مقرر ہو اور جانے تو کہ تحقیق مقصود عبادات سی مضبوط کرنا انس کا ہے ساتہ ذکر اللہ کے
واسطے رجوع کرنیکے طرف گہر ہمیشگی کے اور الگ ہونیکے غرور کے گہر سے یعنی دنیا سے
پس سعید ہمیشگی کے گہر مین یعنے آخرت مین مگر وہ شخص جو آیا اللہ کے پاس اور

دوست نہ تھا اوسکو اور نہین ہوتا دوست اللہ کا مگر وہ شخص جو پہچانتا ہے اللہ کو اور
بہت یاد کرتا ہے اوسکی یاد اور نہین حاصل ہوتی معرفت اور دوستی مگر فکر و ذکر سے جو ہمیشہ ہو
اور نہین ہوتا ہمیشہ ذکر دل مین مگر ساتھ مذکرات کے اور یہ عبادتین ہین جنہون نے گھیر لیا ہے
وقتون کو نوبت بر نوبت اور اونکے اقسام کے مختلف ہونیکو زیادہ تاثیر ہے ذکر مین اور
نہ ہونے ملال مین اور نہ ساقط ہو جانے مین اوسکے اثر دل سے ساتھ اوس ہمیشگی کے
جو تھی عادات کیطرف۔ اگر تو ہے جاننے والا اللہ کی ذات مین اور مستغرق اوسمین نہین ہے
حاجت تجھکو ترتیب وظیفون کی بلکہ تیرا وظیفہ ایک ہی ہے اور وہ ہمیشہ کرنا ذکر کا ہے
اور مین نہین گمان کرتا تجھکو کہ ہووے تو ایسا پس تحقیق یہ باتین نادرات سے ہین پس جبکہ
نہو تو فریفتہ شیفتہ تب لازم ہے تجھکو کہ ترتیب دیوے تو اپنے وظیفون کو پس ایک
وظیفہ ہے کہ جاگے تو اپنی نیند سے آفتاب کے نکلنے تک اور لایق ہے کہ جمع کرے تو
اوس وقت بزرگ مین بعد الفراغ کے نماز سے درمیان ذکر اور دعا کے اور قراءت
اور فکر کے اسلئے کہ ہر ایک کو اونمین سے اثر ہے دل کے روشن کرنے مین اور
معلوم کر تو اوسکی کیفیت اور تفصیل کتاب بدایۃ الہدایۃ اور ترتیب الاوراد سے جو
منجملہ کتب احیاء العلوم سے ہین اور حصن حصین بھی کافی ہے۔ اسیطرح معمور کرے تو درمیان
طلوع آفتاب کو اور زوال کے اور درمیان زوال و غروب کے اور درمیان مغرب
و عشا کے۔ پس یہ بہتر اوقات سے ہین اسلئے کہ خوشی سوائے اسکے نہین کہ زیادہ ہووے
ساتھ تمیز کرنے وظیفے ہر وقت کی تاکہ ہووے ہر وقت مین ایک عبادت دوسری کہ
منتقل ہو بعض اوسکے سے طرف بعض کے اور یہ اوسوقت ہے کہ ہو تو عابدون مین سے
اور اگر ہے تو معلم یا متعلم یا والی تو مشغول ہونا ساتھ اونکے روشنی مین دل کی افضل ہے
عبادتون بدنی سے بلکہ دین مین علم دینی ہی ہے کہ جس سے حاصل ہوتی ہے شرایع اللہ کے
حکم کی اور وہ نفع جو صادر ہوتا ہے مہربانی کی راہ سے خلق اللہ پر اور اپنے ہی

اگر ہے تو صاحب عیال پیشہ والا تو قیام کرنا سات حقوق عیال کے سات کسب حلال کے
افضل ہے عبادت بدنی سے لیکن تجھکو ان کسب حالتون مین نہین لایق ہے کہ جدا ہو تو
اللہ کی یاد سے بلکہ ہو تو مانند عاشق کے سات معشوق اپنے کے مشغول جس شغل مین کہ
ہو تو بنا بر ضرورت وقت کے پس وہ کام کرتا ہے بدن سے اور غائب ہی اپنے کام سے
حاضر ہے اپنے دل سے سات معشوق اپنے کے منقول ہے ابی الحسن خرقانی رح سے کہ وہ
بنایا کرتے مسیاۃ اور کہتے تھے ہم دئے گئے ہین ہات اور زبان اور دل سو ہات
واسطے کام کے ہے اور زبان واسطے لوگون کے اور دل واسطے حق تعالی **ف**
اعلی درجہ وظیفون مین یہ ہے کہ دل سے مشغول ہو بذکر اگرچہ ظاہر مین کچہ کام کاج کرتا ہو
اسی لئے کہا ہے کسی بزرگ نے دست در کار دل بیار تمام ہوا کلام امام غزالی رح کا
شعر چون با تو شوم مجاز من جملہ نماز ۔ چون بے تو شوم نماز من جملہ مجاز

باب چھتیسوان تفکر کے بیان مین

دل مین دوام کی معرفت کو دوسری چیز یعنے نتیجہ کے حاصل کرنیکے لئے حاضر کرنیکو فکر کہتے ہین
فرمایا اللہ تعالے سورہ سبا کے چھٹوین رکوع مین تو کہہ مین تو ایک ہی نصیحت کرتا ہون
تم کو کہ اٹھہ کہڑے ہو اللہ کے کام پر دو دو ایک ایک پہر فکر کرو۔ اور فرمایا سورہ عمران کے
دوسرے رکوع مین بیشک آسمان وزمین اور رات دن کے اختلاف مین داناؤنکے لئے
نشانیان ہین جو یاد کرتے ہین اللہ کو کہڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے اور آسمان
وزمین کی پیدائش مین فکر کرتے ہین اور کہتے ہین اے رب ہمارے تونے عبث
نہین بنایا تو پاک ہے سو ہمکو بچا لے دوزخ کے عذاب سے۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ
دانا وہ شخص ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرے۔ اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے
اور فرمایا سورہ غاشیہ کے پہلے رکوع مین بہلا کیا نگاہ نہین کرتے اونٹونپر کیسے بنائے ہین

اور آسمان پر کیسا بلند کیا ہے اور پہاڑ و نیر کیسے کھڑے کئے ہین۔ اور زمین پر کیسے صاف بچھائی ہے۔ سو تو سمجھا تیرا کام بھی سے سمجھانا۔ اور فرمایا سورۂ مومن کے کیون نہین سیر کیا زمین پر چلتے پھرتے نہین پس نظر کرین۔ اور فرمایا دوسری جا سے پس سیر کرو زمین پس دیکھو کہ کیونکر ہوا انجام کا ڈرانے کیون کا مقصود یہ ہے کہ اور ونکی بدچالی دیکھکر اپنا حال درست کرو تا تم بھی ویسی خرابی مین گرفتار نہو جاؤ۔ اس نیت سے بامتثال امر آلہی سیر کرنی ویران مکانون کی عجب چیز ہے لوگ سیر کرنیکے لئے دور و دراز راہ طے کر کر جاتے ہین اور ایسے سیر سے غافل ہین۔ اس سے دنیا کی فنا اور مکاری دل مین جمتی ہے۔ اور رجوع دار آخرت کیطرف حاصل ہوتی ہے چنانچہ اس مضمون کے چند اشعار یہ ہین

نظم

جا سیر ذرا کر جو مکانات ہین اُجڑے
کیا ہو گئے جنکے تھے بہت خادم و لالا
کیا ہو گئین وہ پردہ نشین جنکی کنیزین
پہنی ہوئی رہتی تھین سدا اطلس و والا
رہتی تھین پڑی چلمنین جن غرفونکے آگے
پورا ابیگا مکڑی نے وہان آنکے جالا
وہ تھہری چمن سیر کو اب کہان سبز او مین
بلبل نہ وہان ہیگی نہ گل ہیگا نہ لالا
کیا ہو گئے وہ لوگ جو رکھتے تھے تجمل
کچھ بھی ہے نشان اُنکا کہان فوج و رسالا
کرتے تھے جو دعویٰ کہ یہی ملک ہمارا
یہ ملک ہے جہانگیر یہی اس کا قبالہ
ہرگز نہ سمجھتے تھے کہ مخانۂ دنیا
جوبن کے پلا دیوگی پھر زہر کا پیالا
اُٹھتے ہوئی دو لوگ افسوس گئی اُٹھ
جب چھوٹ گئے کچھ نہ لیا زیور و کالا
اس عمر کے گلشن مین خزان آ گئی تیری
ختم ہو گیا جون سرو تیرا راست تھا بالا
جبتک کہ جوان تھا ہی شہوت تھی نگٹ
پیری مین ہوئی تشنگی حرص دوبالا
کرتا ہے وہی جسمین تیری رو سیہی ہو
بس شرما تو ذرا بال تیرے ہو گئے کالا
ہے قرب اجل سوء عمل طول امل والے
ہرگز نہ ندامت نہ ملامت نہ خیالا کو
ہیہات صد افسوس صد افسوس صد افسو
نقارہ ہوا کوچ کا محمل نہ سنبھالا
مشغول ہین دنیا کے ہین منصوبہ و ہنر
سو جسنے نہ کبھی دین کی رہ مین کوئی چالا
سو جسنگی تجھے او گھڑی جب بند گئیں آنکھین
پہنا کے کفن گور مین تنہا تجھے ڈالا
اب مرگ ہے اور گور و قیامت سے غافل
کھلی جائینگی آنکھین جو پڑیگا تجھے پالا
او کس روز قیامت کو کہ کانپینگے الوالعزم
کیا عذر گنا ہونکا بنایا ہے بھلا
الکریم نہوا اپنے گناہون سے تو نادم
کر توبہ زبان سے پھر دل مین ہے لالا
ہوشیار کو اک حرف نصیحت ہے کفایت
کافی نہین نادان کو دفتر نہ رسالہ
کیسے تجھے سمجھاؤن سمجھتا نہین بھالا

باب سینتیسوان مراقبہ کے بیانمین

مراقبہ کے معنے حفاظت کرنیکے ہین یعنے آدمی خطرات وخیالات سے اپنے دل کی حفاظت کرے۔
اور اللہ تعالی کیطرف دل لگاے جب دل اللہ تعالے کی طرف راغب ہوکر ماسوا اللہ سے خالی ہوجاتا ہے
تو اوسوقت یہ عقیدہ پختہ ہوجاتا ہے کہ اللہ تعالی دلکے اسرار پر مطلع ہے کوئی شے کسیوقت اوس سے
غائب نہین جب یہ حالت دلپر غائب ہوجاتی ہے تو جوارح سے اعمال صالحہ خودبخود ظاہر ہونے
لگجاتے ہین اور اعمال بد سے نفرت پیدا ہوجاتی ہے۔

فرمایا اللہ تعالے سورۂ شعراء کے گیارہوین رکوع مین یعنی بھروسہ کر اوس زبردست رحم والے پر
جو دیکھتا ہے تجھکو جب تو اُٹھتا ہے اور نمازیونمین تیرا پھرنا۔ اور فرمایا سورۂ حدید کے اول رکوع مین
وہ تمہارے ساتھ ہے جہان تم ہو۔ اور فرمایا سورۂ عمران کے اول رکوع مین بیشک اللہ پر
کوئی شے مخفی نہین زمین مین اور نہ آسمان مین۔ اور فرمایا سورۂ مومن کے دوسرے رکوع مین
جانتا ہے آنکھون کی خیانت اور جو کچھہ دلون مین ہے۔ معنی احسان کی بھی تو یہی ہے کہ اللہ کی
عبادت ایسی کرے جیسے کہ اوسکو دیکھہ رہا ہے سو اگر اسطرحکا دیکھنا تجھسے نہوسکے تو یون جان کہ
وہی تجھکو دیکھتا ہے۔ اور اسلام کی لغوی معنے استسلام اور انقیاد کے ہین اور شریعت مین
افعال ظاہر شرعیہ کے انقیاد کو اسلام کہتے ہین۔ اور ایمان لغت مین مطلق تصدیق کو کہتے ہین
اور شریعت مین قواعد شرعیہ کی تصدیق قلبی اور اعتقاد دلی اور عمل کرنیکا نام ہے۔ پس معلوم ہوا کہ
ایمان اور اسلام لغتاً اور شرعاً متبائین ہین جیسا حدیث جبرئیل سے ظاہر پایا جاتا ہے مگر
شریعت مین مجازاً ایمان کو اسلام پر اطلاق کیا گیا ہے مثلاً قولہ تعالے اِنَّ الدِّینَ عِندَ اللّٰہِ
الاِسلَام۔ اور ایمان کا اطلاق بھی مجموعہ پر آیا ہے کہ ایمان دل کے اعتقاد اور زبان کے
اقرار اور جوارح کے عمل کا مجموعہ ہے یہ تینوں اطلاق مجاز ہین غرض احسان اس کلام سے
عبادت مین اخلاص کی ترغیب اور خشوع اور خضوع بوجہ کمال کرنا مقصود ہے۔

احسان کے دو معنی ہین ایک تکمیل یعنے کسی شے کو اوسکے کمال تک پہونچانا جیسے

کسی شئے کو سنوار کر کرنا۔ دوسرا ایصال یعنے کسی چیز کو اوس شخص کو پہونچا دینا جس سے وہ منتفع ہوسکے
اس جا پہلی معنی مراد ہین۔ اسلئے اسکا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالی کی عبادت اور اوسکے حقوق کی
رعایت ہر وقت پوری پوری کرنا چاہئے۔ اور اوسکے عظمت وجلال اور مراقبہ سے ایک لحظہ
غفلت روا نہ رکھنی چاہیئے۔ اس مراقبہ مین ارباب قلوب کے دو حال ہوتے ہین۔ ایک یہ کہ اونپر
حق کے مشاہدہ کا غلبہ ہو۔ گویا ہر وقت اوسکو دیکھتے ہین یقین ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
جُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِی الخ مین اسی حال کیطرف اشارہ کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ اونپر اوس حال کا غلبہ ہو کہ
اللہ تعالے اونکو ہر وقت یا خاص عبادت کے وقت دیکھتا ہے یہ دونو حالت اللہ تعالے کے
خشیت ومعرفت کا ثمرہ ہین۔ اللہ تعالی کی عبادت مین آدمی کے تین حالتین ہوتے ہین۔
ایک یہ ہے کہ عبادت مین شرائط اور ارکان ایسے طور سے ادا کرے کہ عبادت اوسکے
ذمہ سے ساقط ہو جاوے دوسری یہ کہ عبادت مین اخلاص کرے کہ اللہ تعالے اوسکی سب
حرکات وسکنات کو دیکھ رہا ہے۔ تیسری حالت مشاہدہ اور استغراق کی ہے اِنْ تَعْبُدَ اللّٰہ
کَاَنَّکَ تَرَاہُ مین اسی حالت کا بیان ہے اور جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اور ارحنا یا بلال مین
اسی حالت کیطرف ایما ہے۔ اور بعضے ظاہری احکام کو شریعت کہتے ہین اور تصفیہ باطن کو
طریقت اور مشاہدہ اور مراقبہ کو حقیقت کہتے ہین۔ الحاصل ایمان اور اسلام اور احسان ان
تینون کا نام دین ہے۔

باب اٹھتیسوان دعا کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے سورۂ مومن کی چھٹوین رکوع مین مجھکو پکارو کہ مین پہونچون تمہارے پکار کو
اور فرمایا سورۂ اعراف کے ساتوین رکوع مین پکارو اپنے رب کو گڑگڑاتے اور چپکے
اوسکو خوش نہین آتے حد سے بڑھنے والے۔ اور فرمایا سورۂ بقر کے تیئسوین رکوع مین
جب تجھ سے پوچھین میرے بندے مجھکو تو مین نزدیک ہون پہونچتا ہون پکارنیکی پکار کو

جسوقت مجکو پکارتا ہے۔ اور فرمایا سورۂ نمل کے پانچوین رکوع مین۔ بھلا کون پہونچتا ہے بیکس کی
پکار کو جب اوسکو پکارتا ہے۔ اُٹھا دیتا ہے برائی۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ دعا وہی ہی عبادت ترمذی۔ **ف** حقیقی عبادات اور اصل بندگی دعا ہی ہے کہ
اسمین عجز و تذلل پایا جاتا ہے جسمین عجز و انکسار ہو اور حضرت اکثر جامع دعا مانگتے تھے
حدیث اللھم ربنا اٰتنا الخ اکثر مانگتے تھے کہ جامع ہے سب مقاصد دین اور دنیا
اور آیت قرآنی ہے۔ طالب صادق اگر وقت مناجات کی خلوت مین بیٹھکر ساتھ صفائی
باطن کے ہر افراد حسنات دنیا اور آخرت کے اور ظاہر و باطن کے تصور کرے تو دیکھے
کیا کچھ ذوق و جمعیت اور نورانیت اور سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اللھم مصرف القلوب
صرف قلوبنا علی طاعتک۔ مسلم۔ یعنے ای دلون کے پھیر نیوالے ہماری دلونکو
تو اپنی طاعت کیطرف پھیر دے۔ اور فرمایا الٰہی تو میرے لئے دین کو درست کر کہ وہ میرے
کام کا بچاؤ ہے۔ یعنے نفس اور مال اور آبرو دین سے محفوظ رہتی ہے۔ اور آخرت کے
عذاب سی نجات حاصل ہوتی ہے۔ اور میری دنیا میرے لئے درست کر کہ اسمین میری زندگانی ہے
اور میری آخرت میرے لئے درست کر کہ اسمین میرا رجوع کرنا ہے۔ اور زندگی کو میری ہر نیکی کے
زیادہ ہونیکا سبب کر یعنے بہت جیون اور نیک کام بہت کرون اور موت کو میری لئی ہر برائی سے
آرام کا سبب کر روایت کی مسلم نے۔ **ف** دنیا کی درستی قوت حلال سے ہوتی ہے جس سے
گذران اچھی طرح بافراغت ہو۔ اور عبادت پر طاقت حاصل ہو۔ اور عبادت مین خلل و تشویش
خاطر جمعی ہوتی ہے یعنے دنیا کی قوت حلال عطا کرا اور آخرت کی درستی یہ کہ اون عملون کی توفیق دے
جس سے آخرت کے عذاب سی نجات حاصل ہو اور آخر جملہ کا یہ مطلب کہ میرے موت کا کلمہ
شہادت اور اعتقاد اچھے اور توبہ پر ہو کہ دنیا کی مشقت سی خلاصی اور آخرت کی راحت کا سبب ہو
حدیث۔ یا الٰہی تو میرے دل مین میری ہدایت ڈالدے اور میرے نفس کی
برائی سے پناہ دے۔ ترمذی۔ **ف** نفس انسان مین ایک لطیفہ ہے جو اخلاق ذمیمہ

اور صفات قبیحہ کا منبع اور مبدا ہے اور روح ایک لطیفہ ہی جو اخلاق وصفات حمیدہ کا معدن
و مبدا ہے۔ اور جب آنکہ رویت کا مبدا ہے اور ناک شم کا محل ہے اور زبان ذائقہ کی
جگہ ہے۔ ویسا ہی نفس اور روح اخلاق ذمیمہ اور اخلاق حمیدہ کے مبدا ہین اور نفس کے
اخلاق وصفات دو چیز سے ہین۔ ایک طیش دوسرا شرہ طیش جہالت سی ہی اور شرہ
حرص سے اور وہ جس چیز سے پیدا ہوا ہے اوسکے موافق اوسمین اوصاف پائی جاتی ہیں
کہا گیا ہے کہ ضعف کا وصف خاک سے ہی اور بخل طین کا تقاضا ہی اور شہوت کا حماء مسنون سے
اور صلصال کا لفخار سے ہے چونکہ فخار مین آگہ کا دخل ہے اسلئے اس وصف مین شیطنت کا
جزو ہے جو خداع اور حیلہ سازی اور حسد اور تعلی وغیرہا کا مبدا ہے جو شخص نفس کے
اخلاق کے اصل و جبلت سے واقف ہوجاے اوسکو معلوم ہوجاتا ہی کہ اللہ تعالی کی
اعانت کے سوا اوسپر غالب ہونیکی اوسکو قدرت نہین اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین
نفس کو تین وصف سے ذکر فرمایا ہے ایک طمانیت کا یٰاَیَّتُہَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ دوسرا
لوامت لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ تیسرا امارہ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ
جب آدمی کا دل سکینہ سے مملو ہوجاتا ہے اوسکو طمانیت کیلئے خلعت سی سرفراز کیا جاتا ہے
کہ سکینہ ایمان کی مضبوطی کا نام ہے اور اوس سے دل کو پکا یقین حاصل ہوجاتا ہے
جب نفس اپنی جبلت اور طبیعت کے دواعے سے اوسکو رغبت اور میلان ہو۔ مگر
طمانیت کے مقام کے طرف بھی خیال رکھے تو اوسکو لوامہ کہا جاتا ہے کہ طمانیت کی مقام کی
فقدان پر آپ کو ملامت کرتا ہے پہر بھی استیلاء دواعی طبیعہ کے سبب اماریت کے
محل کیطرف منجذب ہوجاتا ہے جب وہ اپنی شہوات مین منہمک ہوا اور علم ومعرفت کے
روشنائی سے اوسکو کچھ بہرہ نہو تو اوسوقت اپنی اصلی ظلمت مین مستور و محجوب ہوکر
امارہ کہلاتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ دلمین کبھی روح کی دواعی ہوجاتی ہین اور کبھی نفس کی دواعی
دل کو احاطہ کرلیتے ہین خدای تعالے نے اپنے فضل سی ہمکو نفس کی شرارت سی نجات دیکر

صراط المستقیم پر چلا جاوے۔ آمین۔ اور فرمایا یا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِی عَلٰی دِیْنِكَ
یعنے اے دلون کے پھیرنے والے جما دے میری دلکو اپنے دین پر۔ ترمذی۔ اور فرمایا۔
اے اللہ مین تجھسے تیری محبت مانگتا ہون اور تجھسے محبت رکھنے والے کی محبت اور اوس
عمل کی محبت مانگتا ہون جو مجھے تیری محبت تک پہونچا دے۔ یا الٰہی تو اپنی محبت میری دلمین میری
جان اور مال اور اہل اور سرد پانی سے زیادہ محبوب کردے ترمذی۔
اور فرمایا الٰہی مین تجھسے سوال کرتا ہون بھلائی اوس چیز کی جو تجھسے تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مانگی ہے اور مین سات تیرے پناہ پکڑتا ہون برائی سے اوس چیز کے جس سے تیرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اور تو ہی اعانت طلب کیا گیا اور تو ہی پہونچانیوالا یعنے مراد کو
اور گناہ سے بچنا اور عبادت کی قوت تیری مدد کے سوا نہین ہوسکتی۔ ترمذی۔

باب انچالیسوان پیٹھ پیچھے دعا مانگنے کی فضیلت مین

فرمایا اللہ تعالےٰ سورۂ حشر کے اول رکوع مین اور واسطے اونکے پیچھے کہتے ہوئے اے رب
بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو جو ہمسے ایمان مین سبقت کی۔ اور فرمایا سورہ محمدؐ کے دوسرے
رکوع مین اور معافی مانگ اپنے گناہ کے واسطے اور ایماندار مرد اور ایماندار عورتون کے لئے
اور فرمایا سورۂ ابراہیم کے چھٹوین رکوع مین اور ابراہیم کی طرف سے خبر دیکر فرمایا ہے ای رب ہمارے
بخش مجھکو اور میرے مان باپ کو اور سب ایمان والون کو جس دن کھڑا ہووے حساب
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندۂ مومن اپنے بہائی کے لئے پیٹھ پیچھے دعا نہین مانگتا
مگر کہ فرشتہ کہتا ہے کہ تجھکو بھی اس دعا کے برابر ثواب ملیگا مسلم۔ اور فرمایا کہ تم اپنی جانون
پر بددعا مت کرو۔ اور اپنی اولاد پر اور اپنے مالون پر بددعا نکیا کرو۔ تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے
وہ ساعت کو کہ مانگی جاوے اوس مین بخشش پس قبول کرے واسطے تمہارے مسلم۔ ف
بعض اوقات ہوتی ہین دعا قبول ہونے کی ایسا نہو کہ وہی وقت دعا کے قبول ہونے کا ہو جاوے

تم اپنی جان یا اولاد یا مال پیا اوس وقت بد دعا کرو قبول ہو جاوے پہر تم پشیمان ہو بعضی نادان غصے کیوقت اپنی لئی بد دعا کرتے ہین خوب نہین اور آیا ہے کہ سجدہ کی وقت دعا قبول ہوتی ہے اوس وقت دعا مت کیا کرو مسلم **ف** اور دعا کے قبول ہونی کی شرائط یہ تو دعا میں ہین اور کچھ دعا مانگنے والے مین ہین یعنی اوس چیز مین جس کو مانگتا ہے داعی کی شرائط یہ ہین کہ دل مین یقین کرتا ہو کہ اللہ کے سوا اوس کی حاجت روائی پر کوئی قادر نہین اور وسایل اور اسباب سب اوسی کے قبضے مین ہین اور سچی نیت اور حضور دل سے دعا مانگے اور حرام چیز سے محترز ہو اور تھک کر دعا کو ترک نہ کرے اور مدعو ایسی امور مین سے ہو جن کی طلب کرنے اور اون کا کرنا جائز ہو اور قطع رحم مین تمام مسلمانون کے حقوق اور مظالم سب داخل ہین اور رحم دو قسم ہے ایک رحم اسلام دوسرا رحم قرابت اور دعا مین الحاح بہت چاہئے فرض نماز کے بعد اور نصف شب کے بعد پچھلے پہر مین دعا قبول ہوتی ہے۔ اور قرآن شریف کر ثابت ہے جو دعا نہ کرے تکبر کرے وہ دوزخی ہے **ف** یعنی بندگی کی شرط ہے اپنی رستی تک ما مانگنا نہ مانگنا غرور ہے اگر دنیا کی نہ مانگی مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہونچتا ہے مگر یہ نہین کہ ہر بندہ کی ہر دعا قبول کرے اوس کی مرضی کے موافق مالک ہے اپنی خوشی کرتا ہے اور دعا ایک قسم ہے عبادت کی بلکہ افضل اقسام اوس کے سے ہے اور آیا ہے کہ افضل عبادت دعا ہے۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ معنی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ کی وَحِّدُوْنِیْ اَغْفِرْ لَکُمْ یعنی قایل ہو میری توحید کے تاکہ بخشون مین تم کو۔ اور فرمایا آنحضرت نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے الحاح کرنی والی کو دعا مین۔ آیا ہے کہ افضل عبادت ہے دعا کرنا آدمیکا واسطے نفس اپنے کے۔ محمد بن منکدر دعا کرتے تھے یعنی یا اللہ قوی کر ذکر میرا کہ خوب قوت سے تجھکو یاد کرتا رہون اس لئے کہ اس مین منفعت ہے میری اہل کے لئے کہ وہ بھی میرے دیکھا دیکھی تجھکو یاد کرین۔ اور آیا ہے کہ توفیق دعا کی علامت قبولیت کی ہے جیسا ہے کہ دعا بہت مانگا کرو بہر اٹھی ہر لحظہ مین حضرت کی یہی حالت رہا کرتی تھی۔ دعا ہر حال فائدہ سے خالی نہین ہے یا سبب

قبولیت کے ہوتی ہی مراد براتی ہی۔ اگر مصلحت وقت حصول مقصود مین توقف ہوتا ہے توجزا
اوس کے ہاتھہ سی نہین جاتی بلکہ سبب کہلنے دروازون جنت کی ہوتی ہی اور آخرت مین ذخیرہ
رہتی ہے اور روایت مین آیا ہی کہ کہولے جاتی ہین اوس کی لئے دروازے رحمت کی اور نہین مانگی جاتی
اللہ سے کوئی چیز کہ بہت پیاری ہو نزدیک اوسکی اوس سی کہ مانگی جائے عافیت ف مراد عافیت سی
یہہ ہی کہ سلامتی ہو سب آفتون اور بیماریون اور بلاؤن ظاہری اور باطنی کے سی دین و
دنیا مین۔ اور فرمایا آنحضرت نے نہین پہیرتی تقدیر معلق کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین زیادتی
کرتی عمر مین کوئی چیز مگر بر یعنے نیکی ف مراد تقدیر سی بیان بری چیز ہے کہ جس کے اوترنے کو ادمی
سہا جانتا ہے پس جب توفیق دیا گیا دعا کی تو اللہ تعالے دور کر دیتا ہی اوس کو یا آسان
کر دیتا ہے پس بمنزلہ دور ہونے کی ہوتی ہے اور بر سی مراد طاعت ہی کہ سب عبادتون
کو شامل اور معنی حدیث کی دو ہین ایک تو یہہ کہ جب نیکی کی عمر اوس کی ضایع نہوی پس
گویا کہ زیادہ ہوئی۔ اور دوسری یہہ کہ زیادتی عمر مین حقیقتاً ہوتی ہے۔ فرمایا اللہ
تعالے نے یَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ یعنے مٹاتا ہے اور ثابت کرتا ہے اللہ تعالی قسم
رزق اور اجل سی جو کچھہ چاہتا ہی اور صورت کمی زیادتی کی کشاف مین یہہ لکہی ہے
کہ لوح محفوظ مین لکہا گیا ہی کہ فلان شخص اگر حج کریگا تو عمر اوس کی چالیس برس کی ہوگی
اور اگر جہاد بہی کریگا تو ساٹھہ برس کی۔ اگر دونون کی عمر ساٹھہ برس کی ہوئی یہہ زیادتی
عمر کی ہوئی اور اگر ایک کیا چالیس برس کی ہوئی یہہ کمی ہوئی۔ اور فرمایا آنحضرت نے
نہین فائدہ کرتا ڈرنا تقدیر سے یعنی ڈرنا اوترنے سے بلا کے کہ مقدر ہی دفع نہین کرتا اور
دعا نفع کرتی ہی اوس بلا سے کہ اوترے یعنی دفع ہو جاتی ہے یا صبر آجاتا ہی۔ اور اوس
بلا سے کہ نہین اوترتی یعنی ارادہ اوترنے کا رکہتی ہے اوس کو بہی دعا رد کرتی ہی یا آسان کر
دیتی ہی۔ اور تحقیق بلا ارادہ اوترنے کا کرتی ہے ملتی ہی اوس سے دعا پس لڑتے ہین
دونون قیامت کے دن تک یعنے کشتی کرتے ہین یعنی دعا بلا کو نہین اوترنے دیتی پس دعا

سبب رد بلا کی ہوگی ہے اور بچاتی ہی جیسے سپر تیر کو روکتی ہی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین ہے کوئی چیز بزرگ قدر نزدیک اللہ تعالی کے دعا سی۔ اور آیا ہی جو دعا نکری اللہ سی تو اللہ
تعالی غصہ ہوتا ہے اوس پر۔ اور فرمایا نہ تھکو یعنی کاہلی اور قصور نکرو دعا مین اس لئے کہ تحقیق ہرگز
نہین ہلاک ہوتا ساتھ دعا کے کوئی۔ اور فرمایا جس کو خوش لگے یہہ کہ قبول کری اللہ تعالی دعا
اوس کی وقت سختیون اور غمون کے۔ پس چاہئے کہ بہت کری دعا فراخی اور چین کی حالت مین
ف اس لئے کہ مومن کی شان سے یہہ ہی کہ اللہ تعالے سے التجا کری پہلے اضطراب کی بخلاف
کفار و فجار کے کہ جب اون کو سختی اور غم پہونچتا ہے تو دعا کرتے ہین اور فراخی مین اسراف
کرتی ہین اور دعا چھوڑ دیتے ہین۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے۔ جب انعام کرتی ہین ہم آدمی پر
منہہ پھیر لیتا ہے اور دور کر لیتا ہی گردن اپنی اور جب پہونچتی ہے اوس کو برائی۔ پس دعا کرتا ہی
چوڑی۔ یعنی بہت دعا کرتا ہے۔ اور آیا ہی کہ دعا ہتیار مومن کا ہے یعنی دور کرتا ہی اوس سے
بلا اپنے سی اور غیر سے اور ستون دین کا ہی۔ اور روشنی آسمانون کی اور زمین کی یعنی اوس سی
تاریکیان ظاہر و باطن آسمان و زمین والون کی جاتی ہین۔ اور گذرے پیغمبر خدا ایک قوم پر
کہ گرفتار تہی کسی بلا مین پس فرمایا کہ کیا نہین تھے یہہ یعنے حالت چین مین کہ مانگتے خدا سی عافیت
دایم **ف** اس مین اشارا ہے اس پر کہ جس نے لازم کیا دعا کو چین مین محفوظ رہا بلا سی اور جسنے
ترک کی دعا اور غافل ہوا ہوتی ہی بلا سزا اوس کے **بیت** ہر کہ فریادرس روز مصیبت
خواہد ؛ گو در ایام سلامت بجوانمردی کوش **نظم** از دعا نبود مراد عاشقان ؛ جز
سخن گفتن بہ آن شیرین دہان ؛ اے اخی دست از دعا کردن مدار ؛ با قبول و بارد اوت
چہ کار ؛ گر اجابت کردشان فہو المراد ؛ ورنہ یاد دیدار نقد آیند شاد ؛ ورکند رد لذتش آن
بیشتر ؛ ہر تقریب سخن بار دگر۔ آداب دعا کے یہہ ہین بچنا حرام سی کہانے پینے اور لباس مین
اور کسب کرنے مین کہ بغیر اون کے دعا قبول نہین ہوتی **حدیث** پرہیز کرو حرام سے پس
جس پیٹ مین کہ لقمہ حرام کا ہوگا قبول نہوگی دعا اوس کی چالیس دن تک۔ اور خالص

کرکے دعا کرنا واسطے اللہ تعالی کی۔ اور دعا کرنے مین کسی کو اللہ کا شریک نہ کہی۔ اور ریا
نہ کری۔ کہ یہہ رکن ہے دعا کا۔ جب سوار ہوتے ہین کشتی مین دعا کرتی ہین اللہ تعالی سی در
حالیکہ خالص کرنیوالے ہوتی ہین اللہ کے دین کے لئی۔ یعنی دعا کو۔ اور یہہ بہی آداب
مستحبات سی ہے کہ پہلے کرنا عمل اچہی کا یعنی دعا کے پہلے کچہہ نیک کام کری مثل نماز و صدقہ
وغیرہ کے اور یاد کرنا عمل اچہے کا نزدیک سختی کے یعنے کچہہ نیکی اپنی یاد کرکے دعا کرے جیسی
کہ قصہ غار والون کا مشہور ہے۔ اور وضو کرنا اور منہ کرنا قبلہ کے طرف اور نماز پڑہنا
یعنے دعا بعد نماز کے کرے کہ نماز پہلے پڑہنا قبیل تقدیم عمل صالح کے ہی اور دو زانو بیٹہنا
اور تعریف کرنا خدا تعالے کی اول اور آخر دعا کے اور درود بہیجنا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم پر اول اور آخر دعا کے اور کہولنا دونون ہاتون کا یعنی ہاتہہ بند نہ رکہی۔ اور اوٹہانا
دونون ہاتون کا طرف آسمان کے برابر مونڈون کی یا برابر سینی کے۔ یہی حضرت سی ثابت
ہوا ہے۔ اور مستحب ہی۔ کہ مبالغہ کری ہاتہہ اوٹہانے مین۔ اور اچہی اخلاق پیدا کری سچ
بولا کری اور امانت و سخاوت سی متصف ہی اور ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً۔ ادب رہے
اور خشوع یعنی فروتنی کرنا دل ہی مراد خضوع سی سکون باطن کا ہی۔ اور وہ لازم کرتا ہے
سکون ظاہر کو اور ظاہر کرنا مسکینی اور ذلت کا ساتہہ فروتنی تمام اعضا کی اور نہ اوٹہاو
دعا کرنے والا آنکہہ اپنی آسمان کی طرف اور یہہ کہ دعا کرے اللہ تعالی سی سات وسیلے
نامون اوس کے یا وصفتون اوس کی کے۔ اور یہہ کہ پرہیز کرے قافیہ بندی سی اور اوسکی
تکلف سی یعنے تکلیف کرکے قافیہ بندی کرنا منع ہے اور حضور قلب سی اگر از خود بمقتضائی
طبیعت شگفتہ کے قافیہ سجع ظاہر ہو تو مضائقہ نہین۔ بلکہ خوب ہی۔ اور اگر ہووی اور
وسیلہ پکڑے اللہ تعالی کے نزدیک نبیون اوس کی سے اور نیکون صدیقون شہدا اور
علما کی اور پست کرنا آواز کا یہہ کمال ادب ہی چپ کر دعا کرنا ستر درجہ فضیلت رکہتی ہے
پکار کر دعا کرنی سے اور اقرار کرنا سات گناہ کے اور اختیار کرنا دعاؤن صحیحہ کا جو احادیث

مین آئے ہین اور اختیار کرنا جامع دعاؤن کا اول اپنے واسطے دعا کرے پہر سبکے لئے چاہیے کرے اور واسطے مان باپ کے اور مومن بہائیون کے۔ اگر امام ہو اپنی ذات کیواسطے خاص نہ کرے۔ اور ادب یہہ ہے کہ سوال کرے ساتہہ قصد کے مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاَعْطِنِیْ کذا اور یہہ نہ کہے کہ اگر تو چاہے دیندے۔ اور یہہ کہ جو دعا کرے رغبت اور خواہش سے کرے نہ بیپروائی سے۔ اور دعا کرے اپنے تہہ دل سے اور اچہی رکہے امید کیونکہ آیا ہے کہ دل غافل سے جو دعا کی جاتی ہے وہ مقبول نہین اور قبولیت دعا مین نظر اپنے گناہون مین نہ کرے بلکہ نظر کرے اوپر کرم و رحمت پروردگار اپنے کے شیطان نے اپنی زندگی قیامت چاہی قبول فرمائے تکو کیونکر محروم کریگا۔ اور یہہ کہ مکرر کرے دعا کو ایک مجلس مین یا کئے محلون مین۔ اور ادنی تکرار تین بار کہنا ہے۔ حدیث مین آیا ہے کہ اقل دعا کا تین بار ہو اور وسط پانچ بار اور اکمل سات بار۔ اور دعا مین مداومت کرے۔ ایک دو بار پر اکتفا نکرے حدیث مین آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ دوست رکہتا ہے مبالغہ کرنے والون کو دعا مین۔ اور یہہ کہ دعا گناہ کی نکرے کہ یہہ بے ادبی ہے۔ اور یہہ بہی دعا نہ کرے کہ ناتا کاٹے جائے یعنی مجہہ سے جدائی ہو جائے۔ اور نیک سلوک نکرون اوس سے اور ایسی بہی دعا نہ کرے کہ میرا طول قد چہوٹا ہو جائے۔ اور مثال اس کی اور محال مثل نبوت یا آسمان کی او ترجانے کی اور زمین کے ٹہہ جانے کی اور حیات ابدی اور پلٹ آنا جوانی کا یہہ بہی محال ہے۔ اور یہہ نہ کہے کہ اے اللہ مجہہ کو بخش میرے سوا کسی کو نہ بخش اور مانگے خدا سے سب حاجتین اپنی۔ آیا ہے کہ مانگے اپنے رب سے تسمہ جوتی کا جب ٹوٹ جائے اور نمک ہانڈی کا جو حاجت ہو۔ اوس کی دعا کے پیچہے لوگون کا آمین کہنے سے دعا قبول ہوتی ہے۔ اور دونون ہاتہہ منہ پر ملنا چاہئے۔ اور قبولیت مین دیر جان کے دعا مین جلدی نہ کرے۔ یا یہہ نہ کہے کہ دعا کی مین نے پس نہ قبول کی گئی۔ یہہ تمام مضامین حصن حصین اور مشکواۃ سے لکہی گئی ہین

باب چالیسوان اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر کے بیان مین

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقر کے اٹھارہوین رکوع مین یعنے تم یاد رکھو مجھکو مین یاد رکھونگا
تمکو اور احسان مانو میرا اور ناشکری نکرو۔ اور فرمایا سورۂ ابراہیم کے دوسرے رکوع مین
یعنے تم شکر کروگے مین تم کو بڑہا دونگا۔ اور فرمایا سورۂ بنی اسرائیل کے تیرہوین رکوع مین
تو اللہ کی حمد کہہ۔ اور فرمایا سورۂ یونس کے پہلے رکوع مین اور اون کی تمام دعا اوسپر
کہ سب خوبی اللہ کو جو صاحب ہے ساری جہان کا **حدیث** شب معراج رسول
اللہ دو پیالے ایک خمر کا دوسرا دودہ دئے گئے آپ نے دونون کی طرف نظر کی پس دودہ
لے لیا جبرئیل نے کہا حمد ہے اوس خدا کو جس نے تجھکو فطرت یعنے اسلام کی راہ دکہادی
اگر تو خمر لیتا تو تیری امت گمراہ ہوجاتی۔ مسلم **ف** فطرت کے معنی یہان اسلام اور استقامت
کے ہین۔ اور فرمایا جو کام ذی شان الحمد کے ساتہہ شروع نکیا جائے تو وہ ٹوٹا ہوا ہے
یعنے ناقص اور بے برکت ہے ابو داود۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ سے خوش ہوتا ہے کہ ایک
لقمہ کہاکر اوسپر حمد کرے اور ایک گہونٹ پی کر اوس کی حمد کرے مسلم

باب اکتالیسوان غنی شکر کرنیوالے کی فضیلت کے بیان مین

غنی شکر کرنے والا وہ ہے جو مال حلال وجہہ سے حاصل کرے اور اون جگہون مین صرف
کرے جہان اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو جس نے دیا اور ڈر رکہا اور سچ
جانا بہلی بات کو تو اوس کو ہم سہج سہج پہونچا ئینگے آسانی مین۔ اور فرمایا اوسی سورہ مین
بچا دینگے اوس سے بڑے ڈر والے کو جو دیتا ہے اپنا مال دل پاک کرنے کو اور نہین کسی کا احسان
جسکا بدلا دے مگر چاہ کر منہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر ہے اور آگے وہ راضی ہوگا
اور فرمایا سورۂ بقر کے سنتائیسوین رکوع مین اگر کہلی دو خیرات تو کیا اچھی بات اور اگر
چہپاؤ اور پہونچاؤ فقیرون کو تو تمکو بہتر ہے اور اوتارتا ہے کچھہ گناہ تمہارے اور اللہ تمہارے
کام سے واقف ہے۔ اور فرمایا ہرگز نہ پہونچوگے نیکی کی حد کو جبتک نہ خرچ کرو کچھہ
اپنی چیز جس سے محبت رکہتے ہو۔ اور جو چیز خرچ کروگے اللہ کو معلوم ہے۔

باب بیالیسوان موت کی یاد کرنے اور امل کے چہوٹا کرنیکے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران کے بیسوین رکوع مین ہر نفس موت کو چکہنے والا ہے اور تمکو قیامت کے دن تمہارے اجر پورے پورے مل جائینگے جو شخص آگ سے دور کیا گیا اور جنت مین داخل کیا گیا بیشک وہ کامیاب ہوا اور نہین دنیا کی زندگی مگر فریب کی متاع اور فرمایا سورۂ لقمان کے چوتہے رکوع مین کوئی جی نہین جانتا کیا کریگا کل اور کوئی جی نہین جانتا کس زمین پر مریگا۔ اور فرمایا سورۂ اعراف کے چوتہے رکوع مین پہر جب پہونچا اونکا وعدہ نہ دیر کرینگے ایک گہڑی اور نہ جلدی۔ اور فرمایا اے ایمان والو نہ غافل کرین تمکو تمہارے مال اور تمہاری اولاد اللہ کی یاد سے اور جو کوئی یہہ کام کرے تو وہی لوگ ہین ٹوٹے مین آئے اور خرچ کرو کچہہ ہمارا دیا اوس سے پہلے کہ پہونچے کسی کو تم مین سے موت تب کہے اے رب کیون نہ ڈہیل دی مجہہ کو ایک تہوڑی مدت کہ مین خیرات کرتا اور ہوتا نیک لوگون سے اور ہرگز نہ ڈہیل دیگا اللہ کسی جی کو جب پہونچا اوس کا وعدہ اور اللہ کو خبر ہے جو کرتے ہو اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر مسلمان کے پاس ایسی شئی ہو کہ اوس مین وصیت کیجا سکتی ہے تو اوسکو لازم ہے کہ دو راتین نگذرنے دے مگر یہہ کہ وصیت نامہ اوس کے پاس لکہا ہوا موجود ہو متفق علیہ ف یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہے اوس پر لازم ہے کہ اپنے پاس اوس کی وصیت لکہہ رکہے تاکہ اوس کے بعد اوس کے وارث اوسپر عمل کرین اس واسطے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم نہین وصیت لکہہ رکہنا اس صورت مین تو واجب ہے کہ اگر کسی کا لینا دینا ہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے جب حضرت گذرتے قبر پر فرماتے اے قبرون والو تمپر سلام ہو ہمکو اور تم کو خدا تعالی بخشے تم ہم سے پہلے سو ہم تمہارے پیچہے آنے والے ہین۔ ترمذی۔

باب تنالیسوان اللہ تعالی کے خوف اور اوسکے شوق سے رونیکی فضیلت کے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل کے بارہوین رکوع مین۔ اور گرتے ہین ٹہوڑیون پر

روتے ہوے زیادہ ہوتی ہے اون کو عاجزی۔ اور فرمایا سورۂ نجم کی تیسری رکوع مین
کیا تم اس بات سی تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو۔ روتی نہین۔ روایت ہی ابن مسعود رضی سی
کہ مجھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو مجھی قرآن پڑہ کر سنا مین نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و سلم کیا مین آپ کو پڑہکر سناؤن حالانکہ قرآن آپ پر نازل ہوا ہی آپ نی فرمایا
مین اس بات کو دوست رکھتا ہون کہ غیر سی سنون پس مین نی آپ کو سورۂ نساء پڑہکر
سنایا تا اس آیت تک پہونچا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا۔ الخ۔ آپ نی فرمایا بس کر مین نی
آپ کی طرف دیکہا تو دونون آنکہین جاری تہین متفق علیہ ف اس سی قرآن اور دوسی
سنی اور سن کر رونے اور تدبر کرنے کا استحباب نکلتا ہی کہ قاری بسبب اشتغال قراءت کی
تدبیر نہین کر سکتا۔ اور فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالی کے خوف سی رویا دوزخ مین نجائیگا
تا کہ دودہ پستان مین واپس آجائی۔ اور جہاد فی سبیل اللہ کا غبار او جہنم کا دہوان جمع
نہونگی۔ ترمذی۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سات شخص ہین کہ بروز قیامت
اللہ تعالی اون کو اپنے سایہ مین رکہیگا۔ ایک بادشاہِ عادل۔ دوسرا وہ جوان جو
امنگ جوانی سے خدا کی بندگی مین مشغول ہو۔ تیسرا وہ آدمی جس کا دل مسجد مین لگا ہو
چوتھے وہ آدمی ہیں آپس مین فی اللہ محبت رکہتی ہون اسپر مجتمع ہون اور اوسپر متفرق ہوں پانچوان
وہ آدمی جس کو عورت ذی عزت خوش شکل اپنی طرف بلائے اور وہ اوس کو کہدے کہ مین
اللہ تعالی اسی ڈرتا ہون چہٹا وہ شخص جو ایسا پوشیدہ صدقہ کرے جو اوس کی دائین ہاتہ نے
صدقہ کیا ہو اوس کے بائین ہاتہ کو خبر نہو۔ ساتوان وہ آدمی جو اللہ تعالی کو یاد کرے
اور اوس کی دونون آنکہین جاری ہو جائین یعنی اللہ کو یاد کرکے اوس کی خوف سے
رویا کرے متفق علیہ

باب چوالیسوان تکبر او خود پسندی کے حرام ہونیکے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ قصص کے نوین رکوع مین وہ گہر پچہلا ہی ہم دینگے اون کو

جو نہین چاہتی چڑہنا ملک مین اور نہ بگاڑ ڈالنا اور آخر بہلا ہی ڈر والون کا۔ اور فرمایا سورۂ
لقمان کی دوسری رکوع مین اپنی گال نہ بہلا لوگون کی طرف اور مت چل زمین پر اتراتا
بیشک اللہ کو نہین بہاتا کوئی اترانا بڑائیان کرتا۔ اور فرمایا سورۂ قصص کی آٹھوین رکوع
قارون جو تہا سو سرکشی کی قوم سی پہر شرارت کرنے لگا اون پر اور ہم نی دئی تہی اُسکو خزانے
کہ اوس کی کنجیون سی تہکتے کئی مزدور اور جب کہا اوس کی قوم نی اترا مت اللہ کو نہین بہاتا اترانے
والے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شخص بہشت مین داخل نہوگا جس کے
دل مین ایک ذرہ کی مقدار کبر یعنی بڑائی ہو ایک آدمی نے عرض کی کہ تحقیق ہر شخص
دوست رکہتا ہی یہ ہو کپڑا اوس کا اچہا اور پاپوش اوس کی اچہی آپ نی فرمایا اللہ تعالیٰ
جمیل ہی جمال کو دوست رکہتا ہے کبر سچ کو رد کرنی اور لوگون کو حقیر اور ذلیل جاننی کا
نام ہی روایت کی مسلم نے۔ اور فرمایا ہان تم کو تبلادون دوزخی لوگ جو اُجڈ موٹا
حرام خور گہمنڈ والا ہی متفق علیہ۔ اور فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اوس شخص کی
طرف نظر نکریگا جو اپنے ازار کو غرور سی لٹکائی جاتا ہی متفق علیہ ف یعنی جس نی غرور سے
پاجامہ یا ازار بند یا تہبند ٹخنی سے نیچے لٹکایا وہ خدا تعالیٰ کی رحمت سی دور رہا پائجامہ نیچا
کرنا خواہ غرور سے ہو خواہ بے غرور حرام ہی چنانچہ دوسری حدیث مین صاف آیا ہی
اور فرمایا کہ تین شخص ہین جن سی خدا تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہ کریگا نہ اون کو گناہون سے
پاک کریگا۔ اور نہ اون کی طرف رحمت کی نظر سے دیکہیگا اور اون کو سخت مار ہوگی ایک
بڈہا حرام کار۔ دوسرا بادشاہ جہوٹا تیسرا مغرور محتاج جو رولڑکے والا روایت کی
مسلم نے ف یعنی غرور سے بیت المال سی اپنا حق لیوے نہ نوکری نہ کسب سی اپنی لوگو نکی
خبر گیری کرے ہر چند حرام کاری اور جہوٹ اور غرور سب کے حق مین برا ہی۔ لیکن
ان تینون شخصون کے حق مین نہایت بے موقع ہی کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر
شقاوت ہی اور باوجود پادشاہی اور سرداری کے جہوٹ بولنا بے فائدہ ہی اور

اور باوجود محتاجی کے غرور کرنا نامناسب ہے۔ جاننا چاہیے کہ اللہ کی نافرمانی ایسی بری
چیز ہے کہ شیطان باوجودیکہ معلم تھا فرشتون کا اور ایسی عبادت کیا تھا کہ کوئی جگہ
زمین پر باقی نہ چھوڑا تھا کہ جہان سجدہ نکیا ہو پھر ذراسی نافرمانی مین کیسا مردود
ہو گیا باعث اس نافرمانی کا تکبر ہوا پس تکبر بری ہی بلا ہے کہ مضر اصل ایمان مین ہے اگر غالب
ہو محروم کرنیوالا ہے معرفت حق سے اور اوس کے آیتون کے علم سے اور موجب غضب اور
غضب خدا کا اور ذلیل و خوار کرنے والا بندہ کا اور داخل کرنے والا طرف عذاب
جہنم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکَافِرِیْنَ
یعنے نہ مانا شیطان نے حکم خدا کا اور تکبر کیا اور ہوا کافرون سے اور فرمایا یعنے قریب ہے کہ پھیر دونگا
مین اپنی آیتون سے اون لوگون کو کہ تکبر کرتے ہین بغیر حق کے۔ اور فرمایا بلا شبہہ اللہ نہین دوست
رکھتا ہے تکبر کرنے والون کو۔ اور فرمایا کیا نہین ہے جہنم مین ٹھکانا تکبر کرنے والون کا اور
مانند اون کے بہت آیتین ہین تکبر کی برائی مین۔ اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ ہوا اوس کے دل مین
برابر ذرہ کے تکبر پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق آدمی دوست رکھتا ہے یہ کہ ہوون کپڑے
اوس کے اچھے اور جوتی اوس کی اچھی فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ زینت والا ہے دوست
رکھتا ہے زینت کو تکبر باطل کرنا حق کا ہے یعنے توحید و عبادت کا اور سرکشی سات حق کے
اور قبول کرنا اوس کو اور حقیر جاننا لوگون کا۔ اور فرمایا حضرت نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالے
کبریائی یعنے بڑائی ذاتی چادر میری ہے اور عظمت یعنی بزرگی صفاتی ازار میری ہے
پس جسنے چھینی مجھسے ایک انمین سے داخل کرونگا اوس کو آگ مین۔ کہا حضرت عمر رضی اوس حال مین
کہ وہ ممبر پر تھے ای لوگو تواضع کرو اس لئے کہ تحقیق مین نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو کوئی تواضع کرے لوگون سے اللہ کے لئے بلند کرتا ہے اللہ تعالی
اوس کا پس وہ اپنے دل مین حقیر ہے اور لوگون کے آنکھون مین بڑا ہے۔ اور جو کوئی تکبر

کرے پست کرتا ہے قدر اوس کی اللہ تعالی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنی دلین
بڑا ہی یہان تک کہ البتہ خوار ہوتا ہے لوگون کے نزدیک کتی سی زیادہ فرمایا سور سے زیادہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین نجات دینے والی ہین عذاب سے اور تین
چیزین ہلاک کرنے والی ہین آخرت مین پس لیکن نجات دینے والی چیزین تقوی اللہ کا ہے
ظاہر و باطن مین یعنی سامنے لوگون کے اور غائبانہ یا باطن و ظاہر ہر شخص کا مراد ہی اور سچ
بات خوشی اور ناخوشی مین اور میانہ روی تونگری اور محتاجی مین - اور لیکن ہلاک کرنیوالی
چیزین پس بخواہش نفسانی پیروی کی گئی ہی اور بخل اطاعت کیا گیا اور خوش ہونا آدمی کا
ساتھ نفس اپنے کے یعنی اپنی کو اچھا جانے اور صفتین اپنی خوش رکھی پس اس سے تکبر پیدا ہوتا ہی
اور یہہ خصلت بہت بری تینون خصلتون مین ہی - اور تکبر یہہ ہے کہ اپنی کو سب سی بالا اور
زیادہ اور بہتر جانی اور اوس سی خوشی مین ہو - اور اورون کو اپنے سے کم جانے اور بنظر حقارت سے
دیکھی اور تقدیم اپنی تمام کامون مین سبھون پر ڈھونڈی اوس سبب سی نصیحت کسی کی اور بات
نیک کسی کی اوس کے دل مین نہ سماوی اور آپ جو کچھ کہے سختی سی کہی اور تھوڑی سی بات مین
غضبناک ہو جائے - اور تکبر اس حد کو پہونچا دیتا ہی کہ متکبر نے لوگون کو لائق اپنی خدمت
کے بھی نہین جانتا ہی جیسے کہ اکثر اہل دنیا ہر کسی سی بات نہین کرتے ہین اور خدمت نہین لیتے ہین
اور یہہ بدترین صفات اور حجاب اعظم ہی درمیان خدا اور بندے کی اور بندی کو سب نیکیون سے
اور اخلاق سی باز رکھتا ہے اور ساتھہ بدی کے متخلق کرتا ہی - تکبر کے تین ہی درجے ہین ایک
تکبر خدا پر جیسی فرعون وغیرہ نے کیا - دوسرا تکبر رسول پر جیسے کفار قریش تکبر کر کے تصدیق سے
منکر رہے تیسرے تکبر بندون پر یہہ اگرچہ مذکور دونون سی درجہ مین کم ہی لیکن وبال اس کا
بھی بڑا ہے - اسباب تکبر کے متعدد ہین - ایک علم ہے - عالم بی عمل خود بین ہو کر سبھون کو
مانند چارپایون کی جانتا ہی اور سب سی اپنی تعظیم و خدمت کی امید رکھتا ہی اور اپنے اعمال
و اقوال سی سب پر احسان رکھتا ہی یہہ اس سبب سی ہوتا ہے کہ علم دینی نہین سیکھتا ہی

تا حقیقت کار اوس پر کہلے اور موجب تواضع کا ہویا و اسطے حاصل کرنی دنیا اور مال وجاہ
کے سیکہا ہی کہ اوس سبب سی وہ علم بھی اوس کے حق مین زہر قاتل ہوا اور اوس کو ہلاکت مین ڈالا
ایسے عالم کی صحبت سے حذر کر کر ساتھ علمائی عاملین کے صحبت رکہنا چاہئی عالم کو تقصیر
جاہل سی زیادہ عذاب ہوگا ساتھ حصی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی زیادہ کون عالم تہا
پہر آپ کیسے متواضع تہی دوسرا سبب کبر کا زہد اور عبادت ہی کہ زاہد اور پارسا اور
عابد کبر سے کم خالی ہوتی ہین یہ اوس کا جہل ہی کہ اپنی دانست مین اپنی کو نجات پایا ہوا اور
بہترین خلق جانتا ہی عابد کئی طرح کے ہین بعضے اگرچہ کبر سی پاک نہین ہین لیکن ساتھ مجاہدی
اور تکلف کے تواضع کرتی ہین اور دل کو ساتھ زبان اور معاملہ کے بہتر جانتی ہین اور بعضی
زبان سی کہتے ہین اور معاملہ مین افعال کبر کو ظاہر کرتی ہین اور کہتی ہین کہ ہم ایسے عبادت اور
ایسا کام کرتے ہین کہ کون ہی۔ کہ ہمارے برابر ہو۔ علاج کبر کا یہ ہی کہ حدیثون مین وعید کبر کے
تامل کری اور تواضع کو ہمیشہ پکڑی۔ اور جانی کہ جو کچھ خلق پر آفت و رنج پہونچتا ہی بسبب
شومی میری کے ہی اور جانے کہ تہوڑی سے تکبر سے اعمال میرے نابود ہو جائینگے اور سبب
کبر کا نسب ہی کہ صاحب نسب اور اولیا زادی اور مشائخ زادی اپنے نسب پر ایسا فخر کرتی
ہین کہ سب کو مثل خادم کے بلکہ اپنے غلام جانتے ہین یہ نہین جانتی کہ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو کہ نہایت عزیزاون کی تہین
فرمایا کہ اے بیٹی تکیہ اس پر نہ کر کہ مین دختر رسول کی ہون عمل کر عمل کر۔ ای بہائیو جائے
غور ہے کہ کیسے کیسی آیات و احادیث وارد ہوی تا لوگ ایسی تکبر کے کام نکرین کہ مستحق دوزخ
کے ہون وائی بر حال ہمارے کہ کیسی خواب غفلت مین سوتے ہین اور فکر اوس سی
بچنے کی رکہین اور روئین خوف خدا سے۔ بموجب انہین مضامین کے اللہ تعالی کے
نیک بندی نہایت لرزان و ترسان رہتی ہین اوس سی حتی کہ کہانے پینے کی لذت اون سے
جاتی رہتی ہی حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا آٹھہ چیزین لی گئین مجہ سے حلاوت لذت طعام کی

ایک موت ہے حدیث مین آیا ہے کہ بہت یاد کرو لذتون کے توڑنے والی کو۔ کہ وہ موت ہے دوسرے سوچتا ہون مین بیچ تنہائی قبر کے اس لئے کہ وہ باغ ہے جنت کے باغون مین سے یا ایک گڑہا ہے دوزخ کے گڑہون مین سے تیسرے فکر کرتا ہون مین منکر نکیر کے سوال مین کہ آوینگے وہ اوس حال مین کہ دہوان نکلتا ہوگا اون کی ناکون سے اور آگ نکلتی ہوگی اون کی موہون سے پس سوچتا ہون مین کہ کیونکر جواب دونگا مین اون کو۔ چوتہے سوچتا ہون مین بیچ وقت نکلنے قبر سے کہ آیا ہوگا منہ میرا اجلا یا کالا اور مین دیکہونگا ملائکہ عذاب کو سر قبر پر یا ملائکہ رحمت کو پانچوان سوچتا ہون مین کہ دیکھئے دیا جائیگا اعمال نامہ میرا داہنے ہاتہہ مین یا بائین ہاتہہ مین۔ اور چہٹے سوچتا ہون مین کہ دیکھئے کیونکر ہوگا گذرنا میرا پل صراط پر۔ ساتوان سوچتا ہون مین کہ دیکھئے میزان میری بہاری ہوتی ہے ساتہہ بہلائیون کے یا ساتہہ برائیون کے آٹھوین سوچتا ہون مین کہ دیکھئے کس گہر کی طرف ہو بازگشت میری طرف جنت کے یا طرف دوزخ کے انتہی۔ سبحان اللہ اللہ کے پیارے بندون کو ایسی سوچ و بچار رہتی ہے یہہ نہین کہ جہان مولوی گری یا فقیری یا امیری یا پیری یا شاہی کا ذرا نام آیا تو گویا معافی کی چٹہی لے لی نہ حلال و حرام کا خیال ہے نہ عبادات کے ادا کرنے کا۔ اور نہ بچنے کا شرک و کفر و بدعات سے نہ اتباع سنت کا حتی کہ نماز جماعت تک سے محروم رہتے ہین ہان جہان ناچ رنگ کی محفل ہو یا ڈہولک یا کہین عرس و میلے ہون وہان سب سے پہلے موجود ہوتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہان وہ حال اور کہان یہہ حال

باب بینتالیسوان حسد حرام ہونے مین

حسد یہہ ہے کہ آدمی کسی نعمت والے کی نعمت زائل ہونے کی آرزو کرے چاہے وہ نعمت دینی ہو یا دنیاوی **ف** امام غزالی رح نے کہا ہے کہ جب اللہ تعالے تیرے کسی بہائی کو کوئی نعمت عطا کرے تو اوس مین تیری دو حالت ہونگی یا تو اوس کو برا جانیگا اور اوس کے زوال کو چاہیگا اس حالت کا نام حسد ہے یا یہہ آرزو ہو کہ ایسی نعمت مجہہ کو بھی ملے

اوس کا نام غبطہ ہی پہلی حالت بری ہی دوسری بری نہین ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ سورۂ نساکے آٹھوین رکوع مین حسد کرتے ہین لوگون کا اوس پر جو دیا واپنے فضل سے اور فرمایا سورۂ فلق مین جب حسد کرنیوالا حسد کرے اوس کی حسد سے بچو حدیث تم حسد سے دور رہو کہ حسد نیک عملونکو ایسا کہا جاتا ہی جیسے آگہہ لکڑی کو کہا جاتی ہے ابوداؤد ۔ یا سوکہی گہانس کو ف اگر کہا جاوے کس طرح حبط ہوسکتی ہین عمل بغیر مرتد ہونے کے جواب ہان تحقیق دلالت کی ہی قرآن اور سنت اور نقل صحابہ رض نے اس امر پر کہ برائیان نیکیون کو حبط کرجاتی ہین جیسے نیکیان برائیون کو لیجاتی ہین

باب چھیالیسوان ریا کی حرمت کی بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ بینہ کے پہلے رکوع مین اون کو توہی حکم ہوا ہی کہ عبادت کرین اللہ کی خالص کرکے اوس کے واسطے بندگی براہیم کی راہ پر اور کہڑے کرین نماز آخ اور فرمایا سورۂ بقر کے چہتیسوین رکوع مین ای ایمان والو مت ضایع کرو اپنی خیراتین احسان رکہہ کر اور ستا کر جیسے وہ جو خرچ کرتا ہے اپنا مال لوگون کے دکہانے کو الخ اور فرمایا سورۂ نسا گیارہوین رکوع مین لوگون کو دکہاتے ہین اور اللہ کو یاد نہین کرتے مگر تہوڑا ۔ حدیث مین آیا ہی فرماتا ہی اللہ تعالیٰ مین بہ نسبت اور شریکون نہایت بے پروا ہون ساجہے سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس مین میری ساتہہ غیر کو ملایا اور ساجہی کیا تو مین اوس کو اور اوس کے ساجہی کو چہوڑ دیتا ہون ف جو عبادت وعمل دکہانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کی نزدیک مقبول نہین خدا اوس کی عبادت اور عمل کو مقبول کرتا ہی جو خدا کے واسطے خالص ہو دوسری کا اس مین کچہہ بھی لگاؤ نہ ہو ۔

باب سینتالیسوان زبان کی آفات کی بیان مین

اصہ زبان کے آفات بہت ہین اپنی کو اون سی بچانا دشوار ہی چپ رہنی سی بہتر اوس کی نہین جس قدر ہوسکے چاہئے کہ آدمی ضرورت سی زیادہ بات نہ کری جو چپ

رہانجات پایالیکن ضروری اور کام کی بات سوچ سمجھ کے کرے شعر دو چیز تیرہ عقل است دم فرو بستن ٭ بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی ٭ جس نے پیٹ اور فرج اور زبان کے شر سے محفوظ رہا وہ جوانمرد ہے پس مزاخ غیبت عیب جوئی ٹھٹا گالی شکایت گلا اور کذب نمائی جھوٹی گواہی فحش اور بد زبانی وغیرہ آفات زبان مین جن مین سے بعض کا بیان کیا جاتا ہے یہہ سب اخلاق رزیلہ سے ہین

باب اڑتالیسوان کذب یعنی جھوٹ کی تحریم کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل کی تیسرے رکوع مین تو نہ پیچھے چل اوس چیز کے کہ تجھکو اوس کا علم نہین اور فرمایا نہین بولتا کوئی بات مگر اوس کے پاس نگہبان طیار ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک سچ بولنا نیکی کو پہونچاتا ہے اور نیکی جنت مین پہونچاتی ہے البتہ مرد سچ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولنا نافرمانی کو پہونچاتا ہے۔ اور نافرمانی دوزخ مین پہونچاتی ہے اور مرد جھوٹ بولا کرتا ہے یہانتک کہ خدا کے نزدیک بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے متفق علیہ۔ اور فرمایا جو شخص بے دیکھے اپنی طرف سے خواب بیان کرے اوس پر یہہ حکم ہوگا کہ دو جو کو گرہ دیکر جوڑے اور یہہ کبھی نہ کر سکیگا۔ اور جو شخص کان لگاوے کسی قوم کی بات سننے کے واسطے وہ لوگ اوس کے سننے کو برا جانتے ہون تو اوس کے دونون کانون مین سیسہ پگھلا قیامت کے دن ڈالا جائیگا۔ اور جس شخص نے تصویر بنائی (یعنے جاندار کی) تو اوسکو عذاب کیا جائیگا اور تکلیف دیجائیگی کہ اوس مین جان ڈالے جان ڈالنا اوس سے نہین ہو سکیگا یعنی عذاب اوس پر سے کبھی موقوف نہوگا۔ روایت کی بخاری نے حدیث سب جھوٹون سے بڑا جھوٹ یہہ ہے کہ آدمی اپنے دونون آنکھون کو وہ دکھلادے جو انہون نے نہین دیکھا بخاری۔ ف یعنی خواب بیان کرے جو انہون نے نہ دیکھا ہو۔ یہہ بڑا جھوٹ اس لئے ہے کہ اوس نے اللہ پر جھوٹ لگایا اس لئے کہ اللہ ہی خواب دکھانے کو فرشتہ

بہیجا ہی کذا فی النہایہ

باب انچاسوان اوس کذب کے بیان مین جو جایز ہے

جاننا چاہئیے کہ جہوٹہہ اگرچہ اوس کا اصل حرام ہی مگر بعضے وقت کئی شرطون سی جایز ہی جسکا مختصر بیان یہہ ہے کہ کلام مطالب کے حاصل کرنے کا ذریعہ ہی پس جس مطلب محمود کے تحصیل کے سوا جہوٹہہ ممکن ہو وہان جہوٹہہ بولنا حرام ہی۔ اگر جہوٹہہ کے سوا حاصل نہو سکتا ہو وہان جہوٹہہ بولنا جایز ہی۔ پہر اگر اس مطلب کو حاصل کرنا مباح ہی تو وہان جہوٹہہ بہی مباح ہی اور اگر واجب ہی تو کذب بہی واجب ہی۔ پس جب کوئی مسلمان ظالم سی جو اوس کو قتل کرنے کا یا اوس کے مال چہیننے کا ارادہ رکہتا ہو چہپ جاوے یا اپنا مال چہپا دے اور کوئی آدمی پوچہا تو اوس کے اخفا مین جہوٹہہ بولنا واجب ہے ایسا ہی اگر اوس کے پاس ودیعت ہو اور ظالم اوس کی لینے کا ارادہ کرے اوس ودیعت کو چہپانے مین کذب واجب ہی تاکہ مومن کا مال ناحق نہ جاتا رہے۔ ان سب صورتون مین احتیاط یہہ ہے کہ توریہ کرے۔ توریہ یہہ ہی کہ متکلم اپنی عبارت سی مطلب صحیح جو نسبت اوس کے کاذب نہو ارادہ کرلے اگرچہ ظاہر لفظی معنی کی نسبت اور مخاطب کی سمجہہ کی نسبت وہ کاذب بہی ہو۔ اور اگر متکلم توریہ کو چہوڑ دے اور کذب کی عبارت ہی بولے تو ان صورتون مین حرام نہین۔ اور علمانی اس حال مین جہوٹہہ بولنے کے جواز پر ام کلثوم رضہ کی حدیث سی استدلال کیا ہی کہ ام کلثوم رضہ نے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ وہ شخص جہوٹا نہین جو لوگون مین ملاپ کردیوے اپنی طرف سے نیک بات جوڑ کر ملاپ کرادے یا نیک بات کہی متفق علیہ یعنی یہہ جہوٹہہ حرام نہین بسبب اصلاح کے

باب پچاسوان جہوٹی گواہی کے حرام ہونے لڑائی کو بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ حج کے چوتہے رکوع مین بچو جہوٹی بات سی۔ اور فرمایا سورہ بنی اسرائیل کے چوتہے رکوع مین کہ جس چیز کا تجہے علم نہو اوس کے تابع نہو۔ اور

فرمایا سورۂ فرقان کی چھٹوین رکوع مین جو لوگ ــ جھوٹی گواہی نہین دیتے - اور حضرت نے کبیرہ گناہون مین جو سب سے بڑے ہین خدا کا شریک مقرر کرنا اور مان باپ کی نافرمانی اور ایذا رسانی اور جھوٹی بات اور جھوٹی گواہی کو بتلائی ہین متفق علیہ

باب اگیارہوان غیبت سننے کی حرمت کے بیان مین

جو شخص غیبت حرام سنے اوس کو چاہئے کہ اوس غیبت کو رد و باطل کرے اور غیبت کرنیوالے پر انکار کرے اگر سننے والا عاجز ہوا وس کی بات نہ مانی جاتی نہو تو اگر طاقت ہو تو اوس مجلس سے دور ہو جائے - فرمایا اللہ تعالی سورۂ قصص کے چھٹوین رکوع مین جب بیہودہ باتین سنتے ہین تو منہ پھیر لیتے ہین - اور فرمایا سورۂ مومنون کی چوتھے رکوع مین اور وہ لوگ کہ وہ بے فائدہ کامون سے منہہ پھیرنے والے ہین - اور فرمایا سورۂ بنی اسرائیل کی چوتھے رکوع مین بیشک کان اور آنکھہ اور دل سب کی اوس سے پوچھہ ہوگی - فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے بھائی کی آبرو سے جواب دے - یعنی کوئی مسلمان بھائی کی غیبت اور عیب جوئی کرتا ہو - یہہ سن کر اوس کو جواب دے اور اوس کی بات کو رد کرے اللہ تعالی قیامت کے دن اوس کے منہ سے دوزخ کی آگ دور کریگا ترمذی ف مسلمان بھائی کی آبرو سے جواب دینا اس طرح ہے کہ غیبت کرنے والا اگر جھوٹھہ بولتا ہے تو کہے تو کاذب ہے تو سچ نہین بولتا اور اوس کے مثل اور اگر وہ سچ کہتا ہو بہ کہتا ہے تو غیبت نہ کر تو اپنے بھائی مردہ کا گوشت نکھا اور اوس کے مانند اور اپنے بھائی کی خوبیان بیان کرنے لگ جائے - غیبت کی معنی مین ذکر کرنا عیب کا پس پشت اور حدیث مین آیا ہے کہ غیبت یہہ ہے کہ اپنے بھائی کا ایسا ذکر کرے تاکہ ناگوار گذرے اوس کو پھر اگر وہ عیب اوس مین ہے تو غیبت ہے - ورنہ بہتان ہے اور موید ہے اوس کے قول اللہ تعالی کا جو سورۂ حجرات مین بعد نہی ٹھٹھے کی آیت کے اے مسلمانون بہت احتراز کرو بہت گمان بد سے تحقیق بعضے بدگمانی گناہ ہے - اور جاسوسی نہ کرو اور غیبت نکرے بعض تمہارا بعض کے

کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سی کہ کہاوے گوشت بہائی اپنی کا کہ مردہ ہو پس متنفر ہوؤ
تم اوس سے اور ڈرو خدا سی خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہی یعنی تہمت اور بہید
ٹٹولنا اور پیٹہہ پیچہے بد کہنا کسی جگہہ نہین بے گناہ یعنی مظلوم ظالم کو کچہہ کہی جہان اوس مین
کچہہ دین کا فائدہ ہو۔ اور نفسانیت غرض نہو جس بدگمانی سی بچئیے کا حکم ہی وہ بعضی بد
گمانی ہی اور وہ بعضے صفت کئے گئی سات کثرت کے یعنی بچو بہت بدگمانی سی کہ بہت واقع
ہوتی ہے کیا نہین دیکہتا ہی تو طرف قول اللہ تعالی کے اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ کہا زجاج نے
اور وہ گمان بد لیجانا تیرا ہی بہ نسبت اہل خیر کے رہی اہل فسق پس جائز ہی ہم کو یہہ کہ
گمان رکہین ہم ساتہہ اون کے مثل اوس چیز کے کہ ظاہر ہوا اون سی یا معنی یہہ ہین
اِجْتَنِبُوا اجْتِنَابًا كَبِيْرًا یعنی پرہیز کرو پرہیز کرنا بڑا یا یہہ معنی ہین کہ احتراز کرو
بہت بدگمان ہونے سی تا کہ واقع ہو بچاؤ بعض سے۔ اور اثم اوس گناہ کو کہتی ہین کہ مستحق
عذاب کا ہو اوسکا کرنیوالا اور وَلَا تَجَسَّسُوْا کی معنی یہہ ہین کہ نہ تلاش کرو عیب مسلمان کے
اور مجاہد رح سے منقول ہی کہ خُذُوْا مَا ظَهَرَ وَدَعُوْا مَا سَتَرَهُ اللّٰهُ یعنی لے لو
جو کچہہ ظاہر ہوا اور چہوڑ دو اوس چیز کو کہ چہپایا اوس کو اللہ تعالی نے۔ اور کہا سہیل نے
بحث و تفتیش نہ کرو اون عیبون کی طلب کرنے سے کہ جن کو چہپایا ہی اللہ نے اپنے بندون سے
اور ابن عباس رض سی منقول ہی کہ غیبت لوگون کی سالن ہی اون کتون کا کہ آدمی کے
شکل پر ہین اور اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ الخ تمثیل و تصویر بد ہی اوس چیز کی کہ پہنچتا ہی اوس کو
غیبت کرنے والا کہ وہ آبروریزی اوس کی ہی کہ جس کی غیبت کی اور اوس مین کئی
طرح کے مبالغے ہین ایک تو اون مین سے استفہام ہی کہ جس کی معنی تقریر ہین اور
مبالغہ یہہ ہی کہ نہایت مکروہ چیز کو منسوب محبت کیا اور یہہ کہ نہ اکتفا فرمایا اوپر تمثیل
غیبت کرنے کی ساتہہ کہانے گوشت انسان کے بلکہ ٹہرایا انسان کو بہائی۔ اور
قتادہ سی منقول ہی کہ اگر پائی تو مردار کیڑی پڑا ہوا اور اوس کے کہانے کو مکروہ کہی

تو ایسا ہی مکروہ رکہو بہائی مسلمان کے گوشت کہانے کو اس حال مین کہ وہ زندہ ہو یعنی
اوس کی غیبت کو مردار مذکور کے برابر جان اور جب کہ ثابت کیا اون کو یہہ کہ کوئی
اون مین سی نہین دوست رکہتا ہی کہانا مردار گوشت بہائی اپنے کا اوس کے بعد فرمایا
فَكَرِهْتُمُوهُ یعنی ثابت ہوا مکروہ رکہنا تمہارا اوس کو بسبب استقامت عقل کے
پس چاہئے کہ یہہ بہی ثابت ہو کہ مکروہ رکہو تم اوس چیز کو کہ وہ مانند اوس کے ہے یعنی غیبت
بسبب استقامت دین کی منقول کہ سلمان خدمت کرتے تہے دو شخصوں کی صحابہ مین سے اور
پکاتے تہے اون کا کہانا پس ایکروز سلمان سو رہے کہانا اون کا نہ پکا اون دنون سلمان رضؓ
کو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا تا کہ آنحضرتؐ سے طعام اون کے لئے مانگ لاوے
آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اُسامہ کے پاس جاوے اگر کچہہ ہے تو دیگا اور اُسامہ داروغہ تہے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے سلمان اُسامہ کے پاس گئے۔ اُسامہ نے کہا میرے پاس کچہہ کہانا موجود
نہین ہے سلمان نے اون دونون صحابیون کے پاس آکر صورت حال کی بیان کی اونہون نے
سلمان کی غیبت مین کہا کہ سلمان کا قدم ایسا ہے کہ اگر کنوئین سمیحہ مین جائے تو وہ بہی خشک ہو جا
پہر وہ دونو تجسس مین پڑے کہ اُسامہ نے سچ کہا یا کہانا رکہتا ہے اور بخل کیا پہر وہ دونون
آنحضرتؐ کے پاس آئے تو فرمایا کہ کیا ہے کہ سرخی گوشت کی تمہارے موہون مین دیکہتا ہون
مین اُنہون نے کہا کہ یا رسول اللہ ہمنے تو گوشت نہین کہایا فرمایا کہ غیبت کی تم نے سلمان
اور اُسامہ کی جس نے غیبت کی مسلمان کی پس بلاشبہہ کہایا گوشت اوسکا پہر پڑہے
حضرتؐ نے یہہ آیت مذکورہ بقول تفسیر حسینی ظن چہار قسم پر ہین ایک تو مامور بہا اور موجب
ثواب کا اور وہ حسن ظن سات خدا کے اور مومنون کے ہی جیسے حدیث شریف مین آیا ہے
اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ مِنَ الْاِیْمَانِ یعنی حسن ظن شاخ ہے ایمان کی اور فرمایا نیک گمانی
عبادت سے ہے۔ دوسرا ظن حرام ہے اور وہ ظن بد سات خدا کے اور رسول کے اور
مومنون کے ہے اور وہ موجب عذاب کا ہے تیسرا ظن تحری ہے امر فعلی مین اور امور اجتہادیہ

[illegible]

ن مہمات

مین یہہ موجب ثواب کا ہی اور جو تہا ظن مباح ہی اور سو وہ ظن امور دنیا معاملات معیشت مین
ہی اور اس صورت مین بد گمانی موجب سلامتی اور انتظام مہمات کے ہی۔ اور ظن حرام
کے حق مین آنحضرت نی فرمایا بچاؤ تم اپنی کو بدگمانی سی اس لئی کہ بدگمانی بڑی جہوٹی بات ہی
دل کے اور نہ جاسوسی کرو اور نہ دشمنی کرو آپس مین اور نہ نزاع کرو آپس مین اور بعضون
نی کہا نہ رغبت کرو دنیا مین اور نہ غیبت کرو اور ہو بندی اللہ کے بہائی ولا تجسسوا
کی معنی یہہ مین کہ نرمی سی کسی کا حال معلوم نکرو جیسی جاسوس کرتی ہین اور آیا ہی کہ چڑہی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر پہر پکارا ساتہ آواز بلند کے پس فرمایا کہ ای گروہ اون کے کہ اسلام
لائی ساتہ زبان اپنی کے اور نہین پہونچا ایمان طرف دلون کے کہ نہ ایذا دو مسلمانون کو
اور نہ عار دلاؤ اون کو اور نہ ڈہونڈہو عیب اون کی اس لئی کہ تحقیق جو کوئی ڈہونڈہتا ہی
عیب اپنی بہائی مسلمان کا ڈہونڈہتا ہی اللہ عیب اوس کا اور جسکا ڈہونڈہتا ہی اللہ عیب رسوا
کرتا ہی اوس کو اگرچہ درمیان گہر اپنی کے ہو اور آیت مین مراد فکرہتموہ سی یہہ ہی کہ جیسا
کہ اپنی بہائی مردہ کے گوشت کہانی سی کراہت رکہتی ہو ایسا ہی غیبت سی بہی کراہت رکہو
اور تنفر کرو۔ یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ غیبت اعمال غیبت کرنی والی کو ایسا مٹاتی ہی کہ جیسی آگ
لکڑیون کو اور نیکیان اوس کی اوس کی دشمن کو یعنی جس کی وہ غیبت کی ہے دیتی ہین اور گناہ
دشمن کے غیبت کرنیوالے کو دیتی ہین نعوذ باللہ منہ۔ یہہ بہی حدیث مین آیا ہی کہ اَلْغِیْبَةُ اَشَدُّ
مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت زیادہ سخت ہی زنا سی۔ پس معلوم ہوا کہ غیبت بری ہی بلا ہے اور موجب
عذاب دردناک کی مومن کو احتراز اوس سی واجب ہی۔ اور بچنا اور چہٹکارا غیبت سی یون ہوتا ہی
کہ اسباب غیبت اپنی سی دور کرین اور اوس کے وعید مین تامل کرین کہ تہوڑی سی چیز
کے لئی غصہ خدا کا اختیار کرتا ہی اور اسباب غیبت کی حسد یا اظہار فضل اپنی کا اور رد
اورون کے فضل کا اور غصہ اور تہمت بازی اور مانند اون کے ہین ان سب سی دور ہونا چاہیے
حقیقت مین عداوت کرنا اپنی ساتہ ہی۔ اور کفارہ اس عمل کا کہ سابق مین کیا ہو ندامت

اور توبہ اور استغفار خدا تعالی سی اور بخشوانا دشمن سی ہی تا خدا کے اور بندہ کے گناہ سے
پاک ہو اگرچہ دشمن مر گیا ہو تو اوس کے لئی خیرات اور بخشوانی مین جو کچھ کہ اوس کی غیبت
کی ہے اوس کے آگی ظاہر کر کے عفو کروالی۔ مگر کہ خوف زیادتی شر کا ہو تو وہان مجمل کہی
اگر اس مین بھی خوف ہو تو خدا تعالی کی طرف رجوع کری فقط اور بخشوانی مین ہر نوع
نفع ہی اگر عفو کیا فہو المراد و الّا ثواب اوس بخشوانے کا بدلا غیبت کا قیامت مین ہوگا
حاصل کلام یہہ کہ دور ہونا اس عمل بد سے ہر شخص پر واجب ہی کہ آفت عظیم ہی اور اس
زمانہ مین ایسی شایع ہوئی ہی کہ کوئی شخص اور کوئی مجلس غیبت سی خالی نہین الّا ما شاء اللہ
باوجودیکہ گناہ کبیرہ سی ہی لیکن لوگ اوس سی ایسی غافل ہین کہ اوس کو برا ہی نہین جانتی حقتعالی
آگہی بخشے قریب اوسکی گناہ مین آفت سخن چینی ہے اور چغلخوری۔

باب بانوان چغلخوری اور سخن چینی کی بیان مین اوسکی حرمت کے

نمیمہ جو لوگون مین فساد ڈالنی کی نیت سی ایک دوسری کی کلام نقل کری۔ فرمایا اللہ تعالی نی سورہ
قلم مین عیب کرنیوالا لوگون کی اور چلنی والا ساتھ چغلی کی۔ اور فرمایا سورہ ق کی دوسرے
رکوع مین نہین بولتا کوئی بات مگر اوس کے پاس نگہبان طیار ہی حدیث چغلخور بہشت مین
نجائیگا ف یعنی جو فساد کرنے کی واسطے ادہر کی بات اودہر کری وہ بہشت سی محروم ہی شیطان
کی خو اوس نی اختیار کی حدیث حضرت نی دو قبرون پر سے گذری فرمایا ان قبرون والون
عذاب کیا جاتا ہی یہہ بڑی امر مین عذاب نہین کئی جاتی ہین ہان بیشک وہ بڑا ہی لیکن ایک اونمین سے
چغلی کیا کرتا تہا اور دوسرا اپنی بول سی اجتناب نہین کرتا تہا متفق علیہ یعنی وہ دونون ایسی بڑی
امر مین عذاب کئی جاتی ہین کہ اون کے زعم مین بڑا نہ تہا اور بعضون نی کہا ہی کہ اس کام کو ترک کرنا
اون پر بڑا بہاری معلوم دیتا تہا حدیث مین بتلا دون تمکو کہ بہتان کیا چیز ہی وہ چغلی ہی
جو کثرت گفتگو سی لوگون مین فساد ڈالے مسلم۔ چغلخور کو آخرت مین تو دوزخ ہی لیکن
دنیا مین بہی خرابی اوس کی کبہی اس حد کو پہونچتی ہی کہ خون ریزیان ہوتی ہین۔ یہہ دو ہری

کسی کی کا رسی روا نہین ہے مگر یہہ کہ کوئی چور چاہے کہ مال کسی کا لے لیوے اور مانند اوس کی
ہر چیز کہ اوس مین نقصان کسی مسلمان کا ہو تو اوس سے اوس کو خبر دینی جائز ہے تا مسلمان
اور مال اوس کا محفوظ رہے - اور چور وغیرہ بھی اوس کے گناہ سے بچے - اور جو کوئی کہ دشمنون سے
آپس مین ملاقات رکھتا ہو اوس پر لازم ہے کہ بات ہر ایک کی اپنے دل مین رکھے دوسرے سے
ظاہر نہ کرے اور دونون کو نصیحت کرتا رہے - والا بیچ وعید دو رویون کے داخل ہوگا - اور
کہا ہے علمائے کہ غیبت اور چغلخوری کے سننے والے پر چند چیزین لازم ہین تا گنہگار نہون ایک تو
یہہ کہ اوس کے کلام کو باور نہ کرے - اس لئے کہ غیبت کرنیوالا فاسق ہے - دوسری یہہ کہ اوسکو
منع کرے کہ منع کرنا بری بات سے واجب ہے - تیسری یہہ کہ چغلخور جو کسی مسلمان کی طرف سے
چغلخوری کرے اوس پر گمان بد نہ لیجائے - کہ ظن المؤمنون خیرا - یعنی گمان کیا جائے
مسلمانون کے ساتھہ بھلائی کا واقع ہے چوتھی یہہ کہ اوس کے احوال کی تجسس مین نہ پڑے -
پانچوین یہہ کہ چغلخوری چغلخور کے سے کسی کو خبر نہ کرے چھٹے یہہ کہ چغل خور کو دشمن رکھے حضرت
شیخ عبد الحق بیچ شرح حدیث اتدرون ما الغیبۃ الخ کے لکھا ہے کہ جاننا
چاہئے کہ غیبت ایک گناہ ہے نہایت بڑا اور بہ نسبت اور گناہون کے زیادہ پھیلا ہوا ہے
لوگون مین کہ بہت ہی کم ہین ایسے لوگ جو بچین اوس سے اور غیبت کہتے ہین کسی کی یاد کرنیکو
سات ایسے عیب کے کہ ناخوش لگے اوس کو خواہ وہ عیب اوس کے بدن مین ہو یا اوسکی
عقل مین یا دین مین یا دنیا مین یا خلق مین یا نفس مین یا مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ
مین یا بیوی مین یا خادم مین یا کپڑے مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست
و برخاست مین یا حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی یا ترش روئی مین اور تندخوئی
مین اور سخت گوئی اور خاموشی مین اور سوائے اون کے مین جو کچھہ کہ متعلق ہے تمہ اوسکی
خواہ ذکر کرنا سات الفاظ کے ہو یا کنایہ کے یا رمز یا اشارہ کے سات آنکھہ کے اور بھون اور
سر اور ہاتھہ اور مانند اون کے اور قاعدہ کلیہ اس مین یہہ ہے کہ جس چیز سے سمجھا دے تو کسی کو

بیان غیبت

نقصان مسلمان کا اور غائبانہ ہو پس وہ غیبت حرام ہے۔ اور اگر اوس کی منہ پر کہی اور ناخوش
لگی اوس کو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہہ اور بھی گناہ ہی۔ اور ذکر کرنا آدمیون کی
برائیون کا بطریق اہتمام کے نہین مضائقہ ہی اور مکروہ ہے اوس صورت مین کہ ارادہ
رکھتا ہو برا کہنے اور نقصان کا۔ اور جس نے کی غیبت ایک شہر والون کی یا بستی والونکی
تو نہین ہوتی ہے وہ غیبت یہان تک کہ نام لے ایک قوم معین کا۔ کذا فی السراجیہ ایک
شخص نے روزہ رکھتا ہی نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہونچاتا ہی لوگون کو ہات اور زبان ہی پس
ذکر کرنا اوس کا سات اوس عیب کے کہ اوس مین ہی نہین ہوتی غیبت اور اگر پہونچاوی خبر
سلطان کو اوس کی تا کہ وہ تنبیہ کرے اوس کو پس نہین گناہ ہی اوس پر کذا فی فتاوی قاضی خان
و عالمگیری حدیث بلا شبہہ گمان خطا کرتا ہی اور ثواب کو بھی پہونچاتا ہی۔ اور روایت
کیا ہے احمد نے بیچ کتاب زہد کی حضرت عمر رض سی منقول ہے کہ یعنی بدگمانی مت لےجا
ساتہہ ایک بات کے کہ نکلی تیری بہائی مسلمان کی منہ سے اوس حال مین کہ پاوی تو اوسکی لئی
خیر مین ٹہکانا جو تجہہ سے بدی کری برا بدلا اوس کا یہی ہی کہ تو در گذر کر اوس سی اور لازم کر
اپنی پر دوستی کرنا سچون ہی پس رہ تو ایسے دوستون کی حاصل کرنے کی فکر مین اس لئی کہ وہ زینت
ہین حالت چین و فراخی مین۔ اور بڑے سامان ہین وقت آنے بلای عظیم کے اور سہل و حقیر
نہ جان تو قسم کو پس حقیر کر دیگا تجہکو اللہ۔ اور جس امر مین کچہہ نہین اوس کی تفتیش مین نہ پڑ
یہان تک کہ کچہہ معلوم ہوا ور نہ کر بات مگر نہ دیکہ اوس شخص کے کہ خواہش کرے اوس کی
اور لازم کر اپنے پر سچ کو اگرچہ مارا جاوی تو بسبب سچ کے اور کنارہ کر اپنی دشمن سے اور ڈرتا
رہ اپنے یار سے مگر کہ امین ہو اور نہین ہوتا ہی امین مگر وہ شخص کہ ڈری اللہ سی اور مشورہ کر لین
امر مین اون لوگون ہی کہ ڈرتے ہین اپنی رب سی بن دیکہی۔ حدیث ابن ماجہ روایت ہے
عمر رض سی کہ دیکہا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف کرتی خانہ کعبہ کا اسحال
مین کہ فرماتی تہی کہ یعنی کیا خوب ہے تو اور کیا خوب ہی خوشبو تیری کیا بزرگ ہے تو اور کیا بزرگ ہے

تیری قسم ہی اوس ذات کی کہ جان محمد کی اوس کی ہاتھہ مین ہی البتہ حرمت مومن کی بہت
بڑی ہے نزدیک اللہ تعالی کے تیری حرمت سی بڑی حرمت ہی اوس کے مال کی و خون
کی اور گمان نہ لیجایا جاوی اوس پر سوای خیر کے۔ اور روایت کی بخاری نی کتاب ادب مین
ابی العالیہ سی کہ کہا تہی ہم حکم کئی جاتی ہیہ کہ اگر خادم کے پاس کوئی چیز رکہین تو مہر کر دیا کرین
اور ناپ اور گن کر دیا کرین واسطے مکروہ جاننے اوس کے کہ عادت پکڑین وہ خلق بدکی
یعنی خیانت کی یا کوئی ہم سی بدگمانی لے جائے اون پر۔ اور فرمایا کہ تین چیزین لازم رہینگی
میری امت کے لئے۔ شگون بد لیجانا اور حسد اور بدگمانی پس ایک نے عرض کیا کہ یا
رسول اللہ جس مین یہہ چیزین ہون تو کون سی چیز اون کو دفع کرے۔ فرمایا کہ جب حسد کری تو
بخشش مانگ اللہ سے۔ اور جب بدگمانی ہو تجہہ کو پس نہ تحقیق کر یعنی پس عادت چہوٹ
جائینگے۔ اور جب شگون بد واقع ہو خیال اوس کی طرف نہ کر اور جو کام کرنا ہی اوس کو کر
اور فرمایا جس نے بدگمانی کی اپنی بہائی مسلمان پر پس تحقیق بدگمانی کی اوس نی اپنے رب
عز و جل سی فرماتا ہے اللہ بچو تم بہت بدگمانی سی یہہ روایتین تفسیر در المنثور کے ہین۔ اور
کتاب نصاب الاحتساب مین ہے کہ کتاب معتبر ہی۔ لکہا ہی کہ منجملہ ادب احتساب سے
یہہ ہی کہ روایت کیا گیا ہی عمر رض سے کہ وہ ایک رات گشت کو اوٹہی پس دیکہا انہون نی
ایک چراغ دروازی کے درزون مین سے۔ پس جہانکا تو دیکہتے کیا ہین کہ کتنے ایک لوگ
بیٹہے ہین شراب پیتے پس اون کی سمجہہ مین نہ آیا کہ کیا کرین پس داخل ہوی مسجد مین اور نکالا
عبد الرحمن بن عوف کو اور لائے اون کو طرف اوس دروازی کے پس دیکہا دونون نے
پس کہا حضرت عمر رض نے عبد الرحمن بن عوف کو کہ کیا صلاح دیتا ہی تو کیا کرین ہم پس
کہا عبد الرحمن نے کہ گمان کرتا ہون مین قسم خدا کی کہ بلا شبہہ کیا ہم نے وہ کام کہ منع کیا ہی
ہمکو اللہ نی اوس سی کیونکہ تجسس کیا ہمنی اور مطلع ہوی ہم اوپر عیب ایک قوم کی کہ پردہ
کیا تہا اونہون نی ہم سی اور نہین لایق تہا ہمکو یہہ کہ کہولین ہم اللہ تعالے کی پردہ کو پس کہا

عمر رضہ نے کہ نہین گمان کرتا ہون مین تجھکو کہ مگر سچ کہا تو نی پس پہر آئے دونون نی۔ اس روایت سی کتنے ہی فائدی معلوم ہوئے۔ ایک تو یہہ کہ رات کو گشت کرنا حاکم کے لئی سنت ہے عمر رضہ کی اور یہہ کہ محتسب کو لائق ہے یہہ کہ مشورہ کری اپنے یارون سی اوس امر مین کہ شوا سوا اوس پر تیسرا یہہ کہ تجسس کرنا محتسب کو بھی ممنوع ہی۔ اور روایت کیا گیا ہی مانند اوسی کے یہہ کہ عمر رضہ نے گشت کو اوٹھی ایک رات ابن مسعود رضہ کے ساتھہ پس جہانکا انہون نے ایک دروازی کے درزون مین سے پس دیکھا ایک شیخ کو کہ اوس کی آگے شراب ہی اور گائنین گا رہی ہین پس چڑہے یہہ دونون دیوار پر سے۔ اور کہا کہ نہین برا جانتے ہم کسی بڈہے کو مثل تیرے کہ ہو ایسی حال پر پس اوٹھہ کر آیا وہ شخص اور کہا ای امیر المومنین قسم دیتا ہون مین تجھہ کو اللہ کی آگاہ ہو کہ نہ انصاف کیا تو نے یہانتک کلام کرون مین یعنی انصاف مقتضی اوسکو ہے کہ پہلے میری بات سن لو پہر غصہ کرنا کہا عمر رضہ نے کہہ۔ کہا اوس نے۔ اگر نافرمانی کی مین نی اللہ تعالیٰ کی ایک امر مین تو تمنی نافرمانی کی تین امرون مین کہا عمر رضہ نی کہ وہ کیا ہین کہا اوس نے کہ تجسس کیا تو نے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے منع کیا تجھہ کو اوس سی کہ فرمایا وَلَا تَجَسَّسُوا اور دیوار پر سے چڑہ آئی تم حالانکہ اللہ تعالیٰ فرمایا وَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا یعنی اور آؤ تم گھرون مین اون کے دروازون سی یعنی اور نہ آؤ گھرون مین اون کے پشتون سی واسطے فرمانے اللہ تعالیٰ کی لَيْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُيُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا یعنی نہین ہی نیکی یہہ کہ آؤ تم گھرون مین اون کی پشتون کی طرف سی۔ اور داخل ہوی تم بغیر اذن کے حالانکہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰى اَهْلِهَا یعنی نہ داخل ہو تم گھرون مین سوائی اپنے گھرون کے یہان تک کہ اذن چاہو تم اور سلام کرو گھر والون پر پس کہا عمر رضہ نے کہ سچ کہا تو نے پس آیا تو بخشتا ہی مجھہ کو پس اوس نے کہا غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ پس نکلے حضرت عمر رضی اللہ روتے ہوی اور وہ کہتے تہی وَيْلٌ لِعُمَرَ اِنْ لَمْ يَغْفِرِ اللّٰهُ لَهٗ

یعنے داے ہی عمر کرلئے اگر نہ بخشے اللہ اوس کو۔ دلالت کرتی ہے یہہ روایت اوس پر تجسس
جاسوسی نہ کرے اور نہ دیوار پر سے چڑہ کر جاوے اور نہ داخل ہو گہر مین بغیر اذن کے۔ اور حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ بہتان کرنا بُرے پر آسمانون سے زیادہ بہاری ہے اور روایت
کی بیہقی نے شعب الایمان مین ابن عباس رض سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
یعنی بلاشبہہ کہ بیاز کہانے کے گناہ کچہہ اوپر ستر جز مین ادنی اون کا یہہ ہے کہ جیسے اپنی مان سے
زنا کیا حالت اسلام مین اور ایک درہم بیاز کی اشد ہے سینتیس زنا سے اور اشد بیازون
کا اور بڑے بیازون کا بیاز اور بدترین بیازون کا آبروریزی مسلمان کی اور حرمت
اوتارنا اوس کا ہے۔ سو جہنا چاہئے ان مضامین مین کہ غیبت کیسی آفت ہے اور رسوائی اوس کے
اور آفتین زبان کی بہت مین حتی کہ کافر کر ڈالنے مین چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے
لکہا ہے کہ زبان کی بیس آفتین مین بس حدیثین اور اقوال علما محافظت زبان مین لکہی
جاتے مین تا لوگ مضمون وَامْسِكْ لِسَانَكَ عَنِ الْخَلْقِ وَلَا تَذْكُرْهُمْ کا
مجلس کا یہہ قول ہے ایک نبی علیہ السلام کا نبی اسرائیل مین سے اختیار کرین۔ اور روایت کی
بخاری نے کہ فرمایا یعنے جو شخص کہ ضامن ہو واسطے میرے اور عہد کرے اور لازم پکڑے اپنے پر
محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون کلون اوس کے کے ہے یعنی زبان و دانت
کہ زبان کو بچاوے کلام بیفائدہ اور بد سے اور دانتون کو کہانے اور پینے حرام کے سے اور
لازم پکڑے محافظت اوس چیز کی کہ درمیان دونون پاؤن اوس کے کے ہے یعنی ستر کو
محفوظ رکہے زنا اور اغلام اور جلق بازی سے تو ضامن ہون مین اوس کے لئے بہشت کا
ف یعنے وہ اول ہی داخل ہوگا بہشت مین درجات عالیہ مین اور یہہ ضمانت حقیقت
مین پروردگار کی طرف سے ہے جیسے کہ اپنے فضل سے بندون کے رزق کا ضامن ہوا ہے
ویسا ہی وعدہ قوی جزائے اعمال کا بہی کیا ہے اور انحضرت نائب اوس کے ہین نیز بانکو
نگاہ رکہنا چاہئے اوس کی فعل کو آسان نہ جانے ایک بات بندہ کی زبان سے نکلتی ہے

اگرچہ آدمی اوس کو آسان و سہل جانے اگر وہ بات حق ہی تو بسبب بلندی درجات کے
بہشت مین ہوتی ہے اگر بری ہی تو موجب گرنے کی طبقات دوزخ مین ہوتی ہے اور
فرمایا کہ جو شخص کہے اپنی بھائی مسلمان کو کافر پس تحقیق پھرتا ہی ساتھہ اس کلمہ کفر کے
ایک اون دونون کا ف یعنی کہنی والا اس کلمہ کا یا وہ کہ جس کے حق مین کہا ہے
اس لئی کہ اگر سچ کہا تو خود وہ شخص کافر ہے اور اگر جھوٹ کہا اور وہ کافر نہ تھا تو
یہہ کہنی والا کافر ہوتا ہے اس لئی کہ جب مومن کو کافر کہا تو ایمان کو کفر جانا اور دین
اسلام کو باطل اعتقاد کیا۔ اہل حق کا مذہب یہہ ہے کہ کفر کی نسبت کیا جاوی مسلما
بسبب گناہون کی مانند قتال و زنا کے اور کہنی اوس کے کی اپنی بھائی مسلمان کو کا
بغیر اعتقاد بطلان دین اسلام کے پس اس حدیث کی کئی طرح تاویل کئی گئی ہی ایک
تو یہہ کہ محمول ہی یہہ اوپر حلال جاننے والی اوس کے پس اوس صورت مین معنی
باء بھا کی یہہ ہوگی کہ رجوع کرنا طرف اوس کے کفر۔ اور دوسری یہہ کہ معنی اوس کی
یہہ ہین کہ رجوع کرتی ہے اوس پر معصیت تکفیر اوس کی کے۔ اور تیسری یہہ کہ یہہ محمول ہی
خوارج پر کہ کافر کہتی ہین مومنون کو اور یہہ ضعیف ہی اس لئی کہ حدیث صحیح و مختار اکثر کی
کے نزدیک یہی ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نکہی جاوین ان مضامین مین
بیحساب احادیث وارد ہین جن کو منظور ہو حدیث کی کتب ملاحظہ فرمائین۔ کسی کی
عیب کی جستجو اور ٹٹول کرنی اور اوس شخص کی بات کان لگا کر سننی سے جو اوس کے
سننے کو برا جانے اور اپنے راز کو مخفی رکھنا چاہے۔ فرمایا اللہ تعالی سورہ حجرات
کے دوسری رکوع مین کہ کسی کا بھید نہ ٹٹولو۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ بچو بدگمانی سی اس واسطی کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہی اور کسی
کی بات کان لگا کر مت سنا کرو اور کسی کے عیب کی جستجو نہ کیا کرو اور دنیا کی کسی
چیز کی طرف رغبت نہ کرو یا دنیا کی چیزون مین سے یہہ خواہش نہ کرو کہ تم اکیلون ہی کو

دوسری کو نہ ملی اور آپس مین حسد نہ کرو اور آپس مین کینہ و عداوت نہ رکھو اور ایک
دوسرے کی طرف پشت نہ کرو یعنی حقارت سے اور اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بندے بھائی
بنے رہو۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے نہ اوس کی مدد ترک کرے نہ
اوس کو حقیر جانے پرہیزگاری اس جگہہ ہے پرہیزگاری اس جگہہ ہے حضرت نے اپنے سینہ
مبارک کی طرف اشارت کی۔ آدمی مسلمان کو اسی قدر بدی کفایت کرتی ہے کہ
بھائی مسلمان کی حقارت کرے (یعنی یہی بات برائی مین کامل ہے اور برائی کی حاجت
نہین) مسلمان کی سب چیزین مسلمان پر حرام ہین اوس کا خون اور اوسکی آبرو اور
اوس کا مال۔ اللہ تعالی تمہاری جسمون کو نہین دیکھتا اور نہ تمہاری صورتون کو عملون کو
دیکھتا ہے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ایک دوسرے سے جدائی نکرو۔ اور آپس مین کینہ و
عداوت نرکھو اور ایک دوسرے کی عیب جوئی نکرو اور ایک دوسرے کی طرف کان نہ لگا کر
اور دم دیکر قیمت نہ بڑہاؤ اور اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنکر رہو۔ یہہ روایات مسلم مین
اور بخاری مین بھی آئی ہین۔ اور فرمایا اگر تو مسلمانون کے عیب جوئی کے پیچھے پڑیگا تو اونکو
فساد مین ڈالیگا یا فرمایا کہ قریب ہے تو اون کو فساد مین ڈالے ف فساد مین ڈال دیا
اس لئے جب تک آدمی کا گناہ مخفی رہتا ہے تو بسبب شرم کے اوس کو ڈر ہوتا ہے کہ کہین
میرا گناہ ظاہر نہو جائے اس حالت مین اوس کی توبہ کی امید ہے کہ حیا ایمان کی شاخ ہے
اور جب آدمی گناہ مین مشہور ہوگیا تو وہ دلیر ہو جاتا ہے پھر توبہ کی طرف کم ہی رغبت
ہوتا ہے الا ماشاء اللہ۔ اس لئے گناہ گار کو فضیحت کرنے سے شرع شریف مین نہین آئی

باب ترپنوان انسان جو شرعاً ثابت ہے اوسین طعن کرنیکی تحریمکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورہ احزاب کے ساتوین رکوع مین یعنی اور جو لوگ تہمت لگاتے ہین
مسلمان مردون اور مسلمان عورتون کو بن کئے کام کے تو اوٹھایا اونہون نے بوجھ
جھوٹ کا اور گناہ صریح کا حدیث دو باتین لوگون مین ہین کہ وہ دونون مین

کفر ہین ایک نسب مین طعن کرنا دوسرا میت پر رونا نوحہ کرنا روایت کی مسلم نے ف
دونون کفر ہین اس کی یہہ معنی کہ یہہ دونون کام کافرون کے اعمال و اخلاق مین سے ہین یا
یہہ دونون کفر کو پہونچا دیتے ہین

باب چھبیسوان مسلمانو نپر بلا ضرورت بدظن کرنیسی نہی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ حجرات کے دوسرے رکوع مین ای ایمان والو بچتے رہو تہمتین کرنے سی مقرر
بعضے تہمت گناہ ہے حدیث بدگمانی سی بچو کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے۔

باب ستائیسوان مسلمانون کی حقارت کرنیکی تحریم کے بیان مین۔۔۔۔

فرمایا اللہ تعالی سورہ حجرات کے دوسرے رکوع مین ای ایمان والو ٹھٹا نہ کرو ایک لوگ
دوسرے سی شاید کہ وہ اوس سی بہتر ہون و رنہ عورتین دوسری عورتون سے شاید وہ بہتر
ہون اوس سی اور عیب ندو ایک دوسرے کو اور نہ نام ڈالو چڑا ایک دوسرے کی برا نام ہے
گنہگاری پیچھی ایمان کے اور جو کوئی توبہ نہ کرے تو وہی ہین بے انصاف۔ اور فرمایا سورۂ
ویل مین یعنی خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے اور عیب چننے والے کی ف جاننا چاہئے کہ
کسی سے ٹھٹا کرنا اور کسی پر طعن کرنا و رحقارت اور برے نام سی پکارنا یہہ ساری باتین
شاخین ہین تکبر کی جب اپنے کو اچھا جانتا ہی آوے۔ اور کو برا تب ہی اوس سی یہہ باتین
سرزد ہوتی ہین اور اگر اپنے کو حقیر اور برا جانے تو کاہکو یہہ باتین سرزد ہوویں پس
مومن کو چاہئی کہ اپنے کو حقیر اور برا جانے اور اپنے کو بچاوی اور اس آفت سی کہ برائیان
تکبر کی قرآن و حدیث مین بھری ہوئی ہین دعا کرتے تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِی صَبُوْرًا وَاجْعَلْنِی شَكُوْرًا وَاجْعَلْنِی فِی عَيْنِی صَغِيْرًا وَّ
فِی اَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا۔ یعنے یا اللہ کر مجھکو صبر کرنے والا اور کر مجھکو شکر کرنیوالا
اور کر مجھکو میری آنکھہ مین چھوٹا اور لوگون کی آنکھون مین بڑا اور کتاب ملتقی الابحر وغیرہ
فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ جو کوئی بہتان لگاوی محض مرد یا عورت کو سات صریح

زنا کے تو حد لگایا جاوے یعنی اسی دُرّے اوس کو مارے حاکم بسبب طلب کرنے اوس کی
کہ جس کو بہتان لگاوے اور محصن سی یہان یہہ مراد ہے کہ وہ مطلف ہو۔ آزاد ہو پاک ہو
زنا سے اور تعزیر دیا جاوی وہ شخص بہتان لگاوے مملوک یعنی بردہ کو یا کافر کو زنا کا یا بہتان لگاوے
مسلمان کو اس طرح کہ کہے ای کافر ای خبیث اے فاسق اسے چوٹے اے فاجر ای منافق اسے
لونڈی باز ای لوطی کہ دونو لفظون سے مراد اعلامی ہی یا کہے اسے بیاج خور ای شرابی اسے
دیوث ای مخنث ای خائن اسے قحبہ زادی اے مالذا دی ای بدکار زادی اے زندیق ا
اسے قلتبان ای مادی الزانی او الصوص یعنی تو ایسا ہے کہ ٹھکانا پکڑتے ہین تیری پاس
زنا کار یا چوٹے یا کہی ای حرامزادے ان سب صورتون مین تعزیر دیا جائے۔ اور فرق حد
اور تعزیر مین یہہ ہے کہ حد شارع کی طرف سے مقرر ہوتی ہی اور تعزیر رائی حاکم پر موقوف
ہوتی ہے کہ جس طرح مناسب جانی اوس طرح سزا دے۔ لیکن دُرّون سی سزا دین تو چاہیے
سے کم ہی کم مارے اور اربعین مین امام غزالی علیہ الرحمۃ لکھتے ہین کہ ٹھٹی بازی مین بہت ہنسا
ہوتا ہی۔ اور دل مردہ ہوجاتا ہے اور کینہ پیدا ہوتا ہے او ہیبت اور وقار اور خوف کو
کھو دیتی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمی ایک بات بولتا ہی کہ تا ہنساوے
اوس سے اپنی ہم نشینون کو تو دور پڑتا ہے اللہ کی رحمت سی ثریا ستارے سے بھی زیادہ
اور فرمایا جھگڑ نہین اپنے بھائی مسلمان سے اور نہ ٹھٹا کر اوس سے لیکن یہہ جاننا چاہیے
کہ کچھ خوش طبعی بعض اوقات مین ہو تو مضائقہ نہین اوس کا خصوصاً عورتون اور لڑکون
کے ساتھ خوش دل کرنے کو کہ یہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بھی ثابت ہی لیکن حضرت
نے یہہ بھی فرمایا کہ یعنے مین مزاح کرتا ہون اور نہین کہتا۔ مگر حق اور کر دشوار ہی ضبط
اوس کا کہ حق ہے بولے۔ اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض
اوقات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھہ دوڑی ہین۔ اور فرمایا ایک بڑھیا کو کہ
لَا تَدْخُلُ الْعَجُوزُ الْجَنَّۃَ یعنے بڑھیا جنت مین نہین داخل ہوگی اور یہہ بات

واقع مین سچی تھی کہ وقت داخل ہونے جنت کی سب جوان ہونگی اور فرمایا صہیب کو اس حال مین کہ وہ کھجورین کھارہے ہین کیا تو کھجورین کھاتا ہی اس حال مین کہ تیری آنکھین دکھتی ہین پس کہا اونہون نے مین کھاتا ہون دوسری جانب سی پس آپ ہنس پڑے پس اس طرح کے مزاح ہو آپس مین تو مضایقہ نہین بشرطیکہ عادت نہ کرلے اوسکی لہذا مسلمان کو چاہئے کہ کسی مسلمان سی ٹھٹھا نہ کرے اور عیب نہ لگاوے اور ایک دوسرے کو القاب بد سے مانند ای فاسق اور ای یہودی اے کُتّے اور مانند اون کے کی نہ پکارے اور مسلمان تائب کو سات برائیون پہلے کے عیب نہ کرین برا نام ہی یہہ کہ کہے کسی کو فاسق یا کافر وغیرہ بعد ایمان لانے کی۔ اور بقول بعض کے معنی یہہ ہین جو کوئی بعد نہی کے ٹھٹھا کرے اور عیب کرے لقب بد کے پکارنے سی باز نرہے تو فاسق ہے پس یہ کام بکرو تا مستحق اسم فسوق کے نہو۔ مسئلہ ٹھٹھا کرنا اور نقل کرنا کسی کے قول و فعل کی بطور اوس کے بطریق ہنسی کے حرام ہے اس لئی کہ اس مین آزردہ کرنا مسلمان کے دل کا ہی اور نہی اوس ہی آیت مین واقع ہی اور رسول علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ ضَحِكَ ضُحِكَ یعنے جو کوئی کسی پر ہنستا ہے لوگ اوس پر ہنستے ہین۔ پس مومن کو پرہیز کرنا اوس سے واجب ہی لیکن مسخری سے اور اوس سے کہ رنجیدہ نہ ہو ٹھٹھا اور خوش طبعی کرنا حرام نہین۔ اگرچہ ترک کرنا اوسکا بھی اولی ہے کہ لغو ہے اور خوش طبعی آپس مین بھی اگر کبھی کبھی واسطے دل خوش کرنے کے ہو تو مضایقہ نہین بشرطیکہ جھوٹ نہ کہی اور بہت ہنسنا اور نوبت قہقہی کی حرام ہے نہ پہونچی لیکن ہمیشہ یہہ بھی ممنوع ہے انجام کو باعث بغض و عداوت کے ہوتی ہے

باب چھپین فحش بدزبانی سی نہی کے بیان مین

حدیث۔ مومن طعنہ مارنیوالا نہین ہوتا۔ اور نہ لعنت کرنی والا اور فحش بکنیوالا اور نہ بدزبان ہوتا ہے۔ ترمذی حدیث فحش جس چیز مین ہوتا ہے اوسکو عیبناک

کردیتا ہے - اور حیا جس چیز مین ہوتی ہے اوس کو سنوار دیتی ہی ترمذی

باب ستاونوان جب حاجت مثل خوف فساد وغیرہ کی نہو اسوقت لوگون کی کلام حاکمونکی پاس نقل کرنیکی نہی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے سورۂ مائدہ کے پہلی رکوع مین گناہ اور سرکشی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو حدیث میری یارون مین کوئی کسی کی بات مجھہ تک نہ پہونچایا کرین یعنے جنس تقصیرات اور افعال بد سے کہ فلانی نے ایسا کیا اور فلانے نی ایسا کہا کیونکہ مین چاہتا ہون کہ جب تمہاری پاس آیا کرون تو میرا سینہ صاف ہو یعنی میرے دل مین بجز وکینہ نہو - ترمذی وابوداؤد -

باب اٹہاونوان ورو یہ آدمی کی مذمت کے بین جو روبرو کچھ کہی اور پیچھے کچھ اور کہی

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ نسا کے سولہوین رکوع مین چھپتے ہین لوگون سی نہین چھپتے اللہ سے اور وہ اون کے سات ہین جسوقت کرتی ہین رات کو وہ چیز کہ نہین پسند کرتا بات سی اور جو کام کرتے ہین اللہ اوس کا احاطہ کرنی والا ہے دونون آیتون کی آخر تک - اور حضرت نے فرمایا ہی کہ بدترین مردم دوزخی آدمی وہ ہی جو آوے ان لوگون پاس ایک منہہ لے کر اور جاوی اون لوگون پاس دوسرا منہہ لیکر متفق علیہ جو روبرو کچھہ کہے پیٹھہ پیچھے اوس کی خلاف کہے وہ نفاق ہے

باب انسٹھوان کسی آدمیکو حاضر کرنا چوپایہ کو لعنت کرنیکی حرمت کے بیان مین

حدیث جو شخص جان بوجھ کر اسلام کے سوا اور دین پر جھوٹی قسم کہائی وہ ویسا ہی جیسا اوس نی کہا - اور جو شخص کسی چیز سے آپ کو قتل کرے یعنی خودکشی کرے قیامت کے دن اوس سی عذاب کیا جائیگا - اور جس چیز کا آدمی مالک نہو اوس پر اوس کی نذر و منت نہین اور مومن کو لعنت کرنا اوس کے قتل کرنی کی مانند ہے یعنی ہر دو گناہ مین برابر ہے - متفق علیہ ف قسم بغیر اسلام کے جیسا کوئی کہی کہ اگر مین یہہ

کام کرون تو یہودی ہون یا اسلام سے بیزار ہون ویسا ہی وہ جیسا اوس نے کہا یعنی اگر قسم سچی اوس کا اسلام خراب ہو جاتا ہے اور جیسا اوس نے کہا ویسا ہو جاتا ہی حدیث صدیقون کو سزاوار نہین کہ بہت لعنت کرنے والا ہو۔ یعنی لعنت کرنی کو اپنی عادت نکرلی کہ یہہ عادت بری ہی۔ مسلم حدیث بہت لعنت کرنے والی قیامت کی دن شفاعت کرنے والے گواہی دینے والے نہون گے۔ مسلم۔ ف یعنی جب مومن ایک دوسرے کی سفارش کرین گی اور دوسرا امتون پر گواہی دین گے تو لعنت کی عادت والی اس درجہ سے محروم رہینگے حدیث اللہ کی لعنت اور اوس کے غضب اور آگ کے سات ایک دوسرے کو لعنت نہ کیا کرو۔ ابوداود ف یعنے یہہ نہ کہا کرو کہ تجھ پر اللہ کی لعنت یا اللہ کا غضب ہو یا دوزخ مین جائے وغیرہ نہ کہو۔

باب ساٹھوان گنہگارون اور غیر معینون پر لعنت کرنیکی جواز کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ سورۂ اعراف کے پانچوین رکوع مین خبردار ظالمون پر اللہ کی لعنت ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے پہر اون مین آواز کرنے والا پکاریگا کہ ظالمون پر اللہ کی لعنت ہے اور حدیث صحیح مین ثابت ہے کہ لعنت کری خدا اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال مین بالون کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنے بالون سے اور بال جوڑاوی ف بال مین بال جوڑنا حرام ہے اس لئے کہ اس مین تغیر خلقت الٰہی ہی اور تزویر و بناوٹ ہی کہ آدمی دہوکا کہا وے حدیث حضرت نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سود و بیاج کہانے والی پر لعنت کی ہے۔ اور فرمایا تصویر بنانے والون پر اللہ لعنت کرے اور فرمایا اللہ لعنت کری اوس شخص پر جو زمین کے بتے اور نشانیان مٹادی یعنی زمین کی حدین قایم نہ رہنے دین توڑ دیا کری ف۔ زمین کی نشانیان جیسے راہ کے منارے اور دیہات کے ڈانڈون پر درخت و ٹیلی باغون کی کہائی اور خندق یا گہرون کی دیوارین ان کا مٹانا اور گرانا موجب لعنت کا فرمایا اس واسطے کہ اس مین قضیہ اور

فساد ہوگا اور ایک کی زمین دوسرے سی ملجائیگی اور راہ کا حساب نہ معلوم ہوگا۔ اور
فرمایا خدا لعنت کرے چور کو کہ انڈا چراتا ہے۔ اور فرمایا خدا لعنت کری اوس پر جو والدین پر
لعنت کرے۔ اور اللہ لعنت کری اوس پر جو اللہ کے سوا کسی غیر کی واسطے ذبح کرے ف
غیر خدا کے واسطے جانور ذبح کرنا کئی صورت سی ہوتا ہے۔ ایک صورت تو یہہ ہے کہ خدا کا
نام ذبح کے وقت نہ لیا جائے جیسے راجپوت کرتی ہین اوس کو جھٹکا کہتے ہین۔ دوسری
صورت یہہ ہی کہ قبر پر یا توپ پر یا نشان پر یا عمارت پر یا دیو بہوت کی واسطے ذبح کرین
تیسری صورت یہہ ہے کہ ہر چند ذبح کے وقت تو خدا کا نام لین لیکن تعظیم اور تقرب
اور منت اور نیاز غیر خدا کی کرین سید احمد کبیر رح کی گائی اور شیخ سدو کا بکرا اور
اوجالا شاہ کا مرغ وغیرہ ان تینون صورتون مین جانور تو مردار ہے اور کرنی والی
بموجب اس حدیث کے لعنتی ہی اس واسطے کہ یہہ ذبح خدا کے واسطے نہین۔ اور یہہ
جو لوگ بات بناتے ہین کہ سید احمد کی گائی اور شیخ سدو کی بکرے پر خدا کا نام لیا جاتا ہے
اور خون ریزی خدا کے واسطے ہی صرف گوشت سی غرض ہی تو بے شبہہ حلال ہے اس کا
جواب یہہ ہی کہ جب غیر خدا کی منت مانی اور نیت بگڑے تو صرف زبانی خدا کی نام لینے سی
کیا ہوتا ہی۔ اور یہہ بات غلط ہے کہ خون ریزی خدا کی واسطے ہی صرف گوشت سے غرض ہے
اس واسطے کہ اوس کی منت ماننی والون سی کہے کہ اس گائی بکرے کو ذبح نکرو اوس کی عوض
دونا چوگنا گوشت ہم سے لے اور فاتحہ کرو تو ہرگز ہرگز نمانیگے اس صورت مین اپنی منت
و نذر کا ادا ہونا ہرگز نہ سمجھنگے تو صاف معلوم ہوا کہ اون کو خون ریزی بھی غیر
خدا کے واسطے منظور ہی صرف گوشت ہی سی غرض نہین۔ انصاف کی راہ سے بدلیل
قران و حدیث اوس کے حرام ہونے مین کچہ شبہہ نہین۔ اور کج بختی کے علاج تو ہمارے
پاس نہین اور فتاوی اور درالمختار اور اشباہ و نظائر مین موجود ہے کہ جو جانور
مردار کے داخل ہوتی ذبح ہو وہ حرام ہی۔ اگرچہ ذبح کی وقت خدا کا نام اوس پر لیا جاے

اگر صرف ذبح کے وقت خدا کی نام سی جانور حلال ہوتا تو فقہ مین وس کو کیون حرام کہتے اللہ تعالیٰ فہم درست کی توفیق دیوی اور کج فہمی سی بچاوے حدیث جو شخص مدینہ مین بدعت نکالے یا بدعت نکالنے والی کو اوس مین جگہہ دی اوس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتون اور لوگون سب کی لعنت ہی ف اس حدیث مین جو بدعت والی کی حمایت کرنے والی پر لعنت فرمائی سو اس واسطے کہ بدعت دین مین وس شئی کا نام ہے جس کی شرع شریف مین کچہہ اصل ہو تو حقیقت مین بدعت اور سنت شریعت مین ایسی نسبت ہی جیسے نور اور ظلمت مین تو بدعت نکالنے والے یا بدعت پر چلنے والی کی تعظیم اور حمایت کی اوس نی حقیقت مین سنت اور شریعت کو مٹا دیا اس واسطے لعنت کا طوق اوس کے گلے مین آیا حدیث اللہ یہود کو لعنت کرے کہ انہون نے اپنی نبیون کی قبرون کو مسجدین بنا لی اور آپ نی لعنت کی اون مردون پر جو عورتون کے ساتہہ مشابہت کرتی ہین اور عورتون کو جو مردون کے ساتہہ مشابہت کرتے ہین یعنی لباس وغیرہ مین۔ یہہ سب الفاظ صحیح حدیثون مین ہین بعضے بخاری اور مسلم دونون مین موجود ہین اور بعضے ان دونون مین سے ایک مین ہین مین نی اختصار کے ارادہ سی اون کی طرف اشارا کر دیا ہے۔

باب اٹہون مومن کو ناحق گالیان دینیکی حرمت کی بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ احزاب کے ساتوین رکوع مین جو لوگ ایذا دیتے ہین مومن مردون اور مومن عورتون کو بغیر اوس کے کہ انہون نی برا کیا ہو تو بیشک انہون نے اوٹہا لیا بہتان اور گناہ ظاہر حدیث مسلمان کو برا کہنا اوس کو مار ڈالنا کفر ہے متفق علیہ ف یہہ حدیث اکثر کے نزدیک تغلیظ و تشدید پر محمول ہے اور کفر سی اسلام کامل کی نفی مراد ہے اور شارحین نے اس حدیث کی بہت توجیہین کی ہین جو چاہی شرح مین دیکہہ لے حدیث کوئی شخص کسی کو فسق اور کفر کی تہمت نہین کرتا مگر یہہ کہ اوس کا صاحب ویسا نہو تو وہ کلمہ کہنے والی پر لوٹ کر آتا ہے بخاری۔

باب سٹوان مردون کو ناحق اور بدون مصلحت شرعی کی برا کہنیکی تحریم کی بیان مین

مصلحت شرعی یہہ ہے کہ وہ شخص مبتدع و فاسق ہو اوس کی بدعت اور فسق وغیرہ مین اوسکی پیروی کرنے سے بچانے کے لئی برا کہنا جایز ہے اس مین مصلحت شرعی ہی یعنے عوام کو بدعت وغیرہ سے بچانا اس باب مین آیتین اور حدیثین ہین حدیث حضرت نی فرمایا کہ تم مردون کو برا نہ کہا کرو۔ اور بیشک اونہون نی جو کچھہ عمل نیک یا بد کیا تہا اوس کو پہونچ گیی یعنے اوسکی سزا کو اب تمہارے برا کہنی کا کچہہ فائدہ نہین

باب ترسٹوان جو بات کہی بعد تحقیق کے کہی غیر محقق نہ کہے

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بنی اسرائیل کے چوتھی رکوع مین کہ تابع نہو اوس چیز کے جسکا تجہہ کو علم نہین۔ اور فرمایا سورۂ ق کی دوسری رکوع مین کوئی بات نہین بولتا مگر اوس کے پاس نگہبان ہین طیار حدیث مرد کو اتنا جہوٹ کفایت کرتا ہی کہ جو سنے اوس کو ذکر کری ف اکثر اخبار و حکایات جہوٹ سی خالی نہین ہوتے تو اگر ہر بات کو بیان کرنے لگا تو یہہ شخص بھی مقرر دروغ گو ٹہرا یعنی دروغ کا مددگار نہ ہو۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہی کہ جب تک بات کو خوب تحقیق نہ کر لیوی۔ ہرگز زبان پر نہ لاوے۔ اور فرمایا جو شخص میری طرف سی حدیث کی روایت کرے اور وہ جانتا ہو کہ وہ جہوٹی حدیث ہی تو وہ دو جہوٹون مین سی ایک جہوٹا ہے مسلم۔ ف دو جہوٹی یعنے مسیلمۃ الکذاب اور مختار یا اسود عیسی جنہون نے پیغمبری کا جہوٹا دعوی کیا تہا۔ یا یہہ مطلب کہ ایک جہوٹا وہ جسن ناپاک نی حضرتؐ پر جہوٹ باندہا دوسرا جہوٹا یہہ کہ اوسی جہوٹی حدیث کو روایت کرتا ہی جان بوجہہ کے اکثر لوگ جو علم حدیث سی ناواقف ہین واہی تباہی حدیثین نقل کیا کرتے ہین جن کی کچھہ اصل نہین مسلمان کو لازم ہے کہ حدیث کی روایت مین بہت احتیاط کرے۔

باب چوسٹوان اوس غیبت کے بیان مین جو مباح اور جایز ہے

جاننا چاہیے کہ غیبت کسی غرض سی جو شرعاً صحیح ہو اور بدون غیبت کرنے کے حاصل نہو سکی
مباح و جایز ہے اس کی چھہ سبب ہین۔ پہلا سبب تظلم اور فریاد کرنا ہی مظلوم کو جایز ہی کہ
ظالم کی طرف سی بادشاہ اور قاضی وغیرہ کے پاس جنکو انصاف کی قدرت ہو بیان کری
کہ فلان شخص نی مجھپر ایسا ظلم کیا ہی۔ دوسرا سبب گناہ کے تغییر اور گنہگار کو نیکی کی طرف لانی پر
استعانت ہی پس جس شخص کو گناہ کے زائل کرنے کی قدرت ہو اوس کے پاس بیان کر دی
کہ فلان شخص ایسا کام کرتا ہے تو اوس کو اوس کام سی روک دی اور اس کہنے سے اوس کا مطلب
صرف گنہ کا ازالہ ہوئے اگر یہہ مطلب نہوگا تو اوس کا ذکر کرنا حرام ہوگا۔ تیسرا سبب فتوی پوچھنا
مفتی کے پاس بیان کری کہ میری باپ یا بہائی یا خاوند یا فلانے شخص نی مجھپر ایسا ایسا
ظلم کیا ہے اوس کو یہہ کام جایز تہا اور اب اوس ظلم سی خلاصی کا طریقہ میرے لئے کیا ہی اور
اپنی حق کے حاصل کرنی اور ظلم کے دفع کی کیا تدبیر ہے یہہ کام حاجت کے لئی جایز ہے لیکن
احوط اور افضل یہہ ہی کہ اس طرح بیان کری کہ تو کیا حکم دیتا ہے ایسی آدمی یا شخص یا
خاوند کے حق مین کہ اوس کا حال ایسا ہے کہ اس سی بلا تعیین غرض ہو جائینگی اور باوجود
اوس کے معین کرنا بھی جایز ہے۔ چوتہا سبب مسلمان کو برائی سی بچانا اور اون کی خیرخواہی
کرنا ہی اور یہہ کئی وجہ سے ہو سکتا ہی اون وجوہ سی ایک وجہ راویون اور گواہون کی
جرح کرنی ہے جو حقیقت مین مجروح ہون اور یہہ کام مسلمانون کے اجماع سی جایز۔ بلکہ
حاجت کو وقت واجب ہو جاتا ہی۔ اور اون وجوہ مین سی ہے کہ کسی آدمی سے شراکت
یا ودیعت یا اوس سی اوس کے سوا معاملہ کرنے اور مجاورت و ہمسایہ بنانے کی بابت
مشورہ دینے والی پر واجب ہی کہ اوس کا حال مخفی نہ رکھے بلکہ خیرخواہی کی نیت سی جو
عیب اوس مین جانتا ہو سب بیان کر دیا کرے اور وجوہ مین سے یہہ ہی کہ جب کسی فقہ
پڑہنے والے کو دیکہے کہ کسی بدعتی یا فاسق کے پاس علم سیکہنے کو جاتا ہی اور اوس فقہ پڑہنے والے کو ضرر کا خوف ہو کہ اوسکی
صحبت سے بدعت اور فسق مین مبتلا ہو جائیگا تو اوسکو نصیحت کی نیت سی اوس بدعتی کا حال بیان کر دی مگر اوس مین غلطی کہا سکتا

احتمال ہے اس لئے کہ کبھی بسبب حسد کی اوس کا حال برا بیان کردیتا ہے اور شیطان اوس کا حال اوسپر ملتبس کردیتا ہے اور یہہ خیال کرتا ہی کہ نصیحت ہے حالانکہ وہ حسد کی وجہہ سے کرتا ہی اس امر کو خوب سوچنا چاہئے۔ اور اون وجوہ مین سی یہہ بھی ہے کہ اوس شخص کو حکومت ہی کہ اوس کا انتظام پورا پورا نہین کرتا اس سبب سی کہ اوس کی لیاقت نہین رکہتا یا فاسق یا غافل وغیرہ ہو پس واجب ہی کہ اوس کا حال سنایا جاوی اوس شخص کو کہ اوس پر حکومت عام رکہتا ہوتا کہ زائل کرے اوس کو یعنے اوس کی فسق وغیرہ کو۔ یا جو شخص اوس کی لیاقت وغیرہ رکہتا ہو اوس کو قبول کرے یا اوس کی حال کو معلوم کرتے تا اوس کے حال کی موافق اوس سے معاملہ کرا اور اوس کے فریب مین نہ آئے اور اوس کو استقامت کی ترغیب دی یا اوس کو بدل دے۔ اور پانچوان سبب یہہ ہے کہ آدمی فسق و بدعت ظاہر کرنے والا ہو جیسا خمر خواری اور لوگون پر ناحق جرمانہ کرنا ظلماً محصول لینا اور ظلم سے لوگون کے مال لینا اور باطل اور ناجایز کامون کی ذمہ داری کرنے مین مجاہر ہو پس جو کام وہ ظاہر کرتا ہو اوسی کام کا ذکر کرنا جایز ہے اور دوسرے عیوب کا ذکر کرنا حرام ہی مگر یہہ کہ اوس کے جواز کے لئے جو اسباب ہم نے بیان کئے مین اون مین سے کوئی سبب پایا جاتا ہو (اوسوقت دوسرا عیب بھی ذکر کرنا جایز ہوگا) چہٹا سبب تعریف ہے جب آدمی کسی لقب سی مثل اعمش اور اعرج اور اعور اور احم اور اعمی اور احول وغیرہا کے مشہور و معروف ہو تو اون کی تعریفات ان القاب سی کرنا جایز ہے اور تنقیص کی نیت سے ایسے القاب لولنے حرام ہین اور اگر ان القاب کے سوا اوس کی تعریف ہوسکی تو بہتر ہی کہ ان القاب کو چہوڑ کر دوسری طور تعریف کیا کرے۔ پس یہہ چہہ سبب ہین کہ علما نے بیان کئے ہین اور اون مین سی اکثر پر اجماع ہے اور اون کی دلائل احادیث صحیح مشہور ہین منجملہ اون کے احادیث آیندہ ہین حدیث ایک آدمی نے حضرت سی اذن طلب کیا آپ نے فرمایا اس کو اذن دے دو اپنی قوم مین برا آدمی ہے متفق علیہ اور اہل بخاری نے

اہل فساد اور اہل شک کی غیبت کے جایز ہونے پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے کسی کی صلاح پوچھی اوس مین کسی کا عیب بیان ہووے جایز ہے۔

باب چھیاسٹھوان کلام کرنے مین بانچہ الٹانے اور تکلف سے فصاحت ظاہر کرنے

اور الفاظ وحشی غیر مستعمل اور اعراب دقیق مشکل عام لوگون سے گفتگو کرتے ہوے استعمال کرنے کی کراہت مین حدیث کلام مین مبالغہ اور تکلف کرنے والے ہلاک ہوے آپ نے یہہ بات تین بار فرمائی مسلم۔ حدیث اللہ تعالے لوگون مین اوس کو برا جانتا ہے جو اپنی زبان کو کلام کرنے مین پیچ دیوے جیسے گائی زبان کو پیچ دیا کرتی ہے حدیث تم مین سے مجھکو بہت پیارا روز قیامت کے دن میرے بہت نزدیک بیٹھنے والا وہ شخص ہے جس کے اخلاق بہت ہی اچھے ہون یعنی بہت ہی خوش خلق ہو اور تم مین میرا مبغوض یعنی دشمن روز قیامت مین مجھہ سے بہت دور رہنیوالے وہ لوگ ہونگے جو بہت کلام کرتے ہین اور جو کلام کرتے وقت زبان کو الٹا الٹا کرتا تین کرنے والے منہہ بھر بھر کر کلام کرنے والے ہین۔ ترمذی۔

باب چھیاسٹھوان میرا نفس خبیث ہوگیا ہے کہنے کی کراہت مین

حدیث۔ کوئی تم مین ایسا نہ کہا کرے کہ میرا نفس خبیث اور پلید ہوگیا۔ اگر کہنا ہو تو یون کہے کہ میرا نفس دین مین کاہل سست ہوگیا ف خبیث اور پلید کافر کا لقب ہے مسلمان اپنے کو نہ کہے سست اور کاہل کہنا مضایقہ نہین حضرت کا معمول تھا کہ بُرے بول کو بھلے سے بدل ڈالا کرتے تھے۔

باب سڑسٹھوان انگور کا نام کرم رکھنے کی کراہت کے بیان مین

حدیث انگور کا نام کرم نہ رکھ لیا کرو کہ کرم مسلمان ہے۔ متفق علیہ ف یعنی کریم مسلمان کو کہتے ہین یعنی بری چیز کو اچھا نام نہ رکھے۔

باب اڑسٹھوان غیر مرد کے پاس عورت کے اوصاف بلا غرض شرعی مثل نکاح وغیرہ کے بیان کرنے کی نہی مین

حدیث۔ نہ لگاوے بدن ایک عورت دوسری عورت سے پھر بیان کرے اوس کی شکل

اور صورت کو اپنے خاوند سے اس طرح کہ گویا اوس کو دیکھتا ہے ف جب عورت دوسری
تک سکھہ اپنے خاوند سے بیان کریگی تو اوس کو اوس کا شوق پیدا ہوگا۔ پھر خدا جانے کیا کیا
فساد ہون اس واسطے حضرت نے منع فرمایا۔ غور کیا چاہیے کہ شریعت مین کیا کیا دوراندیشی
ہے چنانچہ اسی واسطے اجنبی عورت کے ساتھہ سفر اور تنہائی شریعت مین منع ہے

باب اٹہترواں دعا مین ای اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے اللہ اگر تو چاہے مجھپر کہنے کی کراہت مین

بلکہ انسان کو چاہیے کہ دعا کی مانگنے کے وقت عزم بالجزم کرے یعنی کلمہ شک کا نہ کہے حدیث
جب تم مین سے کوئی دعا مانگے تو چاہیے کہ عزم بالجزم سے مانگے اور الہی اگر تو چاہے عطا کر
ہر گز نہ کہا کرے کہ اوس پر زبردستی کرنے والا کوئی نہین متفق علیہ ف دعا مانگا کرو کہ یا اللہ
ہمارا مطلب پورا کر خدای تعالے نے دعا کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے وہ اپنے وعدے کا
خلاف ہرگز نہین کرتا۔

باب ستروان ماشاء اللہ وشاء فلان کے کہنے کی کراہت مین یعنی جو اللہ تعالی اور فلانا شخص چاہے

حدیث۔ ماشاء اللہ وفلان نہ کہا کرو۔ لیکن ماشاء اللہ ثم شاء فلان کہو یعنی اگر
کہنا ہی ہوا ور فلان کا ذکر ساتھہ کرنا ہی ہو تو ثم کے لفظ کے ساتھہ کہو ابو داؤد
ف چونکہ واو جمع تشریک پر دلالت کرتا ہے اسلیے واؤ کے ساتھہ عطف ڈالکر
یہ قول کہنے سے منع فرمایا کہ مشیئت مین اوسکے ساتھہ کوئی شریک نہین اور ثم
تاخیر وتراخی پر دلالت کرتا ہے اسکے ساتھہ عطف کو رخصت فرمایا کہ اللہ کی
مشیئت کے تابع ہے۔

باب اکہتر واں عشا کی نماز کے بعد باتین کرنیکی کراہت کے

بیان مین

بات کرنا وہ مراد ہے جو اور وقت مین مباح ہو اور اوسکا کرنا نکرنا برابر ہو لیکن جو بات اوسوقت کے سوا دوسرے وقت مین حرام و مکروہ ہو تو اوسوقت مین سخت حرام اور سخت ہی مکروہ ہوگی - اور نیک بات جیسا علم کا تذکرہ کرنا صلحا کی حکایتین اور نیک اخلاق کی باتین اور مہمان کے ساتھہ بات کرنا اور کسی حاجتمند اور اوسکے مثل کے ساتھہ باتین کرنا انمین کچھہ کراہت نہین بلکہ مستحب ہی اور عذر یا کسی عارض کے سبب سے باتین ہی جائز ہین کراہت نہین ہی اوسمین اور احادیث صحیحہ اس مضمون مین جو ہمنے ذکر کیا ہے بہت مدد کرتی ہین **حدیث** عشا کی پہلے سوجانے اور اوسکے پیچھے سوجانے اور اوسکے پیچھے باتین کرنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ جانتے تھے **متفق علیہ**
حدیث لوگون نے نبی صلعم کا انتظار کیا آپ آدہی رات کے قریب آئے اور انکو عشا کی نماز پڑہائی کہا راوی نے پھر آپ نے وعظ فرمایا اور کہا کہ لوگ نماز پڑہکر سوگئے ہین اور تم نماز کے منتظر ہین تم نماز ہی مین تھے - یعنی اتنا وقت تمہارا نماز ہی محسوب ہوگا - بخاری -

باب بہتروان راز کی حفاظت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورہ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوع مین پورا کرو اقرار کو بیشک اقرار کا پوچھہ ہے - اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے دن اللہ تعالی کے نزدیک بدتر لوگون مین سے مرتبہ مین وہ شخص ہوگا جو عورت کے نزدیک جاوے پھر وہ عورت کا بہید لوگونمین منتشر کرے یعنی لوگون سے بیان کرے کہ ہمنے اتنی بار جماع کیا یا اتنی دیر کیا یا کمال بیحیائی

ہے اور نہایت گناہ - غرض کسیکا راز فاش نکرے -

باب تہترواں ملاقات کیوقت کشادہ روئی اور خوش کلامی اور شیرین زبانی کی استحبابمین

فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ حجر کے چھٹمین رکوع مین تو اپنے بازو مومنون کے لیے بچھا دے -- اور فرمایا سورۂ آل عمران کے سترہوین رکوع مین اگر تو سخت گو سخت دل ہوتا تو تیرے گرد سے ضرور منتشر ہوتے -- اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آگ سے بچہ جاؤ اگرچہ وارے کے ایک ٹکڑے کے صدقہ کہنے سے ہو جسکو یہ بھی میسر نہو تو خوش کلامی سے ہی سہی متفق علیہ - اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میٹھی بات کہنی اور شیرین کلامی کرنا صدقہ ہے متفق علیہ - فرمایا نیک کامون مین سے کسی عمل کو بھی حقیر نہ سمجھے اگر تو اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرے (یعنی اسقدر تھوڑی سی نیکی کو بھی حقیر مت جان کہ حقیر سمجھکر نکرے) روایت

(باب چوہترواں)

کلام کو جب مخاطب بدون ایضاح کے نہ سمجھ سکے تو اوسکے سمجہانے کو وضاحت اور تکرار سے بیان کرنے کے استحباب مین

روایت ہے انس رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کلام کیا کرتے تو ایک کلمہ کو تین بار اعادہ فرماتے کہ سمجھا جاوے جب کسی قوم کے پاس تشریف لاتے تو اونکو تین بار السلام علیکم کہا کرتے تھے روایت کی بخاری نے -- اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ایسا واضح اور روشن ہوا کرتا تھا کہ جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا - روایت کی ابو داؤد نے —

باب پچہترواں

اوس بیان میں کہ جو کلام حرام ہے وعظ نشین کو سنا دیا کرے اور
عالم اور واعظ اپنے مجلس کے حاضرین کو خاموش کر دیا کرے

فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج الوداع میں جریر بن عبداللہ سے کہ
لوگون کو چپ کرا پھر آپنے فرمایا کہ میرے بعد پلٹ کر کافر ہو جا ئیو کہ تم لوگونکی
بعض بعضون کے گردنیں مارین ۔ متفق علیہ ۔ ف حضرت نے آخر عمر میں
یہ حدیث فرمائی یعنی آپسمین ایک دوسرے کو قتل کرنا عادت کافرونکی ہے تم ایسا نکرنا

باب چہتروان وعظ و سخن میں میانہ روی کرنیکے بیان میں

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ نحل کے سولہوین رکوع میں ۔ آنہین رب کے رستہ
کی طرف حکمت اور موعظت حسنہ سے بلا ۔ اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ آدمی کا نماز کو دراز کرنا اور خطبہ کو چھوٹا کرنا اوسکے دانائی کی علامت ہے
تمام نماز کو دراز کرو اور خطبہ چھوٹا کیا کرو ۔ مسلم ۔ ف خطبہ مسلمانونکے نصیحت کے
واسطے ہے کہ عبادت پر مستعد رہین اور نماز خود عبادت ہے تو جسنے بقدر ضرورت خطبہ
پڑہا اور نماز کو پڑہایا تو وہ عقلمند ہے کہ اصل مطلب کو سمجھ گیا اور جسنے خطبہ کو بہت
لمبا چوڑا پڑہا اور نماز کو گھٹایا جیسا اس زمانہ میں ناواقف لمبا کرتے ہین
وہ ناوان ہین کہ لوگون کو خطبہ مین اطاعت شرع اور عبادت کی نصیحت کرتا ہے
اور آپ عمل نہین کرتا کہ نماز سے عمدہ عبادت مین جلدی کرتا ہے پس اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ خطبہ لمبا چوڑا پڑہنا اور نماز مین جلدی کرنا مکروہ ہے
اور صاف حماقت اور نادانی ہے ۔

باب پچہتروان سلام کے آداب کے بیان مین

سلام کی فضیلت مین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نور کے چوتھے رکوع مین اے ایمان والو

نجایا کرو کسیکے گھرون مین اپنے گھر کے سوا جتبک نہ بول چال کرو اور سلام
دے لو اوس گھر والون پر۔ اور فرمایا سورہ نور کے آٹھوین رکوع مین جب آو کبھی
گھرون مین تو سلام کہو اپنے لوگون پر نیک دعا ہے اللہ کے ہات سے برکت
کی ستہری۔ اور فرمایا سورہ نسا کے گیارہوین رکوع مین جب دعا دیوے تمکو تو تم بھی
دعا دو اوس سے بہتر یا وہی کہو اولٹ کر۔ اور فرمایا سورہ ذاریات کے دوسرے
رکوع مین کیا آئی ہے تیرے پاس بات جمانون ابراہیم حرمت کی گئی کہ جب اندر آئے
اوسکے پاس تو بولے سلام وہ بولا سلام ہے۔
روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ جب اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو پیدا
کیا تو اوسکو فرمایا کہ یہہ فرشتون کی جماعت جو بیٹھی ہوی ہے اونکو جاکر سلام کہہ
اور وہ جو کچہہ دعا کرین اوسکو کان لگا کر سن کہ تیرے اور تیری اولاد کی وہی دعا ہے
آدم نے اونکو السلام علیکم کہا اونہون نے کہا السلام علیکم و رحمتہ اللہ اونہون نے
رحمتہ اللہ زیادہ کیا متفق علیہ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضہ کو سات
چیز کا امر کیا ہے بیمار کو پوچھنے کا اور جنازون کے پیچھے جانیکا اور چھینک لینے والے
کو جواب دینے کا اور ضعیف کی مدد کرنے کا اور مظلوم کی اعانت کرنے کا اور اسلام کے
افشا کا اور قسم کو پورا کرنیکا متفق علیہ ۔ اور حضرتؐ نے ارشاد فرمایا اے لوگو سلام کو
افشا کیا کرو اور کہانا کھلایا کرو رشتے والے قرابتون سے ملاپ کرو اور جب
لوگ رات کو سوئے پڑے ہون تم نماز پڑہا کرو تم سلامتی سے بہشت مین داخل
ہو جاؤ گے۔ ترمذی مستحب ہے کہ پہلے سلام کہنے والا السلام علیکم و رحمتہ
اللہ برکاتہ جمع کی ضمیر کے ساتہہ کہے۔ اگرچہ جسکو سلام کیا ہے ایک ہو۔ اور جواب
دینے والا وعلیکم السلام و رحمتہ اللہ برکاتہ۔ وعلیکم واو عاطفہ سے کہے۔
ف ابتداے سلام سنت ہے۔ اور جواب دینا واجب اور فرض اور مبتدی

اور مجیب کو ادا ہے سلام اسقدر آواز سے چاہیئے کہ دوسرا سن لے اور اگر اس سے
دیر ہو کہیں تو ادا نہوگا - جواب فوراً دینا چاہیئے دیر نکرنی چاہیئے - اور کسی غائب کا سلام کسی کو
بذریعہ خط یا کسی آدمی کے آوے تو اوسکا جواب علی الفور لازم ہوتا ہے - علیک السلام نہ کہے
کہ مردون کا سلام ہے - اور آیا ہے کہ سوار پیدل کو اور پیدل بیٹھنے والیکو اور تھوڑے بہتون کو
چھوٹا بڑے کو سلام کرے - جو اول سلام کرے وہ مقرب ہے اللہ کا - اوس شخص پر سلام کا اعادہ کرنا
مستحب ہی جسکی ملاقات کو دیر نہوی ہو مثلاً اندر آیا باہر نکل گیا اور پھر فی الحال لوٹ کر اندر آیا اور حائل
ہوگئی اون سکے درمیان درخت وغیرہ اور وہ پھر سامنے آجائے - جب آدمی اپنے گھر مین آئے تو
گھر والون پر سلام کہنا مستحب ہے - فرض و سنت ہے اپنے گھر والون پر بھی سلام کہا کرین کہ
موجب برکت طرفین ہے - اور بچون پر بھی سلام کہنا سنت ہے - اور اپنے محرم عورتون اور اجنبی
عورتون کو سلام کہنا جب اونکے سلام کہنے مین فتنہ کا خوف ہو اور اسیطرح عورتون کا مردونکو سلام
کہنا اسے شرع سے مشروع ہے - کافرونکو پہلے سلام کرنا حرام ہے جس مجلس مین مومن و کافر جمع
ہون مسلمان کو مستحب ہی کہ مسلمانون کی نیت کرکے اہل مجلس کو سلام کیا کرے - کافر سلام کہے
تو اوسکے جواب مین ہداک اللہ کہنا چاہیئے یا وعلیکم کہا کرے اگر مسلمان کافر کو خط لکھے تو سلام
علی من اتبع الہدیٰ لکھا کرے - جب کوئی مجلس سے برخاست کرے اونکو السلام علیکم کہکے جانا ہو
کسی کے گھرون مین نجائین اپنے گھرون کے سوا جبتک بات چیت نکرلے اور اذن کو سلام
نہ کہے - بیگانے گھر مین جھانکنا سخت حرام ہے - کسی کے گھر مین جائین تو اول سلام کرکے
اجازت لین -
اور آیا ہے کہ جب کوئی چھینکے تو کہے الحمد للہ جب جواب دینے والے یرحمک اللہ کہے تو یہ چھینکنے والا
اوسکو یہدیکم اللہ و یصلح بالکم کہے - یعنے اللہ تعالے تمکو ہدایت کرے اور تمہارے دل اور احوال کو
درست کرے - بخاری - جو الحمد للہ نہ کہے اوسکو جواب بھی ندے - وقت چھینکنے کے ہات یا کپڑا منہ
پر رکھنا اور آواز کو نیچے کرنا سنت ہے - اور آیا ہے کہ جماہی کیوقت اپنے ہاتھ سے منہ کو بند کرلیا کرے

ورنہ شیطان منہ مین داخل ہوتا ہے اور ملاقات کے وقت مصافحہ کرنا اور کشادہ روئی کرنا اور مرد صالح کا ہات چومنا اور اپنی اولاد کو شفقت سے چومنا سفر سے آنیوالے سے معانقہ کرنا بوسہ لینا مستحب ہے - اور آیا ہے کہ اولاد پر شفقت کا بوسہ مسنون ہے - جو خلقت یا اولاد پر شفقت نہین کرتا اوس پر اللہ تعالیٰ بھی مہربانی و شفقت نہین کرتا -

باب اٹھہتروان عیادت یعنی بیمار پرسی کی بیان مین

حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رض کو بیمار کے پوچھنے اور جنازہ کے پیچھے جانے اور چھینکنے والیکو جواب دینے اور قسم کو سچا کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے اور دعوت کرنیوالے کی دعوت قبول کرنے اور سلام کے افشا کرنیکا امر فرمایا کرتے تھے ف یعنے ممنون غیر مشروع نہو تیرے عمل کرنے سے اوسکی قسم ادا ہوتی ہے تو کرلینا مستحب ہے اسمین ادائے حقوق مسلمانان اور احسان کی ترغیب ہے اور آیا ہے کہ جو عیادت مریض کرے اوسکے لئے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہین اور اوسکے لئے بہشت مین میوہ ہوتا ہے اور بیمار پرسی کے وقت اوسکے سر کے پاس بیٹھنا مستحب ہے حضرت نے جب بعض اہل کی عیادت کرتے اپنا دایان ہاتھ لگاتے اور کہتے اَللّٰھُمَّ اَذْھِبِ النَّاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّاشِفَاءُ کَ لَایُغَادِرُ سَقَمًا متفق علیہ - اور حضرت سعد بن وقاص رض کی عیادت کی اور کہا اے اللہ سعد کو تندرست کر تین بار - مسلم - اور بخاری مین آیا ہے کہ جو شخص ایسے بیمار کی عیادت کرے جسکے موت نہ آئی ہو اور اوسکے پاس سات بار کہے اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ اِلَّا عَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذَالِکَ الْمَرَضِ اللہ تعالیٰ اوسکو اس مرض سے عافیت بخشتا ہے جس گھر مین مریض ہو اوس گھر والون سے بیمار کا حال پوچھنا مستحب ہے حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت مین کہہ رہے تھے اے اللہ مجھے بخش اور میرے پر رحم کر اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا متفق علیہ - اور پانی کا پیالہ نزدیک رکھکر اوسمین ہات ڈالکر اپنے منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے اے اللہ تو موت کی سختیون پر میری مدد کر - مریض کے گھروالون اور خدمت کرنیوالون کو وصیت

کرنا چاہیئے کہ مریض سے احسان کرین اور جو حرکت ناموافق اوس سے سرزد ہو اوس پر صبر اور برداشت کرین ایسا ہی حال ہے اوس شخص کا کہ جسکے موت کا سبب حد یا قصاص وغیرہا کے قریب ہو۔

اور فرمایا جس شخص کا پچھلا کلام لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہو وہ جنت مین داخل ہوگا یعنے مرتے وقت ابو داؤد۔ اور فرمایا تم اپنے مرنے والون کو لا الٰہ الا اللہ تلقین کیا کرو۔ مسلم۔ ف یعنے اونکے پاس اس کلمہ کو ایسے آواز سے پڑھا کرو کہ وہ سنے اور تمہارے پڑھنے کو سنکر خود بھی پڑھنے لگجائین بعد موت کے مردہ کی آنکھین بند کرنا اور دعا کرنا مسنون ہے کہ اے اللہ اسکو بخش اور اسکا درجہ اون لوگون مین بلند کر جنکو ہدایت کی گئی ہے۔ اور اوسکے پیچھے والون مین تو اوسکا خلیفہ ہو اور اوسکو اسے رب العالمین بخش اور اوسکی قبر مین فراخی کر اور اوسکے لئے قبر مین روشنائی کر۔ اور آیا ہے مصیبت کے خبر پر انا للہ الخ کہے جس نے اپنے فرزند کے مرنے پر اللہ کی حمد کیا اور انا للہ الخ کہا تو اللہ تعالےٰ خوش ہوتا ہے اور فرشتون کو حکم دیتا ہے کہ اس میرے بندہ کے لئے بہشت مین گھر بناؤ۔

میت پر بدون ذکر کرنے اوسکے اوصاف کے بلکہ نیاحۃ کے رونا جائز ہے۔ نیاحۃ حرام ہے۔ رونیکی نہی مین بہت احادیث آئے ہین۔ اس مضمون مین کہ میت کے گھر والون کے رونیسے میت کو عذاب کیا جاتا ہے کہ جب میت نے وصیت رونے کی کی ہو۔

میت پر نماز پڑھنا اور اوسکو وداع کرنا اور اوسکے دفن پر حاضر ہونا چاہیئے۔ جنازہ کے پیچھے عورتون کے جانیکی کراہت آئی ہے۔ نماز جنازہ پڑھنے والون کی کثرت اور اونکے صفتین تین یا زیادہ کرنا مستحب ہے۔ سب مردہ کے حق مین سفارش کرین اونکی سفارش اوسکے حق مین قبول کیجاتی ہے۔ مسلم۔ جنازہ کو جلد ہی کرنے کا امر آیا ہے۔ جس مردہ پر چالیس مسلمان نماز پڑھ کر دعا کرین اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ جنازہ کے نماز مین چار تکبیر کہے اول تکبیر کے بعد اعوذ پڑھے۔ پھر الحمد پڑھے۔ دوسری تکبیر کہے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھے یعنے درود ابراہیم۔ پھر تیسری تکبیر کہے۔ اور میت اور مسلمانون کیلئے دعا کرے

جیسے مذکور ہوگی پہر چوتہی تکبیر کہے اور دعا پڑہے یہہ دعا افضل ہے اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ نماز جنازہ مین دعا بالجہر پڑہنا چاہئے کہ جائز ہے اور آہستہ پڑہنا صحیح ہے ـ میت کے طرف سے صدقہ کرنا اور اوسکے لئے دعا کرنا مفید ہے فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ حشر کے پہلے رکوع مین جو لوگ اون کے پیچہے آے کہتے ہین اے ہمارے رب ہمکو اور ہمارے بہائیونکو جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتہہ گذرے ہین مغفرت کر ـ حدیث سی ثابت ہے کہ صدقہ کا ثواب میت کو پہونچتا ہے اور ایساہی دعا ـ اور قرض کا ادا کرنا جو میت کے سر ہو میت کو پہونچتے ہین اسپر سب کا اجماع اور روزہ کے پہونچنے مین اختلاف ہے جب میت کے ذمے روزے ہون تو اگر وارث اوسکے طرف سے ادا کرین تو احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ادا ہوجاتے ہین اور امام احمدؒ کے نزدیک سب عبادتونکا ثواب میت کو پہونچتا ہے ـ اور فرمایا جب انسان مرتا ہے اوسکا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین ایک جسکا صدقہ جاریہ پیچہے رہے یا جسکے علم سے لوگون کو نفع پہونچتا ہے یا فرزند صالح کہ اوسکے لئے دعا کرتا ہے روایت کی مسلم نے

ف یعنے نماز روزہ وغیرہ جو زندگی مین کرتا ہے ثواب اوسکا تو ذخیرہ ہوتا ہے ملیگا تو بعد مرنیکے لیکن آیندہ کو منقطع ہوا کیونکہ جب تک کرتا تہا پاتا تہا اب نکریگا نہ پائیگا مگر ان چیزون کا بعد مرنیکے بہی پہونچتا ہے رہیگا صدقہ جاریہ جیسے کوئی زمین وغیرہ وقف کرگیا یا کنوان یا باولی بنا گیا وغیرہ ذالک ـ اور علم سے کہ نفع لیا جاتا ہے جیسے کوئی کتاب تصنیف کرگیا کسیکو علم پڑہا گیا ـ آیا ہے کہ جس میت کے ثنا لوگ کرین وہ جنتی ہے جسکی برائی کرین وہ دوزخی وہ چار آدمی تک ہون جو گواہی دین ـ حدیث ـ جسکے تین فرزند نابالغ فوت ہون اوسکو اللہ تعالی اپنی رحمت مین داخل کرتا ہے ـ متفق علیہ ـ حدیث ـ جب جنازہ کو اپنے گردنون پر اوٹہا ہین اگر نیک ہی تو کہتا ہے مجہے آگے لیچلو اور اگر صالح نہین تو لوگون کو کہتا ہے ای ہلاکت مجہے تم کہان لئے جاتے ہو انسان کے سوا اوس کے اور سب چیزین سنتے ہین ـ اگر انسان سنے تو بیہوش ہوجاوے ـ بخاری ـ میت کا قرض جلد ادا کرنا چاہئے اور اوسکے

تجہیز مین مبادرت اور جلدی کرنا مناسب ہے مگر کوئی ناگہان مرجاے تو اوسکی موت یقین ہوے تک دیر کرنا ضرور ہے۔ حدیث۔ مومن کی جان قرض کے ادا ہوے تک معلق رہتی ہے یہانتک کہ قرض ادا کیجاے۔ حدیث۔ اور آیا ہے کہ مسلمان کی لاش اوسکے گھر والون مین پڑے رہنا مناسب نہین اوسکے دفن مین جلدی کرو میت کے لئے اوسکے دفن کے بعد دعا کرنا اور ایک ساعت دعا کے لئے اوس کے قبر کے پاس بیٹھ جانا اور استغفار کرنا اور قران پڑہنا مسنون ہے تمام قرآن ختم کرنا بہتر ہے شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مستحب ہے کہ میت کے پاس کچھہ قران پڑہا جاوے بعد دفن کے اگر تمام قران ختم کیجاوے تو بہتر ہے ف حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی فوت ہوجاوے تو اوسکو جلد دفن کرو اور اوسکے سر کے پاس سورہ بقر کے اول کے تین آیتین مفلحون تک اور پاؤن کے پاس سورۂ بقر کا خاتمہ یعنے آمن الرسول الخ پڑہے۔

باب اوناسی مخلوق کے قسم کہانیکے بیان مین۔

جیسے نبی اور کعبہ اور فرشتون اور آسمان اور باپ دادی اور زندگی اور پادشاہ کی نعمت اور فلانے کی تربت اور امانت کی قسم کہانے اور اوسکی نہی سب سے زیادہ سخت ہے حدیث۔ اللہ تعالی نے تمہکو باپون کی قسم کہانے سے نہی کرتا ہے جس شخص کو قسم کہانا ہو تو چاہئے کہ قسم کہاوے سات اللہ کے یا چپ رہے متفق علیہ۔ حدیث۔ جو شخص اللہ کے سوا دوسرے کسی چیز کی قسم کہاوے تو کافر ہوا یا مشرک ہوا ترمذی۔ ف یعنے غیر اللہ کی قسم کہاے اسحال مین کہ اوسکی تعظیم کا اعتقاد رکھتا ہو تو اوس نے شرک جلی یا خفی کیا اسلئے کہ تعظیم اللہ کے لئے خاص تہی اوس نے غیر کے لئے ثابت کی اور اگر بسبب محبت اور عزیز ہونے کسی کے بلاقصد تعظیم زبان سے نکلجاے جیسے لوگ بیٹے کی قسم کہاتے ہین یا اوسکے سر کی یا جان کی تو بہی گناہ سے خالی نہین ہے اگرچہ شرک نہین۔ اگر عادتا بلاقصد زبان سے نکل جاے نہ شرک ہی نہ گناہ۔

باب اسّی جان بوجھکر جھوٹی قسم کہانیکے حرمت و کڑائی کی بیان مین

حدیث - جو شخص مسلمان کے مال پر ناحق قسم کہاوے تو دن قیامت کے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کریگا اس حال مین کہ اللہ تعالیٰ اوس پر غضب ناک ہوگا - کہا راوی پہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حکم کے سچ کرنیکے لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب مجید سے یہہ آیت پڑھی کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنے قسمون کے ساتھہ مول تھوڑا خریدتے ہین آخر آیہ تک متفق علیہ -

باب اکاسی اوس شخص کے قسم توڑنے کے استحباب مین جس نے ایک چیز پر قسم کھائی پہر اوسکو معلوم ہو کہ اوس چیز کا غیر یعنے خلاف بہتر ہے -

اوسکو چاہیئے کہ مناسب کام کرلے - پہر اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے - یہی مضمون ہے احادیث کا جو بہتر ہو وہ کرے یعنے جو ثواب مین زیادہ ہو یا جس مین مصلحت دنیاوی زیادہ پائی جاتی ہو اور حرج و مشقت کم ہو وہ کام کرلے - اور قسم کا کفارا ادا کرلے - قسم کا کفارا غلام آزاد کرنا یا دس مسکین کو کہلانا یا کپڑا پہنانا جس سے آدمیکا اکثر بدن ڈہک جاے یا تین روزے رکہنا -

باب بیاسی یمین لغو کے عفو مین اور اس امر کے بیان مین کہ اوسمین کفارہ نہین -

اور یمین لغو وہ ہے کہ بلا قصد عادتاً زبان پر جاری ہو - جیسے اکثر لوگ کے عادت سے کلام کرنے مین واللہ باللہ وغیرہا اوس کے زبان پر جاری ہوتا ہے - فرمایا اللہ تعالےٰ لا سورہ مائدہ مین بارہوین رکوع مین نہین پکڑتا تمہکو اللہ تمہارے بیفائدہ قسمون پر لیکن پکڑتا ہے جو قسم تم نے گرہ باندہی سو اوس کا اوتار کہلانا دس محتاجون کو بیچ کا کہانا جو دیتے ہو اپنے گھر والون کو یا اون کو کپڑا دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا پہر جس کو نہ مقدور ہو تو روزے تین دن کے - یہہ اوتار ہے تمہارے قسمون کا جب قسم کہا بیٹھو اور تہامتے رہو اپنی قسمین حدیث - روایت ہے عائشہ رضہ سے کہ آیہ مذکور اونکے آدمی کے لا واللہ بلی واللہ کہنے کے

حق مین نازل کی گئی ہے۔ بخاری۔

باب تریاسی سودا کرتے ہوے بہت قسم کہانیکے کراہت کے بیان مین اگرچہ وہ قسم سچی ہی ہو

حدیث۔ بچو زیادہ قسم کہانے سے بیچنے مین اسواسطے کہ قسم بکری کو رواج دیتی ہے۔ پہر برکت گہٹاتی ہے۔ مسلم۔ ف یعنے بیچنے والا بار بار اسواسطے قسم نہ کہاوے کہ واللہ یہہ چیز اتنے کی ہے اور فلانا شخص اتنی قیمت مجھکو دیتا تہا مین نے نہ مانا سو فرمایا کہ ہر چند آدمی دہوکا کہاتا ہے اور چیز بک جاتی ہے لیکن اوس مال مین برکت نہین رہتی۔ حدیث۔ قسم جنس کی رواج کا سبب ہے اور کسب کے نقصان کا باعث ہے۔ متفق علیہ۔

باب چوراسی اس امر کی کراہت مین کہ انسان لوجہ اللہ عزوجل کہکر جنت کے سوا کچہہ دنیاوی شی کا سوال کرے اور جو شخص اللہ کا نام لیکر سوال کرے اور اللہ کو وسیلہ بنائے اوسکو کچہہ ندینے کی کراہت کے بیان مین۔

حدیث۔ اللہ کے منہ کے ساتھ جنت کے سوا نہ مانگا جاے۔ ابوداؤد۔ ف اس کے دو معنی ہوسکتے ہین۔ ایک تو یہہ کہ لوگون سے لوجہ اللہ کوئی چیز نہ مانگی جاے یعنے اسطرح کہ کسیکو سائل کہے کہ اے فلانے تو لوجہ اللہ یا اللہ کیواسطے کچہہ دی اسواسطے اللہ کے نام کی عظمت بہت بڑی ہے اوسکو دنیا کے اشیاء کے مانگنے کا ذریعہ نہ بنانا چاہئے کہ اللہ کے نزدیک دنیاوی اشیاء کی کچہہ قدر نہین۔ دوسرے یہہ کہ اللہ تعالی سے دنیاوی اشیاء نہ مانگا کرو بلکہ اللہ سے جنت مانگا کرو اور ہوسکتا ہے کہ لوگون سے سوال کرنیکے نہی مین مبالغہ اس سے مراد ہو یعنے اللہ کا نام لیکر انسانون سے سوا بہشت کے کچہہ نہ مانگو۔ اور یہہ معلوم ہے کہ بہشت دنیا مین اون کے اختیار مین نہین اس سے معلوم ہوا کہ اون سے کچہہ بہی نہ مانگو۔

حدیث۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کیساتھ پناہ طلب کرے تو اوسکو پناہ دو اور اللہ کے نام سے مانگے تو اوسکو عطا کرو جو تمہاری دعوت کرے تم اوسکی دعوت قبول کرو اور جو شخص تم سے احسان کرے تم اوسکا عوض دو۔ اگر تمکو اوسکا عوض دینے کو نہ ملے تو اوسکے لئے اتنی دعا کرو کہ تمہاری نظر مین اوسکے احسان کا عوض ہو جاوے۔ ابو داؤد نسائی اور مسلم کے اسناد سے۔

باب پچاسی بادشاہ کو شاہنشاہ کہنے کی تحریم مین۔

اسکی معنی بادشاہون کا بادشاہ اس وصف سے اللہ کے سوا دوسرے کو متصف نہین کیا جاتا۔ حدیث اللہ کے نزدیک سب ناموں سے ذلیل تر بدتر و مبغوض تر اوس آدمی کا نام ہے جو ملک الاملاک سے نام رکھا جاوے متفق علیہ۔

باب چھیاسی فاسق اور بدعتی اور اون کے مثل کو سید اور اوس کے مثل الفاظ سے خطاب کرنے سے نہی کے بیان مین۔

حدیث۔ تم منافق کو سید مت کہو۔ اگر وہ سید ہو یعنے اگر تم سید کہا تو تم نے اپنے رب کو غضبناک کیا۔ ابو داؤد۔ یعنے وہ اگر سید ہوا تو اوسکی اطاعت تمپر واجب ہوگی جب تم نے اوسکی اطاعت کیا تو تم نے اپنے رب کو غضبناک کیا یا یہ کہ تم منافق کو سید نہ کہو کہ اوس سے اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے۔ طبیب کافر کو مولانا وغیرہ سے خطاب کرتے ہین یہ بھی اس نہی مین داخل ہے۔

باب ستاسی تپ کو برا کہنے کی کراہت مین۔

حدیث۔ کوئی تپ کو برا نہ کہے کہ یہ بنی آدم کے گناہون کو ایسا دور کرتی ہے جیسے آہنگرون کے آتشدان سے لوہے کے میل کو دور کرتی ہے۔ مسلم۔

باب اٹھاسی ہوا کو برا کہنے کی نہی اور ہوا چلتے وقت کیا کہنا۔

حدیث۔ تم ہوا کو برا نہ کہا کرو جب تم ایسے چیز کو دیکھو جسکو تم مکروہ جانتے ہو تو یہ دعا کہا کرو اے اللہ تجھ سے اس ہوا کی خیر اور جو اوسکو امر کیا گیا ہے اوسکی خیر مانگتے ہین اور پناہ مانگتے ہین

سات تیرے برائی سے اس ہوا کے۔ اور برائی سے اوس چیز کے کہ امر کی گئی ہے سات اوس کے ترمذی۔ حدیث۔ ہوا اللہ کی رحمت سے ہے کبھی رحمت لیکر آتی ہے اور کبھی عذاب لیکر آتی ہے جب تم اوسکو دیکھو تو اوسکو برا مت کہو اوسکی خیر کا سوال کرو اوس کے برائی سے اللہ کے ساتھ پناہ طلب کرو۔ ابو داؤد۔

باب اونتوین مرغ خانگی کو برا کہنی کی کراہت کے بیان مین۔

حدیث۔ تم مرغ خانگی کو برا مت کہو کہ وہ نماز کیواسطے جگاتا ہے۔ ابو داؤد۔ ف اسمین اشارہ ہے کہ جو شئے عبادت کا وسیلہ ہے اوسکو محبوب جاننا چاہیئے۔ مبغوض نہ سمجھنے چاہیئے۔

باب نوے مطرنا بنوع کذا کہنے سی نہی کے بیان مین۔

ف جو کوئی جانے کہ ستارہ منہ برسانیکے فاعل اور مدبر ہین جیسا جاہلیت کے لوگون کا یہی عقیدہ تہا کفر ہے اور جو کوئی یہہ اعتقاد کرے کہ منہ برسانا اللہ کے فضل و رحمت سے ہے اور ستارے منہ برسنے کی علامت اور نشان ہین یہ کفر نہین اظہر یہہ ہے کہ یہہ بہی مکروہ ہے

باب اکانوے جس شخص پر خود پسندی وغیرہ بد اخلاقی کا خوف ہو اوسکے روبرو اوسکی مدح کرنیکی کراہت جسکے حق مین ایسے خوف سے امن ہو اوسکی مدح کرنے کی جواز مین۔

حدیث۔ حضرت نے ایک شخص کو دوسرے کی ثنا کرتے ہوے اور اوس کی ثنا مین مدحین مبالغہ کرتا سنکر فرمایا کہ تم نے اوس آدمی کو ہلاک کر دیا یا اوسکی پشت تم نے توڑی۔ متفق علیہ ف وا سے زیادہ تعریف کرنے پر کسی آدمی کی تعریف کرنا تین طرح پر ہے ایک تو یہہ کہ اوسکے منہ پر اوسکی تعریف کرے۔ یہہ وہ قسم ہے جس سے حضرت نے منع فرمایا ہے۔ دوسری یہہ کہ کسیکی تعریف غائبانہ کرے مگر دل مین خیال ہو اوسکی تعریف کرنے کی خبر اوسکو پہونچ جائیگی یہہ بہی منہی علیہ مین داخل ہے۔ تیسرے یہہ کہ کسیکی مدح و ثنا غائبانہ کرے اور اوسکی تعریف کی اوسکو خبر پہونچنے کا خیال دلمین نہو اور تعریف بہی اوس وصف سے جو اوسمین پائی جاتی ہو لیکن

سچی مدح کرے اسکا کچھ مضایقہ نہین - خطابی نے کہا کہ مداحین وہ لوگ ہین جو حق و باطل
مین اور مستحق اور غیر مستحق مین کچھ تمیز نہ کرین - مداحی اپنا پیشہ ٹہرائین اور ممدوح سے کچھ
نفع کا امیدوار ہون اون کا یہی حکم جواب نے فرمایا اگر کسی امر محمود وا اچھے کام پر کسیکے
مدح اسلئے کرے کہ اوسکو دوسرے اچھے کامون کی رغبت ہوا ور سننے والون کو اوسکی
اقتدا کی ترغیب دینی ہو تو یہہ مدح برا نہین - اگر ممدوح ایمان و یقین کامل والا او نفس
کی ریاضت اور معرفت کامل والا ہو مدح سے مغرور نہین ہوتا کہ اوسکا نفس اوس سے
بازی کرتا ہو تو اوسکی مدح نہ حرام ہے نہ مکروہ اگر ممدوح پر امور مذکورین سے کسی امر کا خوف ہو تو
اوسکے روبرو اوسکی مدح کرنا مکروہ ہے -

باب بیانوے دن مین رات تک چپ رہنے سے نہی -

حدیث - احتلام کے بعد یتیم نہین اور دن مین رات تک چپ رہنا - یعنے چپ کا روزہ
رکھنا - نہیں - ابو داؤد - چپ کا روزہ رکھنا جاہلیت کے عبادتون مین سے تہا اسلام
مین اس سے منع کی گئی - اللہ کا ذکر کرنے اور نیک بات کرنے کا حکم کیا گیا -

باب تریانوی مسلمان پر فرحت ظاہر کرنیسے نہی کے بیان مین -

فرمایا اللہ تعالی سورہ حجرات کے اول رکوع مین مسلمان جو ہین سو بہائی ہین - حدیث - تو
اپنے بہائی مسلمان پر خوشی ظاہر مت کر بس اللہ تعالی اوس پر رحمت کرے گا اور تجہکو
مبتلا کرے گا ترمذی -

باب چورانوے کسیکو کچہہ دیکر احسان جتانیکی نہی کے بیان مین -

فرمایا اللہ تعالی سورہ بقر کے چہتیسوین رکوع مین اے ایمان والو ضایع مت کرو اپنی خیرات
احسان رکہکر اور ستاکر - اور فرمایا اسی رکوع مین جو لوگ خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ
مین پہر پیچہے خرچ کرکے نہ احسان رکہتے ہین نہ ستاتے ہین - حدیث - تین شخص ہین
جنسے خدا کلام نکریگا قیامت کے دن اور انکیطرف بہ نظر رحمت نہ دیکہیگا اور اونکو گناہون سے

پاک نکریگا اور اونکو عذاب دردناک ہے ایک ازار کا لٹکانے والا۔ جو ٹخنے سے نیچے رہے دوسرا خیرات کرنے والا جو احسان جتاوے۔ تیسرا بیچنے والا جو اپنی چیز کی گرم بازاری کرے جھوٹی قسم کھا کر۔

باب پچانوے فخر اور سرکشی اور غرور اور تکبر کرنے سی نہی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ نجم کے دوسرے رکوعین۔ سو نہ بولو اپنے ستھرائیان وہ بہتر جانے اوسے جو بچ چلا۔ حضرت نے فرمایا کہ اللہ تعالی میرے طرف وحی اسبات کی کی ہے کہ تواضع اور فروتنی کرو یہانتک کہ کوئی کسیپر ظلم وزیادتی نکرے اور نہ کوئی کسی پر فخر اور بڑائی نکرے ف فخر کرنا بطور تکبر اور ستم کے حرام ہے۔ مسلم۔ حدیث۔ جب کوئی کہے کہ لوگ ہلاک وبرباد ہوگئے تو وہ بات کہنے والا سب سے زیادہ ہلاک وبرباد ہونے والا ہے مسلم۔ ف اس حدیث کے دو مطلب ہین ایک یہہ کہ لوگون کو خدا کی رحمت سے نا امید کرے اور کہے کہ لوگ اپنے گناہون سے برباد ہوگئے۔ ضرور دوزخمین پڑینگے بخشے نجائینگے تو حقیقت مین یہہ شخص خود برباد ہوگیا اسواسطے کہ لوگون کو رحمت سے نا امید کیا اور بندگی چھڑلے۔ دوسرا یہہ ہے کہ لوگون کو عیب اور برائیان نقل کرے اور کہے کہ لوگ برباد ہوے تو یہہ آپ برباد ہوا کہ لوگون کی غیبت کی اور آپ کو سب سے بہتر سمجھا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر لوگون کے گناہ اور سستی دیکھکر افسوس سے یون کہے کہ ہائے لوگ بگڑ گئے برباد ہوے تو کچھہ مضایقہ اگر یہہ بات غرور سے کہے اور اپنکو بہتر سمجھے اور سبکو ذلیل جانے تو ہرگز درست نہین۔

باب چھیانوے دو آدمی کو بدون تیسرے کے اذن کے رازگوئی کرنیکی نہی کے بیانمین۔

رازگوئی یہہ ہے کہ دو آدمی مخفی بات کرین اسطور سے کہ اونکی بات تیسرا نہ سنے۔ اور یہہ بھی اوسکے مانند ہے کہ ایسی زبان مین بات کرے کہ وہ نہ سمجھتا ہو۔ فرمایا اللہ تعالی سورہ

مجادلہ کے دوسرے رکوع مین ہے جو ہے کانام پہو سے سو شیطان کا کام ہے - حدیث
جب تین آدمی ایک جگہہ مین ہون تو دو آدمی بدون تیسرے کے چپکے کان مین بات نکرین
متفق علیہ اور ابو داؤد کے روایت مین زیادہ ہے اگر چار ہون اس صورت مین تجہکو ضرر نہین
یعنے اس صورت مین اگر دو آدمی چپکے کان مین بات کرین تو مضائقہ نہین یعنے اس صورتمین
رنج نہین آئیگا ف اسواسطے منع کیا کہ تیسرے کو رنج ہوگا اور وہ خیال کریگا کہ مجہکو مشورہ کے
لائق نہین جانتے یا میری بدی کی فکر مین ہین -

باب ستانوے محاسبہ کے بیان مین -

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ آدمی دانا ہے جو اپنے نفس سے محاسبہ کرتا رہا کرے
اور موت کے بعد کے لئے عمل کرے اور وہ شخص عاجز ہے جو نفس کے خواہش کے
تابع ہو اور اللہ تعالی پر امید رکہے -

باب اٹہانوے بہوک اور خشونت اور کہانے اور پینے اور پہننے وغیرہ نفس کے مشتہات مین سے تہوڑے پر اقتصار کرنے اور شہوت کی ترک کرنے کی فضیلت کے بیان مین ۔

فرمایا اللہ تعالی نے پہر اون کی جگہہ آئے ناخلف گنوائے نماز اور پیچہے پڑے مزونکے
سو آگے ملیگی گمراہی مگر جس نے توبہ کی اور یقین لایا اور کی نیکی اور وہ لوگ جاوین گے
بہشت مین اور اونکا حق نہ رہیگا - اور فرمایا سورۂ قصص کے آٹہوین رکوع مین پہر نکلا
اپنی قوم کے سامنے اپنی طیاری سے کہنے لگے جو طالب تہے دنیا کی زندگی کے ای کسیطرح
ہمکو ملے جیسا کچہہ ملاہے قارون کو بیشک اوسکی بڑی قسمت ہے اور بولے جنکو ملی تہی
بوجہہ اے خرابی تمہارے اللہ کا دیا ثواب بہتر ہے اونکو جو یقین لاے اور کیا بہلا کام -
اور فرمایا سورۂ تکاثر مین پہر تم ضرور پوچہے جاوگے نعمتون سے - روایت ہے عائشہ رض
سے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر کے لوگون نے آپ کے وفات تک

دو دن متواتر جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر نہین کھایا متفق علیہ - اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت کے گھر کے لوگون نے جبسے آپ مدینہ مین تشریف لائے گیہون کی روٹی تین رات متواتر آپ کے وفات تک پیٹ بھر کر نہین کھائے - ف تین رات لگاتار یا بسبب فقر یا اسلئے کہ غیرون کو اپنے پر ایثار کرتے تھے یا اس لئے کہ پیٹ بھر کر کھانا مذموم موجب غفلت کا ہے اس لئے دیدہ دانستہ تجاہل کرتے تھے - اور روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ بیشک ہم ہلال دیکھا کرتے تھے پھر ہلال کو پھر ہلال کو یعنے تین ہلال دو مہینے مین دیکھتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین آگ نہ جلتی تھی یعنے کھانا پکانے کو نہ جلتی تھی - یعنے خرما کھاتے اور پانی پیتے تھے - انصار کے لوگ جو بعض پڑوسی تھے وہ لوگ بکریون کا دودہ آپ کے واسطے بھیجدیا کرتے تھے - روایت ہے سعد مقبری سے کہ نقل کیا اوس نے ابو ہریرہ رض سے کہ وہ ایک قوم پر گذرا کہ اونکے آگے بکری بھونی ہوی رکھی تھی اونہون اوسکو بلایا یعنے کھانے کو اوس نے کھانے سے انکار کیا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حال مین رخصت ہوے کہ جو کی روٹی بھی آپ نے پیٹ بھر کر نہین کھائی روایت کی یہ بخاری نے - حدیثون سے معلوم ہوتا کہ اگر آدمی کو کسی نوع کی تکلیف پہونچے تو تسلی نفس کو اور صبر کرنیکو اپنے یاردوستون کے پاس اوس کا ذکر کرنا جائز ہے تا کہ احباب دعا وغیرہ سے اوسکی تخفیف و ازالہ مین مدد کرین البتہ شکایت اور عدم رضا بقضا کے طور سے ذکر کرنا مذموم ہے کہ بدون سیر ہوئے کے قسم کھانے جائز ہے اور جس دوست پر اعتماد ہو اوس سے بے تکلفی اور ناز کرنا جائز ہے اور مہمان کا اکرام کرنا چاہیے مہمانکو سنا کر اوسکے آنیکی خوشی ظاہر کرنا جب فتنہ کا خوف ہو تو مہمان کی مدح و ثنا سچی اوصاف سے کرنا جائز ہے - اور اجنبی عورت سے مباح اوین کلام کرنا جائز ہے - اور مستحب ہے کہ طعام سے پہلے مہمان کے لئے میوجات مین سے جو دستیاب ہو سکے حاضر کرنا چاہیئے - اور مہمان کی ضیافت مین حسب مقدور

ہو تکلف کرنا مستحسن ہے کئی قسم کا کہانا ایک دسترخوان پر جمع کرنے کا جواز ہے اور پیٹ بہر کر
کہانا جائز ہے۔ جن احادیث سے پیٹ بہر کر کہانے کی کراہت معلوم ہوتی ہے وہ مداومت
پر محمول ہین کہ اس پر مداومت دل کی قساوت اور مساکین کو بھول جانے کا سبب ہے
اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہا کہ عائشہ رضہ نے ایک چادر اور ایک تہہ نکالکر
ہمکو دکہلایا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روح انہ دونون مین قبض کی گئی تہی متفق علیہ
عمران بن حصین رضہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین
سے بہتر میرا قرن ہے پہر اون سے ملے ہوے ہون گے پہر اون سے ملے ہوے ہونگے
کہا عمران نے مین نہین جانتا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دو بار کہا یا تین بار پہر اونکے بعد
ایسے لوگ ہو جائینگے کہ گواہی دینگے بدون گواہی مانگے۔ اور خیانت کرینگے امانت دار
نہون گے اور نذر مانینگے وفا نکرینگے اور اونمین سے موٹا پا ظاہر ہوگا متفق علیہ
ف قرن ایک زمانے کے ہمعصر اور ہموضع لوگون کے نام ہے بعضے کے نزدیک بعضون
کے نزدیک قرن ساٹہہ برس کا ہے اور بعضون کے نزدیک سو برس کا ہوتا ہے
اور بعضے اس سے کم اور بعض اس سے بیش کہتے ہین لیکن صحیح یہہ ہے کہ قرن کی
مدت مقرر نہین حضرت صلعم اور اصحاب کا زمانہ ابتدائے نبوت سے آخر صحابہ کی موت تک
ایکسو بیس برس کا تہا اور تابعین کا زمانہ ایک سو ستر مین آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ
دو سو بیس ہجری تک تمام ہو چکا سو اوسوقت بدعات یعنے سنت کے خلاف کا
ظہور ہوا اور معتزلہ نے زبان درازی شروع کی اور حکمت کا علم یونانی زبان سے عربی مین
ترجمہ ہوا اور کچہ مسلمانون کے عقیدے بگڑ گئے اور علما اہل سنت پر بادشاہون کے
زیادتیان شروع ہوئین اسلام اولٹ پلٹ ہو گیا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت
کے بعد حضرت صلعم کی صحبت کی برکتین خیر غالب رہیگی بعد اوس کے شر غالب ہو گا اور خیر کم
ہو جائے گی یہہ نہین کہ خیر بالکل جاتی رہیگی اسلیئے کہ امت محمدیہ قیامت تک سب کے سب

کبھی گمراہ نہوں گے بلکہ ہر زمانے مین کچھ لوگ حق پر قایم رہینگے اگرچہ تھوڑے ہی ہوں اسواسطے اہل سنت کا قاعدہ ہے کہ جو قول اور فعل اصحاب رضا اور تابعین اور تبع تابعین کے زمانہ مین بے ردو بے تکرار رایج تھا وہ حق ہے اوسکو قبول کرنا چاہیئے اور جو قول اور فعل اُتین زمانوںمین بے دغدغہ رائج نہ تھا وہی بدعت ہے اوسکو قبول کرنا نہ چاہیئے اگر آدمی عاقل اس قاعدہ کو خوب سمجھے تو جتنے مدعتین کہ جہان مین ہو چکی ہین اور ہونگی اور بخوبی اونکی گمراہی اور برائی سمجھ جاوے - اور ظاہر اس حدیث کا یعنے دوسرے حدیث یعنے خیر الشہود الذی یاتی بالشہادۃ قبل ان یسیالہا کے مخالف ہے ان دونوں کی تطبیق اسطرح ہے کہ اس حدیث مین اوس شہادت کی مذمت ہے جس شاہد کی شہادت کا حال مدعی کو معلوم ہوا اور وہ بدون بلاے مدعی کے خود بخود گواہی مین سبقت کرے - اور دوسری حدیث مین اوس شہادت کی مدح ہے جسکی شہادت کا حال مدعی کو معلوم نہو خود مدعی کو خبر کردی کہ اس واقعہ کا حال مجھے معلوم ہے اگر تجھے حاجت ہو مجھے قاضی کے روبرو بلوا کر گواہی دلوا دینا - اور موٹا یا ظاہر ہونیکی یہہ معنی ہین کہ لوگ دنیا کی تحصیل کو اپنا کمال جانینگے اور آخرت کو فراموش کردینگے اور نیک عمل سے روح کے صفائی کرنے کا خیال نرہیگا بلکہ بالکل بدن کی آسایش اور تازگی مین مشغول ہوکر بندۂ شکم ہو جاوینگے جیسا اس زمانہ کا حال ہے اسوقت دینداروں کو لازم ہے کہ قرون ثلثہ کے راہ و رسم کے سوا اور کسیکے رسم کو وہ قبول نہ کرین -

باب ننانوے حلم اور آہستگی اور نرمی کرنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ اعراف کے چوبیسوین رکوعمین خو پکڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام اور کنارہ کر جاہلوں سے اور فرمایا سورۂ شوری کے چوتھے رکوعمین البتہ جس نے سہارا اور معاف کیا بیشک یہہ کام ہمت کے ہین - روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج کو جو عبد القیس مین سے تھا فرمایا کہ تجھمین دو خصلتین ایسی ہین

جن کو خدا تعالی دوست رکھتا ہے ایک تو غصہ کا بچاؤ۔ دوسرے گرداو۔ مسلم۔ ف عبدالقیس ایک قوم کا نام وہ قوم حضرت کے خدمت مین حاضر ہوے اوس گے سب آدمی اپنے سواریان چھوڑ کر جلدی سے حضرت کی ملاقات کو آے لیکن اشنج نی جلد بازی نہ کی اپنے اونٹ کو پہلے باندہا پھر کپڑے پہن کر حضرت کے پاس خاطرجمع سے حاضر ہوا تب حضرت نے یہہ حدیث فرماے اور اوسکی تعریف کی فری خلاف مرضی بات مین غصے سے لال ہوجاتے اور ہر کام مین بدون غور کے شتابی اور جلد بازی کرنا جانورکی خو ہے اس واسطے خدا کو غصہ کا بچاو اور گرداو پسند ہے۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالی نرمی کرنے والا ہر کام مین رفق و نرمی کو دوست رکھتا ہے متفق علیہ

باب سوان جاہلونسے اعراض اور چشم پوشی اور عفو کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ اعراف کے بارہوین رکوع مین مذکور ہوا۔ اور فرمایا سورۂ نور کے تیسرے رکوع مین چاہیئے معاف کرین اور درگذرین کیا تم نہین چاہتے کہ اللہ تمکو معاف کرے۔ روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے کبھی کسیکو نہ مارا اور نہ کسی عورت کو اور نہ خادم کو مگر یہہ کہ فی سبیل اللہ جہاد کیا کرتے ہین۔ اور آپ کوئی رنج نہین ہوپچاے گئے کہ ہوپچانے والے سے آپ نے انتقام لیا ہو مگر اللہ تعالی کے محارم کی اگر ہتک کیجاتی تو ضرور اللہ انتقام لیا کرتے تھے روایت کی مسلم نے۔ اور فرمایا کہ پہلوان وہ نہین جس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے پہلوان مضبوط وہ ہے کہ غفلت کے وقت اپنے نفس کو قابو کرسکے متفق علیہ

باب ایکسو ایک سکینہ اور وقار اور آہستگی کرنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ فرقان کے چھٹوین رکوع مین کہ رحمان کے بندے وہ ہین جو چلتے ہین زمین پر دبے پاون اور جب بات کرنے لگے اون سے بے سمجھ لوگ کہین صاحب سلامت روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ نہین دیکھا مینے حضرت کو کبھی بہت ہنستے ہوی

کہ تمام منہ کھلجاوے یہانتک کہ دیکھا جاوے اون سے کوا اون کا یعنے حضرت منہ پہاڑکر نہ ہستے تھے کہ تالو دکھائی دے نہ تھے حضرت مگر مسکراتے یعنے اکثر اور کبھی ہستے بھی تھے یعنے بے مبالغہ کہ جیسے اور حدیثون مین آیا ہے متفق علیہ۔

باب اکیسو دو جو منہات کا مرتکب ہووہ کیا کہے کیا کرے۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ اعراف کے چوبیسوین رکوع مین کبھی اوبھار دے تجھکو شیطان کے چھیڑ تو پناہ پکڑ اللہ کی اور فرمایا اسی رکوع مین جو لوگ ڈر رکھتے ہین جہان پڑ گیا اون پر شیطان کا گذر چونک گئے پھر تب ہی اون کو سوجھ آگئی۔ اور فرمایا سورہ نور کے چوتھے رکوع مین۔ اے ایمان والو اللہ کے طرف رجوع کرو تا تم نجات حاصل کرو۔ حدیث جو شخص بھول کر لات وعزیٰ کی قسم کھائی تو چاہیے کہ اوسکے بعد لا الہ الا اللہ کہہ لے اور جس نے اپنے ساتھی کو کہا آئین تجھ سے قمار بازی کرون اوسکو چاہیئے کہ کچھ صدقہ دیوے۔ ف لات وعزیٰ عرب مین دو بت تھے کہ کافر اون کی قسم کھاتے تھے جب لوگ مسلمان ہوئے تو موجب عادت کے بعضے لوگ بھول کر اسکی قسم کھا جاتے حضرت نے اسکا علاج یہ بتلایا کہ کلمہ پڑھ لیا کرے تو کفر کا شبہ دور ہو جاوے۔

باب اکیسو تین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منع کئے ہوئے چیزون سے تحذیر کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کے نوین رکوع مین سو ڈرتے رہین جو لوگ خلاف کرتے ہین اوسکے حکم کا کہ پڑے اون پر کچھ خرابی یا پہونچے اون کو کچھ دکھ کی مار۔ فرمایا سورہ آل عمران کے چوتھے رکوع مین کہ اللہ تمھکو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور فرمایا سورہ بروج کے پہلے رکوع مین بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔ اور فرمایا سورہ ہود کے نوین رکوع مین ایسے ہی پکڑ تیرے رب کے جب پکڑتا ہے بستیون کو اور وہ ظلم کر رہے ہین بیشک اوس کے پکڑ دکھ دینے والی ہے۔ حدیث۔ حضرت نے فرمایا اللہ تعالےٰ

غیرت کرتا ہے اور اللہ تعالی کی غیرت یہہ ہے کہ آدمی اوس کام کو کرے جو اللہ تعالی انے حرام کیا ہے۔ متفق علیہ۔

باب ایکسو چار اوس شخص کے بیان مین کہ رسم نیک یا بد نکالے

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ لقمان کے چھٹوین رکوع مین وہ لوگ جو کہتے ہین اے ہمارے رب ہمکو دے ہمارے عورتین اور اولاد سے آنکھون کی ٹھنڈک اور کر ہمکو امام متقیونکا۔ اور فرمایا سورہ انبیا کے پانچوین رکوع مین ہمنے اون کو امام بنایا جو ہمارے امر سے لوگونکو ہدایت کرتے۔ اور فرمایا بر اور تقوی پر ایک دوسرے اعانت کرو یعنے نیک کامون مین ایک دوسرے کی اعانت کرو کہ یہہ بر ہے اور برے کامون کے ترک پر ایک دوسرے کی اعانت کرو کہ یہہ تقوی ہے۔ اور حرام کامون مین ایک دوسرے کی معاونت نکیا کرو اور فرمایا اللہ تعالی نے تم سے ایک جماعت نیکی کے طرف بلایا کرے۔ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نیکی بتلاے اوسکو نیکی کرنے والون کے مثل اجر ملتا ہے ف اسمین سے نیک کام بتلانے اور نیکی کرنیوالے کی اعانت کرنا اور علم و عمل و عبادت کے وظایف کی تعلیم کی فضیلت سمجھے جاتی ہے۔ علی ہذا خرابی کے طرف بلاے اوسکو برائی کے کرنے والون کے مانند گناہ ہوتے ہین۔

باب ایکسو پانچ اعانت مین

فرمایا اللہ تعالی انما المؤمنون اخوۃ سورہ حجرات کے پہلے رکوع مین یعنے کہ مومن ایک دوسرے کے بھائی ہین۔ اور فرمایا سورہ اعراف کے آٹھوین رکوع مین اللہ تعالی نوح علیہ السلام کے طرف سے خبر دیتا ہے کہ مین تمھکو نصیحت کرنے والا امانت دار ہون۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے صحابہ رض نے عرض کیئے کہ کس کے لئے آپ نے فرمایا اللہ تعالی کے لئے اور اوسکی کتاب اور رسول کیلیے اور مسلمان کے لئے آئمہ کے لئے اور عام مسلمانون کے لئے۔ مسلم۔ یعنے اللہ تعالی کی

ساتھہ شرک نکرے اوراوس کے صفات مین کجروی نہ کرے اورصفات کمال سے اوسکا
وصف کرے اور انواع نقایص سے اوسکی سر بہیہ کرے اوراوسکی عبادت پر قایم رہے اور
معصیت سے اجتناب کرے اوراوسکی عبادت کرنے والے سے دوستی ومحبت کرے
اور نافرمانون کی دوستی ترک کرے اوراوسکی نعمت کا اعتراف وشکر کرے اوراون سب
امورمین اخلاص کرے اوران سب امور کا فاعدہ انسان ہی کو پہونچتا ہے اللہ تعالے
غنی ہے اوسکو کسیکی حاجت نہین - اور کتاب اللہ کی نصیحت یہہ ہے کہ اوس پر
ایمان لاوے کہ یہہ کتاب اللہ کی نازل کی ہوی ہے خلقت کے کلام سے مشابہت
نہین رکھتی کوئی اوسکے مثل بنا نہین سکتا اور تعظیم سے اوسکی تلاوت خضوع اورخشوع سے
کرے اورحروف کو مخارج سے ادا کرے اور تحریفین کی تاویل کو رد کرے اور طاعنون کے
طعن کو دفع کرے اوراوسکے احکام سے واقفیت حاصل کرے اوراوس کے علوم اور
امثال کو سمجھے اوراوسکے مواعظ کو قبول کرے اورعجائب مین فکر کرے اور محکم پر عمل
کرے اور متشابہ کو تسلیم کرے اوراوسکے عام وخاص وناسخ ومنسوخ کو دریافت کرے اور
اوسکے علوم کو لوگون مین منتشر کرے اورلوگون کو اوس کے طرف بلاوے -
اور رسول کے نصیحت کے یہہ معنی ہین کہ اون کی رسالت کی تصدیق کرے اور جو کچھہ
اللہ تعالی سے لائے ہین وہ سب پر ایمان لائے اور آپ کے امر ونہی کی اطاعت کرے
اور دین کی مدد کرے اوراون کے مخالفون سے مخالفت اور دوستون سے دوستی
کرے اوراونکی سنت کو زندہ کرے اورلوگون مین اون کی سنت کو مشتہر کرے اور
اون کے علوم کو سیکھے لوگون کو اون کے طرف بلاے اوراون کے سیکھنے اور سکھلانے
مین تلطف کرے اور سنت کی تعظیم کرے اوراوس کے پڑھنے کیوقت ادب سے پیش آئے
سنت کے جاننے والون کی تعظیم وتکریم کرے اور آپ کے اخلاق پکڑے اور اہلبیت
اور اصحاب رضہ سے محبت کرے اور مبتدعین سے مجانبت کرے - اور آئمہ کی نصیحت

یہہ ہے کہ اون کی اطاعت کرے اور رفق و تلطف سے اون کو نصیحت کرے اور نہ باغی ہو۔ اور لوگونکو اونکی اطاعت کی ترغیب کرے اور اون کے پیچھے نماز پڑہے اور اون کے سات ہوکر کفار سے جہاد کرے اور اون کو زکوٰۃ دیتا رہے اگر اون سے کوئی ظلم ہوجاوے تو اون سے لڑائی نکرے اور اون کی جہوٹی ثنا نکرے اور اون کے لئے دعا کرتا رہے صلاحیت کی اور یہہ سب اوسوقت ہے کہ مراد آئمہ سے خلفا اور بادشاہ عادل مسلمانون سگے ہون۔ عام مسلمانون کی نصیحت یہہ ہے کہ اون کو دنیا اور آخرت کے مصالح کی تعلیم کرتا رہے اور اون کو ایذا نہ دے اون کی عیب پوشی کرے اور اون کو شفقت سے نیکی کا امر اور برائی سے نہی کرتا رہے بڑون کی تعظیم چہوٹون پر رحم کرے اور اونپر حسد نکرے اور دغا فریب نکرے اون کو عبادت کی ترغیب دیتا رہے۔ حدیث جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے قایم کرنے اور زکوٰۃ کے ادا کرنے اور مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر بیعت کی۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم مین سے کوئی ایمان والا نہین ہوتا تا کہ جو چیز اپنے نفس کے لئے دوست رکہتا ہے وہی اپنے بہائی کے لئے دوست رکہے۔

باب ایکسو چہہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ عمران کے گیارہوین رکوعمین کہ تم مین سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئیے کہ نیکی کے طرف بلاوین اور نیکی کا امر کیا کرین اور برائی سے نہی کیا کرین یہی لوگ مراد کو پہونچنے والے ہین۔ اور فرمایا اسی سورہ کے بارہوین رکوعمین تم ہو بہترین سب امتون سے جو پیدا ہوئے ہین لوگون مین حکم کرتے ہو پسندبات پر اور منع کرتے ہو ناپسند سے اور فرمایا سورہ اعراف کے چوبیسوین رکوعمین عفو کو اپنی عادت کر اور نیکی کا امر کر اور جاہلون سے اعراض کر۔ اور فرمایا سورہ توبہ کے نوین رکوعمین مومن مرد اور مومن عورتین ایک

دوسرے کی دوست ہین نیکی کا امر کرتے ہین اور برائی سے نہی کرتے ہین - اور فرمایا سورہ مائدہ کے گیارہوین رکوعین لعنت کیا ہے منکرون نے بنی اسرائیل مین سے داؤد کی زبانپر اور عیسی مریم کے بیٹے کی زبانپر یہہ اس سے کہ گنہگار تہے اور حد پر نہ رہتے تہے آپس مین منع نہ کرتے برے کام سے جوکہ رہتے تہے کیسا برا کام ہے جو کرتے ہین -

اور فرمایا سورہ کہف کے چوتھے رکوع مین تو کہہ حق تیرے رب سے ہے جسکی خواہش ہو مومن ہو جاے جسکی خواہش ہو کافر ہو جاے - اور فرمایا سورہ حجر کے چھٹوین رکوعین تو تکلیف اوٹہا سات اوس چیز کے جو تو امر کیا گیا ہے - اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمپر امیر بنائے جائینگے تم اون کے بعض افعال کو پسند کروگے اور بعض کو ناپسند کروگے پس جو شخص برے افعال پر کراہت ظاہر کرے گا بے شک وہ پاک نہین اور جو انکار کرے گا سلامت رہے گا جو اون کے کامون سے خوش ہوا اور لوگون کی متابعت کی وہ عاصی ہے لوگون نے کہا کہ یا رسول صلعم ہم اون سے لڑائی نہ کرین - آپ نے فرمایا نہ جبتک تم مین نماز قایم کرتے رہین - اسکی معنی یہہ ہین کہ جو شخص اپنے دل سے کراہت کریگا اور ہات و زبان سے انکار کرنیکی اوسکو طاقت نہو وہ گناہ سے بچہ گیا اور اوس نے اپنا وظیفہ ادا کر دیا اور جو اپنی طاقت کے موافق انکار کرے وہ بہی معصیت سے بچ گیا جو اون کے فعل سے خوش ہو کر اون کے تابع ہو وہ عاصی ہے - ف اس حدیث مین مستقبل کی خبر دینے کا معجزہ ہے کہ جیسا آپ نے خبر دی تہی ویساہی وقوع مین آیا اور اس سے سمجہا جاتا ہے کہ جو شخص گناہ سے روکنے کی طاقت نہ رکھے اور دیکھکر خاموش ہو رہے وہ گنہگار نہین ہان اگر گناہ کرنے پر خوش ہو یا دل سے برا نجانے یا اون کے سات شامل ہو جاے تو بیشک گناہگار ہوگا -

اور فرمایا رستون مین بیٹھنے سے احتراز کرو لوگون نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمکو مجالس مین باتون کے لئے بیٹھنا ضرور ہے آپ نے فرمایا اگر تمکو مجالس مین بیٹھنا

ایسا ہی ضرور ہے تو راستہ کا حق ادا کیا کرو اونہون سنے عرض کی یارسول اللہ صلعم راستہ کا حق کیا ہے کہ آنکھہ نیچے کرنا ایذا دینے والی چیز کو روکنا سلام کا جواب دینا نیکی کا امر کرنا برائی سے رُکنا۔

باب ایکسو سات امر معروف اور نہی منکر کے کرنیوالے کی عقوبت کے بیان مین جب اوسکا فعل اوسکے قول کے مخالف ہو۔

اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ بقر کے پانچوین رکوع مین کیا تم لوگون کو نیکی کا امر کرتے ہو اور تم نے اپنے نفسون کو فراموش کر دیا ہے حالانکہ تم کتاب پڑہتے ہو کیا تم ہوش نہین رکہتے اور فرمایا سورہ صف کے پہلے رکوع مین اے ایمان والو کیون امر کرتے ہو اوس کام کا جو تم خود نہین کرتے اللہ تعالی کے نزدیک بہت غضب کی بات ہے کہ تم کہو وہ کام جو تم خود نہین کرتے۔ اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن ایک آدمی حاضر کیا جاے گا اور دوزخ مین گرایا جاے گا وہان اوسکے پیٹ مین سے انتڑی نکل پڑیگی اور وہ اون کے گرا سطرح پہرے گا جیسا گدہا چکی کے گرد پہرتا ہے لوگ اوسکو دیکھکر جمع ہو جاینگے اور کہینگے اے فلانے تجھے کیا ہوا تو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہین کیا کرتا تہا وہ جواب دے گا کہ ہان مین لوگون کو نیکی کا امر کیا کرتا تھا اور خود اوس پر عمل نہین کرتا تھا اور لوگون کو برائی سے منع کرتا تھا اور خود وہ کام کیا کرتا تھا۔

باب ایکسو آٹھہ لوگون کے ظاہر پر احکام جاری کرتے اور اون کے باطن اللہ کے سپرد کرنے کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ توبہ کے پہلے رکوع مین اگر وے توبہ کرین اور نماز کو قایم کرین اور زکوٰۃ ادا کرین تو تم اون کا رستہ چھوڑ دو یعنے جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑہا تو اوسکی جان و مال لینا حرام ہے لیکن اگر ناحق خون کرے گا تو مارا جائے گا یا مال ضائع کرے گا تو اوس سے مال دلایا جائے گا اور اگر وہ خوف سے ظاہر مین مسلمان ہوا اور دل مین

کا فرمانا تو اوس سے خدا حساب لیگا دلون کا حال دریافت کرنے حاکم اور قاضی کو حکم نہین -

باب اکیسوئوان امانت کے ادا کرنیکے حکم مین -

فرمایا اللہ تعالی سورہ نساء کے آٹھوین رکوعمین بیشک اللہ تعالی تمکو امر کرتا ہے کہ امانتون کو اون کے مالکون کے پاس پہونچاو - اور فرمایا سورہ احزاب کے نوین رکوعمین ہمنے دکہائے امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑون کو پہر سب نے قبول نکیا کہ اوسکو اوٹہائین اور اوس سے ڈر گئے اور اوٹہالیا اوسکو انسان نے یہہ بہی بڑا بیترس نادان - حدیث منافق کے تین نشان ہین جب بات کرتا ہے توجہوٹ بولتا ہے جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے جب اوس کے پاس امانت رکہی جاوے توخیانت کرتا ہے اگرچہ روزے رکہے نماز پڑہے اور زبان سے کہے کہ مین مسلمان ہون -

باب اکیسووسوان ظلم کی تحریم اور اوسکے مظالم واپس کرنیکے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ مومن کے دوسرے رکوعمین کوئی نہین گنہگارون کا دوست اور نہ سفارشی جسکی بات مانی جاوے اور فرمایا سورہ شوری کے اول رکوع مین ظالمون کا کوئی دوست نہین نہ مددگار - اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن حقدارون کے حقوق ضرور ادا کئے جائینگے تاکہ سینگ والی بکری سے اوس بکری کو جسکے سینگ نہین قصاص دلا دیا جاوے گا - اور فرمایا کہ جو شخص ایک بالشت بہر زمین کسی کی ظلم سے چہین لے تو سات زمینون مین سے اوسکی گردن مین سات زمین کا طوق ڈالا جائیگا اور فرمایا اللہ تعالی ظالم کو مہلت دیتا ہے پہر جب پکڑتا ہے تو اوسکو نہین چہوڑتا پہر آپ نے یہہ آیت پڑہے - اور ایسے ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب گانون والونکو ظلم کرتے ہوئے پکڑتا ہے بیشک اوسکی پکڑ سخت دکہہ دینے والی ہے - اور فرمایا کہ جس شخص کے ذمے اپنے بہائی کی کوئی ایسی چیز ہو جو ظلم سے اوس نے لی ہو اوسکی ہتک عزت کی ہو یا کوئی اور چیز ہو

یعنے مال ہواوسکو لازم ہے کہ دنیا مین اوس سے معاف کروالے اور اپنے ذمہ کو اوس سے بری کرلے اور اوس سے پہلے کہ اوس کے پاس نہ دینار ہوگا نہ درہم یعنے قیامت کے دن سے پہلے اگر اوس کے عمل صالح ہون گے تو اوس کے حق کی مقدار اوس کے اعمال مین سے عوض دلایا جاوے گا اور اگر عمل صالح ہون گے تو حقدار کے گناہ اوس پہ ڈالے جائین گے۔

باب اکیسو گیارہوان غضب کرنے مین جب ہتک کیجاوے حرمتون شعائر اللہ کے اور بیان مدد کرنے مین اللہ تعالے کے۔

فرمایا اللہ تعالی سورہ حج کے چوتھے رکوع مین یعنے جو کوئی بڑائی رکھے اللہ کے ادب کی سو وہ بہتر ہے اوسکو اپنے رب کے پاس۔ اور فرمایا سورہ محمد کے دوسرے رکوع مین اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ تعالی تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم مضبوط رکھے گا۔ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کیطرف بلغم حلق کا پڑا ہوا دیکھا آپ کو سخت ناگوار گذرا کہ آپ کے چہرہ مبارک مین اوس کا اثر دکھا یا گیا آپ نے کھڑے ہوکر اوسکو اپنے ہاتھ سے کھرچ دیا۔ اور فرمایا کہ تم مین سے کوئی نماز کو کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب کی مناجات کرتا ہے اور اوسکا رب اوس کے اور قبلہ کے درمیان مین ہے پس تم مین سے کوئی قبلہ کے طرف نہ تھوکے لیکن اپنے بائین طرف یا اپنے قدم کے نیچے۔ پھر آپ نے اپنی چادر کا کنارہ پکڑکر اوس مین تھوکا اور چادر کے اطراف ایک دوسرے سے مل کر فرمایا کہ یا اس طرح کرلیا کرے متفق علیہ۔

باب اکیسو بارہوان اللہ تعالی کے حکم کے انقیاد کے وجوب مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نساء کے نوین رکوع مین فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيمًا تک اور فرمایا سورہ نور کے چھٹوین رکوع مین اِنَّمَا كَانَ سے مفلحون تک۔ حدیث کہ

اللہ تعالی تمہارے جسم اور صورتین نہین دیکھتا لیکن تمہارے دلونکو دیکھتا ہے۔ مسلم
ف اللہ تعالی کا موجودات کو دیکھنا یعنے اون کے حال پر مطلع ہونا موجودات کے بعض
اقسام اون بعض سے مختص نہین بلکہ سب اشیاء کو عموماً شامل ہے اسلئے کہ زمین و آسمان
مین کوئی شے اوس سے مخفی نہین اور شریعت مین اللہ کے موجودات کو دیکھنے یہہ معنی ہین
کہ اونپر نظر رحمت کرتا ہے اور اون کے اعمال قبول کرتا ہے اور نظر کرنا ان معنون مین بعض
اشیاء سے مختص ہے اور بعض مین نہین پایا جاتا یعنے اللہ تعالی بعضون پر نظر رحمت کرتا
ہے اور اونکے اعمال قبول فرماتا ہے اور بعضون پر نہ رحمت ہوتی ہے نہ اون کے اعمال
قبول ہوتے ہین جیسے اللہ تعالی نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَہْدِ اللّٰہِ
ثَمَناً قَلِیْلاً اُولٰٓئِکَ لَاخَلَاقَ لَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَلَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَیْھِمْ۔ اس حدیث سے کئی فائدے مستفاد ہوتے ہین ایک یہہ کہ
دل کی اصلاح مین ہمت کو بہت مصروف کرکے اوسکو صفات رزیلہ سے پاک اور صفات
حمیدہ سے متصف کرنا چاہیے اسلئے کہ دل اللہ تعالی کے نظر کرنیکی جگہ ہے ارباب
علم کو لازم ہے کہ دل کے صفات و احوال کو سنوارے اور دل مین کوئی وصف مذموم
جو اللہ تعالی کے مبغوض ہو نچھوڑے کہ اس سے اللہ تعالی کا غضب آتا ہے۔ دوسرا
یہہ کہ دل کی اصلاح جوارح کے اصلاح سے متقدم ہے اسلئے کہ دل کے اعمال کی تصحیح
سے جوارح کے اعمال کی تصحیح ہوتی ہے۔ اور دل کے اعمال کی تصحیح اخلاص اور حق کی
مراقبہ سے ہوتی ہے جسکو جبرئیل کے حدیث مین احسان سے تعبیر کیا ہے۔ تیسرا یہہ
بدون اصلاح اعمال کے اعمال ظاہری کے اصلاح کے طرف اپنی ہمت کو صرف
کرنا اور ہر وقت اوسمین مشغول رہنا دانا دونکا کام نہین کہ خدا تعالی منافقون کے
حال سے قرآن مین خبر دیا ہے وَاِذَا رَاَیْتَھُمْ تُعْجِبُکَ اَجْسَامُھُمْ۔ اور
رسول اللہ صلعم نے حدیث شریف مین فرمایا ہے کہ بعضے آدمی ظاہر مین موٹے تازے

دکھائی دیتے ہین مگر اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر اونکی قدر نہین۔

باب ایکسو تیرھوان نیکی اور تقویٰ مین ایکدوسرے کی اعانت کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ مائدہ کے پہلے رکوع مین ایک دوسرے کو معاونت کرو نیکی اور پرہیزگاری پر۔ اور فرمایا سورہ عصر مین عصر کی قسم ہے بیشک انسان خسارہ مین ہے مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور ایکدوسرے کو حق اور صبر کی وصیت کی۔ کہا امام شافعی رحہ نے ایک کلام کہے کہ اکثر لوگ اس صورت مین فکر کرنے سے غفلت مین ہین۔ ف اس مین نیک کام بتلانے اور نیکی کرنے والی کی اعانت کرنے اور علم و عبادت کے وظائف کے تعلیم کی فضیلت سمجھی جاتی ہے۔ اگر اس صورت مین لوگ فکر کرین تو یہی صورت اونکو کفایت کرجاوے اسلئے کہ مراتب کمال کے چار ہین ایک حق کے معرفت۔ دوسرا حق پر عمل کرنا۔ تیسرا جاہلون کو حق کی تعلیم کرنا۔ چوتھا حق پر عمل کرنے پر اور حق کے سیکھنے سکھلانے پر صبر کرنا۔ اللہ تعالیٰ اس سورہ مین چارون مراتب بیان فرما۔ حدیث۔ ایک عورت نے ایک لڑکا اوٹھا کر حضرت کو بتلایا اور پوچھا کہ اسکے لئے حج ہے آپ نے فرمایا ہان ہے اور اجر تیرے لئے ہے یعنے اسکا حج ہو جاوے گا اجر تجھکو ملیگا۔ مسلم۔ حدیث۔ دو مردین سے ایک عروہ کو جاوے اور اجر مین دونون شریک ہوگئے یعنے اجر دونوکو نصفی نصفی ملیگا۔ مسلم۔

باب ایکسو چودھوان عہد کو وفا اور تحریم مین

فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ مائدہ کے پہلے رکوع مین اے ایمان والو پورا کرو قرار کو بیشک قرار کے پوچھ ہے۔ حدیث۔ جسمین یہہ چارون باتین ہو وہ منافق خالص ہے جب بات کرے جھوٹ کرے۔ اور جب عہد کرے تو توڑے۔ جب جھگڑے تو برا کہے۔ جب اوس پاس امانت رکھے جاوے خیانت کرے۔ حدیث۔ فرمایا

اللہ تعالیٰ تین شخصون سے قیامت کے دن جھگڑنیوالا ہون ایک وہ شخص جو میرے
نام کے سات سیہ اوس نے عہد کیا پہر اوس نے توڑ دیا۔ دوسرا وہ جس نے اصیل کو
فروخت کرکے اوسکا مول کہایا۔ تیسرا وہ جس نے مزدور کو کام پر لگایا۔ اوس سے کام کو
پوراکروالیا اور اوسکی اجرت اوسکو نہ دی۔ بخاری۔

باب ایکسو پندرہوان غش اور فریب سے منع کے بیان مین

سورہ احزاب کے ساتوین رکوع مین مذکور آیت جو گذرے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ
وسلم نے جو ہمپر ہتیار اوٹہاوے وہ ہم مین سے نہین اور جو دغا بازی کرے وہ ہم مین سے
نہین۔ مسلم۔ حدیث چیز کے خریدنے مین آپسمین دہوکا دینے کو مول نہ بڑہاؤ متفق علیہ
حدیث۔ اگر کوئی سودا خریدتا ہو تو اوسکو دم دینے کو آپ ہی اوسچیز کا خریدار نہ بنجاسے تاکہ
اوس چیز کا مول بڑہ جاوے اس دم بازی سے آپ نے منع کیا ہے متفق علیہ۔ جو کسی کے
جورو یا غلام کو فریب دیکر خراب کرے وہ ہم مین سے نہین ابوداؤد۔

باب ایکسو سولہوان بیاج کی حرمت کی کڑائی کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے اڑتیسوین رکوع مین جو کہاتے ہین سود نہ اوٹہینگے قیامت
کو مگر جسطرح اوٹہتا ہے جس کے حواس کہو دئے جن نے لپٹ کر یہہ اسواسطے کہ
اونہون نے کہا سودا کرنا ایسا ہے جیسا سود لینا اور اللہ نے حلال کیا سودا اور حرام
کیا سود پہر جسکو پہونچے نصیحت اپنے رب کے طرفسے اور باز آیا تو اوسکا ہے جو آگے
ہوچکا اور اوسکا حکم کے اختیار اور جو کوئی پہر کرے وہی ہین دوزخ والے لوگ وہ اوسمین
رہ پڑے۔ مٹاتا ہے اللہ سود اور بڑہاتا ہے خیرات۔ اور فرمایا ایمان والو ڈرو اللہ سے
اور چہوڑدو جو رہگیا سود اگر تمکو ایمان ہے۔ حدیث۔ سود کہانے والے اور کہلانیوالے
کو لعنت کیا ہے۔ مسلم۔ ترمذی وغیرہ محدثون نے زیادہ کی ہے۔ اور اوسکے گواہی

دینے والے اور اوسکے لکھنے والے کو یعنے لعنت کی ہے۔

باب ایکسو سترہ مہمان کے اکرام کرنیکے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالے نے سورہ ذاریات کے دوسرے رکوع مین پہونچی ہے تمکو بات ابراہیم کی مہمانون کی جو عزت والے تہے جب اندر آئے اوس کے پاس تو بولے سلام کہے یہہ لوگ ہے اوپری پہر دوڑا اپنے گہر کو تو لایا ایک بچہڑا گہی مین تلا ہوا پہر او نکے پاس رکہا کہا تم کہاتے نہین۔ فرمایا سورہ ہود کے ساتوین رکوع مین آئی اوس کے پاس قوم اوسکی دوڑتی بے اختیار اور آگے سے کر رہے تہے وہ برے کام بولا اے قوم یہہ میری بیٹیان حاضر ہین یہہ پاک ہین تم کو اون سے سو ڈرو تم اللہ سے اور مت رسوا کرو مجہکو میرے مہمانون مین کیا تم مین ایک مرد بہی نہین نیک راہ۔ اور فرمایا کہ جو ایمان لایا ہو اللہ کا اور قیامت کے دن کا تو اوسکو چاہیئے کہ اپنے مہمان کے آو بہگت کرے یعنے خندہ پیشانی سے اوس سے ملے مکان مین اوتارے عمدہ کہانا لاسکے تو کہلاوے اوسکا حال اچہی طرح سے پوچہے مہمانداری کا تین دن حق ہے آگے اگر کریگا ثواب پائیگا اور جو ایمان لایا ہو اللہ کا روز قیامت کا تو اپنے قرابت والون سے ملے اور جو ایمان لایا اللہ کا اور قیامت کا تو نیک بات بولا کرے یا چپکا رہے۔ متفق علیہ۔ ف یعنے بیفائدہ باتون مین اوقات ضایع نکرے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واہی تباہی قصے کہانیا جس مین دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا اون کا کہنا و سننا دونو منع ہے اور فرمایا جسکو اللہ اور پچہلے دن پر ایمان ہے اوسکو چاہیئے کہ مہمان کا اکرام کرے اوسکو عطیہ اور بخشش دیوے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ صلعم جایز کیا ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات مہمانی کرنا جایز ہے اور تین دن تک ضیافت ہے اس سے زیادہ صدقہ ہے متفق علیہ۔ اور مسلم کے ایک روایت مین ہے مسلمان کو حلال نہین کہ اپنی بہائی کے

پاس اسقدر ٹھرے کہ اوسکو گناہ گار کرلے لوگون نے کہا یا رسول اللہ وہ گناہگار کسطرح کرے
آپ نے فرمایا کہ اوسکے پاس اسقدر ٹھرے کہ اوسکے پاس کچہ نرہے۔
ف امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ رحمہم اور جمہور ضیافت کو سنت کہتے ہین
اور لیث رح اور امام احمد کے نزدیک ایکدرات مہمانی کی ضیافت کرنے بادیہ نشینون اور
دیہاتون پر واجب ہے شہریون پر نہین۔ اور جمہور اس حدیث کو استحباب اور مکارم اخلاق
پر حمل کرتے ہین اور خطابی وغیرہ نے مضطر کے حق مین اوسکا حکم منحصر کہا ہے۔

باب ایکسو اٹھارہ خیر و نیکی پر مبارکبادکہنے اور بشارت دینے کے استحباب کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ زمر کے دوسرے رکوع مین بشارت سنا میرے بندون کو جو
بات کو سنتے ہین اور نیک بات کے تابع ہوجاتے ہین اور فرمایا سورہ توبہ کے تیسرے
رکوع مین بشارت دیگا اون کو رب اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغون کی کہ اونکے لئے
اون مین نعمتین مقیم ہونگے۔ روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ
رضی اللہ عنہا سے جنت مین ایک گہر کی بشارت دی جو موتی مجوف سے بنا ہے جسمین
نہ شور و غوغا ہوگا نہ ماندگی متفق علیہ۔ اور روایت ہے ابوموسی اشعری رض سے ثابت ہے
کہ حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض اور حضرت عثمان رض کو خوشخبری جنت کی دیے ہین۔
پس خاتمہ ان تینون یارون کا ایمان پر ہوگا اور ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ حضرت
نے فرمایا ہے کہ ابوہریرہ جو شخص تجہ سے ملے کہ دل کے یقین سے لا الہ الا اللہ
یعنے توحید کے گواہی دے اوسکو بہشت کی خوشخبری سنا دے۔ روایت
کی مسلم

باب ایکسو انیسوان کرامت اور بزرگی والے اچہے کامو مین دائین طرف سے ابتدا شروع کرنیکے استحباب کے بیان مین۔

جیسے وضو کرنا اور غسل کرنا اور تیمم کرنا کپڑا او جوتا و موزہ او ر پاجامہ پہنا اور مسجد مین داخل اور مسواک کرنا ناخن او تروانا اور بغل کے بال اوکھاڑنا اور سر منڈہوانا او نماز سے اور سلام پھیرنا اور کہانا اور پینا او ر مصافحہ کرنا اور حجر اسود کو چومنا اور پاخانہ سے نکلنا اور دینا لینا وغیرہ جو کام ایسے ہون اون کے مخالف کامون مین بائین کو مقدم کرنا جیسے ناک صاف کرنا اور تہوکنا اور پاخانہ مین داخل ہونا اور مسجد سے نکلنا اور پاجامہ اور کپڑا اوتارنا اور استنجا کرنا اور ناپاک کام کرنا اور جو مثل اون کے ہون فرمایا اللہ تعالی سورہ حاقہ کے پہلے رکوعمین لیکن جسکو اعمالنامہ اوسکے داہین ہاتھہ مین دیا جاے گا وہ بولیگا آو میرا اعمالنامہ پڑہو اور فرمایا سورہ واقعہ کے پہلے رکوعمین داہین ہات والے کیا ہین ـ بائین ہات والے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو داہنی طرف سے سب کام خوش آیا کرتا تہا وضو کرنے اور کنگھی کرنے اور جوتا پہننے وغیرہ مین متفق علیہ اور آیا ہے کہ حضرت کا دایان ہات وضو اور کہانے کے لئے وغیرہ ہوا کرتا تھا اور بایان ہات خلا وغیرہ جو از قسم ناپاکی ہون ہوا کرتا تہا ـ ابو داؤد ـ

روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلعم نے اپنی بیٹی کے غسل دینے کے وقت اونکو فرمایا تہا کہ داہین طرفون اور وضو کے مقامون سے نہلانا شروع کرین ـ اور فرمایا کہ کوئی تم مین سے جوتا پہنے تو داہین پاون سے پہنا شروع کرین اور جب اوتارے تو بائین سے پہلے اوتارا کرے تا کہ داہنا پہننے مین اول ہوا و اوتارنے مین پیچھے ہوا متفق علیہ اور فرمایا جب تم وضو کرو یا کپڑا پہنو تو سیدھے طرف سے شروع کیا کرو حدیث صحیح ہے

باب ایکسو بیسوان بیع وشرا یعنے خرید و فروخت اور لینے دینے مین اور ادا کرنے اور تقاضا کرنے اور ناپ اور میزان کے جھکانے مین

حاجت اور مساہلت کرنیکی فضیلت مین اور ناپ تول کے مکر کرنے کی نہی اور کشائش والے تنگدست کو مہلت دینے اوس سے اپنا حق چھوڑ دینے کی فضیلت مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ بقر کے چھبیسوین رکوعمین جو نیکی تم کروگے اللہ اوسکو جانتا ہے - اور
فرمایا سورہ ہود کے آٹھوین رکوعمین اے قوم پورا کرو ناپ اور تول انصاف سے
اور نہ گھٹا دو لوگون کو انکی چیزین - اور فرمایا سورہ التطفیف کے پہلے رکوعمین خرابی ہی
گھٹانے والون کے وہ جب ناپ لین پورا بھر لین جب ناپ دین اونکو یا تول دین
اونکو تو گھٹا کر دین کیا خیال نہین رکھتے وہ لوگ اون کو اوٹھنا ہے ایک بڑے دن مین
جسدن کھڑے رہین گے لوگ راہ دیکھتے جہان کے صاحب کی -
حدیث - اللہ رحم کرے اوس پر جو بیچنے یا خریدنے اور مطالبہ کرنے کے وقت نرمی کرتا ہے
بخاری - اور آیا ہے کہ محتاج قرضدار کو مہلت دے قرض مانگنے مین جلدی نکرے یا قرض
اوس کو چھوڑ دے - یا تھوڑا مسلم - اور آیا ہے کہ ایک شخص نادار سے درگذرا تھا - اوسکی موت
کے بعد اللہ تعالی نے فرشتون سے کہا کہ ہم اوس شخص سے اس کام کے زیادہ مستحق ہین
اس سے درگذر کر جاؤ یعنے اوسکو چھوڑ دو مسلم - اور آیا ہے کہ ناپنے اور تولنے پر اجرت جایز
ہے - ابوداؤد - یہہ اجرت مشتری پر ہے اگر تول مین کوئی چیز وزنی دے اور اگر مبیع
وزنی ہو تو اوسکی اجرت بایع پر ہوگی -

باب اکیسوا اکیسوان مال کو ایسے جگہون مین ضایع کرنیکے نہی مین جہان شریعت نے اذن ندیا ہو -

حدیث - خدا تعالی نے تمہارے واسطے تین کام پسند کرتا ہے اور تین کام تمہارے واسطے
مکروہ جانتا ہے - پسند کرتا ہے تمہارے واسطے کہ تم اوسکی بندگی کرو اور کسیکو اوس کا ساجھی
نہ سمجھو - اور دوسرے یہہ کہ خدا کے راستے کو مضبوط پکڑو - یعنے قرآن اور حدیث ہی
پر چلو اور پھوٹ نڈالو یعنے قران و حدیث کے خلاف راہ نہ نکالو - تیسرے یہہ کہ خیرخواہی
کرو اوسکی جسکو خدا نے تمپر حاکم کیا یعنے اسلام کے حاکم کی اطاعت کرو اور مکروہ رکھتا ہے
تمہارے واسطے بے فائدہ باتین - دوسرے بلے احتیاج بہت سوال کرنا - اور ناحق باتین بیچنا تو

تیسرے یہہ کہ بے موقع مال کو ضایع کرنا جیسے بہت عمارت بے حاجت بنانا ناچ راگ رنگ آتشبازی وغیرہ مین مال برباد کرنا مسلم۔

باب ایکسو بائیسوان مال پیارے اور جید کے خرچ کرنیکے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی سورہ عمران کے دسوین رکوعمین کہ تم نیکی کو نہ حاصل کروگے جبتک کہ تم خرچ کرو اوس مال سے جو تمھکو پیارا ہے اور فرمایا سورۂ بقر کے ساتوین رکوعمین اے ایمان والو خرچ کرو اپنی کمائی مین سے طیب و پاکیزہ مال اور اون چیزون مین جو ہم نے تمھارے لیئے زمین سے نکالے ہین اور تم اوس مین سے خبیث اور ناکارہ مال کے خرچ کرنے کا ارادہ مت کرو۔ حدیث۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ انصار مین سے بہت مالدار تھے اور وہ مال کھجورین تھے اور سب مال مین سے بیرحا اوسکو محبوب تھا اور وہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسمین تشریف لیجایا کرتے تھے اور میٹھا خوشبو والا پانی پیا کرتے تھے انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون کے آیت نازل ہوی ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمین عرض کی کہ یا رسول اللہ ہے مجھے اللہ تعالی فرماتا لن تنالوا الخ اور بیرحا مجھے تمام مال مین سے زیادہ محبوب ہے وہ للہ مین نے صدقہ کیا مین اوسکے ثواب اور ذخیرہ ہونیکی اللہ تعالی سے امید رکھتا ہون یا رسول اللہ جہان آپکو اللہ تعالی سمجھاتا ہے اوسکو خرچ کیجیئے آپ نے فرمایا یہہ مال نفع والا ہے اور مین نے سن لیا جو تو نے کہا اور مین مناسب سمجھتا ہون کہ تو اوسکو اپنے قرابت والون مین تقسیم کردے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مین اسیطرح کرتا ہون پھر ابو طلحہ رض نے اپنے اقارب اور چچازاد بھائیون مین بانٹ دیا متفق علیہ۔

ف اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مال محبوب سے صدقہ کرنا مستحب ہے صدقہ

اور عبادات کی کیفیت مین علما اور فضلا سے مشورہ لینا چاہیے جب اقارب اور محتاج ہون
تو غیرون پر صدقہ نکرنا چاہیے اور قرابت والون مین دورہون تب بھی اون کو صدقہ مین
اجانب پر مقدم کرنا ضرور ہے۔ صدقہ کرنا بلا یقین مصرف جائز ہے اور مصرف سے کے
تعین پیچھے بھی ہوسکتے ہین اور صدقہ کے صرف کرنے مین دوسرے کو کیل کرنا جائز ہے
اور جو شخص صدقہ کرتا ہے اوسکو بلا ضرورت شرعی توقف مین ڈالنا اور ٹھیرانا نچاہیے کہ
آدمی کا دل سریع القلب ہے اور نفس امارہ خواہشون پر مائل رہے ایسا نہو کہ نیک
کام سے اوسکا ارادہ پھر جاوے۔

باب ایکسو تئیسوان علما اور بزرگون اور فضلا کی توقیر کے بیان مین۔

اور غیرون پر اون کی تقدیم اور اون کی مجالس کی رفعت اور اون کے مراتب کے
اظہار کے ذکر مین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ زمر کے پہلے رکوع مین کیا برابر ہین وہ لوگ جو
جانتے ہین اور نہین جانتے یعنے علم والے اور بے علم برابر نہین ہوتے اور فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگون کی امامت وہ شخص کرے اگر قران بہت اچھا پڑھتا ہو
اگر قرارت مین برابر ہون تو جس شخص کو سنت کا علم زیادہ ہو اگر سنت کے علم مین برابر
ہون تو وہ شخص امامت کرے جس نے ہجرت پہلے کی ہو اگر ہجرت مین مساوی ہون تو
عمر مین بڑا ہو اگر کوئی شخص دوسرے مقام پر جاوے تو مالک مکان کے حکم کے سوا امامت
نکرواوے نہ اوسکی اجازت کے سوا اوس کے بچھونے پر بیٹھے۔ یعنے جو اسلام مین
مقدم ہو۔

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو خواب مین معلوم ہوا کہ مسواک کرتا ہون کہ دو
آدمی میرے پاس آئے ایک عمر مین دوسرے سے بڑا تھا مین نے مسواک چھوٹے کو
دی مجھے کہا گیا کہ بڑے کو دے پھر مینے بڑے کو دی یعنے اس حدیث سے بڑی عمر والے کی

تعظیم اور تقدیم ثابت ہوتی ہے۔

باب ایکسو چوبیسوان نیک لوگون کی زیارت اور مجالست اور صحبت اور محبت

اور اون کی زیارت کی خواہش کرنے اور اونسے دعا منگوانے اور فضیلت والے مکانون کی زیارت کرنے کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ کہف کے اونین رکوع مین کہ جب موسی نے اپنی جوانکو کہا کہ مین نہ بیٹھونگا جب تک نہ پہونچون دو دریا کے ملاپ تک یا چلتا جاؤن قرنون اس آیت تک۔ قَالَ لَهُ مُوسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ الخ اور فرمایا اور تھام رکھہ آپ کو اونکے سات جو پکارتے اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہین اوسکے منہہ کے۔ روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے بعد عمر کو کہا کہ چل ہم دونو ام امین کی زیارت کرین جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی زیارت کرتے تہے سو ہم اوسکے پاس پہونچے تو اوسنے رونا شروع کردیا اندونون نے اوسکو کہا کہ تو کیون روتی ہے کیا تو نہین جانتی کہ جو کچہہ اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ کے واسطے بہتر ہے اوس نے کہا مین اسلئے نہین روتی کہ مین نہین جانتی کہ جو کچہہ اللہ تعالی کے پاس ہے وہ رسول اللہ کے واسطے بہتر ہے یعنے یہہ بات تو مین جانتی ہون مگر مین اسلئے روتی ہون کہ آسمان سے وحی آنی منقطع ہوگئی اوس نے ان دونون کو بہی رونے پر آمادہ کردیا وہ دونون نے اوسکے سات رونا شروع کردیا۔

روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ایک مرد تھا اپنے بھائی کی جو دوسری بستی مین رہتا تھا ملاقات کا ارادہ کیا سو خدا نے اوسکے راہ مین ایک فرشتہ بٹھلا رکھا جب اوسکے پاس آیا تو اوس فرشتے نے پوچھا کہ تو کدہر جانا چاہتا ہے اوس نے کہا اس بستی مین اپنے بھائی کو ملا چاہتا ہون فرشتے نے کہا کچہہ تیرا اوس پر احسان ہے

جس کو ٹہرایا چاہتا ہے اوس نے کہا نہین صرف اوس سے خدا کے واسطے محبت
رکہتا ہون فرشتے نے کہا مین خدا کا بہیجا ہون تیرے پاس پیغام یہہ ہے کہ خدا نے
تجہکو دوست رکہا جیسا تو اوس کو خدا کے واسطے دوست رکہتا ہے۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بے دنیا کے لگاؤ کے کسی دیندار سے للہ
محبت رکہنا بڑی عمدہ بات ہے۔

باب ۱۲۵ حب فی اللہ کی فضیلت اور اوس پر ترغیب دینا اور جس سے کسی کو محبت ہو اوس کو جتلا دینے کے بیان مین کہ اوس سے اوسکو پیار ہے اور اوس بیان مین کہ جب اوس کو جتلا وے تو وہ کیا جواب دیوے۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ فتح مین محمد اللہ کا رسول ہے اور جو لوگ اوس کے ساتہ
ہین کافرون پر سخت ہین اور آپس مین ایک دوسرے سے رحم کرنے والے مین
آخر سورت تک اور فرمایا سورہ حشر کے اول رکوع مین جو جگہ پکڑ رہے ہین اس گہر مین
اور ایمان مین اون سے پہلے محبت کرتے ہین اوس سے جو وطن چہوڑ کر آوے
حدیث۔ جس شخص مین تین خصلت ہون اوس نے ایمان کے حلاوت حاصل
کیا ایک یہ ہے کہ اوسکو اللہ تعالی اور رسول کے سات محبت سب لوگون سے زیادہ
ہو یعنے ایسے محبت اور کسی سے نہ ہو جیسے اللہ و رسول ہے دوسری یہ کہ
کسی آدمی سے للہ محبت ہو یعنے کوئی دوسری غرض نہو صرف للہ ہی ہو۔ تیسرے
یہ کہ جب کفر سے اللہ نے اوسکو نجات دے تو اب پہر کفر کیطرف لوٹ کر جانا
اوس کو ایسا بُرا معلوم ہو کہ جیسا آگ مین گرایا جانا برا معلوم ہوتا ہے یعنے اللہ وہ
رسول کی رضامندی کو سب کے رضامندی پر مقدم رکہے خلاف شرح کام مین
کسیکی رعایت نہ کرے خواہ پیر ہو یا آقا وغیرہ۔ اور فرمایا سات شخص ہین جنکو

خدائے تعالی اپنے سایہ مین رکھیگا۔ جسدن اوسکے سایہ کے سوا کہین سایہ نہ ہوگا۔
یعنے قیامت مین ایک منصف سردار۔ دوسرا وہ جوان جو امنگ جوانی سے عبادت مین
مشغول ہو تو وہ مرد جسکا دل مسجدون مین لگا رہتا ہے یعنے باربار جماعت کے سات
نماز پڑہنے کو مسجد مین جاتا ہے اور مسجد کے بنا دین لگا رہتا ہے چوتہا وہ مرد جو خداہی
کیواسطے آپسمین محبت رکہتے ہین ملتے ہین تو اوسی پر اور جدا ہوتے ہین تو اوسی پر۔
پانچوان وہ مرد جسکو مالدار یا عزت خوبصورت عورت نے بلایا یعنے بدکاری کیواسطے
سو اوس نے کہا کہ مین خدا سے ڈرتا ہون۔ چہٹا وہ مرد جسنے خیرات کی تو اوسکو چہپایا
یہانتک کہ نہین جانتا اوسکا بایان ہات کہ کیا خرچ کیا اوسکے داہنے ہاتہ نے ساتوان
وہ مرد جسنے خدا کو یاد کیا۔ خالی مکان مین سو جاری ہوگئے اوسکی دونون آنکہین یعنے
خوف الہی سے رویا۔

باب ۱۲۶ اللہ تعالی کے بندہ کو دوست رکہنیکے علامات اور نشانیون کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ آل عمران کے چوتہے رکوع مین اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس
پیروی کرو میری چاہے گا اللہ تم کو اور بخشنے واسطے تمہارے اللہ گناہ تمہارے بخشنے
والا مہربان ہے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جو
شخص میرے دوست سے عداوت کرے مین نے اوسکو لڑائی کی خبر دی یعنے
مین اوس سے لڑائی کرنے والا ہون اور میرا بندہ کسی شے کے ساتہ میرا قرب حاصل
حاصل نہین کرتا جو مجہے وہ محبوب ہو مگر اوس چیز کے سات جو مین نے اوس پر
فرض کئے ہے۔ یعنے عبادت کے کرنے سے اللہ کا قرب حاصل کرنا اللہ کو
بہت پیارا ہے اور میرا بندہ ہمیشہ میرے نزدیکی نفل عبادتون کسی وسیلہ سے
چاہا کرتا ہے۔ یہان تک کہ مین اوسکو چاہنے لگتا ہون جب مین اوسکو چاہنے

اوس کا کان ہوجاتا ہون جس سے وہ سنتا ہے اور اوسکی آنکھہ ہوجاتا ہون جس سے وہ
دیکھتا ہے اور اوس کا ہات ہوجاتا ہون جس سے پکڑتا ہے اور اوس کا پاؤن ہوجاتا ہون
جس سے چلتا ہے اگر وہ مجہہ سے مانگے تو مقرر مین اوسکو دون اور اگر مجھسے پناہ مانگے تو
ضرور مین اوسکو پناہ مین رکھون - **ف** اس حدیث مین اوس مقام کا بیان ہے جسکو
علم سلوک مین فنا فی اللہ اور بقا باللہ کہتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب بندہ کثرت
عبادت سے مقبول ہوا تو خدا اوس کے دل وجوارح کا یعنے آنکھہ کان ہاتہہ پاونکا حافظ
ہوجاتا ہے گناہون سے اون کو روکتا ہے - اور بعضے کہتے ہین کہ خدا اپنے بندہ کی
حاجت روائی پر اوسکے کان اور آنکھہ اور ہات پاون سے بھی زیادہ متوجہ ہوتا ہے لیکن
تحقیق مطلب یہہ ہے کہ جب محبت الٰہی نے بندہ پر سایہ ڈالا تو اوسکو خدا کے سوا کسی
چیز سے تعلق اور دلبستگی نہین رہتی اور بجز رضاے الٰہی کے کوئی آرزو اور تمنا اوس کے
دل مین دخل نہین پاتے تو کوئی کام جسمین خدا کی نہو اوس سے نہین ہوسکتا آنکھہ کان
ہات پاون خدا کے تابع ہوجاتے ہین بے اوسکی مرضی کے نہ کسی چیز کو دیکھتے ہین نہ کوئی
بات سنتے ایسا عمدہ طریقہ حاصل کرنے کا طریقہ اس حدیث مین ارشاد فرمایا کہ دوام نوافل
سے حاصل ہوتا ہے یعنے جب بندہ نے جانا کہ قرب الٰہی اور خدا کی نزدیکی کا بدون عباد
کے کوئی طریق نہین تو اسواسطے وہ عبادت پر کمر باندہتا ہے اور عبادت دو قسم کی ہے
فرض اور نفل مگر فرض عبادت تو ہر وقت میسر نہین ہوتی کہ اوس کے اوقات مقررہ
ہین بندۂ مشتاق اسے اون وقتون مین جو فرض سے خالی ہین بے شغل اور خالی
رہا نہین جاتا اسواسطے اون خالی وقتون کو نفل عبادات سے معمور رکہتا ہے جب
چند مدت کمال شوق اور خلوص سے اسیطرح نوافل پر مستعد رہا بموجب وعدہ کے مقبول
درگاہ صمدی اور محبوب الٰہی ہوکر اوسکا یہہ حال ہوجاتا ہے **شعر** ہمہ گوش تا چہ فرمائی
ہمہ چشم تا نظر آئی - اس حدیث سے صاف ظاہر ہوا کہ ایسا عمدہ کمال بدون کثرت نوافل کے

میسر نہین ہوتا تو معلوم ہوا کہ یہہ جو بعضے جاہل خلاف شرع بے نماز فقیرونکو ادنیٰ کمال ثابت کرتے ہین سو اونکا گمان غلط ہے اسواسطے کہ نفل کا کیا ذکر ہے وہ لوگ تو فرض کو ہی چٹ کر ڈالتے ہین

باب ۱۲۷ صالحین اور ضعیفون کو اور مسکینون کو ایذا دینے سے تحذیر اور ڈرانے کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی اسنے سورہ احزاب کے ساتوین رکوع مین جو لوگ تہمت لگاتے ہین مسلمانون پر اور مسلمان عورتون پر کئے کام کے تو اوٹھایا اونہون نے بوجہہ جھوٹ کا اور صریح گناہ کا۔ اور فرمایا۔ یتیم کو تو نہ دبا اور سایل کو نجھڑک اور حدیث مین آیا ہے کہ جس نے پڑہی نماز صبح کی پس وہ اللہ تعالے کے عہد و امان مین ہے پس مسلمان کو چاہئے کہ اوس سے بدسلوکی نکرین نہ اوسکو قتل کرین نہ اوسکا مال چھینین نہ اوسکی غیبت کرین نہ اوسکی بے آبروئی کرین اگر اوس سے کسی نے بدسلوکی کی اوس نے اللہ تعالی کے عہد مین خلل کیا پس اللہ تعالی اوس سے مواخذہ کریگا اور جس سے مواخذہ اللہ تعالی اسنے کیا اوسکو نجات نہین۔ یا مراد نماز سے نماز ہے کہ موجب امان کے ہے یعنے نہ چھوڑو نماز صبح پس ٹوٹ جائیگا بسبب اوسکے عہد وہ جو درمیان تمہارے اور درمیان تمہارے رب کے ہے پس مواخذہ کریگا بسبب اوسکے تم سے۔

باب ۱۲۸ اولیا کی کرامات اور اون کی فضیلت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے سورہ یونس کے ساتوین رکوع مین نہ ڈر ہے اون پر نہ وہ غم کھاوین جو لوگ یقین لائے اور رہے پرہیز کرتے اون کو خوشخبری دنیا کی جیتے اور آخرت مین بدلتے نہین اللہ کی باتین یہہ ہے بڑی مراد ملنے۔ اور فرمایا سورہ مریم کے دوسرے رکوع مین ہلا اپنی طرف سے کھجور کی جڑ اوس سے گرینگے تجہہ پر پکے کھجور ین اب کھا اور پی اور آنکھہ ٹھنڈی رکھہ۔ یہہ اللہ تعالی اسنے حضرت مریم علیہا السلام کو بوقت ولادت حضرت عیسی علیہ السلام کے فرمایا۔ اور فرمایا سورہ عمران کے بائیسوین رکوع مین جس وقت آتا اوس پاس زکریا علیہ السلام حجرہ مین پاتا اوس پاس کچھہ کھانا بولا اے مریم کہان سے آیا تجکو یہہ کہنے لگے کہ اللہ کے

پاس سے اللہ رزق دیتا جسکو چاہے بے قیاس۔ احادیث سے بھی اولیا کے کرامات بخوبی ثابت ہین۔

باب ۱۲۹ مسلمانون کی حرمتین اور حقوق اور اون پر شفقت و رحمت کرنے کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حج کے چوتھے رکوع مین۔ جو شخص اللہ تعالی کی حرمات کی تعظیم کرے اوسکو اللہ کے نزدیک اوسکے لئے یہہ کام بہتر ہے **ف** یعنے معاصی یعنے حرام کام اور فرمایا اسی رکوع مین تو مومنون کے لئے اپنے بازو جھکا۔ **حدیث** مومن ایکدوسرے کے لئے دیوار کی طرح ہے کہ اوسکا بعض دوسرے بعض کو مضبوط کرتا ہے اور فرمایا کہ جو شخص ہمارے مسجدون یا بازارونمین گذرے اور اوسکے پاس تیر ہون اوسکو لازم ہے کہ بند کرے یا تو نسے اوسکی نوک پکڑے واسطے بچاؤ کرنے کے اس سے کہ کسی مسلمان کو تیر کی نوک نہ لگجاسے۔ اور فرمایا مومن ایک دوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور عطوفت کرنے مین ایک بدن کے مثل ہے جب ایک عضو بدن سے بیمار ہوجاتا ہے تو باقی بدن کے سب اعضا بیجوابی اور تپ مین شریک ہوجاتے ہین۔ اور فرمایا جو لوگونپر رحم نکرے اوسپر اللہ تعالی رحمت نہین کرتا۔ اور فرمایا ایکدوسرے سے دوستی کرنے اور ترحم کرنے اور عطوفت کرنے مین ایک بدن کے مثل ہے اور فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اوس پر ظلم کرے نہ اوسکو معاکہ مین ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے حاجت روی مین ہوتا ہے اور جو شخص مسلمان سے کوئی رنج دور کرے گا اور جو شخص مسلمان پر پردہ ڈالے قیامت کو خدائے تعالی اوسپر پردہ ڈالے گا۔ اور فرمایا کہ مسلمان کے حق مسلمان پر پانچ ہین سلام کا جواب دینا۔ بیمار کو پوچھنا۔ جنازہ پر حاضر ہونا۔ دعوت قبول کرنا۔ چھینکنے والیکا جواب دینا

باب ۱۳۰ مسلمانون کے عیوب پر پردہ ڈالنے اور بلا ضرورت اون کی تشہیر کرنے سے نہی کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نور کے دوسرے رکوع مین کہ جو لوگ چاہتے ہین کہ چرچا ہو بدکاری کا
ایمان والون مین اونکو دکہ کی مار ہے دنیا اور آخرت مین۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے میری تمام امت معاف کیجائیگی مگر مجاہر یعنے جو گناہ کو علانیہ کرتے ہین اور مجاہرت مین سی
ہے کہ آدمی راتکو کوئی عمل کرے پہر صبح کرتا ہے اور اللہ تعالی نے اوسپر مروجہ ڈال
رکہا ہے پہر دن کو لوگون کو کہے اے فلانے مین نے رات کو ایسا ایسا عمل کیا حالانکہ
اللہ نے اوسپر پردہ ڈال رکہا تہا پس صبح کو اوس نے اللہ کا پردہ ڈالا ہوا منکشف کردیا۔

باب ۱۳۱ مسلمانون کی حاجت روائی کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حج کے دسوین رکوع مین تم نیکی کرو شاید تمکو نجات حاصل ہو۔
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مومن سے دنیا کے رنجون مین سے
کوئی رنج دور کرے اللہ تعالی قیامت کے رنجون مین اوس کے دور کرے گا اور جو شخص۔
تنگدست پر آسانی کرے اللہ تعالی اوسکو دنیا اور آخرت مین آسانی کریگا جس نے پردہ ڈالا
مسلمان پر یعنے عیب پوشی کی اوسکو پردہ ڈالیگا اوسپر اللہ دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالی بندہ
کی اعانت مین ہوتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بہائی کی اعانت مین ہوتا ہے اور جو شخص
علم کے طلب مین کرے اللہ تعالی اوسکے لئے بہشت کیطرف رستہ آسان کردیتا ہے
اور نہین جمع ہوتی کوئی قوم کسی گہر مین اللہ کے گہرون مین سے یعنے کسی مسجد و مدرسہ
دینی مین کہ اللہ تعالی کی کتاب پڑہین اور باہم اوسکا درس کرین مگر اللہ تعالی اون پر سکینہ
نازل کرتا ہے اور رحمت اون کو ڈہانک لیتی ہے اور فرشتے اون کو احاطہ کرلیتے ہین
اور اللہ تعالی اون لوگون مین جو اللہ تعالی کے پاس ہین اون کا ذکر کرتا ہے یعنے ملائکہ
مین اور جس شخص کو قیامت کے دن عمل سے پیچہے کردے گا اوسکو نسب کی شرافت
آگے نہ کرسکیگی۔

باب ۱۳۲ مسلمان کے طرف ہتیار اور اوسکے مانند سے

اشارہ کرنے سے نہی کے بیان مین چاہے قضیہ سے یا ہنسی سے کرے اور تلوار برہنہ کر کے ہاتھہ مین لینے سے نہی کے بیان مین۔

حدیث کوئی تم مین سے اپنے بہائی کے طرف تلوار سے اشارہ نکرے اسواسطے کہ نہین معلوم کسیکو شاید شیطان اوسکے ہاتھہ سے کہینچ لیوے پہر تو گر پڑے دوزخ کے گڑھے مین متفق علیہ۔ دوسری روایت مین ہے کہ فرشتے اوسکو لعنت کرتے ہین اگرچہ اوسکا بہائی حقیقی ہی ہو **حدیث** حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ننگی تلوار ہاتھہ مین لینے سے منع فرمایا ہے۔ ابوداؤد ترمذی۔

باب ۱۳۳ ضعیف اور فقیر اور غیر مشہور مسلمانون کی فضیلت کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ کہف کے چوتھے رکوع مین تھام رکھہ آپکو اون کے ساتہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح و شام طالب مین اوسکے منہہ کے اور نہ دوڑین آنکھین تیری اون کو چھوڑ کر تلاش مین رونق دنیا کی زندگی کی۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا مین تمکو اہل جنت سے خبر ندون کہ کون لوگ ہون گے۔ ہر ضعیف جسکو لوگ ذلیل سمجھتے ہون گے اگر اللہ پر قسم کہاے تو اوسکی قسم پوری کردے ہان مین تمکو بہشتی لوگ جو بیچارے غریب ہے لوگون کے نظرون مین حقیر اگر وہ خدا کے بہروسہ پر قسم کہا بیٹھے تو اللہ تعالی اوسکی قسم کو سچا کر دیوے اور کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون سے ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنے والا مال کا بخیل تکبر کرنے والا۔ یعنے بہشت بے زور مسلمانون کا مقام ہے۔ اور دوزخ بدخلق شکم پرور غرور والون کا مکان ہے۔ جو بہشت کا طالب اور دوزخ سے ڈرتا ہو وہ غریبی اختیار کرے ظالم نہ بنے جو بہشت کی پروا نہ رکہے وہ دوزخ سے نہ ڈرے اور جو چاہے سو کرے۔

باب ۱۳۴ لوگون مین صلح کرنیکے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورۂ نسا کے سترہوین رکوع مین کہ اون کے اکثر مشورہ مین بہلائے نہین مگر جو شخص صدقہ کا امر کرے یا لوگون کو نیک کام تبلاوے یا لوگون مین اصلاح کا امر کرے۔ اور فرمایا اسی رکوع مین صلح بہتر ہے اور فرمایا سورۂ انفصال کے اول رکوع مین کہ مومن بہائی ہین تم اپنے بہائیون مین صلح کرادو۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ لوگون کے ہر ایک عضو پر ہر روز جسنے سورج نکلتے صدقہ ہے انصاف کرنا دو شخصون مین صدقہ ہے اور آدمی کے مدد کرنا اوسکے سواری مین اوسکی سواری پر چڑہانا اوسکا اسباب اوس کے جانور پر اوٹہوا کر لدوا دینا خیرات ہے اور نیک بات سے کسیکا دل خوش کردینا یا لا الہ الا اللہ پڑہنا بہی خیرات ہے اور ہر ایک قدم جو نماز کیو اسطے چلے خیرات ہے اور تکلیف والی چیز جیسے کانٹا اور ہڈی تپہر وغیرہ کو راستے سے دور کرنا خیرات ہے **ف** یعنے ہر روز آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اسواسطے کہ ہر روز زندگی دنیا اور تندرست رہنا خدا کا تازہ احسان ہے تو بندون کو اوسکی شکر گذاری بہی ضرور ہے پہر فرمایا کہ شکر گذاری اور خیرات صرف مال ہے پر موقوف نہین جو تمپر زور مشکل پڑے ہے بلکہ انصاف وعدل کرنا یا تیکے مانند ہے کو اوسکی سواری پر سوار کرنا اوسکا اسباب لدوا دینا نماز کیو اسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور اور صدقات مین داخل انہین سے جو سامنے آے اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکر گذاری خدا کی رضامندی کے واسطے بجالائے۔

باب ۱۳۵ لوگون کو ایذا دینے سے نہی کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ احزاب کے ساتوین رکوع مین جو لوگ ایذا دیتے ہین مسلمان مرد اور مسلمان عورتون کو بن کئے کام کے تو اوٹہایا اونہون نے بوجہہ جہوٹہہ کا اور گناہ صریح کا۔ اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان وہ ہے جس کے

ہات اور زبان سے مسلمان لوگ سلامت رہین اور وہ ہے جو چھوڑ دے اوس
کام کو جس سے اللہ تعالی نے منع کیا ہے متفق علیہ

باب ۱۳۶ ایک دوسرے سے بغض رکہنے اور ایکدوسرے سے قطع کرنے اور ایک دوسرے سے پشت کرنیکے نہی کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حجرات کے پہلے رکوعمین کہ مومن ایکدوسرے کے بہائی ہین
اور فرمایا سورہ معادہ کے اٹھوین رکوعمین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست
ہین کافرون پر لڑتے ہین اللہ کی راہ مین سو ڈرتے نہین کسیکے الزام سے۔ اور
فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس مین بغض نہ رکھو اور آپس مین حسد نہ کرو
اور آپس مین پشت دیکر نہ بیٹھو اور ایکدوسرے سے قطع نہ کرو اور ایک دوسرے کے
سودے پر سودا نہ کرو آپس مین اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بنے رہا
کرو۔ اور مسلمان کو حلال نہین کہ اپنے بہائی سے تین دن سے زیادہ جدائی دنہا جرت
نہ کرے متفق علیہ۔ حدیث بہشت کے دروازے دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روز
کھولے جاتے ہین تو ہر ایک بندے کے گناہ جو خدا کے ساتھ کسیکو شریک نہ ٹھہراتا ہو
بخشے جاتے ہین جس کے درمیان اور اوسکے بھائی مسلمان کے درمیان عداوت اور
کینہ ہو تو حکم کیا جاتا ہے کہ ان دونون کو مہلت دو یہانتک کہ آپس مین صلح کرلیوین مسلم
ف معلوم ہوا کہ مسلمان سے بغض اور کینہ رکھنا ایسا گناہ ہے کہ مغفرت کو
روکتا ہے۔

باب ۱۳۷ مسلمانون سے تین دن سے زیادہ ایکدوسرے سے جدائی نہ کرنیکے بیان مین کہ حرام ہے۔

مگر جبکہ مہجور مبتدع یا فاسق وفسق کا مددگار وغیرہ ہو کہ ان صورتون مین زیادہ جدائی

ہے جایز۔ ایک دو آیات قرآنی اوپر کے باب میں مذکور ہوے اور فرمایا
اللہ تعالے نے سورۂ مائدہ کے پہلے رکوع میں مذکور گناہ پر اور زیادتی پر۔ حدیث جو
شخص تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے جدائی کرے اور اوسی حال پر
مرجاے تو وہ دوزخ کی آگ میں داخل ہوگا۔ متفق علیہ۔ جو اپنے بھائی سے ایک
سال تک جدائی کرے تو یہ کام اوسکی خونریزی کے مثل ہے۔ ابو داؤد۔ اور آیا ہے
کہ وقت ملاقات تین دن کے اندر جو اول سلام کرے وہ بہتر ہے اگر وہ سلام کا
جواب نہ دے تو وہ گنہگار ہے سلام کا کہنے والا ہجرت سے نکل گیا ابو داؤد۔
ف جب ہجرت اللہ کے لئے ہو تو اوسکا یہ حکم نہیں۔ ف یہ جدائی ممنوع وہ ہے
جو دنیاوی معاشرۃ میں ہو جایا کرتے ہے اور دین کے قصور کے بابت جبتک قصور
ثابت ہو تبتک جدا کرنا چاہیے اور بدون توبہ کے اوس سے ملنا نہ چاہیے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب اور اسکے یاروں پچاس دن تک ملنے سے
ملاوک دیا تھا اور اپنے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ جدائی کی۔ اور عایشہ صدیقہ رض
ابن زبیر سے بہت مدت علحدگی اختیار کی اور صحابہ رض میں سے ایک جماعت نے
دوسرے سے جدائی رکھی اوسی پر فوت ہو گئی اور ایک دوسرے سے نہیں
ملے۔ جب صفیہ رض کا اونٹ بیمار ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رض
کو کہ اونکے پاس اپنی سواری سے اونٹ زاید تھا فرمایا کہ صفیہ کو دیدے اونے
جواب دیا کہ میں اوس یہودیہ کو اونٹ نہ دونگی۔ آپ رنجیدہ ہوے اور ذی الحج اور
محرم اور کچھ دن صفر کے اوس سے جدائی رکھی۔ اور بھائی سے مومن بھائی
مراد سے لیجئے اخوت دینی۔ اور باپ کو اپنے فرزندوں اور خاوند کو اپنی عورت کو
جو اونکے مانند ہو جیسا دادا تایا و چچا بڑا بھائی اور غلام پر مولا کو تین دن سے
زیادہ غصہ رکھنا جایز ہے۔

باب ایک سو سنتیسواں غلام اور عورت چوپایہ اور فرزند وغیرہ کو بلا سبب شرعی عذاب کرنے سے -

یا ادب کے اندازہ سے زیادہ دکھ دینے سے نہی کے بیان مین - فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ نسا کے چھٹوین رکوع مین ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے اور یتیمون سے اور فقیرون سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہات کے مال سے اللہ کو خوش نہین آتا جو کوئی ہو اتراتا بڑائی کرتا - حدیث - ایک عورت بلی کے مقدمے مین عذاب کی گئی اوس نے بلی کو قید کیا یہانتک کہ مرگئی لیں وہ عورت اوس سبب سے اگ مین داخل ہوئی نہ اوسکو کہلایا نہ پلایا جب اوسنے اوسکو قید کیا نہ اوسکو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کہائی - متفق علیہ حدیث حضرت نے لعنت کی ہے اوس شخص کو جو جاندار چیز کو نشانہ بنائے متفق علیہ - ف جاندار کو نشانہ بنانا حرام ہے کہ اس مین اوسکو عذاب ہوتا ہے اور مال ضایع ہوتا ہے حدیث چوپایون کو قتل کرنے کے لئے قید کرنے سے نہی فرمائی ہے متفق علیہ - حدیث حضرت نے کنیز کو طمانچہ مارنے سے اوس کنیز کو مقرن کے بیٹون سے آزاد کروا دے - مسلم - حدیث جو اپنے غلام کو بے کئے حد مارے جو اوس نے نہین کیا خواہ وہ حرام کاری کی خواہ شراب خواری کی یا طمانچہ مارے تو اوس کا کفارہ یعنے اوتار یہہ ہے کہ اوسکو آزاد کرے مسلم ف غلام کو بے تقصیر مارنے سے آزاد کرنا مستحب ہے امام اعظم رحمۃ اللہ اور امام شافعی رح کے نزدیک فرض نہین - اور حضرت نے منہہ پر مارنے اور منہہ پر داغ دینے سے منع فرمایا ہے -

باب ۱۳۸ جاندار کو آگ سے عذاب کرنے کے تحریم کے بیان مین

یہانتک کہ جوں و مانند اوس کے کو بھی آگ کا عذاب نہ کرنا چاہئے - آگ سے جلانا اور عذاب کرنا سوا خدا کے کسیکو نہ چاہئے آگ سے جلانا یا داغنا آدمی یا جانور کو بڑا گناہ ہے

یہین بیماری مین داغ دینا جب کوئی علاج نفع نہ کرسکے تو درست ہے۔

باب ۱۳۹ اوس بیان مین کہ جب حقدار حق طلب کرے تو غنی کو دیر کرنا حرام ہے

فرمایا اللہ تعالی سورہ نسا کے آٹھوین رکوع مین کہ پہونچاؤ امانتین امانت والون کو اور فرمایا سورہ بقر کے انچالیسوین رکوع مین اگر اعتبار کرے ایک دوسرے کا تو چاہیے کہ پورا کرے جس پر اعتبار کیا اپنے اعتبار کو۔ حدیث دولتمند ادائے قرض و امانت مین دیر کرنا ظلم ہے جب تم مین کوئی غنی پر حوالہ کیا جاوے تو چاہیے کہ حوالہ کو قبول کرلے متفق علیہ۔ یعنے مالدار ہوکر قرضہ ادا کرے اور ٹالے تو بڑا ستم ہے اور اگر محتاج قرضدار کسی مالدار سے اپنا قرض دلوادے تو لازم ہے کہ مان لیوے زیادہ تنگ نکرے۔

باب ۱۴۰ اوس ہبہ کے واپس لینے کی کراہت جو موہوب لہ کو تسلیم نہین کیا گیا اوس ہبہ کے لینے کی کراہت مین۔

جو اپنے فرزند کو دیا ہو چاہے اوسکو سپرد کیا یا نہین کیا اور اپنے صدقہ کے چیز اوس شخص سے خریدنے کی کراہت کے بیان مین۔ جسکو صدقہ مین دیئے ہو یا زکواۃ یا کفارہ وغیرہ دی ہو اور اگر مصدق علیہ سے نقل کرکے دوسرے پاس چلے گئی ہو تو پھر اوس سے خرید لینے مین کراہت نہین۔ جو شخص اپنی بخشش واپس پھیرلے وہ کتے کے مثل ہے جو قی کرکے پھر کھالیتا ہے اور روایت مین ہے کہ اوس شخص کو مثل جو اپنے صدقہ مین رجوع کرتا ہے کتے کی مثال ہے اور ایک روایت مین ہے کہ بخشش مین عود کرنے والا مثل اوس شخص کے ہے جو قے کرکے پھر آپہی کھالیتا ہے ف پس جو چیز خدا کے راہ راہ مین دیوے اوس کو پھر نہ مول لیوے۔

باب ۱۴۱ حدود مین شفاعت کرنے کی تحریم کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نور کے پہلے رکوع مین بدکاری کرنے والی عورت اور مرد سو ا

ایک ایک کو دونون مین سے سنو چوٹھہ مجھی اور نہ آدے تمکو اون پر ترس اللہ کے حکم کے چلانے مین اگر تم یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر ف فاطمہ بنت قیس قریش مین شریف زادی تھے اوس نے چوری کی لوگون نے اوسکی سفارش کی اوسوقت یہ حدیث فرمائے سفارش نہ مانی اوسکا ہاتھہ کٹواڈالا معلوم ہوا کہ شرع علیت کے حکم مین کسیکی شرع سبت نہ چاہیے اگلی امتین اس سبب سے ہلاک ہوین اور معلوم ہوا کہ شریعت کے حکم مین سب برابر ہین شریف رزیل کا کچھہ فرق نہین —

باب ۲۰ تھا شہر کے رہنے والون کو جنگل کے رہنے والون کے لیے کوئی چیز بیچنے اور تلقی رکبان کی تحریم مین — اور ایک بھائی کے سودے پر سودا کرنے اوسکی خطبت پر خطبت کرنیکی تحریم کے بیان مین مگر یہہ کہ وہ اجازت دے یا رد کرے یعنے اوس عورت سے نکاح نہین کرتا

حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہر کے رہنے والے کو باہر کے رہنے والے کے لئے بیچنے سے منع کیا ہے اگرچہ کھائی ہو اوسکا ماں باپ سے یعنے حقیقی ف تلقی رکھانی کی یہ صورت ہے کہ شہری آدمی باہر سے غلہ وغیرہ لانے والون کو شہر سے باہر جا کر ملے اور اون سے کہے کہ اس چیز کی شہر مین کچھہ قدر نہین تاکہ وہ لوگ فریب مین آکر وہ چیز جس نرخ سے یہ کہے اوسی نرخ سے اوسکے پاس فروخت کر دین آپ نے اس سے اسلیئے منع فرمایا کہ اوس مین فریب دینا ہے اور شہری جنگلی کے بات نہ بیچے یعنے ایک شخص جنگلی غلہ وغیرہ شہر مین اس ارادہ پر لایا کہ آج کے نرخ سے بیچون ایک شخص شہری نے اوس کو کہا تو یہ جنس میرے سپرد کر جا میں بسہولت مہنگا فروخت کر دونگا آپ نے اس سے منع کیا کہ خدا کے مخلوق سے نفع کو روکتا ہے شافعی رح کے نزدیک حرام ہے اور مکروہ کہتے ہین اور یہی آیا ہے کہ ایک شخص کوئی چیز بیچتا ہو تو دوسرے خریدار سے کہے مین تجھکو اس سے اچھی چیز اور

اورارزان دیتا ہون اون کے سودے بگاڑنے کو یہ نہ کہے۔ اورعورت اپنے بہن یعنے سوکن کی طلاق نہ چاہے یعنے اپنے سوت کا حق خاوند سے اپنے طرف کرنیکے لئے سوت کے طلاق کے خواہان ہنووے۔ اوربخش وتصریہ سے ہنی آئی ہے۔ ف تصریہ کہ اوٹنی یا گاے بکری وغیرہ شیردار جانور کا ایکدن دودھ چھوڑنا تا خریدار کے روبرو دودھ دوہا جاوے اور خریدار دودھ کو زیادہ دیکھکر فریب مین آجاوے۔ اوربخش یہہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز خریدتا ہو دوسرا اگر اوس چیز کی مدح کرے یا مول زیادہ لگا دیوے اور خریدنا منظور نہو بلکہ یہ چاہتا ہو کہ خریدار بھی دیکھا دیکھی رغبت کرے غرض جس حیلہ سے فریب نکلتا ہے اوسکا کرنا ممنوعات سے ہے۔

باب ۱۴۳ غلام کے مولا سے بھاگ جانیکی تحریم کی لڑائی کے بیان مین

حدیث جو غلام بھاگا تو البتہ اوس سے اوترگئی اسلام کی پناہ مسلم۔ حدیث جسوقت غلام بھاگا جاوے نہ قبول کیجاوے گی نماز اوسکی مسلم۔ اورروایت مین ہے پس تحقیق کافر ہوگیا۔

باب ۱۴۴ لوگون کے راستہ مین اوراون کے سایہ مین اورپینے کے گھاٹون اوراوسکے مثل مکان مین

پاخانہ پھرنے سے ہنی کے بیان مین۔ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ احزاب کے آٹھوین رکوع مین جولوگ تہمت لگاتے ہین مسلمان مردونکو اورعورتون کو بن سکئے کام کے تو اوٹھایا اونھون نے بوجھ جھوٹ کا اورصریح گناہ کا۔ حدیث بچو لعنت کرنیوالے کامون سے اصحاب نے کہا یا رسول اللہ وہ کیا ہین آپ نے فرمایا جو آدمی لوگون کے راہ مین جاوے ضرور پھرے یا اون کے سایہ کے مقام مین روایت کی مسلم نے ف راہ اورسایہ دار درخت کے نیچے پاخانہ پھرنا رنج رسانی کا سبب ہے اسواسطے لوگ اوسپر لعنت کرتے ہین اوربد کہتے ہین۔

باب ۱۴۵ ٹھہرے پانی مین پیشاب وغیرہ کرنیکی نہی کے بیانمین

حدیث حضرت نے کہڑے پانی مین پیشاب کرنے سے نہی کی ہے مسلم۔

باب ۱۴۶ باپ کا تفصیل دینا اپنی اولاد مین سے بعضون کو بعضونپر

بیہہ ہین۔

حدیث سے ثابت ہے کہ باپ اپنی اولاد مین سے کسیکو زیادہ ہبہ کردیوے درست نہین ہے متفق علیہ۔

باب ۱۴۷ یتیمون اور ضعیفون پر اور مساکین اور عاجزون سے ملاطفت کرنے اور اون سے احسان کرنے اور شفقت کرنے اور تواضع کرنیکے بیان مین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حجر کے چھٹوین رکوعمین مومنون کے لئے بازو بچہادے اور فرمایا سورہ ضحی مین یتیم پر قہر مت کر اور سائل کو جہڑک اور فرمایا تھام رکھہ آپ کو اون کے ساتھہ جو پکارتے ہین اپنے رب کو صبح و شام طالب ہین اوسکے منہہ کے اور نہ دوڑین تیرے آنکھین اون کو چھوڑکر تلاش مین رونق دنیا کی زندگی۔ حدیث فرمایا کہ مین اور یتیم کے خبرگیری کرنے والے بہشت مین اس طور سے رہین گے آپ نے سبابہ اور وسطی سے اشارہ کیا اور اون دونون کو کھولدیا بخاری حدیث مسکین وہ نہین کہ ایکدو خرما یا لوالہ کے لئے مارا مارا پھرے مسکین وہ ہے جو تعطف کرے یعنے اپنی حاجت ظاہر نکرے متفق علیہ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ مسکین وہ ہے کہ اسقدر اوس کو وسعت نہین کہ اوسکو سوال سے بے پرواہی کرے اور نہ وہ کسیکو جتاتا ہے تاکہ لوگ اوس کو محتاج سمجھکر صدقہ دین اور نہ وہ کہڑا ہوکر لوگون سے مانگتا ہے

باب ۱۴۸ یتیم کے مال کے حرام ہونیکے تحریم و تاکید مین۔

فرمایا اللہ تعالی سورہ نساء کے پہلے رکوعمین جو لوگ کھاتے ہین مال یتیمون کے ناحق وہ یہی کہاتے ہین اپنے پیٹھ مین آگ اور اب داخل ہونگے آگ مین۔ اور فرمایا

سورہ بنی اسرائیل کے چوتھے رکوعمین پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو۔ اور فرمایا
سورۂ بقر کے ستائیسوین رکوعمین پوچھتے ہین تجسے یتیمون کا حکم تو کہہ سنوارنا اونکا بہتر ہے
اور اگر خرچ ملا رکھو اونکا تو تمھارے بھائی ہین اور اللہ کو معلوم ہے خرابی کرنے والا سنوارنیوالا
حدیث یہ کبیرہ گناہ ہین خدا کے ساتھ شرک کرنا۔ اور جادو۔ اور اوس جان کو مارنا
جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج کھانا اور یتیم کا مال یعنے
بے باپ کے لڑکے کا مال کھانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے بھاگنا اور خاوندوالی
ایماندار عورت کو جو بدکاری سے واقف نہین عیب لگانا۔ متفق علیہ

باب ۴۹ ہمسایہ کے حق اور اوسکے حقکی وصیت کے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ نسا کے چھٹوین رکوعمین اللہ کی بندگی کرو اور کسی شی کو اوسکا شریک
نہ ٹھہراؤ اور مان باپ سے احسان کرو اور قرابت والون اور یتیمون اور مسکینون اور ہمسایہ
قرابت والون اور ہمسایہ اجنبی اور برابر کے رفیق اور راہ کے مسافر اور غلام مملوک سے
نیکی کرو حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام مجھے ہمیشہ
ہمسایہ کے حق کی وصیت کیا کرتا تھا کہ مینے خیال کیا کہ اوسکو وارث بنائیگا متفق علیہ۔
فرمایا آنحضرت نے ابوذرؓ کو کہ جب شوربا پکاے اوس مین پانی بہت ڈالدے اور اپنے
ہمسایون کی خبرگیری کر۔ ف ہمسایہ سے سلوک کرنا فرض ہے اور اوسکو رنج دینا حرام ہے
جو شخص باوجود اس تاکید شدید کے اپنے پڑوسی کو ایذا دے یا اوسکی ایذارسانی پر حریص ہو تو
اوس کا اعتقاد فاسد اور اوس کے دل مین نفاق ہوگا یا جو عزت پڑوسی کو اللہ تعالی نے دی
اوس کی حقارت کرتا ہو تو پہلی صورت مین کافر اور دوسری مین فاسق اور مرتکب کبیرہ کا
ہوگا اور اگر اوس پر اصرار کیا تو خوف ہے کہ اوس کا خاتمہ کفر ہو۔ کہ معاصی کفر کے برید
وذریعہ ہین۔

باب ۵۰ اوس بیان مین کہ آدمی کو واجب ہے کہ اپنے اہل و اولاد

سمجھے والون کو اور اپنے سب رعایا کو اللہ تعالی کی عبادت کا امر کیا کرے اور اللہ تعالی کے حکم کی مخالفت سے اوس کو نہی کرے۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ طہ کے آٹھوین رکوع مین اپنے گھر کے لوگون کو نماز کا حکم کر اور توخود نماز پر صبر کر۔ اور فرمایا سورہ تحریم کے پہلے رکوع مین اے ایمان والو اپنے جانون اور اپنے اہل کو دوزخ کے آگھہ سے بچاؤ۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم اپنے اولاد کو جب سات برس کے ہون تو اون کو نماز کا حکم کرو اور جب دس برس کی عمر ہو تب اون کو نماز کی بابتہ مارو اور اگر نہ پڑین۔ اور اون کے سونے کی جگہ علیحدہ کرو جب دس برس کے ہون۔

باب ۱۵۱۔ ایثار اور مواسات کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ الحشر کے پہلے رکوع مین اپنے نفسون پر اثیار کرتے ہین اگرچہ اون کو خود بھی بھوک اور حاجت ہو اور فرمایا سورہ دہر مین کھانا کھلاتے ہین اوس کے محبت پر یتیم اور مسکین اور قیدی کو۔ روایت ہے ابوہریرہ سے کہ آدمی رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا کہ مین مفلس بھوکا ہون آپ نے ازرواج مطہرات مین کسیکے پاس آدمی بھیجا اوس نے کہا کہ مجھے قسم اوس ذات پاک کی ہے جس نے آپ کو مبعوث کیا ہے سات حق کے پانے کے سوا میرے پاس کچھہ نہین ہے پھر دوسرے محلین روانہ فرماے سب محلون مین آدمی گیا وہی جواب آیا آپ نے کہا آج رات کو اس شخص کی ضیافت کون کرتا ہے ایک انصار نے کہا مین کرونگا اوس کو اپنے مکان مین لیگیا اور اپنی عورت سے کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی اکرام و تعظیم کر تیرے پاس کچھہ ہے عورت نے کہا لڑکون کے قوت کے سوا کچہہ نہین عورت کو کہا لڑکون کو کسی بہانہ سے سلادے اور جب مہمان آئے تو چراغ گل کر دے ایسا کر کہ اوسکو بھی معلوم ہو کہ تم کھانا کھاتے ہین پس

بیٹھ گئے اور مہمان نے کہانا کھالیا میان بیوی رات کو دونون بھوکے سو رہے جب صبح
ہوئی تو وہ (یعنے انصاری) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا آپ نے اوسکو
فرمایا کہ خدا تعالی آجکی رات تمھارے کام سے جو تم دونون نے مہمان کے ساتھہ کیا ہی
بہت خوش ہوا متفق علیہ - ف سبحان اللہ اصحاب رسول اللہ صلعم مین کیا خوب
اخلاق تھے -

باب ۲ ۵ آخرت کے کامون مین رغبت اور متبرک اشیاء مین استکثار بہت کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ التطفیف مین اسمین رغبت کرنے والے رغبت کرین
اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایوب علیہ السلام ننگے غسل کر رہے تھے
ناگاہ اوس پر سونے کے ٹلخ کی جماعت گر پڑی ایوب نے اون کو اپنے کپڑے مین اوٹھا
اوٹھا کر جمع کرنا شروع کر دیا خدا تعالی نے اوسکو ندا دی کہ اے ایوب کیا مین نے
تجھکو اس سے غنی نہین کیا تھا ایوب نے کہا ہان تیری عزت کی قسم ہے لیکن
تیری برکت سے مجھے کسیوقت بینے پرواہی نہین روایت کی بخاری نے -

باب ۳ ۵ ا - غلام کو آزاد کرنے کی فضیلت کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ واللیل مین سو نہ ہمک سکا گھاٹی پر اور تو کیا بوجھا گیا ہے وہ گھاٹی
چھوڑنا گردن کا - حدیث جو شخص غلام مسلمان آزاد کرے اللہ تعالی اوس غلام کے
ہر ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کا عضو کو آگ سے آزاد کرتا ہے یہانتک اوسکا فرج
اس کے فرج کے عوض آزاد کیا جاتا ہے متفق علیہ -

باب ۴ ۵ ا غلام سے احسان کرنے کے فضیلت بین

مملوک اور غلام سے احسان کرنے کے باب مین اللہ تعالی نے سورہ نسا کے دوسرے رکوع
مین فرمایا ہے جیسے اوپر مذکور ہو چکا - اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تمھارے

بھائی ہین اور خدمتگار ہین اللہ تعالی نے اونکو تمھارے ہاتون کے نیچے اور تابع کر دیا ہے جسکا بھائی اوس کے تابع ہوا ہے اوسکو چاہیئے کہ اپنے ساتھ کا کھانا کھلایا کرے اور جیسے آپ کپڑے پہنے ویسے اوسکو پہنایا کرے اور اون کو ایسے کام کی تکلیف نہ دیا کرو جو اون پر غالب ہو یعنے جسکی اون کو طاقت نہ ہو اگر تم اون کو ایسے کام کی تکلیف دو تو اوس کام مین اون کی مدد کرو ف مالیک کو کھانے وغیرہ مین برابر رکھنا اور مشکل کام مین اون کو مدد دینا مستحب ہے ۔ اور نسب سے فخر کرنا بہت برا ہے خدا تعالی نے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ فرما کر اوسکو دور کر دیا ہے اور شریعت مین تقوی کی فضیلت سے تنہا آیا ہے ۔ فخر بدون تقوی کے معتبر نہین ۔ ف اگر خدمتگار کھانا لائے تو اوسکو بھی اپنے ساتھ کھانے کے واسطے بٹھلا لیوے تو اوسکو ایک دو لقمے دیدیا کرے اسواسطے کہ وہ کھانا پکانے کے گرمی سے ملا رہا ہے بخاری ۔ ساتھ ہی کھانا واجب نہین اگر بٹھلا لیگا تو بہتر ہے اپنا عزو کھویا ۔

باب ۱۵۵ ۔ اوس غلام کی فضیلت کے بیان مین جو اللہ تعالی کا حق اور اپنے مالکون کا حق ادا کرے

حدیث بیشک غلام جب اپنے مالکون کی خیر خواہی کرے اور اللہ تعالی کی بندگی اچھی طرح ادا کرے اوسکو دوہرا ثواب ہوگا ف مالک کی خیر خواہی یہ کہ اوسکے حکم کی فرمانبرداری کرے اور اوسکے ذمے جو حقوق مالک کے ہون صدق دل سے ادا کرے حدیث تین شخص ہین جن کو دوہرا ثواب ہے ایک مرد جو اہل کتاب مین سے یعنے یہود و نصاری جو اپنے نبی پر ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور دوسرا وہ مملوک جس نے خدا کا اور اپنے مالکون کا حق ادا کیا تیسرا وہ مرد جس کے پاس ایک لونڈی تھی اوس نے اوسکو نشست و برخاست وغیرہ ادب سکھلایا سو اوس نے بہت نیک خلقی سے بدون مار پیٹ وغیرہ کے اوسکو اچھی طرح ادب سکھلایا اور اوسکو شریعت کے احکام کے تعلیم کی بھی نیک خلقی سے کی پھر اوسکو آزاد کیا بعد ازان اوس سے نکاح کر لیا تو اوسکو دو ثواب ہین یعنے ایک ثواب تعلیم اور آزاد کرنے کا دوسرا ثواب نکاح کر لینے کا متفق علیہ ۔

باب ۵۶ احکام کو امر کرنے کے بیان مین۔

کہ اپنے رعیت سے نرمی کیا کرے اور اون کی خیرخواہی اور اون پر شفقت کرنے مین اور اون سے اور اون کے مصالح کے اعمال اور اون کے حاجات سے غفلت کرنے سے نہی کے بیان مین فرمایا اللہ تعالی سورہ ق مین تو اپنے بازو بچھا اون کے لئے جو مومن تیرے تابع ہوے ہین اور فرمایا سورہ نحل مین بیشک اللہ تعالی امر کرتا ہے عدالت اور احسان کرنے کا اور قرابتونکو دینے کا اور نہی کرتا ہے فحشا اور منکر اور بغی سے تمکو نصیحت کرتا ہے تا کہ تم یاد کرو۔ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم لوگون مین ہر ایک شخص حاکم ہے اور ہر ایک اپنے رعیت اور زیردست سے پوچھا جائیگا پادشاہ سب ملک کا حاکم ہے وہ رعیت سے پوچھا جائیگا کہ انصاف کیا یا ظلم کیا اور مرد اپنے گھر اور جورو پر حاکم ہے وہ بھی اپنی رعیت سے پوچھا جائیگا کہ نیک کام سکھایا اور گناہ سے روکا یا نہین اور جورو اپنے خاوند مال اور گھر کی حاکم ہے وہ بھی پوچھی جائیگی کہ اوسنے اوس کے مال کی حفاظت کی یا نہین اور غلام اور نوکر اپنے مولا اپنے آقا کے مال کے حاکم ہین وہ پوچھے جائین گے کہ اپنے مولا اور آقا کے مال کی حفاظت کی یا نہین تم مین ہر ایک حاکم ہی ہو ہر ایک اپنی رعیت سے پوچھا جائے گا متفق علیہ۔

اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست و حکومت پیغمبر کیا کرتے تھے جب ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اوسکا قایم مقام ہوجایا کرتا تھا اور میرے بعد کوئی پیغمبر نہین عنقریب خلیفا ور بادشاہ ہونگے تو بہت ہون گے اصحاب رض نے عرض کی ہمکو آپ کیا حکم کرتے ہین فرمایا پہلے حاکم کی بیعت اور قول و قرار پورا کرو پھر دوسرے کا حق ادا کرو اون کے حق ادا کرو اور تم اپنے حق خدا تعالی سے مانگو اللہ تعالی اون سے پوچھنے والا ہے اون کی رعیت کا حال متفق علیہ۔ ف یعنے بدون حاکم جہان کا انتظام نہین ہوسکتا تو اگلے امتون مین پیغمبرون سے انتظام ہوتا تھا اس امت مین خلیفون سے ہوگا اون کی اطاعت سب مسلمانون پر واجب ہوئی اگر حاکم رعیت کے حق مین کچھ قصور کریگا تو اوس سے خدا سمجھ لیگا۔

باب ۵۷ حاکم کے عدل کے بیان مین۔

فرمایا سورہ نحل مین بیشک اللہ تعالی عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے اور فرمایا سورہ حجرات کے دوسرے رکوع مین عدالت کرو اللہ تعالی عدالت کرنے والون کو دوست رکھتا ہے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عدالت کرنے والے اللہ کے نزدیک نور کے منبرون پر ہون گے جو اپنے حکم مین اپنے گھر والون مین اور جن کے وہ حاکم ہین عدالت کرتے ہین روایت کی مسلم نے۔ اور فرمایا تمھارے امیر و حاکم وہ بہتر ہین جن سے تم پیار کرو اور وے تم سے پیار کرین تم اون کے لئے دعا کرو اور وے تمھارے لئے دعا کرین اور تمھارے وہ امیر برے ہین جن سے تم بغض رکھو اور وہ تم سے بغض رکھین اور تم اون پر لعنت کرو اور وے تم پر لعنت کرین کہا راوی نے کہ ہم نے کہا۔ یا رسول اللہ ص کیا ہم اون سے لڑائی نکرین نہ جبتک تم مین نماز قایم کرین نہ جبتک تم مین نماز قایم کرین روایت کی مسلم نے۔

باب ۵۸ غیر معصیت مین حاکمون کی اطاعت کرنیکے بیان مین

اور معصیت مین اون کی اطاعت کرنے کے حرمت کے بیان مین۔ فرمایا اللہ تعالی سورہ نسا کے آٹھوین رکوع مین اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول ص کی اور حاکمون کی جو تم مین سے ہو۔ اور فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر سمع اور اطاعت واجب ہے اون حکمون مین جن کو دوست رکھتا ہے اور جنکو مکروہ جانتا ہے یعنے دل اون حکمون کو چاہے یا نچاہے امیر کی بات سنکر اطاعت کرنی چاہئے مگر معصیت کا امر کیا جاوے پس جب معصیت کا امر کیا جاوے تو نہ سمع ہے نہ طاعت یعنے معصیت کے امر کا نہ سننا واجب نہ طاعت ضرور ہے لا طاعة للمخلوق فی معصية الخالق متفق علیہ۔ اور فرمایا کہنا مانو اطاعت کرو اگرچہ حبشی غلام تم پر سردار ہو گویا اوس کا سر سیاہ منقہ ہے بخاری۔

ف غلام حبشی خلیفہ یا بادشاہ ہونا درست نہین تو اس حدیث مین ریاست جزئی مراد ہے یعنے اگر حبشی تمہارا تحصیلدار یا صوبیدار وغیرہ ہو تو اوسکی بھی طاعت ضرور ہے اگر بظاہر اور کم

لیاقت ہو تو اسواسطے کہ اوسکی اطاعت درحقیقت خلیفہ کی اطاعت ہے جس نے اوسکو
سردار بنایا حاکم جو حکم کرے اوسکی اطاعت واجب ہے خواہ وہ کام تجہپر سخت ہو یا آسان
تو خوش ہو یا ناخوش اور اوس حال مین کہ حاکم تیرے اوپر غیر کو بدون اوس کی حقیقت کے
مقدم کرے غیر کو دیوے تجہکو نہ دیوے لیکن تجہکو گناہ ہین حاکم کے اطاعت نہین اگر حاکم تمپر
ظلم کرے اور تمہارا حق بیت المال سے نہ دے تو ایسا نہ کرنا کہ اوسکی اطاعت چھوڑو صبر
کا ثواب تمہکو خدا دیگا۔ ایسی زیادتی سلطنت مردانہ یین ہوئی۔ ناتوان کم محنت آدمی کے
حق مین یہی بہتر ہے کہ کسیطرح حکومت اور داروغگی نہ قبول کرے دیناکہ چند روزہ زمانہ کے
واسطے کیون اپنی جان کو عذاب مین ڈالے۔

باب ۱۵۹ بادشاہ و قاضی وغیرہ حکام کو وزیر صالح مقرر کرنے کی ترغیب اور برے مصاحبون سے اور اون کی بات قبول کرنیسے تحذیر کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ زخرف کے چہٹوین رکوع مین آج سب دوست ایکدوسرے کے
دشمن ہو جائینگے۔ مگر تقویٰ والے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خدا نے
کوئی پیغمبر نہین بھیجا اور نہ خلیفہ کوئی مقرر کیا مگر اوسکے دو چھپے رفیق ہوتے ہین ایک رفیق
تو اوسکو نیک کام بتلاتا ہے اور اوس پر رغبت دلاتا ہے اور دوسرا رفیق بد کام سکھاتا ہے اور
اوسپر رغبت دلاتا ہے۔ اور گناہون سے وہی معصوم ہے جس کو خدا بچاوے بخاری۔
ف یعنے فرشتہ اور شیطان پیغمبر اور خلیفہ کے ساتھ بھی ہوتے ہین لیکن پیغمبر کو بسبب
عصمت الٰہی کے وسوسہ نہین دیسکتا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا شیطان
میرا تابع ہوگیا ہے مطلب یہ کہ پیغمبر کے سوا کوئی معصوم نہین اگرچہ امام اور ولی ہی ہون
شیطان سے بیخوف نہین ہوسکتا اہل سنت کا یہی عقیدہ ہے۔

باب ۱۶۰ سوال کرنے کی نہی مین جب ولایت پر تعین نہو یا اوس کے

طرف حاجت نہ ہو تو ترک ولایت کو اختیار کرنے کے بیان مین۔
فرمایا اللہ تعالیٰ سورہ قصص کے نوین رکوع مین یہ گھر پچھلا ہم اون کے لوگون کے لئے کرتے
کرتے ہین جو زمین مین بلندی اور فساد کا ارادہ نہین کرتے اور عاقبت پرہیزگارون کے لئے
ہے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوذر رض کو جبکہ وہ خدمت حکومت طلب کئے اے
ابوذر تو ناتوان اور ضعیف ہے اور حکومت خدا کی امانت ہے اور مقرر حکومت قیامت کے
دن رسوائی اور شرمندگی کا سبب ہے مگر اوس کو رسوائی اور شرمندگی نہین جس نے حکومت
لیکر اوسکا حق ادا کیا اور جو اوس پر فرض تھا یعنے امانت داری اور رعایا پروری سو اوس نے
بخوبی ادا کیا روایت کی مسلم نے۔
باب ۱۶۱ جو شخص امانت اور حکومت اور قرض کا سائل ہو یا اوس کی حرص
رکھتا ہو اوس کو حکومت و قضا کا متولی کرنے سے نہی کے بیان مین
ابوموسی رض عنہ سے روایت ہے کہ مین اور دو آدمی میرے چچا کے بیٹون مین سے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوے اون دونون سے ایک نے کہا یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم جن چیزون پر خدا تعالیٰ آپ کو حاکم و متولی بنایا ہے اون مین سے بعض پر
ہم کو حاکم و متولی فرماؤ اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا آپ نے فرمایا واللہ ہم ایسے آدمی کو امیر و
عامل نہین بناتے جو خود اوس کا سائل ہو یا اوس پر حرص کرے متفق علیہ۔
باب ۱۶۲ شیطان اور کافر کے ساتھہ مشابہت کرنے سے نہی کے بیان مین
فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بائین ہاتھہ سے مت کھایا کرو اس لئے
کہ شیطان بائین ہاتھہ سے کھاتا ہے مسلم حدیث یہودی و نصاریٰ خضاب
نہین کرتے تم اون کا خلاف کرو متفق علیہ۔ ف یعنے تم خضاب کیا کرو مہندیکا
تو لی سنت اور وسمہ بھی درست ہے لیکن خضاب اور بالون کو سیاہ کردیوے درست نہین
باب ۱۶۳ مرد اور عورت کو سیاہ خضاب بالون کو لگانے سے نہی کے بیان مین

آیا ہے کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ کو حضرتؐ نے فرمایا کہ سراور داڑھی سفید ہے اسکو بدل دو اور سیاہی سے بچو یعنے اس کے باتون کا رنگ بدل دو مگر سیاہ نہ کرنا مسلم۔

باب ۱۶۴ نہی بیچ قزع سے اور قزع سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ نہ منڈوانے کو سے کہتے ہین۔

اور مرد کے سر کے سب بال منڈانیکے اباحت مین نہ عورت کو یعنے عورت کو مباح نہین کہ سر کے سب بال منڈوا دیوے۔ حدیث حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ حضرتؐ نے قزع سے نہی کی ہے متفق علیہ۔ حضرت نے ایک لڑکے کو جو قزع کیا تھا دیکھا فرمایا کہ اسکو اسطرح کرنیسے منع فرمایا اور کہا کہ تمام بال منڈوا دو یا تمام بال چھوڑ دو۔ ابوداؤد اور مسلم اور بخاری کی شرط پر۔ حدیث حضرت نے عورت کو اپنا سر منڈوانیسے نہی فرمائے ہے۔ نسائی۔

باب ۱۶۵ بالون کو کاٹنے اور گوندھنے اور وشم اور دانتون کو تیز کرنے کے تحریم کے بیان مین۔

وشم یہ ہے کہ سوئی وغیرہ تیز چیز بدن مین چبھونا تاکہ خون نکل آوے پھر سرمہ وغیرہ اوس مین بھر دینے جیسے بعض عورتون کو عادت ہے خصوص سندھ کے ہنود عورتین بچپا ڈالتی ہین اور وشر دانتون کے تیز کرنے کو کہتے ہین۔ فرمایا اللہ تعالی سورہ نسا کے اٹھارھوین رکوع مین اوس کے سوا نہین پکارتے مگر عورتون کو اور نہین پکارتے مگر شیطان سرکش کو اور فرمایا وہ بولا کہ مین البتہ لونگا حصہ ٹھہرایا اور اون کو بہکا ڈنگا اور اون کو توقعین دون گا اور اونکو سکھاؤن گا کہ چیرین جانورون کے اور اون کو سکھلاؤن گا کہ بدلین صورت اللہ کی بنائی ہوئی۔ حدیث لعنت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بالون کا چٹلا ڈالنے والی کو اور ڈلوانے والی کو اور گوندھنے والے اور گوندھوانے والی کو یعنے سوئی وغیرہ بدن مین چبھو کر سرمہ وغیرہ بھرنے والی اور بھروانے والی متفق علیہ۔ فنالودی نے کہا

کہ ان حدیثون سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ بالون کا ملانا صریح حرام ہے اور ظاہر اور مختار بھی یہی ہے اور آدمی کے بال ملانا بلا خلاف حرام ہے اور آدمی کے سوا اور جانورون کے بال جب پاک ہون تو اون کا یہ حکم ہے کہ جس عورت کا خاوند اور سید یعنے مالک نہ ہو تو اوسکو اوسکا ملانا بھی حرام ہے اگر خاوند یا مالک ہو تو اوسکی تین صورتین ہین اون مین سے صحیح تر یہ ہے کہ خاوند اور مالک کے اذن سے اگر عورت ملادی تو جایز ہے اور علما۔ بالونمین دوسری چیز جیسے اون وغیرہ ملانے کو ممنوع کہتے ہین بالون سرخ ڈوری باندہنا کہ بالون سے مشابہت نہو بلا کراہت جایز ہے کذا فی المجمع البحار۔ اور لعنت ہے اوس عورت کو کہ چہرے کے بال چنوادین اور اون عورتون کو جو دانتون کو خوبصورتی کیلئے سوہان کرواتے ہین متفق علیہ یہ حدیث مشکوٰۃ مین تفصیلوار ہے۔

باب ۱۶۶ ڈاڑہی اور سر وغیرہما سے سفید بال اوکھاڑنے سے نہی کے بیان مین۔

اور بے ریش لڑکے کو آغاز داڑہی کے وقت داڑہی کے بال اوکھاڑنے سے نہی کے بیان مین۔ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بالون کو نہ اوکھاڑو کہ قیامت کے دن مسلمان کے لیے نور ہے۔ ابو داؤد ترمذی نسائی۔ ف بڑہاپا سبب نورانیت کا ہے اسلیئے کہ بڑہاپا وقار ہے جیسے کہ امام مالک رح نے روایت کیا ہے کہ اول جو بوڑہے ہوے بنی آدم مین ابراہیم علیہ السلام تھے پس جب اوہنون نے بڑہاپا دیکھا داڑہی مین تو کہا کیا ہے یہ اب اے رب میرے تو جواب آیا وقار ہے عرض کیا کہ خداوند زیادہ کر وقار میرا اور وقار مانع آتا ہے آدمی کو فسق معاصی اور باعث ہوتا نور اور طاعات کا یہ اور سبب نور کا ہوتا ہے کہ ڈرتا ہو گا آگے مومن کے ظلمات حشر مین جیسے کہ مذکور ہے اس آیت مین یسعی نورھم بین ایدیھم و بایمانھم پس بایمن توجیہ نور سے مراد نور روز قیامت کا ہو جیسے کہ ایک حدیث مین صحیح آیا ہے

اور اگر مراد نورانیت سے جمال وصورت اور صفائی باطن اور سیرت نیک ہو کہ بوڑھونکو اس عالم مین حاصل ہوتے ہین اور بحسب اس حدیث کے مکروہ ہے چنانچہ سفید بال کا نزدیک اکثر علما کے حدیث جو شخص ایسا عمل کرے کہ اوسپر ہمارا امر نہین ہے یعنی ہمارے دین مین اوسکے کرنیکا حکم نہین ہے وہ مردود ہے۔ مسلم۔ ف اس حدیث مین بدعت جڑ سے اوکھڑنے داڑھی کے بال اوکھاڑنا بھی اوسمین داخل ہے اسواسطے مولف اس حدیث کو اس باب مین لایا ہے یعنی جس دین کے کام مین حضرت کا حکم نہوا خواہ کھلا خواہ چھپا وہ کام مردود ہے مسلمان محمدی کو اوس سے بچنا چاہیے۔

باب ۱۶۷- داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے اور بلا ضرورت و عذر داہنا ہاتھ شرمگاہ کو لگانے کی کراہت مین

حدیث۔ جب تم مین سے بول کرے تو اپنا ذکر داہنے ہاتھ سے استنجا کرے اور نہ برتن مین پینے کے وقت دم لیا کرے بلکہ منہ سے الگ کرکے دم لیا کرے۔ متفق علیہ۔

باب ۱۶۸- ایک جوتی یا موزہ مین بلا عذر چلنے کی کراہت اور بلا عذر کھڑے ہو کر جوتی اور موزے پہننے کی کراہت مین۔۔۔۔۔۔

حدیث۔ جب تم مین سے کوئی ایک جوتی مین نہ چلے چاہیے کہ دونون جوتی پہنکر چلے پھرے یا دونون کو اتار دیا کرے۔ متفق علیہ۔ **ف** عرب کا جوتا صرف ایک تلا ہوتا تھا جیسے کھڑاون ایک جوتا پہننا اسلیے منع کیا گیا کہ کیچڑ مین گرنے کا خوف ہے اور موجب تکلیف کا ہے اور معیوب بھی ہے۔ **حدیث**۔ حضرت نے آدمی کو کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے نہی فرمایا ہے۔ ابو داؤد۔

باب ۱۶۹ - سونے وغیرہ غفلت کے وقت گھر مین آگ چھوڑنے سے نہی کے بیان مین خواہ چراغ یا دوسرے برابر ہے -

حدیث - تم سونے کیوقت اپنے گھرون مین آگ مت رکھا کرو متفق علیہ دوسری روایت مین فرمایا کہ آگ تمھاری دشمن ہی جب تم سویا کرو تو آگ بجھا دیا کرو متفق علیہ

حدیث - بند رکھو برتن کو اور منہ باندہو مشکون کا اور بند کرو دروازہ کو اور گل کیا کرو چراغ اسواسطے کہ شیطان مشک اور دروازہ اور برتن کو نہین کھولتا اگر برتن ڈھانکنے کو کچھہ نپاوین تو لکڑی کو برتن پر آڑا رکھدو اور بسم اللہ کہے مقرر چوہا گھر والون کو جلا دیتا ہی یعنی اگر سوتے وقت چراغ روشن رہے تو چوہا بتی لیجا کے تو گھر مین اکثر آگ لگجاتی ہے - مسلم - ف - حضرت نے اس حدیث مین ادب سکھلائے اور بسم اللہ کہکر رات کو یہ کام کرنا چاہیے اسمین بڑے فائدے ہین - .....

باب ۱۷۰ -

تکلف سے نہی کے بیان مین تکلف اوس فعل کو کہتے ہین جسمین کوئی مصلحت نہو اور مشقت سے کیا جاے

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ ص کے پانچوین رکوع مین تو کہہ کہ مین تمسے اجرت نہین مانگتا اور نہ مین تکلیف کرنے والون سے ہون **حدیث** روایت ہی عمر رض سے کہ ہمکو تکلیف کرنیسے نہی کیگئی

باب ۱۷۱ - کاہنون اور نجومیون اور اعراف اور رمالون اور کنکر اور جو اور اوسکے مثل مار کر غیب کی باتین بتانے والون کے پاس جانے سے نہی کے بیان مین +

صراح مین لکھا ہی کہ فال کو اور کہانت کاف کے زبر سے فال گوئی کرنے اور زیر سے

اوسکے حرفہ کو کہتے ہین اور طیبی نے کہا ہے کہ کاہن وہ جو حوادث آیندہ کی خبر کہے اور
اسرار پوشیدہ خبرون کے جاننے کا دعوے کرے عرب مین کاہن تھے کہ بعضے ادنمین سے
دعوے کرتے تھے کہ ہمکو جنات خبرین دیجاتے ہین اور منقول ہے کہ شیاطین آسمان پر سے
احکام الٰہی جو ملائکہ اونکا تذکرہ باہم کرتے ہین چوری سے سن لیتے اور کاہنون کو
بتادیا کرتے ہین اور کاہن جو کچھ چاہتے اپنی طرف سے زیادہ کرکے لوگونکو بتادیا کرتے لوگ
اونکی بات کو قبول کر لیا کرتے تھے جب نبی صلعم مبعوث ہوئے تو شیاطین آسمان پر جانے
سے روکے گئے اور کہانت باطل ہوگئی اور بعضے مقدمات اور اسباب اور علامات
سے سمجھکر لوگونکو بتایا کرتے تھے اُنکو اعراف کہا جاتا تھا جو لوگ چورائی گئی چیز کی جگہ
اور گم ہوئی شی کا بتادیا کرتے تھے جیسے رمال کیا کرتے ہین بعضے جانورونکے اوڑنے
اور اوڑانے سے کچھ حال معلوم کرکے بیان کرتے تھے اور بعضے کنکر مارکر اور زمین
پر لکیرین کچھ نکالکر حال دریافت کرکے کچھ بتادیا کرتے تھے اور **حدیث** مَنْ اَتی کاھِناً۔
عراف اور نجومی وغیرہم سبکو شامل ہے اور یہ سب افعال شریعت مین حرام ہین اونپر مال لینا
بھی حرام ہے یعنی و الا دینے والا دونون گنہگار ہوتے ہین اور محتسب کو لازم ہے کہ اون لوگونکو
ایسے کامون سے منع کیا کرے اور بازار وغیرہ مین علانیہ نہ بیٹھنے دیا کرے **حدیث**
جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جاوے اور اوس سے کچھ پوچھکر اوسکی تصدیق کرے تو اوسکی
چالیس رات کی نماز نہین قبول کیجاتی۔ مسلم **ف** ہرچند اوسکے ذمہ سے فرض ادا ہوجاتا ہے
مگر اوس نماز کا ثواب اوسکو کچھ نہین ملیگا جیسے نماز مغصوبہ مین پڑہے جاے تو بیشک اوسکے
ذمہ سے فرض تو ساقط ہوجاے گا مگر اوسکو ثواب کچھ نہ ملے گا جمہور نے کہا کہ فرض
اور واجبات کامل وجہ سے ادا کیے جاوین تو اوسپر دو فائدے مرتب ہوتے ہین

ایک اوس عبادت کا ذمہ سے ساقط ہو جانا دوسرا ثواب کا ملنا جب زمین مغصوبہ مین
نماز پڑھے تو پہلا فائدہ مرتب ہوگا دوسرا نہوگا چالیس دن کی حد شاید اسلیے لگائی ہے
کہ اوس گناہ کی تاثیر اوسکی جوارح اور دلمین اوس مدت مین خوب پختہ ہو جاتی ہے اوسکو خوب
پختہ سیاہ کر دیتی ہے چنانچہ یہ حد کئی جگہ لگائی گئی ہے جیسے مے نوشی سے فرمایا ہے کہ چالیس دن
تک اوسکی نماز قبول نہین ہوتی اور فرمایا کہ جو شخص چالیس دن اللہ کی عبادت اخلاص سے
کرے تو حکمت کے چشمے اوسکے دل سے نکلکر زبان سے جاری ہو جاتے ہین اور موسیٰ سے چالیس دن کا وعدہ کیا گیا تھا
وغیرہا اور اون کامون پر یہ حد ٹھہرانی شریعت کے اسرار مین سے ہے کہ خدا تعالی کے سوا لوگونکی اطلاع
اسپر نہین اکثر علمانے کچھہ نکات بیان کیے ہین شاید شارع کو وہی منظور ہون جو اونہون نے
لکھے ہین وفوق کل ذی علم علیم۔ دن سے مراد دن اور رات دونون ہین اکثر لوگونکی عادت ہے کہ دن یا رات کا
ذکر کیا کرتے تھے اور مراد دونون ہوا کرتی ہین حدیث حضرت نے کتے کی مول و زنا کی اجرت اور کاہن کی
شیرینی سے منع فرمایا ہے متفق علیہ باب ۱۷۲ (بدشگونی لینے سے نہی کے بیان مین) حدیث نہین ہے
بیماری کا لگنا نہ شگون بد لینا اور مجھے فال خوش آتی ہے لوگون نے کہا فال کیا ہے فرمایا کلمہ خوب یعنی ایسا کلمہ
جس سے مطلب کے حاصل ہونیکی طرف اشارہ ہو متفق علیہ ف کفار عرب کو اعتقاد تھا کہ ایک کی بیماری خود
دوسرے کو لگجاتی ہے آپنے فرمایا یہ غلط ہے اونکا دستور تھا کہ چڑیا جانورون کی آوازون پر شگون بد
لیتے تھے باین طریق کہ جب کسی کام کا قصد کرتے یا کسی کام کو جاتے تو پرند جانور یا ہرن کو جھنکارتے اگر داہنی
طرف بھاگتا اوسکو مبارک جانتے اور نیک فال لیتے اور اوس کام کیلیے نکلتے اگر بائین طرف جاتا نحس
جانتے اور کام کو ترک کر جاتے اور شکار کے بائین طرف سے آنے کو مبارک جانتے اور داہنی طرف سے آنیکو
نحس سمجھتے سو حضرت نے منع کیا کہ نرا وہم و خیال ہے بے حکم خدا کے کچھہ نہین ہو سکتا تم تمام جہان
کے مالک کو کیون بھولتے ہو ادہر ادہر جی کو کیون بھٹکاتے ہو اور فال اوسکو کہتے ہین کہ کسی سے لفظ
اچھا سنکر خدا پر بھروسہ کرکے گمان نیک جیسا بیمار سالم کا لفظ سنکر گمان کرے مین فضل خدا سے صحیح
سالم ہو جاؤن اور فالنامے جو بعلمون مین مشہور ہین اونمین اعتقاد سے فال دیکھنا ہرگز درست نہین اور

ہر حال مین بہتر ہی اگرچہ خطا آئے اور اوسکا خیال غلط پر ہی اور حق تعالیٰ کی رحمت سی مایوس
ہونا اور اوس سے بد اندیش ہونا شرعًا اور عقلًا مذموم ہی اور ہونا وہی ہی جو خدا تعالیٰ
نے چاہا **حدیث** بیماری ایک سی دوسرے کو لگ جانے کی کچھ حقیقت نہین اور شگون بد
لینا بھی کچھ نہین اگر کسی شی مین شومی اور نحوست ہی تو گھر اور عورت اور گھوڑے مین ہی **متفق**
ف۔ گھر کا تنگ ہونا اوسکی شومی اور نحوست ہی اور عورت کی شومی اوسکی بدخلقی اور بد زبانی
ہے اور گھوڑے کی نحوست بدلگام و بدچال کم خوار بدخو ہوتا ہے **حدیث** حضرت
شگون بد نہ لیا کرتے تھے **ابوداؤد**۔ یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ فلان دن نحس ہی اور
فلان دن مبارک یہ عقیدہ کچھ نہین کُلُّ یَوْمٍ یَوْمُ اللّٰہِ سب دن اللہ کے ہین ہان نحوست
اور مبارک باعتبار افعال بد اور اچھون کے ہین جس دن مین جو کوئی گناہ کرے وہ اوسکے
حق مین نحس ہے جس دن مین اطاعت اللہ کی کرے وہ مبارک ہے عوام اس بات کا
وجود ہی نہین سمجھتے بلکہ اولٹا سمجھتے ہین کہ جن دنون مین راگ رنگ مین ہین اونکو مبارک سمجھتے
ہین اور جن دنون مین فقر و فاقہ کے ساتھ طاعت الٰہی مین مصروف رہین اونکو منحوس
جانتے ہین حالانکہ یہ دن بحکم شرع مبارک باعث اکتساب اجر اخروی کے ہین نہایت مبارک
ہین اور گناہ کرنے کے دن منحوس ہین حقیقت مین تمام ایام کو خدا کیطرف جاننا چاہیے اور سا
کسی چیز کے کہ عوام مین مشہور ہی مقید نہونا چاہیے کچھ ان چیزون سی حدیث صحیح سی ثابت
نہین ہوا مگر فضیلت روز جمعہ کی مطلقًا البتہ حدیث شریف مین مذکور ہی اور فرمایا اللہ تعالیٰ
نے سورہ یٰسین مین قَالُوْا طَائِرُكُمْ مَعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُسْرِفُوْنَ یعنی کہا اونہون نے کہ شگون بد تمہارا ساتھ
تمہارے ہی کیا اگر نصیحت دیے جاتے ہو تم اوپر شگون بد کے حمل کرتے ہو تم بلکہ تم ایک قوم ہو
حد سے نکلنے والے۔ یعنی اس آیت شریفہ سے معلوم ہوا کہ نحوست اور بدشگونی کسیکے
قدم سے اور آواز وغیرہ سے نہین ہوتی جیسے یہان مشہور ہے کہ بہو کا یا نوکر یا جانور
نو خریدہ یا بچہ نو مولود کا قدم منحوس ہوا اور اوسکے آنے سے فلانی مصیبت پڑی یا فلانا

جانور بولا یا بلی نے راستہ کاٹی یا چھینک ہوئی اس سے یہ ضرر پہونچا سو اوسکی کچھ اصل نہین بلکہ اوسکے حق مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الطیرۃ شرک اسکی شرح صاحب مجالس الابرار نے یون لکھی ہی کہ یعنی شگون بد لینا اعمال اہل کفر و شرک سے ہے جیسے کہ بیان کیا اللہ تعالے نے عقیدہ اونکا کتنی ہی جگہ اپنی کتاب پاک مین کہ وہ بد شگونی لیتے تھے ساتھ رسولونکے اور تابعدار اونکی کے اور سبب اوسکا یہ تھا کہ رسول جب بلاتے تھے اونکو طرف اوس دین کے کہ یہ جسکی الفت نرکھتے تھے تو اوس سے تعجب کرتے تھے اور رد انبیا سے اونکی طبعتین متغیر ہوتی تہین اسلیے کہ عادت جاہلون کی یہ تھی کہ مبارک جانتے تھے اوس چیز کو کہ موافق ہوتی تھی اونکے خواہش کے اگرچہ باعث ہو شر و وبال کا اور منحوس جانتے تھے اوس چیز کو جو مخالف ہوتی اونکی خواہش کے اگرچہ سبب ہوتے خیر و نوال کے اور اونکی عادت مین سے یہ بہی تھا کہ نحس جانتے تھے بعضی دنون اور مہینون کو جیسے کہ ماہ صفر ہے پس بہت لوگ اس زمانہ مین بہی نحس جانتے ہین اوسکو اور بعضی باز رہتی ہین اوسمین سفر کرنے اور نکاح کرنے سے اور مانند اوسکے اوسکو منحوس جاننا جنس منہی علیہا کے سے ہے اسلیے کہ تخصیص نحوست کی ساتھ ایک زمانہ کے نزدیک غیر صحیح ہے اسلیے کہ زمانہ عبارت ہی مدت دراز سے معلوم ہوتی ہی مقدار اوسکی ساتھ حرکت افلاک اور ستارونکے اور زمانہ بذاتہ امر واحد ہی برابر اغشا حاصل ہوا ہی ساتھ پیدایش اللہ تعالے کے اور واقع ہوتے ہین اوسمین افعال بندون کے پس نہین ہوتا ہے اوسمین یمن اور شوم مگر باعتبار افعال بندون کے پس جس زمانہ کہ مشغول ہو بندہ اوسمین ساتھ عبادت کے پس وہ زمانہ مبارک ہی اور جس زمانہ مین کہ مشغول ہو بندہ ساتھ گناہ کے پس وہ زمانہ منحوس ہی اور سچ حقیقت مین یمن وہی طاعت ہے اور شوم وہی معصیت ہی جیسے کہ کہا عدیؓ بن حاتم نے یمن المرء و شومہ بین لحییہ یعنی ہیا کی آدمی کی اور نحوست اوسکی درمیان دونو کلون اوسکی ہی اور کہا ہین مسعود نے

اگر ہو نحوست کسی چیز مین تو اوس چیز مین ہوون کہ درمیان دونو کانونکے ہے یعنی زبان مین حضرت عائشہ رضہ سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا الشوم سوء الخلق یعنی نحوست بدخلقی ہی پس بنا بر اوسکے نہین ہی نحوست مگر ذنوب اسلیے کہ وہ غصہ دلاتے ہین اللہ تعالے کو پس جبکہ اللہ تعالی غصہ ہوا بندہ پر ہوتا ہے وہ بندہ بدبخت دنیا اور آخرت مین جب راضی ہوتا ہی اللہ تعالے بندہ سے ہوتا وہ بندہ نیکبخت دنیا اور آخرت مین اور بعضے صالحین سی شکاوہ کیا گیا کہ واقع ہین اوسمین لوگ پس کہا کہ نہین جانتا ہون مین اس بلا کو کہ تم اوسمین پڑے ہو مگر سبب نحوست گناہون اور معاصی کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم یعنی جو کچھہ کہ پہونچا تمکو قسم مصیبت سے پس سبب اوس چیز کے کہ کمایا ہاتہون تمہارے نے - الحاصل گنہگار منحوس ہوتا ہے اپنے نفس پر اور اپنے غیر پر اسلیے کہ نہین امن مین ہوتا ہے اوس سے کہ اوترے اوپر عذاب پس گھیرے سب لوگون کو خصوصاً اونکو نہ کہ برا جانین اوسکے عمل کو پس دوری اوس لازم ہے - اور اسیطرح وہ مکان کہ کیے جاتے ہین اوسمین گناہ لازم ہے دور ہونا اون سے اور بھاگنا اون سے بخوف اوترنے عذاب کے اوپر اونکے کہ ہون اوسمین پس جدا ہونا گنہگارون سے اور اونکے مکانون سی جملہ ہجرت مامور بہا سے ہے - اور کفار کی عادت یہ بہی تہی کہ تفتیش کرتے تھے مطلب کو اسباب بد سے مانند رمل کے اور نظر کرنیکے ستارون وغیرہ مین یہ سب قبیل طیرہ سہی سے ہے اور قبیل استقسام بالازلام ہے - اور کہا ابو اسحاق الزجاج وغیرہ نے کہ استقسام ساتھہ ازلام کے یعنی قسمت بھلے برے اپنی معلوم کرنا ساتھہ تیرون کے حرام ہی اسلیے کہ یہ داخل ہوتا ہی اللہ تعالے کے علم مین کہ جو غائب ہی ہمسے اور داخل ہی استقسام بالازلام مین - فال جو نکالتے ہین ہمارے زمانہ مین اور کہتے ہین اوسکو فال قرآن اور فال دانیال اور مانند اونکے پس وہ نہین ہین اوس فال مین سی جسکی تعریف کیگئی ہی شرع مین بلکہ وہ قبیل استقسام بالازلام سی ہی پس نہین جائز ہی استعمال اونکا اور نہ اعتماد

رکھنا اونکی حقیقت کا اسلیے کہ ایسے فالون خبر دیتا ہی غیب سے اور تطیرہ یعنی شگون بد لینا ہے
قرآن عظیم سے نہین ہی یہ فال محمود شرع مین مگر یہ کہ یمن و برکت معلوم کرے آیا ہی انہ کان یتفاءل
ولا یتطیر یعنی آنحضرت صلعم فال نیک لیتے تھے اور شگون بد نہ لیتے تھے اور یہ بھی آیا ہی کہ آنحضرت
دوست رکھتے تھے فال کو اور مکروہ رکھتے تھے شگون بد کو اسلیئے کہ طیرہ مین حکم کرنا
ہوتا ہے غیب پر اور بدگمانی لیجانی ہوتی اللہ پر اور توقع رکھنا بلا کا ہوتا ہے اور فال نیک مین نہین
حکم کرنا ہوتا ہی غیب پر بلکہ اوسمین خالص طلب خیر کے اور حسن ظن ساتھ اللہ تعالی کے اور امید
قوی حصول مراد کی ہوتی ہی پس انسان امید رکھنا اللہ سے یہ بہتر ہی امید کے قطع کرنے سے
جو برا ہی بموجب قول اللہ تعالے کے انہ لا ییأس من روح اللہ الا القوم الکافرین یعنی
نہین نا امید ہوتے اللہ کے رحمت سے مگر قوم کافر اور ذکر کیا گیا ہی نصاب الاحتساب مین کہ
ایک شخص جب نکلا سفر کو پس آواز کی عقعق نے کہ ایک قسم ہے کوے کی پس پھر آیا وہ سفر سے تو
کافر ہوا نزدیک بعض مشائخ کے اور ذکر کیا ہی محیط مین کہ جو جانور ہے جب آواز کرے
اور کہے کہ کوئی شخص کہ مریگا مریض تو کافر ہوتا ہی کہنے والا بعضو نکے نزدیک حاصل یہ ہے کہ
اللہ کے مومن بندون کو شگون بد وغیرہ پر التفات نہین کرنا چاہیے جب پیش آوے اونکو
کوئی امر امور دین یا دنیا مین سے تو استخارہ کرین اللہ تعالی کہ وہ دوگانہ نماز کا پڑہکر دعاے
استخارہ جو حدیث سے ثابت ہی پڑہے اسیطرح سے ہوتا ہی فعل اللہ کے بندون کا جب پیش
آتا ہی اونکو کوئی کام دین کا جیسے حج اور جہاد اور تمام بھلائیان اور تعین وقت کرنا نفس
فعل پر اور امور دنیا مین نفس فعل پر ہوا اور حال اہل فسق کا جو راہ حق سے بھٹکے ہوے
ہین کہ جب قصد کرتا ہی کوئی اونمین سے کسی کام کا مثلاً شادی در پیش ہو یا سفر کو جانا ہو تو
جاتا ہی رمال یا نجومی یا ملا یا فال کھولنے والا وغیرہ کے پاس کچھ اونکو بھینٹ دیتا ہی اور پوچھتا ہی کہ یہ کام
کرون یا نکرون رمال قرعہ الکر اور نجومی پتھر دیکھکر جو بتاتا ہی وہ کرتا ہی اور یہ نہین جانتا کہ اس سے دین و دنیا
خراب کرتا ہی اسلیے کہ ذکر کیا گیا ہی شرح عقائد مین یعنی ترجمہ کاہن جو غیب کی خبر دے

اوسکو سچ ماننا کفر ہے بموجب فرمانے انحضرت صلعم کے کہ جو کوئی آیا کاہن پاس اور سچ مانا اوسکا
کہنا پس تحقیق کافر ہوا ساتھ اوس چیز کے کہ اوتارے گئے محمد صلعم پر قرآن اور شریعت پر کاہن
وہی ہے جو غیب کی خبرین دے برابر ہے اہل کی راہ سے یا نجوم کی راہ سے یا اور طرح سے نیسرنا باللہ تعالی
الیہ جناب عن جمیع ذالک تمام ہوا کلام صاحب مجالس کا غور کرو بھائیو ان مضامین
مین صاف اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا مین جو لکھا گیا ہے اور بعضے اسمین جو بدگون
ہوتے ہین یہ سب طیرہ ممنوع مین داخل ہین وہ یہ ہین یہان جو رسم ہے کہ کسیکے مرنے کے
بعد اچار نہ ڈالے اور دال نہ بہوسے اور چرخا نہ کاتے والا اور کوئی مرجائے گا یا فلانے
رنگ کا کپڑا اور جوتا نہ پہنے ورنہ ضرر پہونچے گا یا چوڑی نت اس اعتقاد سے پہنین کہ خاوند
کی سلامتی کی ہین دیکھنا کوئی چوڑی ٹھنڈ نہو جاے اوسکے ٹوٹنے کو بدشگونی جانتے
ہین حالانکہ وہ ٹوٹنے کے قابل رہتی ہین یہ سب قبیل طیرہ ہین جسکو حضرت صلعم نے شرک یعنی
اعمال مشرکین سے فرمایا پس ہر مسلمان کو بچنا ضرور ہے اون سے کہ کفار کے رسوم برتنا
بہت بری چیز ہے اگر اونکو موثر حقیقی جانے تو کفر ہے اگر ایسا نجانے دیکھا دیکھی اونکی
رسم برتے تو اللہ تعالے تو اللہ تعالے اون سے بغض رکھتا ہے فرمایا انحضرت صلعم نے

اَبْغَضُ النَّاسِ ثَلٰثَةٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ وَمُتَبِغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃُ الْجَاهِلِیَّة
وَمُطْلُوبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُهْرِیْقَ دَمَهُ یعنی اللہ تعالے نے نہایت بغض
رکھتا ہے بہ نسبت سب آدمیون کے تین شخصون سے ایک جو کجروی کرے حرم مین
یعنی حرم مین جو باتین نکرنی چاہیے وہ وہان کرنے لگے اور دوسرا جو ڈھونڈھے
اسلام مین طریقہ جاہلیت کا یعنی طالب ہو کفار کے رسمون کے برتنے کا تیسرا وہ
جو طالب ہو آدمی کے خونریزی کا ناحق پس جو کوئی خدا تعالے کا مبغوض ہوا اوسکا
کیا ٹھکانا اعاذنا باللہ منہ مسلمان کو ہر نوع بدشگونی اور کفار کے تمام رسمیات سے
بچنا چاہیے اور پھر اعتقاد رکھے کہ ان شگونون کی چیزون کو کچھ دخل نہین ہے جو کچھ

اللہ تعالے چاہتا ہے کرتا ہے ہماری شامت اعمال سے پس جب کوئی مصیبت در پیش
آجاتی کہ جیسا ہمنے کیا ویسا پایا توبہ واستغفار سے رجوع اپنی مولا کیطرف کرے اور آئندہ
کو گناہوں سے بچے اسکے برابر دفع مصیبت وبلا ونحوست کے لیے کوئی چیز مفید نہیں ہے
کہ اللہ تعالے خود فرماتا ہے یعنی جو کوئی اللہ کے ڈر سے گناہ سے بچتا ہے پیدا کرتا ہے
اللہ تعالے اوسکے لیے جگہ نکلنے کی ہر تنگی سے اور رزق دیتا ہے اوسکو ایسی جگہ سے
کہ گمان بھی نہیں رکھتا وہاں سے ملنے کا۔

باب ۳۷۔ بیان میں علم غیب کے کہ خاصہ اللہ تعالی کا ہے

فرمایا اللہ تعالے نے لَا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا اللّٰہُ یعنی نہیں
جانتے ہیں وہ لوگ کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہیں غیب کو اور فرمایا اللہ تعالے نے
قول نوح علیہ السلام کا یوں نہیں کہتا میں تمسے کہ میرے پاس خزانے اللہ کے ہیں اور نہیں
جانتا میں غیب کو اور فرمایا اپنی پیاری اشرف مخلوقات کو کہ لوگوں سے یوں کہدے
کہ نہیں مالک ہوں میں اپنے نفس کے لیے نفع حاصل کرنیکا اور نہ ضرر دفع کرنیکا مگر جو چاہے اللہ اور اگر
جانتا میں غیب کو یعنی اوس چیز کو کہ غائب ہے مجھسے تو بہت خوبیاں لیتا اور مجھکو برائی
کبھی نہ پہنچتی میں تو یہی ہوں ڈر اور خوشی دلانے والا ماننے والوں کو۔ بھلا جب
ان حضرات مقدس کو علم غیب قرآن سے ثابت نہو تو اور دنکو کیونکر ہو ان آیات
کو دیکھکر خیال کرنا چاہیے جنے دعوے خاصیت غیب دانی کا نسبت کسی بزرگ کے کرکر
کچھ شعر اس مضمون کے لکھے قول اوسکا سراسر باطل ہے اور مخالف قرآن وحدیث او
فقہ کے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح فقہ اکبر میں اسکو کفر لکھا ہے عبارت
اوسکی یہ ہے ترجمہ یعنی یہ جان تو کہ انبیا نہیں جانتے ہیں غیب کی چیزوں کو مگر جو کچھ کہ
معلوم کروا دیا اونکو اللہ تعالے نے کبھی کبھی ذکر کیا ہے حنفیہ نے صراحۃً کہ کافر ہوجاتا ہے

اس اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہین غیب کو بسبب مخالفت قول اللہ تعالے قل لا یعلم الخ
اور فرمایا اللہ تعالے نے سورۂ احقاف مین کون ہی گمراہ زیادہ اوس شخص سے کہ پکارتا ہے
سوای خدا کے اوس چیز کو کہ قبول نکرے پکارنا اوسکا روز قیامت تک اور یہ معبود
باطل اونکے پکارنے سے غافل ہین یعنی ہمیشہ کو۔ اور جب جمع ہونگے اونکے دشمن اونکے
پوجنے سے انکار کرنے والے یعنی کہینگے معبود اونکے کہ نہین بلایا ہمنے اونکو اپنی عبادت
کیطرف اور معنی استفہام کے بیچ من اضل کے انکار کے ہین یعنی ان بت پرستون سے
زیادہ کون گمراہ ہوگا کہ چھوڑ دیا ہے اونہون نے ایسے خدا تعالے کو کہ وہ شاہنشاہ
ہے سنتا ہی اور قبول کرتا ہے دعا اور قادر ہے ہر چیز پر اور پکارتے ہین اوسکے غیر
کو جماد ہین اور اوسکے مخلوق نہ قبول کرتے ہین پکار کو اور نہ قدرت رکھتے ہین اوسکے جواب
دینے پر جبتک کہ دنیا قائم ہے اور یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور جب قائم ہوگی
قیامت اور جمع کیے جاوینگے لوگ تو ہونگے معبود اونکے دشمن اونکے۔ اور ہونگے
مخالف اونکے اور اونکی عبادتون کا انکار کرینگے غرضکہ وہ بہر صورت باعث اونکی ضرر
وخرابی کے ہین دارین مین اور آیت ومن اضل الخ سے یہ سمجھا گیا کہ پکارنا بزرگونکو
وقت پیش آنے حاجتونکے ہر جگہ اور ہر مکان سے بہت برا ہی خلاف شرع شریف کے ہے
بلکہ شرک ہے بعضے کم فہم یہان پر دو طرح پر مغالطے مین پڑے ہین اور اورونکو بھی مغالطہ
دیتے ہین ایک تو یہ کہ یہ آیت اور مانند اوسکے بتون کے پکارنے والون کے حق مین اوتری
ہین نہ بزرگونکے پکارنے والون کے حق مین دوسرے یہ کہ بعضے مضمون نے بادعوا کو
کی تفسیر کیا ہی بمعنی پکارنے اور ندا کرنے کے جواب شبۂ اول کا یہ ہے کہ قاعدہ اصول کا ہے
العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب یعنی اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص کا بموجب
اس قاعدہ کے جیسا پکارنا بتون کا برا ہی ایسا ہی دوسری مخلوقات کا پکارنا برا اور رد

لفظ مِن دون اللہ صریح اس آیت اور آیتون مین آیا ہی کیا مجال دم زدن ہی جواب
شبہ دوم کا اصل معنی دعا کے پکارنا ہی اور مانگنے کی ہین اور مجازی عبادت
کے چنانچہ امام راغب نے مفردات قرآن مین لکھا ہی الدعاء و النداء واحد الخ
یعنی دعا اور ندا ایک ہی ہین اور عبدالحکیم نے حاشیہ بیضاوی مین لکھا ہی ترجمہ
دعا اور ندا معنی مین ایک ہین کہا جاتا ہی لفظ دعا کا واسطے قریب کے اور ندا کا واسطے
بعید کے انتہی اور دعا کو بمعنی سوال و استغاثہ کے بھی بعضون نے لائے ہین اور فرمایا
اللہ تعالے نے ادعوہ خوفا و طمعا یعنی مانگو اوس سے از راہ خوف و طمع کے اور
جا ہی فرمایا پکار و اپنے شہدا کو اگر ہو تم سچے - اور فرمایا جب پہونچتا ہے انسانکو ضرر دعا کرتا ہے
اپنے رب سے رجوع کر کے طرف اوسکے - اور فرمایا جب پہونچتا ہی انسان کو ضرر دعا کرتا ہے
ہمسے پہلو پر پڑا ہوا - اور فرمایا نہ پکار سوای اللہ کے کسیکو کہ نہ نفع دے تجھکو اور نہ ضرر حقیقت
دعا کی ہے استدعا کرنا بندے کا اپنے رب جل جلالہ سے عنایت اور مدد کو کہا جمہور عقلا نے
کہ دعا اعظم مقامات عبودیت سے ہے اور وہ شعار صالحین ہے ہی اور آداب انبیا اور رسولون کے
سے ہین - غرض ثابت ہوا حقیقی معنی دعا کے ندا اور استدعا کے ہین اور معنی عبادت
کے لازم اور مجازی ہین - قاعدہ اصول فقہ کا ہی یعنی نہین پھیرا جاتا ہی کلام طرف مجاز
کے مگر وقت نہ بننے حقیقت کے جہان معنی حقیقی بنتے ہون تو کیا ضرور ہے کہ رجوع
کرین ہم طرف معنی مجاز کے دعا مانگنا عبادت ہی سب مفسرین ترجمہ یدعوا کا مانگو اندا ور
پکارتا ہے وغیرہ ذالک کیا ہے بہ نظر قاعدۂ مذکورہ اصول فقہ کے اسیلیے حضرت قاضی
ثناء اللہ صاحب پانی پتی رح نے بیچ کتاب ارشاد الطالبین کے لکھا ہی کہ جہال کہتے ہین یا
شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کا یہ کہنا جائز نہین ہی اگر کہے
الٰہی بحرمت خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی کے مضایقہ نہین رکھتا حق تعالے فرماتا ہے
وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ یعنے جنکو کہ تم دعا چاہتے ہو سوا خدا کے

وہ بندے ہین مانند تمھارے اونکو کیا قدرت ہی کہ کسیکی حاجت برلاوین اگر کوئی کہے کہ یہ کفار کے حق
مین ہے بتون کو یاد کرتے تہے تو کہا جاے کہ لفظ عام ہے عموم لفظ کا معتبر ہی نہ خصوص محل۔
اور جو کچھہ حدیث شریف مین آیا ہی یعنی ذکر کرنا انبیا کا عبادت سے ہے اور ذکر کرنا صالحین کا کفارہ
ہے اور ذکر کرنا موت کا صدقہ اور ذکر کرنا قبر کا قربت کرتا ہے تمکو جنت سے ذکر کی یہ صاحب
مسند فردوس نے ساتہہ سند ضعیف کی معاذؓ سے اور ذکر کرنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
عبادت ہی نقل کی یہ صاحب مسند فردوس نے حضرت عایشہؓ سے ساتہہ سند ضعیف کے مراد اس
ذکر سے ذکر کرنا بلندی مرتبہ اور شان کا اور ذکر کرنا احوال در اخلاق اور اونکی سیرت کا ہی
تا پیروی کرین لوگ اونکی اور اونکے مخالف اوضاع سے پرہیز کرین مگر یہ کہ ذکر حضرت
محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھہ ذکر خدا تعالے کے اذان اور تکبیر مین اور تشہد
مین وغیرہ عبادت ہی بموجب قول اللہ تعالے کے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ پس اگر لا الٰہ الا اللہ
کہے اور ملاوے اوسکے ساتھہ کلمے وَلِیُّ اللّٰہِ یَا اَبُوْبَکْرَ وَلِیُّ اللّٰہِ تعزیر دیا جاے۔ اور ذکر
رسول اللہ کا بہی اوسیطرح پر کہ شرع مین وارد نہین ہوا ہی جیسے کہ کوئی وظیفہ مین یا محمد
یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہتا ہو جائز نہین ہوگا۔ تمام ہوا کلام قاضی ثناء اللہ کا
اور مطابق اس مضمون کے مؤلف ماۃ المسائل نے لکھا ہے کہ بیچ ندا کرنے غائب کے نبی اور
غیر نبی کے فرق ہی اگر نبی کو ندا کریگا واسطے پہونچانے ثواب درود وسلام کے ظاہر جائز ہوگا
دو سبب سے ایک تو یہ کہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ملائکہ حق تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہین جو کوئی نبی
صلی اللہ علیہ پر صلواۃ یا سلام بہیجتا ہی تو ملائکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دیتے ہین
دوسرے یہ کہ التحیات مین خطاب واسطے پہونچانے سلام کے وارد ہوا ہے پس بنا بر اوسکے
اگر کوئی یا رسول اللہ کہے بنا پر پہونچانے درود وسلام کے جائز ہے۔ بیچ حق اولیا اور تخصیص
غیر نبی کے اس طرح وارد نہین ہوا ہے۔ پس ندا غیر نبی کے حق مین ممنوع ہوگی بدلیل عموم آیات
قرآنی کے کہ بیان کیے جاوینگے اور اگر غیر خدا کو ساتھہ اس اعتقاد کے ندا کرے کہ جس وقت

مین ندا کرتا ہون وہ سن لیتا ہی یا قدرت مستقلہ حاجت برلانے مین رکھتا ہی یا عالم مین اپنی
ارادہ سے تصرف کرتا ہی یا شرکت تدبیر کے کارخانجات آلہی کے رکھتا ہی تو اوس صورت
مین شریک کرتا ہی ساتھہ خدا کے واسطے دفع کرنے اس امر کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوے کسیکو بیچ علم غیب اور قدرت مطلقہ کے اور تصرف کرنے کے بیچ امور عالم
شریک ساتھہ خدا تعالے کے نکرنا چاہیے چنانچہ آئتین اور حدیثین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور روائتین فقہ کی اسپر دلالت کرتی ہین - قولہ تعالے نہین جانتے ہین وہ
لوگ کہ آسمانون اور زمین مین ہین غیب کو سوای اللہ کے اور نہین جانتے ہین کہ کب
اوٹھائے جائینگے بعد مرنے کے - اور فرمایا نہ پکارو تم سوای اللہ کے جو کہ نفع نہین دیتا ہی
تمکو ورنہ نقصان دیسکتا تمکو اگر کریگا تو پس تحقیق اوسوقت ظالمون سی ہی - اور فرمایا کہہ
اے محمد مشرکون سی کہ پکارو ان لوگونکو کہ گمان کرتے ہو تم معبود سوای اللہ کے نہین مالک وہ برابر
ذرہ کے آسمانون مین اور زمین مین اور نہین ہی اونکے لیے اونمین کچہہ بہی شرکت اور نہین ہے
واسطے اوسکے اونمین سے مددگار اور روائتین موجود ہین - لیکن حدیثین پس اونمین سے ایک یہ کہ کہا ایک نے عورتون
مین سے اوس مجلس مین نبی ہی کہ جانتا ہی جو کچہہ کل ہوگا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
چہوڑدے یہ کہنا اور کہہ جو کچہہ کہ کہتی تہی تو - اور یہہ بہی حضرت عائشہ رض سے آیا ہی کہ جو کوئی
خبر دے تمکو کہ محمد جانتے ہین پانچ جو فرمائے ہین اللہ تعالے نے اوس آیت مین ان اللہ
عندہ علم الساعۃ الخ پس تحقیق بڑا بہتان باندہا مسلم - حدیث قسم خدا کی نہین
جانتا مین قسم خدا کی نہین جانتا مین حالانکہ مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جائیگا ساتہہ میرے
اور ساتہہ تمہارے - یہہ حدیث مشکواۃ مین ہی اور حدیثین بہت ہین یہہ بطور نمونہ کے ذکر کی گئین
لیکن فقہ کی روائتون سے ایک یہ ہی کہ سمجہہ جان تو کہ انبیا نہین جانتے ہین غیب کی خبرین مگر جو
کچہہ کہ معلوم کروایا اونکو اللہ تعالے نے اور - ذکر کیا ہی حنفیہ نے صریح کہ کافر ہوتا ہی اس

اعتقاد سے کہ نبی جانتے ہین غیب کو بسبب معارضہ قول اللہ تعالے کے قُل لَا یَعلَمُ الخ
کے یہ مضمون شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین ہے۔ اور کہا بزازیہ وغیرہ فتاوٰ مین جو کوئی کہے
کہ ارواح مشائخ کی حاضر ہین جانتے ہین جو کچھ کہ ہوتا ہے کافر ہوتا ہے اسیطرح کہا شیخ
فخر الدین ابو سعید عثمان حنافی مینی سلیمان حنفی نے اپنے رسالہ مین۔ اور بحر الرائق مین ہے
جسنے گمان کیا کہ مُردہ تصرف کرتا ہے امور مین سوی اللہ کے اور اعتقاد کیا کافر ہوا تمام ہوا کلام
ماۃ مسائل کا۔ اب منصف کو چاہیے کہ غور کرے اگلون کے کلام مین اور اُنکی تحقیق مین
کہ حاصل مطلب سبکا ایک ہی ہے کوئی از راہ بغض و حسد کے ان بزرگون کی تحقیق مین جرح
قدح کرے تو کیا کرے اِلَیهِ المَرجِعُ وَ المَآبُ غرض اس عاجز کی اس تقریر طول وطویل کے
لانے سے یہ ہے کہ تا مسلمان بھائی اوسکو دیکھکر متنبہ ہون اور جانین کہ یا شیخ یا پیر یا بدوی
وغیرہ پکارتے ہین سراسر غلطی مین ہین اسی سے ہین الہام اھدنا الصراط المستقیم ۔۔۔۔۔

باب ۱۷۔ مذمت کفر اور شرک کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالے نے وَ یَومَ یَحشُرُهُم جَمِیعًا ثُمَّ یَقُولُ لِلمَلٰٓئِکَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِیَّاکُم کَانُوا یَعبُدُونَ
یعنی اور یاد کر اوس دن کو کہ اوٹھائیگا اون سبکو ایک جا پھر فرمائیگا فرشتو کو آیا یہ تمکو عبادت
کرتے تھے۔ یعنی یہ استفہام تقریری اور خطاب ہے ملائکہ کو اور منظور ہے قائل کرنا کفار کا مانند
فرمانے اللہ تعالے کے حضرت عیسیٰ کو ءَاَنتَ قُلتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِی وَ اُمِّیَ اِلٰهَینِ یعنی
کیا تو نے کہا تھا لوگونکو کہ پکڑو مجھکو اور میری ماں کو معبود بس تیری کرینگے اون سے فرشتے اور آیت
وَ لَا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ مین کہ قرآن مین آیا ثابت ہوتا ہے کہ ملائکہ اور کوئی شافع اور مشفع سوا
اون حق کے نہین ہو سکین گے اسی لیے ملائکہ ان کفار سے بیزار ہوکر کہینگے سُبحَانَکَ اَنتَ
وَلِیُّنَا مِن دُونِهِم بَل کَانُوا یَعبُدُونَ الجِنَّ اَکثَرُهُم بِهِم مُؤمِنُونَ یعنی فرشتے کہین گے
پاکی ہے تجھکو تو کارساز ہمارا ہے سوا اونکے بلکہ عبادت کرتے تھے دیو و نکو اکثر اونکے معتقد

اونکے ہین فَالْیَوْمَ لَا یَمْلِکُ بَعْضُکُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّلَا ضَرًّا وَّنَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا
عَذَابَ النَّارِ الَّتِیْ کُنْتُمْ بِهَا تُکَذِّبُوْنَ یعنی پس آجکے دن نہین طاقت رکھیگا بعض
تمہارا واسطے بعضو نکے نفع پہونچانے کے اور ضرر پہونچانیکے اور فرماوینگے ہم ستمگار ونکو کہ چکہو عذاب
اوس آگ کا کہ تم جھٹلاتے تھے یعنی دنیا مین تفسیر نفع پہونچانے کے الخ اسلیے کہ حکم
اوسدن فقط اللہ ہی کا ہوگا۔ نہین مالک ہوگا اوسمین کوئی منفعت کا نہ مضرت کا
کسیکے لیے اسلیے کہ وہ گھر ثواب اور عذاب کا ہوگا اور ثواب دنیے والا اور عذاب
دنیے والا وہ اللہ ہی ہوگا پس ہوگا حال اوس گھر کا خلاف حال دنیا کے جو دار تکلیف ہے
اور لوگ اسمین مخلی بالطبع ہین اسمین ضرر بھی پہونچاتے ہین اور نفع بھی۔ اور مراد
یہ ہے نہین ہر کوئی ضرر پہونچانے والا اور نہ نفع پہونچانے والا مگر وہی پہ ذکر کی سزا ظالمون کی ساتھ
قول انکے کے۔ پس بہائیو خیال تو کرو اوس بڑے دن کا کہ جب ملائکہ اور حضرت عیسیٰؑ
سے ایسا سوال ہوگا تو کیا عجب ہے کہ ایسا ہی سوال ہو بعضے بزرگون سے بہی کہ جنکی
قبرون کو بعضے پوجتے ہین اور جنکو بعضون نے حاجت روا اور مشکلکشا جانا ہے اور جنکے
نام کے تعزیے اور مہندیان بناکر پوجتے ہین اور جنکے نام کی بیڑیان اور بدہیان
پہناتے ہین اور جنکے نام کی چوٹیان رکھتے ہین وغیرہ ذالک انواع کے شرک کرتے ہین
پس دوستی اونکی ہرگز نہین ہے بلکہ حقیقت مین دشمن ہین اونکے کہ ان بزرگوارون
رحمہم اللہ کو میدان حشر مین ایکطرح کا رنج دینگے عیاذاً باللہ منہ برائی کفر و شرک کی
اور خوبی اسلام و طاعت کی معلوم جابجا کلام مجید مین برائی کفر و شرک کی اور خوبی
ایمان و طاعات کی مذکور ہین منجملہ اوسکے یہ آیت قرآن عظیم کی اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ
یُّشْرَکَ الخ اور سورہ یوسف مین فرمایا اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ اور سورہ وَالْعَصْرِ
مین اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ الخ آئے ہین اور حضرت جناب علی کرم اللہ وجہہ

فرماتے ہین کہ بلا شبہ دنیا کی نعمتونمین سے کفایت کرتا ہے تجھکو اسلام نعمت مین بلا شبہ شغلونمین سے کفایت کرتی ہے طاعت شغل ہونے مین اور بلا شبہ عبرتون مین کفایت کرتی ہے تجھکو موت عبرت ہونے مین۔ اور فرمایا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کوئی ہو بسبب طاعت کے نزدیک اللہ تعالی کے قریب ہوگا اور نزدیک لوگونکے عزیز اور فرمایا حرکۃ الطاعۃ دلیل المعرفۃ کما ان حرکۃ الجسم دلیل الحیوات یعنے حرکت طاعت کی دلیل ہے معرفت کی جیسے کہ حرکت جسم کی دلیل ہے زندگانی کے اور حضرت عمر رض فرماتے ہین غنی الدنیا بالمال وغنی الاخرۃ باعمال الصالحات یعنے لونگرے دنیا کی ساتھ مال کے ہے اور تونگرے آخرت کے ساتھ اعمال صالحہ کے ہے۔ اور فرمایا حضرت عثمان رضنے ھم الدنیا ظلمت فی القلب وھم الاخرۃ نور فی القلب یعنے فکر دنیا کی بسبب تاریکی کا ہے دل مین اور فکر آخرت کی بسبب نور کا ہے دل مین۔ فرمایا اللہ تعالے نے یعرفون نعمت اللہ ثم ینکرونھا یعنے پہچانتے ہین اللہ کی نعمتیں پھر اوسکو نہین مانتے۔ قران وحدیث مین خداے پاک نے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر بیان فرمائے ہے اوسی شخص کے جو اوسکے انعام کو غیر کے نام لگاتے ہین اور اوسکے ساتھ شرک کرتے ہین اور بعضے اگلے علمانے کہا ہے اوسکی مثال جیسے کہتے ہین ہوا اچھی ملاح اوستاد کار تھا پس یہہ وہ ہے جو بہت سے لوگونکے زبان پر جاری ہے اسمین کئی مسئلے نکلے۔ پہلا تفسیر نعمت پہچانتے اور انکار کے اور دوسرا اوسکی پہچان بہت لوگونکی زبان پر جاری ہے تو اوس کلام کا انکار نام کہنا جو تھا دل مین دوصندونکا جمع ہونا۔ فرمایا اللہ تعالے نے احشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاھدوھم الی صراط الجحیم یعنے کہا جائیگا یعنے اللہ فرمائیگا اوٹھاو تم اے املاک ظالمون کو اوسکے ہمراہیون کے ساتھ یعنے شیاطین کے واللہ اعلم اور ساتھ اوس چیز کے کہ پوجتے تھے سوا خدا کے پس راہ نمائی کرو اونکو طرف راہ دوزخ کے۔ تفسیر مدارک اور بحر العلوم اور معالم

التنزیل اور درمنثور مین لکہتا ہے کہ یعنے ملائکہ کو اللہ تعالے فرمائیگا کہ جمع کرو کفار کو طرف موقف کے حساب وجزا کے لئے یا فرشتے کہینگے دوزخ کے نگہبانونکو کہ جمع کرو اونکو دوزخ مین ڈالنے کے لیے۔ ازواج سے مراد وہ لوگ ہین کہ مشابہ اور مانند اونکے اور تابعدار اونکے۔ کہی قتادہ اور کلبی نے جو کہ عمل کرین اونکے سے۔ پس بت پرست بت پرستونکے سات اور شراب خوار شرابخوار ان سات زناکار زناکارون کے سات بیاج خوار خوارون کے سات یا مراد ہین مصاحب اونکے شیاطین سے کہ ہر کافر اپنے شیطان کے سات ہوگا یا کافر سے بیان اونکے۔ اور مراد بعیدون سے بت اور سیاطین ہین بعضے مشرکون نے جو حضرت عیسی علیہ السلام اور ملائکہ کو معبود ٹہرایا ہے ما بعیدون سے مستثنے ہین سات ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا یعنے تحقیق جن لوگون کے لئے سبقت کی ہے ہارے طرف سے جنت وہ جماعت دوزخ سے دور ہے نہین سنیگی آہٹ اوسکی۔ پس مفسرون نے چند شرکونکا ذکر بطور مثال کے کیا ہے کہ اسپر سمجھنے والا سمجھ لیگا کہ سب قسم کے مشرکونکا یہ حال ہوگا یعنے تعزیہ پرست تعزیہ پرستون کے سات جمع ہون گے اور مہندی پرست مہندی پرستون کے سات اور قبر پرست قبر پرستون کے سات اور چہڑی پرست چہڑی پرستون کے سات نشان پرست نشان پرستون کے سات سیتلا پرست سیتلا پرستون کے سات غرض کہ تمام مشرکین اپنے ہم جنسون کے سات جمع کئے جائینگے میدان حشر مین احکم الحاکمین کے سامنے حساب وجزا کے لیے اور خدا پرست لوگ خدا پرستون کے سات جنت مین بدار الہی سے مشرف رہینگے موافق ارشاد اللہ جلشانہ کے جو سورہ کہف کے آخر کے آیتون مین مذکور ہے اور فرمایا اللہ تعالی درہ الصفت مین قول ابراہیم علیہ السلام کا قال اتعبدون ما تنحتون o واللہ خلقکم وما تعملون یعنے کہا ابراہیم علیہ السلام نے کہا پوچہتے ہو اوس چیز کو کہ آپ تراشتے ہو حالانکہ خدا نے

پیدا کیا تمکو اور اوس چیز کو کہ کرتے ہو تم یعنے بت وغیرہ لفظ ماتنحتون سے
تعزیہ اور مہندی اور چہڑی اور جہنڈا اور شدہ وغیرہ کا بہی معلوم ہوتا ہے اسلئے
کہ جلالین مین اسکی معنی یہہ لکھے ہین کہ جو چیز تم تراشتے ہو پتہر وغیرہ سے پس وغیرہ
مین یہہ بہی داخل ہین۔ اور مذکور چیزون کے پرستش کا رد اس آیت شریف سے بہی
نکلتا ہے۔ انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون
یعنے سواے اسکے نہین کہ شراب اور جوا اور نیر (تیر) پلیدیان ہین عمل شیطان سے
پس بچو ان سے تاکہ فلاح پائین اسلئے کہ ملا علی رح مرقاۃ مین لکہا ہے کل ما نصب و
اعتقد تعظیمہ من الحجر والشجر فهو النصب یعنے جو چیز کہڑا کیجاوے اور اعتقاد
کیجاوے تعظیم اوسکی خواہ چیز پتہر ہو یا درخت کے قسم ہو پس وہ نصب ہے۔
اور صاحب مجالس نے لکہا ہے والانصاب جمع نصب وهو کل ما نصب وعبد من
دون الله تعالى من شجر او حجر او قبر وغیر ذالك والواجب هدم ذالك كله ومحوا ثره
یعنے انصاب جمع نصب کے ہے اور وہ تمام وہ چیزین ہین
کہ قایم کیجاوین اور پوجے جاوین سواے اللہ تعالے کے قسم درخت یا پتر یا قبر یا
لکڑی یا غیر اونکے سے واجب ہے ڈہا دینا اون سبکا اور مٹا دینا نشان اونکے کا
اللهم اهدنا سبل السلام وجنبنا عن طرق الاثام یعنے اے اللہ دکہا ہمکو راہ سلامتی
کے اور بچا ہمکو راستون سے گناہون کے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم نے
من تشبه بقوم فهو منهم یعنے جو کوئی مشابہت کرتا ہے کسی قوم کے سات
پس وہ اونہین مین سے ہوتا ہے پس مسلمان کو بچنا چاہیے ایسے افعال سے
کہ جو مشرکین اور کافرین کرتے ہین یہہ طریقہ اہل اسلام کا نہین اگر ایسے باتین اچہے
ہوتے ہین تو کہین صحابہ رسول اللہ ص یا تابعین یا تبع تابعین ائمہ مجتہدین سے
بہی تو منقول ہوتین جب اونسے ثابت نہوئین تو باطل اور برے ہین۔

قولہ ظاہر ہے کہ ہر مسلمان خواہ عالم ہو یا جاہل یا فاسق ہو اپنے کو راہ راست پر جانتا ہے کوئی نبی علیہ السلام کا متبع اپنے کو جانتا ہے کوئی ایمہ مجتہدین کا کوئی کسی اولیاء کرام کا کوئی صوفیہ کرام کا کوئی علماء دین مین سے کسیکا متبع اور مقلد اور مرید اور خادم جانتا ہے ذرا سینہ میں دماغ برابر رکھکر انصاف سے غور کرکے ملاحظہ کرین تو صاف ظاہر ہوجاتا ہے کہ اونکے کاروبار تمام خلاف مین اوس بزرگ کے ہین ناحق اونکا نام بدنام کرتا ہے اس نفس کے جاہ کا نام دین نہین ہے اللہ ہدایت نصیب کرے آمین

باب ۱۷۵ مذمت دنیا مین

فرمایا اللہ تعالی نے یا ایھا الناس ان وعد اللہ حق فلا تغرنکم الحیوۃ الدنیا ولا یغرنکم باللہ الغرور یعنی اے لوگو تحقیق وعدہ اللہ کا یعنے ساتھ بعث جزا کے حق ہے یعنے ہونے والا ہے پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور نہ فریب دے تمکو بہ نسبت خدا شیطان فریب دینے والا۔ سچ ہے کہ اس دنیا اور شیطان نے راہ حق سے بہت سے الگ کر رکھا پھر اچھے اچھے لوگ اونکے مکر و فریب سے لرزان و ترسان رہتے تھے۔ چنانچہ ایک عابد رح سے منقول ہے کہ اپنی مناجات مین یون دعا کرتے تھے ترجمہ یعنے الہی درازی ازروے زندگانی نے فریب دیا مجھکو اور محبت دنیا نے ہلاک کیا مجھکو اور نفس برائیون کے حکم کرنیوالے نے حق سے روکا مجھکو اور مصاحب بد نے گناہ پر مدد کی میری پس فریاد کو پہونچ میری اے فریاد کو پہنچنے والے فریاد کرنے والون کے پس اگر نہ رحم کیا تو نے مجھپر پس کون رحم کریگا مجھپر سوائے تیرے۔ سبحان اللہ بزرگ ایسے ہوتے ہین کہ باوجود مقبول بارگاہ رب ہونیکے ایسا اپنے کو جانتے ہین اور لرزان اور ترسان رہتے ہین یہ نہین کہ جہان مولوی گری یا فقیری کا نام لگا گویا معافی کی چھٹی لکھوالی کہ سب کچھ اپنے حق مین مباح سمجھنے لگے بعضے بعضے مولوی تو تاویلات باطلہ کرکے بہت سے حرام

چیزونکو مباح سمجھتے ہین اور بعضے فقیر باقتضاے جہالت بدعات شنیعہ اور حرام چیزونکو اپنے لئے روا جانتے ہین کہ سب کچھہ ہمارے ہی لئے پیدا ہوا ہے کہ جو چاہو سو کہاؤ اور جو چاہو سو پہنو افیون حقہ چرس کہایا پیا کرو بہنگ بوزہ گانجہ ڈہول ستارسے عرفان حاصل کرو عیاذا باللہ منہ حقیقت مین تابع نفس امارہ کے ہو رہے ہین اور نام مولوی گری اور فقیری کا بدنام کیا ہے اللھم اھدنا الصراط المستقیم حضرت مولانا روم رض فرماتے ہین **مثنوی** - اے بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نباید داد دست ؛ کار شیطان میکند نامش ولی ؛ گر ولی اینست لعنت بر ولی ؛ اور حضرت مجدد رحمتہ اللہ علیہ نے کسی بزرگ سے نقل لکہی ہے کہ اونہون نے ابلیس کو دیکہا فارغ البال بیٹہا ہے اونہون نے کہا اے ملعون تجہکو ایسی فرصت و فراغت کہان سے حاصل ہوے اوسنے کہا کہ علما اور فقیر اس وقت میرے خلیفہ ہین لوگون کو گمراہ کرنیکے لئے مجہے حاجت نہین کیونکہ گمراہ کرنیکی - اور مناسب آیتہ وغیرہ کہ الحیوٰۃ الدنیا الخ ایک بزرگ نے اللہ رحمت کرے اون پر کیا خوب مضمون لکہا ہے کہ یہہ ایک بڑا نصیحت نامہ ہے اونکے حق مین جو آخرت سے غافل ہو رہے ہین اور دنیا کی طلب وخواہش مین لگ رہے ہین اونکی دلونکو دنیا کی محبت نے گہیر رکہا ہے آخرت کو بالکل بہول گئے ہین اور یہان کے ناچیز چیزون پر بہول رہے ہین سو ان بالو انکا اثر اونکے کانون مین خوب پایا جاتا ہے اور اونکے کاروبار سے بخوبی معلوم ہوتا ہے شرعی حکمون کو دنیا کے فائدے کے لئے چہوڑ دیتے ہین اور جب رضامندی خالق کی ایک طرف اور دنیا کا نفع دوسرے طرف اونکے آگے آتا ہے تو دنیا کے نفع کو خالق کی رضامندی پر غالب کرتے ہین اور جو لوگ کہ اس دنیاے ناپایدار کی محبت مین پہنسے نہین وہ خارج ہین اس بحث سے یہہ کلام اونکی جانب مائل نہین - اب دنیا تو سب

آدمی عقل کے رو سے سمجھتے ہین کہ دنیا ایک گھر ہے بے ثبات و بے بنیاد نہ لایق
آرام کے ہے نہ قابل اعتقاد کے فرمایا اللہ تعالے سورۂ نساء مین قل متاع الدنیا قلیل
یعنے کہدے اے حبیب ہماری دنیا کی خواہش مین سرگردان ہونے والون کو کہ
بہرہ مندی دنیا کی آخرۃ کے مقابلہ مین بہت تہوڑی ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالے
سورۂ انما مثل الحیوۃ الدنیا کما انزلناہ من السماء الخ یعنے کہاوت دنیا کی زندگی کی جلد تمام
ہو جانے مین اور جہٹ پٹ امیر سے فقیر بنجانے مین مثل پانی کے ہے کہ برسایا
ہمنے اوسے آسمان سے پہر ملکر نکلا اوس پانی سے سبزہ زمین کا جس سے آدمی
اور چارپائے کہاتے ہین یہانتک کہ جب زمین نے پکڑی رونق اور سنگار پر
آئی اور گمان کیا زمین والون نے کہ اب وہ اوسپر قادر ہین جو چاہین کرین پہونچا
اوسپر عذاب ہمارہ خراب کرنیکے واسطے رات کو یا دن کو پہر کر ڈالا اوسکو کٹے ہوے
کہیت کی مانند گویا نہین کہین نام و نشان آبادی کا نہ تہا کل اسیطرح بیان کرتے ہین
ہم مثالون سے دلیلین اپنے قدرت کے اون لوگون کے لئے جو سوچتے ہین
اون مین اور نفع اوٹہاتے ہین۔ ہر ایک آدمی اس جگہہ مثال مزدور کے ہے کہ
نیکے گہر آتا ہے اور آسایش بہی اوسکے مانند آسایش مزدور کے ہے کہ گارا دیتے ہوئے
ہوی ایک ذرہ بیٹہکر دم لیتا ہے پہر محنت مین لگ جاتا ہے۔ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے میرا حال اور دنیا کا مین اور دنیا مانند ایک سوار
کے ہین کہ چھاون مین ٹہرا سوار درخت کے پہر چل کہڑا رہا۔ اور اوسے چہوڑ گیا
سچ جانو تم کہ یہہ مکان آدمی کے کمال حاصل کرنیکا ہے نہ کہانے اور سونیکا اور
یہہ جگہہ محنت اور کمائی کی ہی نہ کہلنے کودنے نہ بیٹہ رہنے کی نہ یہانکے عمارت کو
اعتبار ہے نہ امارت کو نہ سلطنت کو پایداری ہے نہ دن رات کو چنانچہ اس
جہان کی پادشاہت نے فرعون و شداد کو عضب الہی مین ڈالا اور آخرت مین

ذلیل ورسوا بنایا لعنت کا طوق لوگونکے طرف سے اونکے گردنون مین پہنایا اس
دنیا کی دولت نے قارون علیہ اللعن کو زمین مین دہنسایا اور ہزارون کو نیست ونابود
کیا فرمایا اللہ تعالے سورۂ مرسلات مین الم نہلک الاولین ثم نتبعہم الاخرین
کذلک نفعل بالمجرمین یعنے کیا ہلاک نکیا ہمنے اگلونکو
جیسے قوم نوح اور عاد وثمود کو پہر اونکے پیچہے پہونچائینگے ہم پچہلون کو جو انکا
طریق رکہتے ہین اور ایسا ہی سلوک کرتے ہین ہم سب گناہ گارونسے یاردا اس دنیا
کا نام ونشان طلب کرنا محض دہوکا ہے نے منفعت فرمایا اللہ تعالے سورۂ
کہف مین یعنے کہدے ای محمدؐ کیا نہ بتاون مین تمکو کنکے عمل اکارت کئے گئے
جنکی سعی کچہہ کام نہ آئی بگڑ گئی دنیا کی زندگی مین اور وہ جانتے ہین کہ ہم اچہے
کام کرتے ہین جیسے قوم یہود ونصارے کہ کنشت اور رہبان اپنے عبادتگاہ مین
رکہتے ہین اور نماز روزہ کرتے ہین اونکے تمام عمل بے ایمانے کے سبب سے
باطل ہوتے ہین اور اونکے ثواب سے وہ باز رہتے ہین۔ علمانے کہا ہے کہ
مراد ایسے گروہ سے وہ لوگ ہین کہ جنہون نے عقاید اپنے ٹہیک نہین کئے
کفر وشرک وبدعت مین پڑہے رہے جیسے بعض لوگ عبادت کے کام بہت
مشغولی سے کرتے ہین مگر نیت اونکی دنیا کے عزت ودولت کے آرزو مین ہے
فقط دکہلانے کو سب کچہہ یہہ نیک کام کرتے ہین پس بسبب نذر ہونے اور بسبب
بے اعتقادی کے اونکے اعمال کچہہ حساب مین نہ آئے بالکل برباد ہو گئے سو
جو کوئی دنیا سے دلکی دہونڈتا ہے مقرر وہ اللہ کی رحمت سے دور رہتا ہے
جسنے اوسکی دوستی کا تخم اپنے دل مین بوتا ہے تمام عمر کی کمائی کو ساتھ حسرت
وندامت کے کہوتا ہے۔ فرمایا رسول خدا رضے الدنیا ملعونۃ وملعون ما
فیہا الا ذکر اللہ تعالیٰ یعنے دنیا راندے گئے ہے اور جو کچہہ کہ اوس مین ہے مگر ذکر

اللہ تعالے کا اور جو علاقہ رکہے اوس سے - اکثر اغنیا حق بات کو نہین قبول لیتے ہین
سبب اوسکا یہہ ہے کہ اغنیا کی ہمت دنیا کے طرف لگ رہی ہے شب و روز
اوسی مین مشغول ہو رہے ہین گویا اوسکے بندے بن رہے ہین دنیا کی تکلیفین
خوب سوچ سوچ کر نکالتے ہین اور دین کے طرف بالکل التفات نہین کرتے
پہر دین کی بات دل مین کیونکر جمے اور بری بڑی خرابی کہ جسکے سبب پیدا ہوتی ہے اگر کچہہ محبت
دین کی ہو تو علم پڑہین یا سنین اوس سے نفع و ضرر اپنا معلوم کرین نہ دین کا علم
پڑہتے ہین نہ سنتے ہین پہر راہ حق ہو کیونکر لگین اسی سبب سے حلال و حرام مین
کچہہ امتیاز نہین کرتے بلکہ کفر و ایمان مین بہی شعر جم رہی ہے دل کے اندر جب چاہ
کب سماوے اوسمین لا الہ ۔ اور حضرت سلطان المشایخ فرماتے ہین رباعی
گرد در دلتو لا الہ الا اللہ است ۔ بے سینۂ صاف کئے بان سو راہ است ۔ صراف زر
قلب تو کئے بستاند ۔ ہر چند بر دسکہ نام شاہ است ۔ نہ خیال جمعہ و جماعت کا نہ
اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ حقدار کے حق ادا کرنیکا اس دنیا نے ایسا غافل
کر رکہا ہے کہ شب و روز اوسکے سوچ و بچار مین رہتے ہین اور فقرا ان سب باتون سے
محفوظ رہتے ہین اور اپنے مولا کا خیال رکہتے ہین کیا خوب فرمایا شفیق بلخی
رح نے کہ اختیار کئے ہین فقرا نے پانچہ باتین اختیار کی ہے فقرا نے راحت
نفس کی - اور فراغت دل کی - بندگی رب کی - اور خفت حساب کی - اور
بلندیی درجہ کی - اور اختیار کے ہین اغنیا نے پانچہ باتین - تعب نفس کا شغل
قلب کا یعنے دنیا مین - اور بندگی دنیا کی - اور سختی حساب کی - اور پستی درجہ کی -
جبتک محبت دنیا کی دلسے نکالے اور سختی اور مشقت کو نعمت و راحت پر نہ اختیار
کرے تقوی کو نہین پہونچتا چنانچہ منقول ہے یعنے دانشمندان دین سے
اگے تقوی کے پانچہ گہاٹیان ہین جو کوئی گذرے اون گہاٹیونسے پہونچے

تقوی کو وہ یہہ ہین اختیار کرنا شدت کا نعمت پر۔ اور اختیار کرنا شقت کا راحت پر
اور اختیار کرنا ذلت کا عزت پر اور اختیار کرنا قوت کا فضول پر یعنے حاجت سے
زائد پر اور اختیار کرنا موت کا حیات پر۔ یعنی اور خاصیت مال کی یہہ بھی ہے
کہ اکثر مالدار آخرۃ کو بھول ہی جاتے ہین چنانچہ سفیان ثوری رح سے منقول ہے
کہ اونھون نے کہا کہ نہین جمع ہوتا ہے کسیکے پاس مال مگر کہ اوسمین پانچ
خصلتین ہوتے ہین۔ طول امل۔ حرص غالب۔ بخل شدید۔ قلت ورع
نسیان آخرت۔ اور یہہ مال اللہ کے یاد سے ہی غافل کرتا ہے اور بڑے
بڑے آفتین پیدا کرتا ہے۔ اور فرمایا آنحضرت رض نے کہ مال کے جمع کرنے
مین پانچ خصلتین ہین رنج و تعب اوسکے جمع کرنے مین اور غفلت ذکر اللہ سے
بسبب اصلاح اوسکی کے۔ اور خوف اوسکے لینے والے اور چرانے والے سے
اور اوٹھانا اسم بخیل کا اپنے نفس کے لئے۔ اور مفارقت صالحین کے بسبب
اوسکے اور مال کے تفریق مین پانچ چیزین ہین راحت نفس کے اوسکے تلف
ہوجانے سے اور فراغ خاطر واسطے ذکر اللہ تعالے کے محافظت اوسکی سے
امن اوسکے لینے والے اور چرانے والے سے اور حاصل کرنا اسم کریم کا واسطے
نفس اپنے کے اور مصاحبت صالحین کے بسبب فارغ ہونیکے اوس سے۔
غرض کہ یہہ مال دین اور دنیا سے تباہ کر دیتا ہے بچنا چاہیے اوسکی زیادہ طلبی
اور قدر ضرورۃ پر کفایت کرنا چاہیے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ لازم
کرو اپنے پر پانچ باتین اور عمل کرو اونپر۔ عبادت کرو اللہ کی بقدر حاجتون اپنے
کے طرف اوسکے۔ اور لو تم دنیا سے بقدر عمر اپنے کے اوسمین۔ اور گناہ کرو
اللہ کا بقدر طاقت اپنے کے اوسکے عذاب پر اور لو توشہ آخرت کو بقدر ٹھہرنے
اپنے کے قبر مین اور عمل کرو جنت کے لئے اوس قدر چاہتے ہو تم ٹھہرنا اوسمین

باب ۷۶ جاندار کی تصویر بنانیکی حرمت کے بیان مین

بچھونے پر یا پتھر یا درہم یا دینار یا بالش یا بالین یا پردہ یا دیوار یا چھت یا لکڑی یا کپڑہ یا کاغذ اور مانند اوسکے پر جاندار کے تصویر بنانا حرام ہے اور اوسکو مٹانیکا حکم آیا ہے۔ حدیث جو لوگ یہہ تصویرین بناتے ہین قیامت کے دن انکو عذاب کیا جائیگا اور اونکو کہا جائیگا کہ تمنے بنایا تہا اب اوسکو زندہ کرو متفق علیہ

ف جاندار کی تصویر بنانا منع ہے جہاڑ پہول وغیرہ جس مین جان نہو بنائے اگر ضرورة ہو۔ اور بنانا گڑیونکا رخصت ہے واسطے کہیلنے لڑکیون کے مگر امام مالک رحمہ نے مکروہ لکہا ہے خریدنا اونکا مردون کو بعضون نے کہا اباحت اوسکی منسوخ ہے۔ حدیث۔ حدیث۔ جس گہر مین کتا اور تصویر ہو اوسمین فرشتے داخل نہین ہوتے۔ مسلم۔

ف حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو حضرت ﷺ نے بہیجا تہا کہ تو کسی تصویر کو نچہوڑے مگر یہہ کہ تو مٹا دیوے اور نہ کسی قبر بلند کو چہوڑے مگر تو کہ اوسکو برابر کردیوے مسلم

باب ۷۷ کتا پالنے کی تحریم مین

مگر جو شکار کے لئے یا چوپایون یا زراعت کے حفاظت کے لئے پالا جاتا ہے وہ اس تحریم مین داخل نہین ہے۔ حدیث جو شخص کتا پالے سوا کتے شکاری کے یا مویشی کی حفاظت کے تو اوسکے اجر ہر روز دو قیراط ناقص کئے جاتے ہین یا ایک قیراط متفق علیہ۔

ف قیراط ایک مقدار معین ہے جسکا علم اللہ تعالے کو ہے۔

باب ۷۸ اونٹ وغیرہ جانورونکے گلے مین گہنٹہ باندہنی کی کراہت کے بیان مین

اور کتا اور گہنٹہ کو سفر مین سات رکہنے کے کراہت کے بیان مین۔ حدیث فرشتے اوس قافلہ کے سات نہین ہوتے جنمین گہنٹہ اور کتا ہو۔ مسلم۔

ف فرشتوں سے مراد فرشتے رحمت کے ہین نہ کتا حفظ اور کتا وہ جو حفاظت وغیرہ کے لئے ہو۔ اور جرس وہ ہے جو جانور وغیرہ کے گلے مین باندہا جاے اور اواز کرتا ہے یعنے گہنٹہ اور گہنگرو۔ اور آیا ہے کہ گہنٹہ شیطان کے مزامیر مین سے ہے۔ مسلم۔

ف مزامیر جمع مزمار کے ہے مزمار کہتے ہین کہ بجاے جاتے ہے اور زمر اور ترمیہ کہتے ہین گانے کو سات نے کے مزامیر شیاطین اسلئے فرمایا کہ وہ ذکر و فکر سے باز رکہتا ہے۔

باب ۱۷۹ مزامیر وغیرہ کی حرمت کے بیانمین

اگر کسی مجلس مین مزامیر وغیرہ ہو تو اوس مجلس مین نہ بیٹہے اور بہت اقوال اوسکی حرمت کا قران و احادیث کے حوالہ سے مسطور ہے چنانچہ تفسیر حسینی مین لکہا ہے واستفزز من استطعت منہم بصوتک واجلب علیہم بخیلک ورجلک یعنے بہکا جسکو بہکا سکے تو اونمین سے سات آواز اپنے کے اور کہیچ لا اونپر اپنے سوار ان پیادون کو اس آیت شریفہ مین شیطان کی اواز سے غنا اور مزامیر مراد ہے۔ مشکوۃ شریف کے باب التصاویر مین آیا ہے ترجمہ۔ یعنے تحقیق کہ اللہ نے حرام کیا شراب کا پینا اور جوے کا کہیلنا اور کوبہ کو فرمایا ہر نشہ اور شے حرام ہے کوبہ اوس باجے کو کہتے ہین کہ جو دونو طرف سے منڈہا ہو جیسے ڈہولک و ڈہول وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے شراب اور دوسرے نشہ کی چیزین حرام ہین ویسے ہی ڈہولک کے قسم کے باجے بجانا اور سننا حرام ہے اور بیان خمر مین لکہا ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ بعثنی رحمۃ للعالمین وامرنی بمحق المعازف والمزامیر والاوثان والصلیب وامر الجاہلیۃ۔

یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بہیجا مجھکو رحمت واسطے عالمین کے اور ہدایت واسطے
عالمین کے اور حکم کیا مجھکو رب میرے نے واسطے مٹانے معازف اور مزامیر اور
تہان اور صلیب اور کاموں جہالت سابقہ کے یعنے خدائے تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم کیا کہ تار کے باجون کے دفع کرنیکا جیسے ستار طنبورہ وسرود
سارنگی وچکارا اور بین اور رباب وغیرہ اور نَی کے قسم کے جو باجے ہوں جیسے
بانسلی الغوزہ اور شہنائی اور سرنا اور قرنائے اور تُرہی وغیرہ اس حدیث شریف
سے بہی معلوم ہوں کہ جیسا چلیپا وغیرہ کے مٹانے کا حکم حضرتؐ کو تہا ویسا ہی اُن
باجون کے دفع کرنیکا بہی حکم تہا جس کام کے مٹانے کو رسول کو بہیجا ہے البتہ وہ کام غضب
الٰہی کا ہے راگ کا سنا سنانا اور ساز ونکا باجنا اور بجوانا اور ناچ کا دیکھنا دکھلانا گیا
شادیون بین عرسون بین کیا اُنکے غیر بین حرام ہے اور اوسکو نیک اور حلال جاننا
کفر ہے کما فی الاخیار الاخیار واما الغناء والرقص فانہ حرام بجمیع انواعہ
من القحوا بعالقوال اور لیکن راگ اور ناچ پس وہ حرام ہے بجمیع خواہ وہ
قحباؤن سے ہو یا قوال وغیرہ سے۔ اور حمادیہ بین ہے تفسیر زاہدی سے اللہ تعالیٰ
کے فرمودے واستفزز ذالخ کے تحت بین لایا ہے کہ کہے عباس رضؓ نے کہ جو آواز
تجھکو فساد کیطرف لاوے شیطان کی آواز ہے۔ اور نوادر البرہانی بین لکھا ہے
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ حکایت کی گئی ہے ابی النصیر دبوسی سے اور اوس نے
روایت کیا ہے قاضی ظہیر الدین خوارزمی رح سے کہ جس نے سُنا راگ قوال سے
یا دیکھا کسی حرام کام کو پہر اوسکی تعریف کیا اعتقاد یا غیر اعتقاد سے۔ مرتد ہو جاتا ہے
فی الحال اس سبب سے کہ اوس نے باطل کیا شریعت مبارک کے حکم کو اور
وہ کسی مجتہد کے نزدیک مومن نہین اور اوسکی اطاعت اللہ تعالیٰ قبول نکریگا
اور اوسکے سب نیکیون کو ضایع کرڈالیگا اور اوسکی عورت اوس سے بائنہ ہو جائیگی

اور بہی اوس مین ہے کہ تصدیق اور توحید کا اقرار شریعت مبارک سے کسی چیز
کے انکار کے سات صحیح نہین ہُوتا۔ پہر کہا محمد سیر کبیر مین کہ جس نے انکار کیا
کسی چیز کا شریعت کے سوا وسنے باطل کر دیا لا الہ الا اللہ کو اور تفصیت
کافیہ مین لکھا ہے کہ اسباب مین امام مالک رح کا مذہب اسطور سے ہے
راگ اور ناچ کی بابتہ مین پوچہے تو فرمائے کیا وہ درست ہے پس کہے وہ لوگ
نہین فرمائے پہر کیا ہے وہ حق بعد گمراہی نہین ہے۔ تو لیعنے شریعت مطہرہ مین
اوسکی حرمت ثابت ہونے پہی اوسکو اختیار کرنا ضلالت ہے اور غنیۃ الطالبین
مین حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رض نے فرمایا ہے ترجمہ اوسکا یہ ہے کہ لیعنے
یہہ بات اوسوقت ہے کہ جب خالی ہووے منکر سے پہر اگر منکر ہے جیسا طبل و مز امز
دعو و نا ہی و سور چنگ و طبنور و شین شبابہ و جبزان جس سے ترک کہلتے ہین تو اسجگہ
نہ بیٹہی کیونکہ یہہ سب حرام ہے۔ سوائے اسکے بہت سے احادیث ذم سماع
کی بابتہ وارد ہوی ہین از انجملہ روایت سیوطی کے جمع الجوامع مین اور طبرانی کی
معجم کبیر مین اور خطیب کی تاریخ مین اور سخاوی کی مقاصد حسنہ مین اور ابن صنیفر کی
کی امالی مین اور صاحب مشکواۃ کی مشکواۃ مین اور سعید ابن منصور کی سنن مین
اور حکیم ترمذی کی نوادر الوصول مین اور حاکم کی تاریخ دیلمی مین اور ابن عساکر کی
تاریخ مین مشہور ہے اور امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رض
اور ابن ابی دردا اور دیلمی اور ثوری اور برازی اور سعید ابن منصور اور ابی امامہ
اور احمد حنبل اور ابن منیع اور ابن ماجہ اور بخاری اور مسلم اور مالک اور ترمذی و دیلمی
وغیرہم سے بہت سے روایات صحیحہ اسبات مین وارد ہوئے ہین چنانچہ بعض
اونمین سے حضرت شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین ذکر کیے
ہین اور برازنے ابن عباس رض سے مرفوعاً لائے ہین ترجمہ لیعنے مجہکو حکم ہوا ہے

طبل اور مزمار کو ضایع کریگا اور ابن صیصری سے امالے مین اور ابن عساکر سے
تاریخ مین آیا ہے یعنے جو بٹیا راگ گانے بارے کے نزدیک کہ سنے اوس سے
راگ تو اللہ تعالے ڈالے اوسکے کانون مین شیشہ قیامت کے دن - اور جابر رض
سے روایت ہے اول من تغنی ابلیس جو پہلے راگ گایا ابلیس ہے اور ابن
ماجہ اور طبرانی صفوان ابن امیہ سے نقل کئے ہین کہ مدینے مین عمر بن قرہ نامی
شخص نے دف باجنے کا ناچ نے کا کسب کرتا تھا - جب آیۃ ومن الناس
من یشتری لھو الحدیث کی نازل ہوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا کہ مین سواے دف باجنے کے دوسرا کسب نہین جانتا ہون جب دف
باجنا حرام ہوگیا اب روزی میسر مجھکو کسطرح سے ملیگی اگر حکم ہو تو بغیر راگ
وغیرہ کے دف باجتا ہون تب آنحضرت نے ارشاد فرمائے کہ اے دشمن خدا
کے تو جھوٹہہ کہتا ہے تجھکو حلال روزی پر قدرت دئے ہین تو حرام کیا چاہتا ہے
اگر پھر بھی اسی کسب کو اختیار کریگا تو تجھکو ضرور سزا دونگا پھر بعد اوس سے توبہ لئے -
اور اکثر مفسرین لہو الحدیث کی تفسیر مین لکھے ہین کہ وہ راگ ہے - اور کہے ہین
ابن عباس و ابن مسعود رض قسم کہاتے ہین کہ مراد لہو الحدیث سے راگ ہے
اور فضیل ابن عباس کا قول ہے کہ الغناء رقیۃ الزناء یعنے راگ منتر زنا
کا ہے - غرض مزامیر وغیرہ لہو ولعب حرام اور شیطانی کام مین اصل مذہب
حرمت لکہا ہے بحر الرایق مین اور ہدایۃ مین گناہ کبیرہ لکہا ہے اگرچہ اپنے نفس کے
لئے ہووے - مالا بد منہ مین جناب قاضی ثناء اللہ پانی پتی رح نے لکہا ہے
کہ سرود حرام ہے کیونکہ مانع ذکر الہی ہے اور برانگیختہ کرنیوالا شہوت کا جانب
معاصی ہے -

باب ۸۰ اجلالہ پر سواری کرنیکے کراہت کے بیان مین

جلالہ وہ اونٹ یا اونٹنی ہے کہ گندگی کہا ئے اگر گہانس پاکیزہ کہائے اوسکا گوشت پاکیزہ ہوگیا تو کراہت زائل ہوجائیگی۔ حدیث انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گندگی کہانیوالے اونٹ پر سواری کرنے سے نہی فرمائے ہے۔ ابوداؤد

باب ۱۸۱ خوشبودار گہانس یا پہول رد کرنیکی کراہت کے بیان مین

جس شخص کو خوشبودار گہانس یا پہول دیا جائے تو اوسکو رد نکرے کہ یہہ ہلکی شئے بہی اور خوشبودار شئے ہے مسلم۔

ف یعنے خوشبودار پہول کچہہ بڑا احسان نہین کہ اوسکا عوض دینا مشکل ہو یا یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کرے تو ایسی چیز کیون رد کیجائے۔ حدیث حضرت نے خوشبو کو رد نکیا کرتے تہے۔

باب ۱۸۲ جس شہر مین وبا پڑی ہو وبا سے بہاگ کر اوسمین سے نکل جانیکی کراہت اور باہر سے اوس شہر مین داخل ہونیکی کراہت کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالے سورہ نسا کے گیارہوین رکوع مین تم جہان ہوگے موت تمکو اپکڑیگی اگرچہ تم مضبوط برجون مین ہو۔ اور فرمایا سورہ بقر کے چوبیسوین رکوع مین نڈالو اپنی جان کو ہلاکت مین۔ حدیث جب تم کسی زمین مین طاعون کی خبر سنو یعنے وبا کی تو وہان مت جاؤ اور جب اوس زمین مین طاعون پہیل جائے جہان تم ہو تو اوس سے مت نکلو۔

ف جس ملک مین وبا ہو نجائے کیون اپنے کو ہلاکی اور بلا مین ڈالے اور اگر اوسی مذکور مین وبا پڑی ہو اوسمین سے نہ بہاگ جائے اور توکل خدا پر کرے خدا سے بہاگ کر کہان بچیگا۔

باب (۱۸۳) جادو کی تحریم کی کراہی۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے سورۂ بقر کے بارہوین رکوع مین سلیمان کافر نہین ہوا
لیکن شیاطین کافر ہوے جنہون نے لوگون کو سحر کی تعلیم کی۔ حدیث
فرمایا بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین اصحاب نے
کہا کہ وہ کونسے گناہ ہین فرمایا خدا کے ساتھ شرک کرنا اور جادو اور اوس جانکو
مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہے۔ لیکن حق پر مارنا درست ہے اور بیاج
کہانا اور یتیم کا مال کہانا اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بہاگنا
اور خاوندوالی ایمان دار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین زنا کا عیب لگانا

باب ۱۰۴ قرآن کو کفار کی شہر و نمین لیجانے سے نہی کی بیان مین

کہ جب دشمن کے ہاتہ مین اوسکے آجانیکا خوف ہو۔ حدیث حضرت نے قرآن
کو ساتہ لیکر دشمنون کے ملک مین جانے سے نہی کی ہے۔

باب ۱۰۵ سونیکے اور چاندی برتنو نمین کہانے اور پینے اور طہارت وغیرہ کامون مین استعمال کرنیکے تحریم کی بیان مین۔

حدیث جو شخص سونے اور چاندی کے برتن مین کہاتا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ
مین جہنم کی آگ غٹ غٹ کرکے ڈالتا ہے۔ دوسری روایت مین
آیا ہے کہ یہہ چیزین دنیا مین کافرون کے لیئے ہین اور آخرت مین مومنون
کے لیئے۔ اور ایک روایت مین ریشم کا کپڑا پہننے سے بہی نہی آئی ہے
ف ریشمی بوٹہ دار کپڑے کو دیبا کہتے ہین۔

باب ۱۰۶ مرد کو زعفران سے رنگا ہوا کپڑا پہننے کی تحریم مین

حدیث حضرت نے مرد کو زعفرانی رنگ کرنے سے نہی کی ہے۔ حدیث
سے ثابت ہے کہ کسم سے رنگے ہوے کپڑے کو پہننے بلکہ اوسکو جلا دیوے
اور ایک روایت مین ہے کہ یہہ کفار کے کپڑون مین سے ہے اونکو نہ پہنا کر۔ مسلم

باب ۸۷ نیک اعمال کیطرف سبقت کرنا

فرمایا اللہ تعالی نے خیرات کیطرف سبقت کرو۔ اور بیہقی اور ابو داؤد مین ابو سعید سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تندرستی کے حالت مین آدمی کا ایک درہم صدقہ کرنا موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے افضل ہے جس شخص کو اللہ تعالی توفیق عطا کرے اوسکو لایق ہے کہ فرصت کو غنیمت سمجھکر آج کا عمل کل پر نہ رکھے کیونکہ جو دن آتا ہے پہلے سے پچھلا بدتر ہی آتا ہے شاید پھر فرصت نہ ملے اور محتمل ہے کہ پہلا زمانہ بسبب رسول اللہ کے قرب کے بہتر ہو اور پچھلا بسبب آپکے بعد کے بدتر ہوتا جاوے۔

باب ۸۸ آخر عمر مین نیک اعمال زیادہ کرنیکی ترغیب مین

فرمایا اللہ تعالی نے کیا ہمنے تمکو اسقدر عمر نہین دی تھی جسمین نصیحت پکڑنیوالا نصیحت پذیر ہو سکے اور نہین آیا تھا تمھارے پاس ڈرانے والا۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تو کسی نیک کام کو حقیر مت سمجھ اگرچہ اپنے بھائی سے کشادہ روئی سے ملاقات کرنی ہو یعنے اسقدر نیکی کو بھی حقیر نجان۔ ہر روز ہر آدمی کو خیرات کرنا لازم ہے اسواسطے ہر روز زندگی دینا اور صحت سے رکھنا خدا کا تازہ احسان ہے تو بندون کو اوسکی شکرگذاری بھی ضرور ہے پھر فرمایا کہ شکرگذاری اور خیرات صرف مال ہی پر موقوف نہین جو تمپر ہر روز مشکل پڑے ہے۔ بلکہ انصاف اور عدل کرنا یا کسیکے مدد کرنا کہ اوسکے سواری سوار کر دینا اوسکا اسباب لاد دینا نماز کیواسطے مسجد مین حاضر ہونا راہ سے موذیات کو دور کرنا یہ سب کام خیرات اور صدقات مین داخل ہین انہین سے جو سامنے آوے بندہ اوسکو کرے اور اپنے بدن کی صحت اور قوت کی شکرگذاری خدا کی رضامندی کیواسطے بجالاوے۔ حیوان کو پانی وغیرہ سے احسان کرنے مین اجر ہے خواہ مملوک ہو یا نہو۔

باب ۸۹ طرق خیر کی کثرت کے بیان مین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص غسل کرے اور وضو کرکے جمعہ کی نماز مین حاضر
ہوکر خاموش بیٹھکر خطبہ سنے اوسکے دو لو جمعے کے مابین کی گناہ اور تین دن زیادہ کے یعنے
دس دن کے بخشے جاتے ہین جسنے شخص نے کنکر کو ہات لگایا اوسنے لغو کام کیا۔ حدیث
مین آیا ہے کہ مسلمان جو درخت لگاتا ہے انسان یا چوپایہ یا پرندہ جو بیل وغیرہ اوس سے
کھائی قیامت تک لگانے والے کے لئے صدقہ ہوگا۔ اسمین درخت لگانے اور کھیتی کرنیکی
فضیلت معلوم ہوتی ہے۔ اور جبتک درخت اور اوسکی پیداوار قیامت تک
رہیگی اوسوقت تک لگانے والے اور بونے والے کو اجر ملے جاتا ہے۔ معلوم ہوا
کہ درخت کا لگانا اور مباح طریق سے مال کمانا زہد کی مخالف نہین کہ اکثر صحابہ کا فعل ہے
باب ۹۰ وا نیکی پر دلالت کرنے اور ہدایت یا ضلالت کیطرف بلانیکے بیان مین۔
فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ حجر کی نوین رکوع مین بلا طرف پروردگار اپنے کی اور فرمایا سورۂ
نحل کے تیسری رکوع مین اپنے رب کی رستہ کیطرف حکمت اور موعظت حسنہ سے بلا اور نیک
ترین خصلت کی سات اونسے مجادلہ کر۔
ف حکمت سے قرآن وحدیث مراد ہے جو اللہ تعالی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
نازل فرمائے اور موعظت حسنہ سے مراد وہ زواجر اور قوارع ہین جو قرآن وحدیث مین
اللہ تعالی سے ڈرانے کے لئے مذکور ہین عطف سے انمین تغایر معلوم ہوتا ہے اسلئے
حکمت سے وہ حجت قطعی مراد ہے جو عقاید یقینی کا فائدہ دے اور موعظت حسنہ سے
امارات ظنی اور دلائل اقناعی مراد ہین مجادلہ سے وہ دلائل مراد ہین جو ایسے مقدمات سے
مرکب ہون جنکے ذکر کرنے سے خصم کا اسکات منظور ہو پس دلائل مین حکمت کا مرتبہ
سب سے اعلی ہے اور موعظت حسنہ اوسط درجہ پر ہے اور مجادلہ اوس سے ادنی ہے۔ قولہ ان ربک
ھو اعلم یعنے تو اوسکا مکلف ہے کہ لوگون کو ان تین طریق سے اللہ تعالی کیطرف
دعوت کرے اور ہدایت کا حاصل کرنا تجھسے متعلق نہین اللہ تعالی گمراہون اور مہتدین کو

خوب جانتا ہی تو ہر ایک کی لئی ہدایت کی حصول کا طمع نکر جسکو اللہ چاہے ہدایت ہوگی جسکو
نچاہے۔ نہوگی اور فرمایا سورۂ مائدہ کی پہلے رکوع مین بر اور تقوے پر ایک دوسرے کو
اعانت کرو۔

ف یعنے بری کامون کی ترک پر ایک دوسری کی اعانت کیا کرو یہہ تقوی ہے گناہ
اور حرام کامون مین ایک دوسری کی معاونت نکیا کرو۔ اور فرمایا سورۂ آل عمران کے
گیارہوین رکوع مین تم مین سے ایک جماعت نیکی کی طرف بلایا کرے۔ حدیث جو شخص نیکی
بتلاوے اور نیکی کرنیوالی کی مثل اوسکو اجر ملتا ہے مسلم۔

ف اسمین سی نیک کام بتلانی اور نیکی کرنیوالے کی اعانت کرنی اور علم و عبادت کے
وظایف کی تعلیم کی فضیلت سمجھی جاتی ہے۔

باب ۱۹۱ اعمال کی محافظت کی بیان مین۔

سورۂ حجر ع ۶

فرمایا اللہ تعالے عبادت کرتا رہی اپنی رب کو جبتک آوی تجھکو موت۔ اور فرمایا سورہ نحل کی
تیرے رکوع مین مانند اوس عورت کی کہ توڑ ڈالا کاتا اپنے کو پیچھے قوت کی ریزہ ریزہ حدیث
جو رات کی وظیفی کو ترک کرکی سوجاے یا کسیقدر وظیفہ رہجاے اور اوسکو فجر اور ظہر کی نماز
درمیان پڑہ لے تو گویا اوسنے رات ہی کو پڑہی۔ اور تہجد پڑہا کرے اوسکو چھوڑ
کسی مرض کے سبب سی تہجد کی نماز فوت ہوجاتی تو دن کو بارہ رکعت پڑہ لیا کرتی۔

باب ۱۹۲ جو آدمی کو نیکی کی عادت ہو اوسپر محافظت کی بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ رعد کے دوسرے رکوع مین اللہ نہین بدلتا جو ہے کسی قوم کو جبتک
وہ نہ بدلین جو اپنے بیچ ہی۔ اور فرمایا سورہ نحل کے تیرہوین رکوع مین [illegible]

ف معلوم ہوتا ہے کہ جب نفل عبادت خواہ نماز ہو خواہ روزہ خواہ وظیفہ شروع کری تو
اوسکو ہمیشہ نبہاے کبھی کرنا کبھی چھوڑنا مکروہ ہے اسواسطے ایسی عبادت کا اثر دل مین
خوب نہین جمتا۔ اور جو برکات و فیض اون وظیفون کے سبب سی حاصل ہوی تھے

وہ جاتے رہتے ہین۔

باب ۳۹ طعام کی اداب کے بیانمین اور طعام کی اول بسم اللہ پڑھنے اور اخرمین الحمد اللہ کہنے کے بیانمین۔

روایت ہی عمر ابی سلمہ رض سی کہ رسول خدا م نے مجہی فرمایا کہ بسم اللہ کر داہین ہات سے اپنے اگی سی کہا متفق علیہ اور فرمایا کہ جب تم مین سی کوئی کہانا شروع کرے تو اللہ کا نام ذکر کیا کرے اگر شروع کرنیکے وقت بہول جاوی تو (یعنی جب یاد آجاوی) بسم اللہ اولہ وآخرہ کہہ لیا کری روایت کی ابو داؤد و ترمذی نے۔

ف غفلت کی وقت شیطان کو اغوا کا بڑا موقع ملتا ہے اور اگر آدمی ہوشیار اور محتاط ہو کر ہر حال مین اللہ تعالی کا ذکر کرتا رہے تو شیطان کو اوسکی اغوا کا موقع نہین ملتا اور گہر مین داخل ہونیکے وقت اور کہانیکی وقت اللہ کا ذکر کرنا مستحب ہے اور کہانا کہانیکی وقت بسم اللہ ضرور کہنا چاہئے ورنہ وہ طعام شیطان کو حلال ہو جاتا ہی جو بسم اللہ کہکی نہ کہائے شیطان اوسکی سات کہاتا ہی جب بسم اللہ کہی کہایا ہو تب تر کر دیتا ہی اللہ کا نام کہانیکی لینے سے اوسمین برکت ہوتی ہی اور جو کہا نیکے بعد کہانیکے الحمد اللہ الخ تو بخشے جاتی ہین اوسکی پہلے گناہ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبہی کہانیکو برا نکہتے تہی اگر خواہش ہوتی کہا لیتے اگرچہ نہ چاہتا نہ کہاتے تہے۔ اور فرمایا کہ تم مین سے کوئی کہانیکی واسطے بلایا جاوی تو قبول کرے اور روزہ دار ہو تو اوسکے حقمین دعا کرے مدعو اکی سات غیر مدعو کا جانا کہانیکے واسطے جائز نہین ہے اکیلا نکہاوی کہانے پر جمع ہو جایا کرین اور اللہ کے نام سی کہایا کرین تو برکت ہوتی ہے اور ظرف کی کنارونمین سے کہایا کرین وسطمین سی نکہالین کہ موجب برکت ہی اور کہانی اور وقت تکیہ لگا کی نہ شکم سیر ہو تین اونگلی سی کہانا بہی جایز ہے اور اونگلیونکو چاٹنا۔ ضروری ہی لونگلیون کو چاٹنے سی پہلی کسی چیز سے ملنا مگروہ ہی اور برتن کو چاٹنا اور لقمہ گری ہوئے کو اوتہا کر کہا لینا جایز ہے اور فرمایا دو آدمی کا کہانا تین کو اور تین کا چار کو

کافی ہے۔

باب ۱۹۴ پانی وغیرہ پینے کی آداب کے بیان مین

برتن سے باہر تین بار دم لینا مستحب ہی اور برتن کی اندر دم لینے کی کراہت ہی حضرت نی بہی پانی کے پینے مین تین بار دم لیتے ہتے۔ اور فرمایا آنحضرت نے اونٹ کیطرح ایک دم مین نہ پیا کرو لیکن دو تین دم لیکر پیا کرو جب پیا کرو بسم اللہ کہا کرو جب تم برتن کو منہ سے اوٹہاؤ تو حمد کیا کرو ترمذی۔ اور مشک وغیرہ کو منہہ لگاکر پانی پینا مکروہ تنزیہی ہی پانی وغیرہ پینے کی چیز وغیرہ مین منہہ سے نہ پہونکی پانی بیٹہ کر پینا افضل ہے مگر آب زمزم اب وضو کہڑے ہوکر کہانا اور پانی پینا سخت منع ہی۔ پلانی والا سب سی بعد پیا کری۔ سونی چاندی کے برتنون مین کہانا پینا حرام ہے۔ ستقون کو سرد پانی وغیرہ لذت والی چیزون کا طلب کرنا مباح ہے اور استلذاذ زہد کے منافی نہین ہے۔

باب ۱۹۵ لباس کے بیان مین

سفید کپڑا پہننا مستحب ہی اور سرخ و سبز اور زرد و سیاہ اور سرخ و سبز زرد و سیاہ کپڑے کی جواز مین اور روئی کتان بال اور اون وغیرہ کے ریشم کی سوا کی جایز ہونیکے بیان مین فرمایا اللہ تعالی سورۂ اعراف کے تیسری رکوع مین ای اولاد آدم کی ہمنے اوتاری تمپر پوشاک کہ ڈہانکے تمہاری عیب اور رونق اور کپڑے پرہیزگاری کی بہتر ہین اور فرمایا اللہ تعالی سورۂ نحل کے گیارہوین رکوع مین اور بنا دے تمکو کرتے جو بچاؤ ہین گرمی کی اور کرتے جو بچاؤ مین لڑائی کے فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ تم سفید کپڑون کو اپنا لباس بناؤ کہ تمہارے بہتر کپڑے وہی ہین اور اونہی سی مردونکو کفن دیا کرو روایت کی ابو داؤد نے اور ترمذی نی اور کہا یہہ حدیث صحیح حسن ہے۔ حدیث فرمایا کہ تم سفید لباس پہنو کہ یہہ بہت پاکیزہ اور ستہرا ہی اور اوسمین مردونکو کفن دیا کرو۔ حضرت کو کرتہ سب ملبوس مین محبوب ہتا اور آپ نی سرخ لباس بہی یعنی پاجامہ اور ردا بہی استعمال فرمایا ہے۔ اور کبہی سبز اور فتح مکہ کی روز سیاہ دستار باندہے

تہی جیسکے دونون کنارے آپ کے دونوں کہندون کے درمیان مین لٹکی ہوی تہے - اور اونکا جبہ بہی
آپ نے اوڑہا ہے اور آستین اور تہبند اور دستار کے کنارون کی درازی اونمین سے
کسیکو تکبر کی رو سے لٹکانے کی تحریم اور بلا تکبر لٹکانے کی کراہت آئی ہی - اور لباس مین
تواضع کی رو سے تکلف و ترفع چہوڑنا مستحب ہی اور لباس مین میانہ روی مستحب ہے
بلا حاجت بدون غرض شرعی کے ایسے لباس پر جس سے عیب کیا جاوے اقتصار نکیا جاے
اور مردونکو ریشم کا لباس پہننا اور اوسپر بیٹہنا اور اوس سے تکیہ لگانا حرام ہے عورتونکو
جواز ہے - مگر خارش والے مرد کو ریشم جواز ہی - جب نیا کپڑا پہنے تو یہہ دعا کرے اے اللہ
تیرے لیئے حمد ہی تو نے مجہے یہہ پہنایا ہی مین تجہسے اس کی خیر اور جس کام کے لیئے یہہ بنایا گیا ہے
اوسکی خیر مانگتا ہون اور اوسکی برای اور جس کام کے لیئے یہہ بنایا گیا ہی اوسکی برای سے
تیرے سات پناہ لیتا ہون ابو داؤد ترمذی - کپڑے پہننے مین سیدہی جانب سے پہننا -
مستحب ہے -

باب ۱۹۶ سو جانے اور پہلو کے بل لیٹ جانیکے بیان مین -

حضرت نے جب بستر پر آتے تو داہنے پہلو پر لیٹ جاتے صحیح بخاری مین روایت ہی کہ آنحضرت
باوضو آرام فرماتے تہے دعا پڑہتے پہر نہ بولتے جب خوابگاہ مین جاتے تو اپنا ہات رخسار کے
نیچے رکہکر فرماتے اے اللہ تیرے نام کے یاد کرنے کے سات مین مرتا ہون اور زندہ ہوتا
ہون یعنے سوتا ہون اور جاگتا ہون جب بستر پر لیٹتے یہہ دعا پڑہتے اللّٰہم اسلمت
نفسی الیک الخ اور جب جاگتے یہہ فرماتے سب حمد و ثنا اللہ کو ہی جسنے ہمکو مارنیکے بعد
زندہ کیا اور اوسیطرف اوٹہکر جانا ہے یعنے حیات کو دوبارہ زندہ ہوکر بعد نماز صبح
سورج نکلنے تک مربع بیٹہنا سنت ہی احتبا کی صورت پر جواز ہی جو کپڑا اپنے پنڈلیون کو
گرد لیٹے جاتا ہی یہہ کپڑا ایسا ہی دیوار کی ہو گیا اور فرمایا کہ تم مین سے کوئی شخص بیٹہتے
ہوئے کو اوسکی جگہہ سے اوٹہاکر خود نہ بیٹہ جایا کرے لیکن کشادہ و وسعت کر دیا کرو

اور فرمایا تم مین سے کوئی اپنی جگہہ سے اوٹھہ کھڑا ہو پہر واپس وہان ہی آجاتے تو
اوس جگہہ کا حقدار وہی ہے مسلم۔
ف مسجد مین یہہ حق رُو سے نماز کی کی لئی ہے جسمین حاضر ہوا ہمیشہ کو اوسکا حق
نہین ہوجاتا۔ دو آدمی قریب قریب بیٹھی ہون اونکے درمیان نہ بیٹھی بغیر اونکے
دواذن کے اور روایت ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کیا ہی اوس۔
شخص پر جو حلقہ کے درمیان مین بیٹھی ترمذی اور فرمایا جو شخص کسی مجلس مین بیٹھکر
بیہودہ کوئی بہت کری پہر اوس مجلس سی اوٹھنے سے پہلے سبحانک اللھم وبحمدک
اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیہ کہے ترمذی۔ مومن کی خواب کا
ذب نہین ہوتے۔

باب۱۹ سفر کی اداب کے بیان مین

پنجشنبہ کی دن پہلے پہر مین سفر کرنا مستحب ہی۔ اور سفر مین رفیق طلب کرنا اور ایک کو
اپنا امیر بنانا جسکی سب اطاعت کرین مستحب ہی سفر مین تنہا چلنے سی نہی آئہ ہے
سفر مین تین آدمی چاہئے کہ جماعت سی نماز پڑہے جاتی ہی ان تینو مین ایک بڑا مین
بنا سے سفر مین سواری کو ارام دیتے ہوی لیجانا اگر سواری روز آور ہو دو شخص بھی
اوسپر بیٹھے تو مضایقہ نہین جب پچھلی رات سی اترا کرو تو راستہ سے کنارا ہو کر اوترین
اول رات مین چلنا بہی آیا ہی اوترے تو قریب قریب اوترا کرین اور دور از نیز مین جب
سواری پر سوار ہون یہہ دعا کرے سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی
ربنا لمنقلبون حضرت نی جب اونٹ پر سوار ہوتے تو اول تین بار
تکبیر فرماتے بعد سبحان الذی الخ پڑہتے۔ اور کہتی کہ اللہم ہم اپنے اس سفر مین
تجہہ سے نیکی اور تقوی اور اوس عمل کا سوال کرتے ہین جس سی تو خوش ہو۔ ای اللہ
اس ہمارے سفر مین ہمپر آسانی کر اور اوسکی مسافت ہماری لئے لپیٹ دے

یعنے چھوٹی کراسے اللہ تو سفر مین مصاحب اور گھر کی لوگو نمین تو ہے خلیفہ یعنے
خبر لینے والا۔ اے اللہ مین تیرے سات سفر کی تکلیف اور شدت سی اور بُری حالت
دیکھنے سی یعنی بسبب نقصان دیکھنے کی اہل اور مال مین یعنے اوس سی بہی پناہ ہے
تو سفر سے پہر کر اہل ومال وغیرہ مین نقصان دیکھون جب سفر سی واپس آئے تب
بہی یہہ الفاظ کہتے۔ یہہ الفاظ زیادہ کرتے ہم پہر نیوالی ہین سفر سے اپنی وطن کیطرف
توبہ کرنیوالے ہین بزرگی کرنیوالے ہین آپنے رب کی تعریف کرنیوالی ہین۔ جب کاب
مین پاؤن رکہے بسم اللہ کہے جب اوسکی پیٹھ پر ٹہیک بیٹھ جاے الحمد اللہ الذی الخ کہے
پہر الحمد للہ تین بار کہی پہر اللہ اکبر تین بار کہی پہر سبحانک انی ظلمت نفسی کہکر ہنسے۔
سفر مین جب بلند جاے پر چڑہے تو تکبیر کہو جب میدان و بستی مین اُترے تو تسبیح کر
اس تسبیح اور تکبیر مین آواز کو بہت بلند کرنے نہی آئی ہے۔ سفر مین اللہ سے ڈرتی رہے۔
علاوہ حاجب بہت بلند آواز سی ذکر نکرے۔ بلکہ پست آواز سی ذکر کرنا مستحب ہے
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص کے دعائین بیشک قبول ہوتے ہین
ایک مظلوم کی دعا۔ دوسرے مسافر کی دعا۔ باپ کی دعا فرزند کے حق مین۔ ابوداؤد
ترمزی۔ جب منزل کو پہونچے تو استعاذہ کی سات موذی چیز و نسی منزل کی دعا کرے۔
مسافر کو مستحب ہی کہ جس کام کیواسطے سفر کیا ہُو وہ ہو چکا بعد مکان کو واپس آئے
جب گہر مین آئی تو دونکو داخل ہونا مستحب ہی اور ضروری حاجت کی سوا شب مین
داخل ہونا مکروہ ہے۔ مسافر جب شہر مین آوی تو مستحب ہی کہ پہلی مسجد مین جو اوسکے
گہر کی نزدیک ہو آوے۔ دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ اکیلی عورت کو سفر کرنا حرام ہے

باب ۹۷ اوس بیان مین کہ اللہ کی رحمت سی ناامید ہُونا چاہے ہے

۱ لہ تعالیٰ قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ہو الغفور الرحیم

یعنے کہہ میری طرفسے اے بندون میری جنہون نے حدسے زیادتی کی ہے اپنی جان پر
نا امید مت ہو خدا کی رحمت سے تحقیق خدا بخشتا ہے گناہون کو ساری تحقیق خدا وہی ہے
بخشنے والا مہربان۔ یعنے تجاوز حد سے کی یعنی گناہ بہت کئے ہین۔ بخشتا ہے الخ
سواء شرک کے۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین دوست رکہتا مین یہہ کہ میرے لئے
دنیا اور دنیا کی چیزین ہوون بدلے اس آیت کی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ جو شخص
شرک کرے پس چپ رہے حضرت نے پھر فرمایا اَلَا اَشْرَکَ آگاہ رہو کہ جو شرک کرے
اوسکے لئے بہی یہی حکم ہے یعنے بخشتا ہے مشرک کو بہی لیکن بعد توبہ کے اور گناہون کو
بغیر توبہ کے بہی چاہے تو بخشدے۔ اور روایت کیا گیا ہے کہ کتنے ایک لوگ اہل شرک مین سے
کہ کفر و کبایر یعنے قتل و زنا اور بہت سے گناہون کے مرتکب تہے اونہون نے آنحضرت کے
پاس حاضر ہوکر عرض کیا کہ جس دین کی طرف تم بلاتے ہو سو اچہا لیکن ہم اس شرط سے
قبول کرتے ہین کہ خبر دو تم ہمکو اسکی کہ گناہ ہمارے بخشے جائینگے یہہ آیت نازل ہوئی کہ
اے محمد میری طرف سے میرے بندون کو کہدو کہ تم نا امید نہو میری رحمت سے خدا سب گناہ
بخش دیگا یعنے جب تم اسلام لاوگے۔ اور بعضون نے کہا کہ یہہ نازل ہوئی بیچ حق
وحشی قاتل حضرت امیر حمزہؓ کے اور وہ مسلمان ہوا بعد اوسکے پس کہا مسلمانون نے
یا رسول اللہ یہہ حکم خاص اوسکے لئے ہے یا عام ہے فرمایا بلکہ سب مسلمانون کی لئے ہے۔
ابن عباس سے منقول ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہیجا کسیکو طرف وحشی بن
حرب کی کہ قاتل تہا امیر حمزہؓ کا تا بلادے اوسکو طرف اسلام کی پس کہلا بہجا اوسنے
خدمت بابرکت مین کہ اے محمد کیونکر بلاتے ہو تم مجھکو اسلام کی طرف اس حال مین کہ
تم کہتے ہو کہ جس نے قتل کیا یا شرک کیا یا زنا کیا سزا پائیگا دوچند کیا جائیگا اوسکو
عذاب اور ہمیشہ رہیگا اوسمین ذلیل اور مین کیا ہے یہہ سب کچھہ پس آیا پاتے ہو تم

میرے لئے رخصت پس اوتاری اللہ نے یہہ آیت شریف الامن تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاٰتھم حسنٰت وکان اللہ غفورا رحیما یعنے مگر جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور کیا عمل صالح پس یہہ جماعت ہے کہ بدل دیگا اونکی برائیونکو حسناتسے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان پس کہا وحشی نے یہہ شرط شدید ہے الامن تاب وامن وعمل صالحا ـــــ پس شاید کہ مین نہ قادر ہون اوسپر یعنے تینون باتون پر پس اتاری اللہ تعالی نے ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک لمن یشاء یعنے بلاشبہ اللہ نہین بخشتا شرک کو اور بخش دیگا اوس چیز کو کہ دری اوسکی ہے جسکے لئے چاہیگا پس کہا وحشی نے یہہ دیکھا ہون بعد مشیت اوسکی کے بخشیگا یعنے مغفرت کو موقوف اپنی چاہ پر رکہا پس نہین جانتا ہین کہ بخشیگا مجھکو یا نہین آیا اوسکے سوا کچھہ اور بہی ہے پس اتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت قل یا عبادی الذین اسرفو علی انفسھم الخ پس کہا وحشی نے ہان یہہ میری ڈھب کی ہے پھر مسلمان ہوا پس کہا لوگون نے بلاشبہ ہمنے بہی کہا یہہ جو کچھہ کیا ہے وحشی نے فرمایا کہ یہہ سب مسلمانو کے لئے ہے۔ اور منقول ہے ابن عمر رضی سے کہ کہا نازل ہوی یہہ آیت بیچ حق عیاش بن ربیعہ اور ولید وغیرہما کے پس اسلام لائے وہ اور ہجرت اور یہہ بہی ابن عمر سے ہے کہ کہا تہے ہم گروہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان کرتے اور کہتے کہ نہین ہے کوئی چیز حسنات ہماری سے مگر وہ مقبول ہے یہانتک کہ نازل ہوی یہہ آیت اطیعو اللہ واطیعوالرسول ولا تبطلوا اعمالکم یعنے فرمان برداری کرو اللہ کی اور فرمان برداری کرو رسول کی اور نہ باطل کرو تم اعمال اپنے پس جبکہ اوتری یہہ آیت کہا ہمنے کیا ہے یہہ ایسے چیز کہ باطل کریگی ہمارے اعمال کو پھر کہا ہمنے کہ وہ کبائر اور فواحش ہین کہا ابن عمر رضی نے پس تہے ہم جب دیکہتے اوس شخص کو کہ کیا اون گناہونمین سے کچھہ پس کہتے تہے ہم کہ تحقیق ہلاک ہوا پس نازل ہوی یہہ آیت قل یعبادی الخ پس باز رہے ہم

اوس کہنے سے پس تہی ہم جب دیکہتی کسیکو کہ کیا ہی اونہین سی خوف کرتی تہی ہم اوسپر عذاب کا اگر نکلیا اونمین سے کچہہ امید رکہتی تہی ہم واسطے اوسکی مغفرت کی ۔ مراد اسسے ارتکاب کبائر کا ہی ۔ اور ابوہریرہ رضہ روایت کرتی ہین کہ نکلے نبی صلعم او پر ایک جماعت اصحاب اپنی سے کہ وہ ہنس رہی تہے اور اور باتین کر رہی تہے پس فرمایا انحضرت صلعم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہات مین ہی اگر جانو تم اوس چیز کو کہ جانتا ہون مین البتہ ہنسو تم تہوڑا اور روؤ تم بہت پہر پہری حضرت نے اور رونی لگے لوگ پس وحی اللہ تعالی طرف انحضرت صلعم کی کہ ای محمد کیون نا امید کرتا ہے تو میری بندونکو پس پہری نبی صلعم نے اور فرمایا خوش رہو تم اور آپنے اعمال کو مستقیم کرو راہ حق پر اور نزدیکی ڈہونڈو تم اللہ تعالی کی ساتہ بجالانی طاعتون کی اور ابن مسعود رضہ سے منقول ہے کہ وہ داخل ہوی مسجد مین پس ناگہان دیکہا ایک واعظ کو کہ ڈراتا تہا اگ دوزخ سے پس کہا ای ڈرانی والی اگہ سے ۔ نا امید کر لوگونکو پہر پڑہی یہہ آیت یعبادی الذین اسرفوا علی انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ اور کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہ کونسی آیت وسیع تر ہی پس شروع کیا لوگون نے ذکر کرنا آیتونکا قران مین سے من یعمل سوء او یظلم نفسہ الخ اور مانند اوسکے پس کہا حضرت علی رضہ عنہ نے کہ نہین ہے قران مین کوئی وسیع تر قل یا عبادی الذین اسرفوا الخ سے اور ابن عباس ہی سے تفسیر اس آیت کی کہ کہا بلایا اللہ نے اپنی مغفرت کیطرف اون لوگونکو کہ کہتی تہی مسیح وہی ہے اللہ ۔ اور اونکو کہ کہتی ہتی مسیح اللہ کا ہے اور اونکو کہ کہتی تہے مسیح بیٹا اللہ کا ہے اور اونکو کہتی تہے کہ عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور اونکو کہ کہتی تہے کہ اللہ تسرا تین مین کا ہی فرماتا ہے اللہ تعالی ان سبکو کہ آیا توبہ نہین کرتے تم طرف اللہ کی اور بخشش نہین مانگتے تم اوس سے حالانکہ اللہ غفور رحیم پہر بلایا طرف توبہ کی اوسکو کہ جسنے بہت

بڑی بات کہی کہ کہا انا ربکم الاعلی یعنے یہہ فرعون نے کہا کہ کہا مین رب اعلی تمہارا ہون اور کہا ما علمت لکم من الہٍ غیری یعنے یہہ بہی فرعون نے کہا کہ نہین جانتا مین تمہاری لئے کوئی معبود سوا اپنے ۔ کہا ابن عباس رضؓ نے کہ جسنے نا امید کیا بندون کو توبہ سے بعد اوسکے پس تحقیق انکار کیا اوسنے کتاب اللہ کا و لیکن نہین قادر ہوتا بندہ توبہ کرنے پر یہانتک کہ توفیق دے توبہ کی اللہ اوسکو ۔ اور عبید بن عمیر روایت ہی کہ کہا ابلیس نے ای رب میری تو نے نکالا مجھکو جنت سی بہ سبب آدم کی اور مین نہین طاقت رکہتا ہون اوسپر یعنے اوسکی بہکانے وغیرہ پر مگر ساتھ حکومت اور قدرت تیری کے فرمایا اللہ تعالی پس تو مسلط ہی اوسپر کہا ابلیس نے ای رب میری زیادہ دے مجھکو کچھہ اور فرمایا نہین پیدا کیا جائیگا اوسکے لئے کوئی فرزند مگر کہ پیدا کیا جائیگا تیری لئے مثل اوسکے کہا ابلیس نے ای رب میرے زیادہ دے مجھکو فرمایا سینے اونکے رہنی کی جگہین ہین تمہاری لئے ۔ اور جاری ہو وگے تم اونکی خونکی جاری ہونیکی جگہہ کہا ابلیس نے ای رب میری زیادہ دے مجھکو ۔ فرمایا پکار لا اپنے سوار اور پیادے وسا جہا کر اونکے مال اور اولاد مین اور وعدے دے اونکو اور نہین کچھہ وعدہ دینا اونکو شیطان مگر دغابازی ۔ کہا آدم علیہ السلام نے کہ ای رب میری تحقیق مسلط کیا تو نے اوسکو مجہپر اور مین نہین بچ سکتا ہون اوس سے مگر ساتھ مدد تیری کی فرمایا کہ نہین پیدا کیا جائیگا تیری لئے کوئی فرزند مگر کہ متعین کرونگا مین اوسپر اوسکو محفوظ رکہیگا اوسکو ہم نشین بد سے یعنے فرشتہ متعین کرونگا کہ شیطان سے بچائیگا اوسکو کہا آدم نے ای رب میری زیادہ دے مجھکو فرمایا ایک نیکی برابر دس کے یا زیادہ اور برائی ایک کی ایک یا مٹا دونگا اوسکو کہا ای رب میری زیادہ دے مجھکو فرمایا دروازہ توبہ کا کہلا ہوا ہے جبتک کہ روح بدن مین ہی کہا ای رب میری اور زیادہ دے مجھکو فرمایا یا عبادی الذین اسرفوا الخ ۔ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ شیطان نے عرض کیا

کہ پروردگار سے قسم ہی تیری عزت کی ای رب میری ہمیشہ گمراہ کرتا رہونگا تیری بندون کو
جبتک کہ ارواح اونکی اونکے بدنونمین ہونگی پس فرمایا پروردگار عزوجل نی قسم ہے
اپنے عزت اور بزرگی کی اور بلندی مرتبہ اپنے کی کہ ہمیشہ بخشتا رہونگا مین اونکو جبتک
کہ بخشش مانگتے رہین مجہہ سے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ اللہ تعالی
ہات پہیلاتا ہی اپنا راتکو تاکہ توبہ کرے گنہ کرنیوالا دنکا اور پہیلاتا ہی ہات اپنا دنکو تاکہ توبہ کری
گنہ کرنیوالا رات کا یہانتک کہ نکلی آفتاب مغرب کی طرف سی شعر اسنے خود ہمکو کیا ہے
شاد شاد ہکہلے واللہ رؤوف بالعباد ہپہلانا ہات کا کنایہ ہی طلب کرنی سی اسلئی کہ
عادت ہی لوگونکی کہ جب کسی سی کچہہ مانگتے ہین تو ہاتہہ پہیلاتے ہین اوسکی آگی پس معنی
یہہ ہین بلاتا ہے گنہگارون کو توبہ کیطرف۔ اور بعض نی کہا ہی کہ کنایہ ہے وسعت مغفرت
ورحمت سی اور یہانتک کہ نکلی آفتاب الخ جب طلوع ہوگا آفتاب مغرب سی تو دروازے
توبہ کا بند ہوجائیگا پہر کسیکی توبہ قبول نہین ہونیگی چنانچہ فرماتا ہے یوم یاتی بعض آیات
ربک لاینفع ایمانہا لم تکن امنت من قبل اور فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ وحی اللہ تعالی نے طرف داود علیہ السلام کی کہ ای داود تحقیق
ایک بندہ میری بندون مین سی البتہ لائیگا میری پاس ایک نیکی پس حکم کرونگا مین
اوسکو داخل کرنیکا جنت مین کہا داود علیہ السلام نے کیا نیکی ہوگی وہ فرمایا کہ ایک سختی دور
کی ہوگی مومن سے عرض کیا داود علیہ السلام نی کہ بار خدایا سزاوار ہی اوسی شخص کو کہ پہچانے
تجہکو حق پہچاننے تیری کا یہہ کہ نا امید نہو تجہہ سے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ کہا مجہہ سی جبرئیل علیہ السلام نی اے محمد بلاشبہ خطاب کریگا مجہہ سی اور قیامت کی پس
فرمائیگا کہ اے جبرئیل کیا ہی مجہکو کہ دیکہتا ہون فلان بیٹے فلان کو دوزخیونکی صف مین
پس کہونگا مین بلاشبہ ہم نہین پاتے اوسکی لئی نیکی کوئی کہ پہونچی اوسکو خیر اوسکی آجکے دن
پس فرمائیگا اللہ تعالی کہ بلاشبہ منی سنا تہا اوسکو دار دنیا مین کہ کہتا تہا یا حنان یا منان

پس جالو اوسکی پاس اور پوچھو اوس سے کہ کیا مراد رکتا تہا یا حنان یا منان کی کہنی سے
پس آو نگا مین اور پوچھونگا اوس سے پس کہیگا وہ کیا حنان اور منان اور بہی کوئی ہی
اللہ کی سوای پس پکڑو نگا مین ہات اوسکا یعنی بموجب حکم آلہی کے دوزخیونکی صفونمین سے
پھر داخل کرونگا مین اوسکو جنتیونکی صفون مین حضرت علی رض سی ہی کہ کہا جوان پاک
وصاف وہ ہی کہ نہ امید کرے لوگون کو اللہ کی رحمت سی اور نہ رخصت دی اونکو اللہ کی گناہ
کرنی کے اور نہ نڈر کر دی اونکو عذاب خدا سی اور نہ چہوڑدے قران کو اعراض کر کر اوس سے
درحالیکہ رجوع کرنیوالا ہو طرف غیر اوسکے کی۔ بلا شبہ نہین بہلائی ہی اوس عبادت مین کہ
نہو علم اوسمین اور نہ خیر اوس علم مین ہے کہ نہو سمجہہ اوسمین۔ اور نہ وہ قراءت بہتر ہی کہ جسمین
تدبر نہو یعنے سوچ وسمجہہ زید بن اسلم سے منقول ہی کہ کہا اک شخص تہا اگلی امتونمین کہ
مشقت کرتا تہا عبادت مین اور سختی ڈالتا تہا اپنی نفس پر اور نا امید کرتا تہا لوگون کو
اللہ کی رحمت سی پہر مر اوہ پس کہا ای رب میری کیا ہے میری لئی تیری پاس فرمایا رکہہ
جہنم کی ہے کہا اوسنے کہ پس کہان گئی عبادت میری اور اور مشقت میری پس کہا گیا اوسکی
لئے کہ تو نا امید کرتا تہا لوگون کو میری رحمت سی اور مین نا امید کرونگا تجہکو آج اپنی رحمتسی
عکرمہ بن عمارت روایت کرتی ہین کہ داخل ہوا مین مدینہ کی مسجد مین پس پکارا مجہکو ایک
بڈے بوڑہی نی پس کہا ای یمانے اور مین پہچانتا تہا اوسکو پس کہا نکہ تو کسی شخص کو کہ
نہین بخشیگا تجہکو اللہ کبہی اور نہین داخل کریگا تجہکو بہشت مین کہا مینے کون ہو تم اللہ
رحمت کری تمپر کہا اوسنی مین ابوہریرہ ہون پس کہا مینے کہ یہہ کلمہ کہتا ہی ایک ہم مین کا اپنی
بعض گھر والونکو جبکہ غصہ ہوتا ہے یا کہتا ہی اپنی بیوی کو یا اپنے خادم کو کہا ابوہریرہ رض نے
پس بلا سبب سنا ہی مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی۔ کہ دو شخص تہی بنی اسرائیل
کی اسمین دوست ایک اونمین سی بہت محنت کہنچتا تہا بندگی کرنے مین اور دوسرا کہتا تہا
کہ مین گنہگار ہون یعنی اقرار کرتا تہا اپنی گناہ کا پس شروع عبادت کرنی والی نے کہ کہتا تہا

گنہگار کو باز آ اوس چیز سے کہ تو اوسمین ہی یعنے گناہ سی پس کہتا تہا گنہگار کہ چہوڑ مجہکو سات
پروردگار میری کی یعنے اسلئے کہ وہ غفور الرحیم ہی یہانتک کہ پایا اوس عابد نی اوسکو ایکدن
گناہ پر کہ برا جانا اوسکو پس کہا باز آ پس کہا گنہگار نے چہوڑ دی مجہکو سات پروردگار میری کی
کیا بہیجا گیا ہے تو مجہپر داروغہ پس کہا عبادت کرنیوالی نے قسم ہی خدا کی نہین بخشیگا اللہ تجہکو
کبہی تجہکو بہشت مین پس بہیجا اللہ تعالی نے اوندونکی طرف فرشتہ پس قبض کین روحین
اوندونکی پس اکٹہے ہوی دونو یعنی ارواحین اونکی نزدیک اللہ تعالی کی یعنے برزخ یا عرش کی
نیچی پس فرمایا گنہگار کو داخل ہو بہشت مین سبب رحمت میری کی اور فرمایا دوسری کو کیا طاقت
رکہتا ہے تو یہہ کہ محروم کرے میری بندہ کو میری رحمت سی پس کہا اوسنی نہین طاقت رکہتا مین
ای پروردگار میری فرمایا پروردگار نے فرشتون کو کہ لیجاؤ اوسکو طرف دوزخ کے۔
ف وہ شخص جو عجب و اعتماد کیا اپنی عمل پر اور حقیر جانا اوس گنہگار کو اور کہا کہ اللہ تعالے
نہین بخشینگا تجہکو مستحق عذاب کا ہوا اسلئے کہا ہی کسی بزرگ نی کہ جو گناہ کی باعث ہو ذلیل
و حقیر جاننے کا آپنی تیئن وہ بہتر ہی اوس طاعت سی کہ لازم کری عجب و تکبر کو۔ تنبیہ
ان روایتو نمین خوبیان کمال وسعت رحمت بار تعالی کا اور تاکید نہ نا امید ہونیکی اللہ تعالی
کی رحمت سی مذکور ہوئے اوس سی کوئی یہہ نہ سمجہا کہ پس جب وہ غفور الرحیم ہی تو بندگی
کرنا اوسکی کیا ضرور ہے۔ اسلئے کہ یہہ عقیدہ ٹہرا ہے اہل سنت کا الایمان بین
الخوف والرجاء یعنے ایمان درمیان ہی خوف اور امید کی ڈرتا ہی رہی اوسکے عذاب سے
اور امیدوار بہی رہے اوسکی کرم کا۔

باب ۸ و ایمان مین مسئلہ قضا و قدر کے۔

قولہ تعالی ولو شاء اللہ لجعلہم امۃ واحدۃ ولکن یدخل من یشاء
فی رحمتہ والظالمون مالہم من ولی ولا نصیر
یعنے اگر چاہتا خدا اونکو کرتا ایک جماعت یعنی مومن سبکو ولیکن داخل کرتا ہی جسکو چاہتا ہی

اپنی رحمت مین یعنی بزرگی دیتا ہی جسکو چاہتا ہے ساتہہ اسلام کی اور ظالم یعنے کافر نہین ہے
اونکی لئے کوئی کارساز یعنی شفاعت کرنیوالا اور نہ مدد کرنیوالا یعنے عذاب دفع کرنیوالا اس
آیت سی اور آیت فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر اسسے معلوم ہوا کہ جنتی اور دوزخی
اور کافر اور مسلمان ہونا سب اللہ ہی کی تقدیر و مشیت سی ہی یہی مذہب ہی اہل سنت جماعت
کا چنانچہ چنانچہ حضرت امام اعظم رض فقہ اکبر مین لکہتے ہین یعنی اللہ تعالی راہ بتاتا ہے جسکو
چاہتا ہے اپنی فضل سی اور گمراہ کرتا ہے جسکو چاہتا ہی اپنی انصاف سی اور گمراہ کرنا اللہ کا کیا ہی
خذلان اوسکا اور معنی خذلانکی توفیق ندینا اللہ کا بندونکو اوس چیز پر کہ جس سے راضی ہی
اور یہہ انصاف ہی اوسکا اور ایسے ہی عذاب کرنا توفیق ندئے ہوئی کا گناہ پر۔
ف انصاف ہی ظلم نہین ظلم کہتے ہین غیر کی ملک مین تصرف کرنا اور اللہ اپنے ملک مین
تصرف کرتا ہی اور اللہ اپنی ملک مین تصرف کرتا ہی نہ غیر کے۔ اور ایسا ہی امام صاحب نے
اپنے وصیتو نمین لکہا ہے یعنی اقرار کرتی ہین ہم اسبات کا کہ بندون کی کام تین طرحکے
ہوتے ہین ایک فرض جسکا کرنا ضرور ہے۔ دوسرا فضیلت یعنی محض ثواب کی کام کہ جسکے
نکرنے مین عذاب یقینی نہین تسری برے کام کہ جسکی کرنی مین یقیناً عذاب ہی سو فرض تو ہوتا ہے
خدا کی امر سی اور مشیت اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور ارادہ اور توفیق
اور پیدا کرنی اور حکم کرنے اور علم سی اور اوسکی لکہنے سی لوح محفوظ مین۔ اور فضیلت کی کام
خدا کے امر سی نہین پر اوسکی مشیت سی اور محبت اور رضامندی اور قضا اور تقدیر اور توفیق
دینی اور پیدا کرنی اور ارادہ اور حکم اور علم اور لکہنے سی لوح محفوظ مین ہین اور گناہ کی کام خدا کی
امر سے نہین پر اوسکی مشیت سی ہین محبت سی نہین قضا سے ہین رضا سی نہین تقدیر سی ہین
توفیق سے نہین خذلان سے ہین یعنے ترک توفیق سی اور اوسپر مواخذہ ہے اسواسطیکہ
خدا جانتا ہے اور اوسکے لوح محفوظ مین لکہتا ہے انتہی حضرت قاضی ثناء اللہ پانی
پتی رح نے مالابد مین لکہی ہین کہ تمام ممکنات کیا جواہر کیا عرض اور کیا افعال اختیاریہ

بندون کے تمام پیدا کئے ہوئے اللہ تعالی کے ہین اسباب وواسطون کو روپوش
فعل اپنی کا کیا ہے کہ اونسے فعل اونکا چھپا ہوا ہے بلکہ دلیل فعل کی ثابت ہونیپر
کیا ہے جیسا کہ عقلا جماد انسے ہلانی والی کیطرف سراغ لیجاتی ہین اور جانتے ہین کہ یہہ
حرکت لایق حال ہی اس جماد کی نہین بلکہ اسکے لئے اور کوئی فاعل ہے سوائے اسکے
اسیطرح وہ عقلا کہ بصیرت اونکی سات سرمئہ شریعت مطہرہ کے سرمگین ہوی ہی جانتے ہین
کہ ممکن اپنے مثل کو خواہ کوئی فعل ہوا فعال سے یا عرض ہو اعراض سے پیدا نہین
کرسکتا ہان اسقدر فرق بیچ افعال اختیاریہ بندون کی اور حرکت جمادات کی مستحق ہی
اور ایمان لانا اسپر واجب ہی کہ حق تعالی نے بندون کو صورت قدرت اور ارادی کی
دی ہے اور عادت اللہ کی جاری ہے کہ جب بندہ قصد ایک کام کا کرتا ہی تو حق تعالی
اوس فعل کو پیدا کر دیتا ہے یعنی بعد ارادی اوسکی کے۔ اور وجود مین لاتا ہے اور سبب ایسے
ارادی اور قدرت کی بندہ کو کاسب یعنی کام کرنیوالا کہتی ہین اور مدح اور ذم اور ثواب و
عذاب اوسپر مرتب ہی اور انکار فرق کا درمیان حرکت جماد و حرکت حیوان کے کفر اور
برا اسلئے کہ انکار قدرت آلہی کا ہے کہ حیوان مین رکھی ہے خلاف شرع اور خلاف ہدایت
کے عقل کے اور غیر خدا کو خالق کسی چیز کا چیزون مین سے جاننا بھی کفر ہے اسلئے خلق عبارت
ہی پیدا کرنے ماہیتون اور حقایق اشیا کے سے۔ اور کسب عبارت ہے اون کے لانے
سے وجود مین ساتھہ اختیار اور قدرت فی الجملہ کے کہ حق تعالی نے بندون کو دی ہے اور اسی
لئے پیدا کرنا قبیح کا قبیح نہیں ہے بلکہ حسن ہے اس لئے خوبی اور بھلائی ایک چیز حسن کی
اوس کی ضد سے کہ قبیح ہے معلوم ہوتی ہے۔ پس اگر بدی نہوتی تو خوبی نیکی کی معلوم نہوتی بلکہ کسب
قبیح کا قبیح ہوگا کما لا یخفی۔ اس لئے حضرت پیغمبر علیہ السلام نے قدریہ کو مجوس اس امت
کا کہا ہے ۔ اور شرح فقہ اکبر مین ملا علی قاری رح نے اور شرح مسلم الثبوت مین ملا بحر العلوم
عبد العلی نے جو کچھہ لکھا ہے اوس کا خلاصہ یہہ ہے کہ تمام افعال بندوں کے قسم حرکت

ف۵ یعنے اسباب اور باعثوں ظاہری کو روپوش اور پردہ اوپر فاعلیت اور خالقیت اپنے کے بیچ نظر ظاہر بینوں کے کیا ہے کہ بندوں کو فاعل اور فصل بہیع کو مثلاً اوگانے والا نباتات کو جانتے ہیں بیچ نظر حق بینوں کے دلیل اور ثبوت فعل کے اپنے کیا شعر - این سبب ہا در نظر ہا پردہ ہاست درحقیقت فاعل ہر شئے خداست حق تعالیٰ فرماتا ہے ما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی یعنے یہ خاک کہ تونے میرے دشمنوں کے آنکھوں میں نہیں جبکہ ڈالی تونے ولیکن اللہ نے اون کی آنکھوں مین ڈالی اور پہونچائی ۱۲ - ف۶ جبکہ قفل کو ظاہر میں کنجی کھولتی ہے حقیقت میں پیدا کرنے والا حق تعالیٰ ہے ۱۲ ف۷ مثلاً کسی کو تیر لگے تو عاقل جانتا ہے کہ یہ تیر آپ سے اوڑکر نہیں لگا ہے بلکہ کسی نے اوسکو واسطے کمان کے پہنچایا ہے شعر گرچہ تیر از کمان ہمی گذرد ؎ از کماندار بیند اہل خرد - اسی طرح تمام اسباب اور واسطوں ظاہر کو مانند کمان کے جانکر افعال کو منسوب فاعل حقیقی کے طرف کرنا چاہیے ۱۲ ف۸ بدلیل اسکے کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ اپنے اوٹھنے میں بندہ کو فی الجملہ اختیار رہے بخلاف حرکت رعشہ اور لکنت زباں کے کیونکہ ہر چند بندہ چاہتا ہے کہ اپنے ہاتھ کو حرکت رعشہ سے باز رکھے نہیں باز رکھہ سکتا اور صاحب لکنت چاہتا ہے کہ پوری بغیر لکنت زباں سے نکالے لیکن نہیں نکال سکتا ۱۲ ف۹ یعنے اسے صورت قدرت وارادہ کے نہ حقیقت اوسکے کے ۱۲ ف۱۰ یعنے خلاف حکم ظاہر عقل کے اس لئے کہ ہر کوئی جانتا ہے کہ جبوقت ارادہ کسی کام کا کرتا ہو وہ فعل صادر ہوتا ہے الا بیچ حالت پائے جانے کسی مانع کے مانند مرض وغیرہ کے ۱۲ ف۱۱ کیونکہ خلق خدا کی صفتوں خاص سے ہوا اور پھر ساتھ اوس کے موصوف جاننا شرک ہے ۱۲ ف۱۲ یعنے لیکن ف[illegible] خلاف کے قدریہ اور معتزلہ ہیں کہ بندہ اپنے کاروبار میں قدرت مستقلہ رکہتا ہے اور افعال اوسکے پیدا کئے ہوئے - اوسیکے ہیں اللہ تعالیٰ کو اوس میں دخل نہیں پس قدر کے منکر ہیں اور مذہب اون کا مخالف نص قرآنی کے ہے واللہ خلقکم وما تعملون یعنے خدا نے پیدا کیا تمہکو اور جو کچھہ کہ تم کرتے ہو اور حدیث میں ہے القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ لا تعودوہم وان ماتوا فلا تشہدوہم یعنے قدریہ مجوس اس امت کے ہیں اگر بیمار ہوں عیادت اونکی نکرو اگر مریں اون کے جنازہ پر حاضر نہ ہو نماز اون کی نہ پڑہو ۱۲

وسکوت سے یعنے جس وجہ پر کہ ہوں قسم کفر وایمان اور اطاعت وعصیان کسب بندوں کے نہیں حقیقتاً یعنے بطریق مجاز کے نسبت کرتے ہیں اور نہ بطریق اکراہ اور غلبے کے

ہین بلکہ اختیار اون کا اون کے فعل ہین بحسب اختلاف ہوا اون کے گئے ہے پس نفسون کے
لئے بہلے کام کرنے مین فائدہ ہے اور برے کام کرنے مین ضرر جیساکہ کہتے ہین معتزلہ کہ بندہ
پیدا کرنے والا افعال اختیاریہ کا ہے قسم مارنے اور براکہنے وغیرہ کے اور نہ جیساکہ کہتے ہین
جبریہ کہ جو قائل ہین نفی کسب اور اختیار کے بالکل بیچ قول اللہ تعالی کے کہ ایاک نعبد
وایاک نستعین سے ہے رد ہے دونو جماعتوں کا اس تقضئے ہیں اور حاصل یہہ کہ فرق درمیان
کسب اور خلق کے یہ ہے کہ کسب ایک امر ہے کہ نہیں منتقل ہے سات اوسکے کاسب
اور خلق ایک امر ہے کہ مستقل ہے سات اوسکے خالق - اور بعضوں نے کہا کہ جو کچھ کہ واقع
ہو سات آلہ کے پس وہ کسب ہے اور جو کچھہ واقع ہو بدون آلہ کے پس وہ خلق ہے -
پہر جو کچھہ کہ پیدا کرے اللہ تعالی بغیر اثر اوس کے کہ قدرت سات اللہ تعالی کے سات قدرت
بندہ کے اور ارادہ اوس کے کے ہوگی وصفت اوسکی اور نہیں ہوگا فعل اوسکا مانند حرکت
رعشہ والے کے اور جس کو پیدا کیا اللہ تعالی نے نزدیک پیدا کرنے قدرت اور ارادہ اختیار بندہ
کے پس وصف کیا جائیگا بندہ سات اوس کے - اور ہوگی صفت اور فعل اور کسب بندہ کا
مانند حرکتین اختیاریہ کے پہر پیدا ہوئی چیزین مانند الم کے مضروب مین اور توٹنے کے شیشے میں
سات پیدا کرنے اللہ تعالی کے ہی اور نزدیک معتزلہ کے سات پیدا کرنے بندہ کے اور اللہ تعالی
خالق اون کا ہے یعنے پیدا کرنیوالا افعال بندوں کا موافق ارادے اون کے کے بموجب
قول اللہ تعالی کے اللہ خالق کل شیء یعنے اللہ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے یعنی ممکن کا
اور فعل بندیکا ہیہ ایک چیز ہے - پہر جاننا چاہیئے کہ طاعت بحسب طاقت کے ہی فرمایا
اللہ تعالی نے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا یعنے تکلیف نہین دیتا اللہ کسی نفس کو
مگر بقدر مقدرت اوس کے کے اور مقدرت بندہ کے کہ جس سے ہوتا ہے اہل واسطے تکلیف
طاعت کے وہ سلامتی آلات کی ہے قسم حواس اور اعضا سے کہ جن سے ادا کرتا ہی اوس
چیز کو کہ واجب ہے بندہ پر قسم معرفت اور عبادت سے پس اسی سلئے نہین تکلیف ہے واسطے

لڑکے اور مجنوں کے ساتھ ایمان کے اور نہین تکلیف ہے ساتھ گونگے کے ساتھ اقرار کرنیکے
زبان سے نہ واسطے مریض عاجز کے کھڑے ہونے مین مقام خیر مین یعنے نماز وغیرہ مین جیسے
کہ ثابت ہوئی ہے یہ بات دلیل و برہان سے پس تھا ابو جہل غیر مسلوب العقل پس نہین
پہونچتا تھا اوسکو یہہ کہ کہے نہیں قدرت رکھتا میں تصدیق اور اقرار کرنے کی اور ایسے ہی
مومن صحیح سالم تارک صلوٰۃ و زکوٰۃ کو مثلاً نہین لایق ہے کہ کہے نہین قدرت رکھتا میں نماز
پڑھنے کی پس حاصل یہ کہ استطاعت ایک صفت ہے کہ پیدا کرتا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نزدیک
کرنے فعل کے بعد سلامتی اسباب و آلات کے پس اگر قصد کیا بندہ نے خیر کا پیدا کرتا ہے
اللہ تعالیٰ قدرت فعل کی اور اگر قصد کیا شر کے کرنے کا پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ قدرت کرنے
شر کی پس ہوتا ہے بندہ آپ ہی ضایع کرنے والا قدرت فعل خیر کی پس مستحق ہوتا ہے ذم اور عقاب
کا اور اسی لئے مذمت کی اللہ نے کافروں کے ساتھ اسطرح کے کہ ھم لایستطیعون السمع
یعنے وہ نہیں طاقت رکھتے ہیں سمع کی یعنے نہیں قصد کرتے ہیں سننے کلام رسول کے بطریق
تامل کے واسطے طلب کرنے حق کے تاکہ جانیں حقکو بلکہ سنتے ہیں بطریق انکار کے اور تحقیق
مذمت کی اون کے اللہ تعالیٰ نے بہ سبب نہ تامل کرنے اونکے کہ باوجود سلامتی اسباب کے
اس آیت مین وَلَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا آخر آیت تک یعنے کفار کے لئے دل
ہین کہ نہین سمجھتے ساتھ اون کے پس کافر ہوا جو کوئی کہ کافر ہوا ساتھ فعل اپنے کے یعنے ساتھ
اختیار اور انکار اور جحود اپنے کے بسبب خذلان اللہ تعالیٰ کے یعنے بہ سبب ترک
کرنے مدد اوسکے کہ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے إِنَّ اللَّهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا
وَلَٰكِنَّ النَّاسَ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ۔ یعنے بلاشبہ اللہ نہیں ظلم کرتا لوگوں پر
کچھ ولیکن وہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں اور ایمان لایا جو کوئی کہ ایمان لایا ساتھ فعل
اپنے کے یعنے ساتھ اختیار اور اذعان اور اقرار اور تصدیق اپنے کے بسبب توفیق
دینے اللہ تعالیٰ کے اوس کو بمقتضائے فضل اپنے کے جیسا کہ فرمایا۔ إِنَّ اللَّهَ

لذو فضل علی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون یعنے بلا شبہ اللہ
البتہ صاحب فضل کا ہے لوگوں پر ولیکن اکثر آدمی نہیں شکر کرتے اور کچھ شک نہیں۔
اس میں اس لئے کہ انسان کے لئے ارادہ اور قوتیں ہیں کہ بسبب اون کے تمام ہوتا ہے
اوسکے لئے حاصل ہونا سب چیزوں کا اور اجتناب منہیات کا مگر یہ کہ ارادے اور قوتیں
منسوب ہوتے ہیں طرف اللہ تعالیٰ کے پس گویا کہ نہیں اختیار ہے بندوں کو اور فرق ذکر
کیا گیا درمیان دونوں کے یہ ہے کہ رعشہ میں ناقص ہوا واسطہ کہ وہ خواہش ہے اور بیچ
حرکت اختیاریہ کے زیادہ ہوگیا واسطہ پس سمجھ ان حقایق اور اشاروں کو اور مدد چاہ
سات اون کے بیچ تمام اون چیزوں کے کہ کان میں پڑیں تیرے اسلئے کہ واجب ہونا
فعل بندہ کا ساتھ اختیار اوس کے نہیں واجب کرتا ہے اضطراب کو واسطے ضرورت فرق
کے درمیان حرکت اختیار اور حرکت رعشہ کے اسلئے کہ ہلانے والا ہات وغیرہ کا کہ
ہلاتا ہے سات اختیار اور ارادہ کے بسبب سلامتی حواس اور اعضا کے اور جھکے
ہلتے ہیں اعضا بسبب مرض رعشہ کے نہیں شک ہے اوس میں کہ حرکت پہلی غیر ہے
حرکت دوسرے کی اور فرق درمیان اون دونوں کے بدیہی ہے۔ اور خلاصہ کلام
جو اشارہ کیا ہے طرف اوس کے حجۃ الاسلام وغیرہ علماے نامدار نے وہ یہ ہے کہ
جب باطل ہوا جبر محض بسبب ضرورۃ مذکور کے اور ہونا بندے کا خالق اپنے افعال کے
واجب ہوئی میانہ روی اعتقاد میں اور وہ یہ ہے کہ افعال اندازہ کئے گئے ہیں ساتھ
قدرت اللہ تعالیٰ کے از روے اختراع کے اور ساتھ قدرت بندہ کے اور وجہ پر تعلق
سے کہ تعبیر کیا جاتا ہے اوس سے ساتھ اکتساب کے اور نہیں ہے ضرورۃ قدرت
کے سے ساتھ مقدور کے یہہ کہ ہو بطور اختراع کے اسواسطے قدرت اللہ تعا
کی ازل میں متعلق ہے ساتھ عالم کے بغیر اختراع کے پھر متعلق ہوتی ہے ساتھ
اوسکے نزدیک اختراع کے اور وجہ کر تعلق سے پس حرکت بندہ کی باعتبار نسبتہ

کرنے اوسکے کے طرف قدرت اوس کے کے طرف قدرت اللہ تعالی کے خلق
کہلاتی ہے پس وہ خلق یعنے پیدایش سے رب کی اور وصف ہے بندہ کی اور کسب
بندہ کے اور قدرت خلق رب کی اور وصف بندہ کی کسب ہے بندہ کے لئے اور اس
مذہب پر بہت دلیلین عقلیہ اور نقلیہ اور سمعیہ ہیں نہیں گنجایش رکھتا لکھنا اون کا
اس مقام مین اس لئے کہ وہ مقتضی ہے طوالت کو انتہی۔ اور مجالس الابرارین لکھا ہے
کہ ایمان لانا تقدیر پر واجب ہے اور مراد تقدیر پر ایمان لانے سے یہ ہے کہ جانے کہ جو کچھہ
عالم مین ہوتا ہے خیر اور شر اور نفع اور ضرر اسلام اور کفر اور طاعت اور عصیان اور
ارادے اور خطرے اور حرکات و سکنات سب کچھہ اللہ ہی کے قضا و قدر سے ہوتا ہے
اور کہا امام فخرالدین رازی نے سورۂ یوسف کے تفسیر میں کہ جاننا چاہئے کہ انسان حکم
کیا گیا ہے سات اوس کے کہ رعایت کرے اسباب کے اس عالم میں پس وہ حکم کیا گیا
ہے غالبًا ساتھہ اوس کے کہ پرہیز کرے اشیاء مہلکہ اور غذاؤن مضرہ سے باین
ہیچ کہ سعی کرے بیچ حاصل کرنے منافع اور دفع کرنے مضرتوں کے بقدر امکان کے پہر
باوجود اس کے لایق ہے انسان کو یہ کہ ہو یقین کرنے والا کہ نہین پہونچتا طرف
اوس کے مگر جو کچھہ کہ مقدر کیا ہے اللہ تعالی نے اوسکے لئے اور نہین حاصل ہوتا
اوسکے لئے مگر جو کچھہ کہ ارادہ کیا اللہ تعالی نے اوس کے لئے پس قول حضرت یعقوب
علیہ السلام کا اپنے بیٹوں کے لئے لاتدخلوا من باب واحد وادخلوا
من ابواب متفرقة اشارہ ہے طرف اسبات کے کہ معتبر ہے اس عالم مین
اور قول اونکا وما اغنی عنکم من اللہ من شیء اشارہ ہے طرف توحید
محض کے اور نہ التفات کرنے کے سبب اسباب کے اور ذکر کیا امام غزالی رہ نے
ایک سوال وہ یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہمکو کہ عمل کرین ہم اور اسکے لئے والا
ہم مذمت کئے جاوینگے اور عذاب کئے جاوینگے عصیان پر باوجود دیکہ سب کچھہ اللہ

کیطرف سے ہے اور نہیں ہے طرف ہمارے کچھ پس کیونکر مذمت کیجاوین پہر جواب پایا ہے اسطرح کہ وعید اللہ تعالی کیطرف سے واسطے حاصل ہونے اعتقاد کے ہے ہم مین اور حصول اعتقاد سبب ہے واسطے پیدا ہونے خوف کے اور پیدا ہونا خوف کا سبب ہے ترک شہوت کا اور ترک شہوت سبب ہے واسطے پہونچنے اللہ تعالے کے پناہ مین اور اللہ سبحانہ تعالے مسبب الاسباب ہے اور مرتب الاسباب ہے پس جسکے لیے سبقت لیگئی ہے سعادت ازل مین میسر ہوتے ہین اوس کے لئے یہ اسباب یہانتک کہ کہینچ لیجاتا ہے اوس کو سلسلہ اسباب کا طرف خیر کے اور جس کے لئے سبقت نہیں کی ہوتی ہے سعادت سے ہوتا ہے وہ دور سننے خدا اور کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کلام علما کے سے اور جبکہ سنتا نا نہین جانتا اور جبکہ نہین جانتا نہین ڈرتا اور جبکہ نہیں جانتا اور جبکہ نہیں ڈرتا نہیں چھوڑتا رغبت کرنا طرف دنیا کے اور شہوات اوس کے کے اور جبکہ نہیں چھوڑتا رغبت دنیا کی اور شہوت اوسکی ہوتا ہے شیطان کی جماعت میں سے وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ تمام ہوا کلام صاحب المجالس کا۔ اور طیبی اور سید جلال الدین اور شیخ عبد الحق رحمۃ اللہ علیہم نے لکھا ہے کہ ایمان تقدیر پر لانا فرض اور لازم ہے یعنے اعتقاد کرین کہ اللہ تعالی پیدا کرنے والا بندون کے اعمال کا ہے خواہ نیک ہوں یا بد لکھے ہیں لوح محفوظ میں پہلے اونکے پیدا کرنے کے سب کچھ اوسکے اور ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ایمان اور طاعات سے راضی ہیں اور گناہ سے ناخوش اور فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ تقدیر ایک بھید ہے اللہ کے بھیدوں میں سے نہیں مطلع کیا اسپر ملک مقرب کو اور نہ نبی مرسل کو نہیں جایز ہے خوض و بحث کرنا اوسمیں بطریق عقل کے انتہی۔ بلکہ واجب ہے یہ کہ اعتقاد کرے اللہ تعالی پیدا کی مخلوق کہ اون کو دو فریق پیدا کئے ایک فریق جنت و چین کے لئے ازراہ فضل کے اور ایک فریق دوزخ کے لئے ازراہ عدل کے۔ ایک شخص نے حضرت علی رض سے پوچھا کہ خبر دو مجھکو قدر سے اونہوں نے فرمایا دور دراز راہ ہے نہ بیٹھ اوس مین پہر اوسنے یہی سوال کیا فرمایا گہیرا دریا ہے مت داخل ہو اوسمین

پہر یہی پوچھا فرمایا یہہ بہید ہے اللہ کا پوشیدہ ہے تجہہ سے تفتیش کرا وسکی انتہی ۔ روایت ہی
ابن مسعود رضہ سے کہ کہا حدیث بیان کی ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے
ہیں سچے کئے گئے تحقیق پیدائش ایک تمہاری کی یہ ہے کہ جمع کیا جاتا ہے اپنے ماں کے
پیٹ مین چالیس دن نطفہ یعنے بصورت نطفہ کے ہوتا ہے لیکن کچہہ تغیر ہوتے جاتا ہے حرارت
سے پہر ہوتا ہے خون جما ہوا مانند اوسکے یعنے چالیس دن تلک پہر ہوتا ہے تکڑا گوشت کا مانند
اوسکے یعنے چالیس دن تلگ پہر بہیجتا ہے اللہ تعالیٰ طرف اوس کے فرشتے کو ساتھ
چار باتوں کے یعنے بعد ہڈی گوشت پوست درست ہونے کے پس لکہتا ہے وہ فرشتہ عمل
اوس کا او موت اوس کی اور روزی اوس کی اور بدبخت ہونا اوسکا پہر پہونکی جاتی ہے
اوس میں روح پس قسم ہے اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوا اوس کے تحقیق
ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام اہل بہشت کے یہانتک کہ نہیں ہوتا درمیان اوس شخص کے
اور درمیان بہشت کے مگر ہات بہر یعنے نزدیک ہوتی ہے پس غلبہ کرتی ہے اوس پر
سرنوشت اوسکی پس کرتا ہے کام دوزخیون کے سے پس داخل ہوتا ہے دوزخین
اور اور تحقیق ایک تمہارا البتہ کرتا ہے کام دوزخیوں کے سے یہانتک کہ نہیں ہوتا ۔
درمیان اوس کے اور دوزخکی مگر ہات بہر پس غلبہ کرتی ہے اوس پر نوشت اوسکی
پس کرتا ہے کام بہشتیوں کے پس داخل ہوتا ہے بہشت میں انتہی ۔ اسکے شرح
میں حضرت شیخ عبدالحق رح لکہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ یہہ بات کبہی نادر ہو جاتی ہے
لیکن غلبہ رحمت اوسکی کا مقتضی اوسکا یہی ہوا اکثر لوگ برائی سے بہلائی کے طرف پہرتے
ہیں اور عکس اوسکا نہایت کم ہوتا الحمد للہ علی ذالک اور یہہ حدیث دلالت
کرتی ہے اسپر کہ مدار خاتمہ پر ہے اور اوسمیں رغبت دلانی ہمیشگی طاعات پر اور اوسپر
کہ ہر وقت گناہ سے بچتا رہے اس ڈر سے کہ مبادا یہی دم آخر اور خاتمہ بخیر ہو گیا خوب سمجہ
یہ بات بخلاف بعضے لوگوں کے کہ خبر تقدیر و قدر کی سنکر انکار عمل کا کرتے ہیں کہ نیکبختی بدبختی اول

داخل ہونا آگے کا جب سب قضا وقدر پر موقوف ہو تو عمل کیا ضرور ہے چنانچہ بعضے صحابہ نے
بھی جو مقصد اوس کا نہ سمجھا یہی کہا حضرت نے جواب دیا کہ عمل کئے جاو اور ہر کوئی توفیق
دیا گیا ہے واسطے اوس چیز کے کہ پیدا کیا گیا ہے یعنے توقف کرنا تمہارا عمل مین اور انکار
کرنا عمل کا بعد سننے قضئے قضا وقدر کے کچھ معنی نہیں رکھتا کیونکہ امر ونہی شارع سے وارد
ہوئی ہے اور تمکو قوت سمجھنے اور خطاب کے دی اور تم مین قصد اور اختیار کے ساتھ اوسکے
عمل کرسکو کیا پس ضرور ہے یہاں کچھ بات ہوگی کہ بندوں کو اوس کے لئے حکم کیا اور
اون سے طلب فعل کی کی اور ایک کام سے منع کیا والا امر ونہی کا اور بھیجنے پیغمبرون
کا کچھ فائدہ ہی نہو الغرض اس سر کی پوشیدہ ہے کہ نہیں معلوم ہوتی اور بہت اسرار ہین
کہ بندہ کو اون کی اطلاع نہیں اور حقیقت میں کوئی عمل اور حقیقت موقوف معلوم کرنے
پر نہیں وہ مالک الملک ہے اپنے ملک میں تصرف کرتا ہے ظلم نہیں **یعذب من
یشاء ویرحم من یشاء** یعنے جسکو چاہے عذاب کرے اور جسپر چاہے رحم کرے
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا کہ نکلے اوپر ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور
اور ہم بحث کر رہے تھے بیچ قدر کے پس غصے ہوے حضرت یہانتک کہ سرخ ہوا چہرہ مبارک
ایسا کہ گویا نچوڑے گئے بیچ رخسار آنحضرت صلعم کے دانے انار کے پس فرمایا کیا ساتھ اس کے
حکم کئے گئے ہو تم یا ساتھ اوسکے کہ بھیجا گیا ہوں میں طرف تمہارے سوائے اوس کے
نہیں کہ ہلاک ہوے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے اوسوقت بحثنے لگے اس امر میں قسم
دیتا ہوں میں تمکو اس بات میں کہ نہ بحث کیا کرو تم آپس میں انتہی - اور حضرت شیخ وغیرہ
نے اوسکی شرح یوں لکھی ہے کہ یہ جو کہا کہ بحث کرتے تھے ہم بیچ قدر کے مراد یہ ہے
کہ بعضے کہتے ہیں کہ اگر سب اللہ ہی کے تقدیر سے ہے تو ثواب و عذاب کیوں ہے
جیسے معتزلہ کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کیا حکمت ہے اسمیں کہ بعضے جنتی ہیں اور
بعضے دوزخی - اور بعضے کہتے تھے کہ یہ اس لئے ہے کہ ان کو کچھ اختیار دیا ہے

کرنے نکرنے کا اور بعضے کہتے تھے کہ یہ کس نے اختیار دیا اسیطرح کے کلام کرتے تھے
اور یہ جو فرمایا کہ کیا سات اوس کے بہیجا گیا ہوں میں الخ مراد یہ ہے کہ تم کو حکم طاعت وعبادت
کا کیا اور مجھکو اوس کے پہونچانے کو بہیجا بحث کرنی اوس میں کہاں آئی ہے وہ تو ایک
بہید ہے اوس کا علم اوسی کو سونپو اور عمل میں مشغول ہو اور راضی ہو اوسکے تقدیر الٰہی
حاصل یہ ہے کہ ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ درباب قضا و قدر کے چون وچرا نکرے
اور تقدیر میں اپنی کج فہمی کے سبب سے نہ جہاڑے اور ہر نوع اوسپر ایمان لاوے کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہیں مومن ہوتا کوئی بندہ یہانتک کہ ایمان لاوے
ساتھ چار چیزوں کے گواہی دے اوس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ تعالیٰ۔ اور تحقیق
میں بہیجا ہوا اللہ کا ہوں۔ بہیجا ہے مجھکو سات حق کے۔ اور ایمان لاوے سات مرنے کے
اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو فرقے ہوں گے مری امت سے کہ نہیں ہے
واسطے اون کے اسلام میں کچھ حصہ ایک تو مرجیہ ہے دوسرا قدریہ۔

ف مراد مرجیہ سے جبریہ ہے کہ قائل نہیں اسباب کے کہتے ہیں کہ نسبت کرنا فعل
کا طرف بندہ کے ایسا ہے کہ جیسا نسبت کرنا طرف جمادات کے یعنے پتہر اور لکڑی اور
روڑا وغیرہ یعنے جس وقت کہ پہینکے اور لونڈہائی تو لونڈتا چلا جاوے اوسکو اپنے پہینکی
اور لونڈہنے میں دخل نہیں اسیطرح بندہ کو اپنے کام میں کچھ دخل نہیں محض بے اختیار
ہے۔ اور مراد قدریہ سے وہ ہیں کہ منکر تقدیر کے ہیں یعنے فعل بندہ کے پیدا کئے ہوئے
اون کے قدرت سے ہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے نہیں اسیطرح تقدیر کے انکار
کرنے والے کو قدریہ کہتے ہیں اوس میں معتزلہ بھی داخل ہیں اور رافضے بھی۔
اور ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونو فرقے کافر ہیں لیکن قول علما رح کے
مختار یہ ہے کہ کافر نہیں بلکہ فاسق ہیں کیونکہ یہ بھی تمسک کرتے ہیں سات کتاب و سنت
کے اور تاویل کر کر کفر سے اپنے کو بچاتے ہیں پس یہ حدیث زجر و شدت کے لئے ہے

اور بعضوں نے اس حدیث میں بھی کلام کیا ہے یہ مضمون حضرت شیخ عبدالحق رح
کے ترجمہ میں ہے محققین کے نزدیک حکم کفر کا ہے ان فرقوں کے لئے بعد اوسکے اختلاف
کیا ہے کہ کفر اون کا تاویلی ہے یا کفر ارتدادی واللہ اعلم بالصواب انتہی۔ ابن عمر رض
سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہوگا
میرے امت میں زمین میں دھس جانا اور صورت بدل جانا اور یہ ہوگا اون کو جو کہ
جھٹلاتے ہیں تقدیر کو اور فرمایا رسول خدا ص نے کہ فرقہ قدریہ مجوس ہیں اس امت کے
اگر مریض ہوں تو نہ عیادت کرو اون کی اور اگر مریں تو نہ حاضر ہوؤ اوسکے جنازہ پر۔
ف یعنے رعایت حقوق اسلام کے اون کے حق میں نہ کرو نہ جیتے نہ مرتے پس جو علما
اون کو کافر کہتے ہیں وہ تو منع ہی کرتے ہیں اور جو فاسق کہتے ہیں وہ جایز رکھتے ہیں اور
حدیث کو حمل کرتے ہیں زجر و تغلیظ پر اور برائی بیان کرنے اعتقاد اون کے پر یہ مضمون
ملا علی قاری رح وغیرہ نے لکھا ہے لیکن محققین کے نزدیک یہ بات حق ہے کہ اونکی
عیادت وغیرہ نہ کرے جتنا ہوسکے بچے اون کی خلطہ رہنے سے۔ اور مجوس ایک
فرقہ ہے آتش پرست سے ثابت کرتے ہیں دو الہ یعنے ایک الہ خیر کا اور ایک شر کا
خیر کے الہ کو یزدان اور شر کے الہ کو اہرمن یعنے شیطان کہتے ہیں پس جیسے مجوس
قائل دو الہ کے ایسے ہی قدریہ قائل ہیں بہت سے خالقوں کے یعنے جتنے فعل
بندے کرتے ہیں خالق اون فعلوں کے ہیں عبدالحق رح۔ اور فرمایا رسول خدا م نے
نہ ہم نشین کرو فرقہ قدریہ سے اور نہ فیصلہ کو لیجاؤ قضیہ اپنا طرف اون کے یا ابتداء
کلام کی سات سلام کے اون سے نکرو۔
ف ہم نشینی نہ کرو یعنے محبت نہ رکھو اون سے کیونکہ بیٹھنا ہمراہ چلنا علامت محبت
کی ہے پس معنی یہ ہیں کہ اونس اور تعظیم سے اون کی ہم نشینی نہ کرو اس لئے
کہ اعتقاد بد اون کی سیکھو گے اور برائی اون کے عملوں کی تاثیر کریگی تمہارے دلوں میں

اور تمھارے عملوں میں عبد الحق رح - اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ چھ طرح کے شخص ہیں کہ لعنت کرتا ہوں میں اون کو اور لعنت کی اون کو اللہ نے
اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے - ایک تو یہ ہے کہ زیادہ کرے بیچ کتاب اللہ کے
اور دوسرا فرقہ وہ کہ جھٹلاوے تقدیر الٰہی کو اور تیسرا وہ کہ غالب ہو ساتھ زبردستی کے
کہ عزت دی جسکو ذلیل کیا اللہ نے اور ذلیل کرے جسکو عزیز کیا اللہ نے - اور چوتھا
وہ ہے کہ حلال کرے بیچ حرام اللہ کے - اور پانچواں وہ ہے کہ حلال جانے میری اولاد
سے اوس چیز کو کہ حرام کیا اللہ نے اور چھٹا وہ شخص ہے کہ چھوڑ دیا سنت میری کو
ف لعنت کی اون کو اللہ نے گویا کسی نے پوچھا کہ آپ کیوں لعنت کرتے ہیں فرمایا
اسلئے کہ لعنت کی اللہ نے اور زیادہ کرنا اللہ کی کتاب میں یہ کہ لفظ بڑھا دے یا اسطرح
سے بیان کرے کہ معنی مخالف ہوں - اللہ کے حکم کے اور تیسرا وہ ہے کہ غالب ہو جاوے
الخ - مراد اس سے بادشاہ اور حاکم ظالم ہیں کہ ساتھ خواہش نفسانی اور غلبہ حکومت
اپنے کے کافروں اور فاسقوں اور جاہلوں کو عزیز رکھتے ہیں اور مسلمان اور صالحوں
اور عالموں کو ذلیل کرتے ہیں اور حلال کرے بیچ حرام اللہ کے یعنے مکہ میں جن
کاموں کو منع فرمایا ہے مانند شکار کرنے اور کاٹنے درخت کے اور داخل ہونیکے
بغیر احرام کے یہ کام اوس جگہ کرنے لگے - اور حلال جانے - اولاد مرے سے الخ -
یعنے ایذا دینے پیغمبر خدا صلعم کی اولاد کو اور اون کی تعظیم نہ کرنے کو حلال جانے وہ بھی
بھی لعنت ہے - یا مراد یہ ہے کہ میری اولاد ہو کر جس چیز کو اللہ نے حرام فرمایا ہے
اوسکو کرنے لگے حلال جانکر اس میں تنبیہ ہے سیدوں کے لئے کہ حضرت کے
اولاد ہو کر خدا کی گناہ نکریں یعنے اون کو اللہ کے گناہ کرنے مین زیادہ تر ڈر ہے -
اور چھوڑ دیا میری سنت کو - جو از راہ کسالت کے سنت کو چھوڑ دیوے تو وہ گنہگار ہے
اور جو کوئی ہلکا جانکر سنت کو چھوڑے تو وہ کافر ہے اور لعنت میں دونو گنے جاتے ہین

لیکن اول زجراً اور تشدیداً اور دوسرا حقیقتاً اور اگر احیاناً سنت ترک ہو گناہ گار نہین ہوتا مگر
برا یہ ہے کذا کرالقاری شیخ رحمۃ اللہ علیہ - فرمایا کسی عالم نے کہ یہ وعید ہیچ ترک کرنے سنن ہدی
یعنے سنتوں موکدہ کے ہے انتہی - یہہ حدیثیں سب مشکوٰۃ شریف مین موجود ہین پس
ہر مسلمان کو چاہیئے کہ غور کرے اون کی مضمونوں میں اور قائل اور راضی تقدیر پر رہے اور ا
نہی سے غافل نہ رہے کیونکہ اوپر معلوم ہی ہوچکا کہ یہ علامتین سعادت و شقاوت کے ہین
اور کچھہ چون و چرا نکرے اور پاک پروردگار سے یہ دعا کرے یا مقلب القلوب ثبت قلبی
علی دینک یعنے اے پھیرنے والے دلون کے ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر
چنانچہ آیا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکثر یہ دعا کرتے تھے

باب ۱۹۹ آدمی کو اپنے باپ وغیرہ کیطرف منتسب ہونے یا طرف غیر مالکون اپنے کے تحریم کے بیان مین

حدیث جو اپنے باپ کو چھوڑ کر کسی اور سے ناتہ رشتہ لگاوے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اسکا
باپ نہیں تو اوسپر بہشت حرام ہے متفق علیہ - **ف** - یعنے جو جان بوجھکر اپنا باپ
چھوڑ دوسرے کو باپ بتلاوے وہ شخص بہشت سے بے نصیب ہے - اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ جو شیخ یا مغل وغیرہ آپ کو سید بتلاتے ہیں وہ برا کرتے ہیں بہشت چھوڑ
دوزخ کی تیاری کرتے ہیں -

حدیث تم اپنے باپ دادا سے منہہ نہ پھیرو یعنے کسی اور کا کہلاے وہ کافر ہوا متفق علیہ
حدیث کوئی شخص نہین کہ اپنا باپ چھوڑ کر دوسرے شخص کو اپنا باپ بناے جان بوجھکر
مگر کہ وہ کافر ہوگیا یعنے اوسکو جانے تو کافر ہوا اور نہ نعمت کے ناشکری کی اور جو شخص کہ
چیز کے ملکیت کا دعوی کرے حالانکہ وہ چیز اوسکی نہو تو وہ ہم مین سے نہین اور چاہیے کہ
اپنا ٹھکانا دوزخ کو ٹھہرا لے - اور جو کسیکو کفر کا عیب لگاوے یا اوسکو اللہ کا دشمن کہے
حالانکہ وہ ایسا نہو - کہنے والے پر پلٹ پڑیگا متفق علیہ **ف** اس سے معلوم ہوا کہ

اپنا نسب چھپاکر دوسرا نسب ظاہر کرنا اور بیگانی چیز کو اپنی کہنا اور مسلمان کو کافر یا نیک کو فاسق کہنا ایسا گناہ کبیرہ ہے جس مین کفر کا خوف ہے اگر کوئی صریح کفر کے بات کہکر کسیکو کافر کہے تو درست ہے لیکن پہر بھی احتیاط ضرور ہے کہ مبادا اپنے پر نہ پلٹ پڑے

باب ۲۰۰ - مان باپ سے نیکی کرنا اور قرابت والون سے ملاپ کرنیکا بیان

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا کی چہٹوین رکوع مین بندگی کرو اللہ کی اور کسی شی کو اوسکا شریک نکرو اور والدین سے احسان کرو اور ذو القربا اور یتیمون اور مسکینون اور پڑوسی قرابت والے اور پڑوسی اجنبی اور برابر رفیق اور مسافر اور مملوک اور غلام کے ساتھ احسان کرو۔ اور فرمایا سورہ بنی اسرائیل مین تیسرے رکوع مین تیرے رب نے حکم کیا کہ اوسکے سوا کسیکی عبادت نکرو اور والدین سے احسان کرو اگر تیرے روبرو دونو یا ایک بوڑہے ہوجائین تو اون کو اُف نکہہ اور اونکو جہڑک اور اون کو ادب کے بات کہہ اور جہکا اون کے آگے کندہے عاجزی کرکے پیار سے اور کہہ اے رب اون پر رحم کر جیسا پالا اونھون نے مجھکو چھوٹا۔

اور فرمایا سورہ نسا کے پہلے رکوع مین ڈرتے ہو اللہ سے جس کا واسطہ دیتے ہو آپس مین اور خبردار ہو ناتے والون سے اور فرمایا سورہ عنکبوت کے اول رکوع مین ہم نے والدین سے نیکی کرنے کا حکم کیا ہے اور فرمایا سورہ لقمان کے دوسرے رکوع مین تقید کیا ہم نے انسان کو مانباپ کے واسطے پیٹ مین اور رکہا اوسکو اوسکی مان نے تھک تھک کر اور دودہ چھڑانا اوس کا دو برس مین کہ حق مان لے میرا اور اپنے مانباپ کا۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتا ہے اوسکو چاہیے کہ مہمان کی عزت اور خاطرداری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان لایا ہو اوسکو چاہیے اپنے قرابت والون سے ملاپ کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لایا ہو اوس کو چاہیے نیک بات بولا کرے یا چپ رہے **ف** مہمان کی عزت یعنے خندہ پیشانی سے اوس سے ملے مکان مین اوتارے عمدہ کہانا ہوسکے تو کھلائے

اوس کا حال اچھی طرح پوچھے مہانداری کا تین دن حق ہے آگے اگر کرے گا تو ثواب
پاے گا۔ چپکا رہے۔ یعنے اپنی اوقات بیہودہ گوئی مین ضایع نہ کرے اس سے معلوم
ہوا کہ قصے کہانیان جن مین نہ دین کا فایدہ نہ دنیا کا سننا سنانا منع ہے۔
اور فرمایا خاک مین ملا پہر خاک مین ملا جس نے اپنے ماںباپ کو ضعیفی اور بڑہاپے
مین ایک کو یا دونو کو خدمت نکر کر سو بہشت مین داخل نہوا ف یعنی وہ شخص بڑا بے نصیب
ہے جو ضعیف ماںباپ کی خدمت کر کے بہشت نہ حاصل کرے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ ماںباپ کی خدمت بہشت کا عمدہ وسیلہ ہے اونکو تکلیف پہونچانا اور بے خدمتی
دوزخ کا سبب ہے۔
حدیث نماز وقت پر پڑہنا اپنے ماںباپ سے نیکی کرنا اور جہاد فی سبیل اللہ یہ کام اللہ کو
بہت پیارے ہین متفق علیہ۔ ف یعنے نیک عمل ایک دوسرون سے افضل ہے
والدین سے نیکی کرنا جہاد سے افضل ہے۔
حدیث بیٹا باپ کا حق ادا نہین کر سکتا مگر اس صورت مین کہ باپ کسیکا
مملوک ہو جائے تو بیٹا اوسکو خرید کر آزاد کرے مسلم۔

باب ۲۰۱ عیال پر خرچ کرنیکے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالیٰ نے سورہ بقر کے ۲۵ رکوع مین کہ باپ پر عورت کا کھانا اور کپڑا ہے
ساتھ معروف کے۔ اور فرمایا سورہ طلاق کے پہلے رکوع مین کشایش والا کشایش
اپنے کے موافق خرچ کرے اور جس پر رزق تنگ ہے وہ خرچ کرے جس قدر اللہ
تعالیٰ نے اوسکو دیا ہے اللہ تعالیٰ کسی نفس کو تکلیف نہین دیتا مگر اوسیقدر جسقدر
اوس کو دیا ہے۔ اور فرمایا سورہ سبا کے رکوع مین جو کچھہ خرچ کیا تمنے
کسی چیز سے پس اللہ تعالیٰ بدل دیگا اوسکا۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ ایک دینار ہے جو تو نے فی سبیل اللہ خرچ کیا ہے اور ایک دینار ہے

جو تو نے مسکین پر صدقہ کیا ہے اور ایک دینار ہے جو تو نے اپنے عیال پر خرچ کیا ہے اجر مین سب سے بڑا وہ ہے جو تو نے اپنے عیال پر خرچ کیا ہے - ف اہل سے مراد اولاد اور جورو ہے اور فرمایا جو دینار آدمی خرچ کرتا ہے اون مین سے افضل وہ دینار ہے جو آدمی اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے اور جو دینار آدمی اپنی سواری پر خرچ کرتا ہے وہ دینار بہتر ہے کہ جہاد مین آدمی اپنے ساتھیون پر خرچ کرتا ہے یعنی نوکر اور نمازیون پر ف یعنی جورو لڑکون پر خرچ کرنا اسواسطے افضل ہوا کہ فرض ہے اپنے گھوڑے پر خرچ کرنا اسواسطے بہتر ہوا کہ ملوک ہے خصوصاً راہ خدا مین زیادہ تر پرورش کے لایق ہوا اور نمازیون پر خرچ کرنا دین کے امداد ہے اور احسان ہے معلوم کہ فقیرون کے دینے سے اپنے جورو لڑکون کا دینا مقدم اور افضل ہے - اسواسطے کہ فرض ہے اور خیرات نفل ہے فرض ادا کرنا نفل کے کرنے سے افضل ہے -

اور فرمایا تو خرچ نکرے گا اللہ تعالی کی رضا مین مگر تجھے اوسکا اجر دیا جاے گا یہانتک کہ جو لقمہ اپنے جورو کے منہہ مین ڈالیگا اوس کا بہی تجھے اجر ملیگا -

اور فرمایا جب آدمی ثواب کا امیدوار ہو کر اپنے عیال پر خرچ کرتا ہے وہ اسکے لئے صدقہ ہے -

باب ۲۰۴ اپنے دوست کو وداع کرنے اور سفر وغیرہ مین اوس سے علیحدہ ہونیکے وقت اوسکو وصیت کرنے اور اوسکے لئے دعا مانگنے اور اوس سے اپنے لئے دعا کی خواہش کرنیکے بیان مین -

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ بقر کے سولہوین رکوع مین یہی وصیت کرگیا ابراہیم اپنے بیٹون کو اور یعقوب اے بیٹے اللہ نے چنکر دیا ہے تمکو دین پہر نہ مرو مگر مسلمانی میں کیا تم حاضر تھے جس وقت پہونچے یعقوب کو موت جب کہا اپنے بیٹون کو تم کیا پوجو گے

لیہ میرے بولے ہم بندگی کرینگے تیرے رب اور تیرے باپ داداؤن کی رب کے کہ ابراہیم اور
اسمعیل اور اسحاق ہے ایک رب اور ہم اوسکے حکم بردار ہین **ف** ابراہیم علیہ السلام کے فرزند چار
تھے اسمعیل اسحاق مدین مدان بعضے کہتے ہین آٹھ تھے بعضون نے چودہ کہا ہے اور حضرت
یعقوب کے بیٹے بارہ تھے۔ اور حضرت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب لشکر کو وداع
فرماتے تھے تو مین تمہارا دین وامانتین اور اعمال کے خاتمہ اللہ کو سپرد کرتا ہون حدیث صحیح ہے
ابوداؤد- **ف** امانت سے مراد اہل اور مال وغیرہ ہا ہین اور جو آدمی سفر کو جاتے وقت
گہر مین رہتے ہین - اور روایت ہے انس رض سے کہ ایک آدمی نے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ مین سفر کا ارادہ رکہتا ہون آپ مجہے زادراہ عطا فرمائیے
آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تقوی کو تیرے زیادہ کرے اوس نے کہا آپ کچہہ زیادہ کرین
فرمایا تیرے گناہ بخشدین اوس نے کہا آپ کچہہ زیادہ کرین آپ نے فرمایا تو جہان
ہو تیرے لیے بہلائی آسان کرے روایت کی ترمذی نے۔

باب ۲۰۳ عورتون سے نیکی کرنیکی وصیت مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ نسا کے تیسرے رکوع مین عورتون کے ساتھ نیکی سے معاشرت
کرو اور فرمایا سورہ نسا کے اٹہارویں رکوع مین تم عورتون مین عدالت کرنیکی
طاقت نہین رکہتے اگرچہ تم اوس کی حرص کرتے ہو مت کرو بالکل ایکطرف رغبت
نکرو کہ دوسری کو معلقہ کے مثل چہوڑدو اور اگر اصلاح وتقوی کرو بیشک اللہ تعالی
بخشنے والا رحم کرنے والا ہے عورتونکے حق مین فرمایا کہ جب تو آپ نے کہانا کہایا
کرے تو اوسکو کہلائے جب تو کپڑا پہنے تو اوسکو پہنائے اور منہ پر نہ مارے اور
گالی نہ دے اوس سے جدائی نہ کرے مگر گہر مین - اور فرمایا جو بہتر ہے عورتون سے
برتاو بہتر کرے - اور مقدمات خانہ داری مین عورتون کی رعایت رکہے کہین
شرک اور کفر اور ترک فرائض مین اور کبیرہ گناہون مین اوسکی رعایت ہرگز نہ چاہیے

اور بدکاری ظاہر سے زنا مراد ہے یا بدخلقی خاوند کو ایذا رسانی اور بچھونے پر دخل ندین یعنے غیر مردون کے سات خلوت مین نہ بیٹھین اور جس مرد یا عورت کو مکروہ جانتے ہو اوسکو گھر میں دخل ندین خواہ اجنبی ہو یا عورت محرم اور عورت کو قبحک اللہ نکرے اور آیا ہے نیک خلق اور عورتون سے بہتر برتاؤ کرنے والا مومن بہتر ہے۔ اور آیا ہے کہ عورتون کے مارنے والے بہتر نہین۔ اور آیا ہے کہ دنیا متاع (یعنے فائدہ قلیل) اور دنیا کے بہترین متاع عورت صالحہ ہے مسلم۔

باب ۴۰ اجنبی عورت اور لڑکے بے ریش خوبصورت کی طرف بدون حاجت شرعی کے نظر کرنے کی تحریم مین

فرمایا اللہ تعالی سورہ نور کے پہلے رکوعین۔ مومنون کو کہہ کہ اپنے آنکھین نیچے رکھین اور فرمایا سورہ بنی اسرائیل کے پہلے رکوعین بیشک کان اور آنکھہ اور دل ان سب سے سوال کیا جاے گا۔ اور فرمایا سورہ مومن کے پہلے رکوعین اللہ تعالی آنکھہ کی خیانت کو جانتا ہے۔ اور فرمایا سورہ فجر مین بیشک تیرا رب گہات مین ہے۔

حدیث فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدم کے بیٹے پر زنا کا حصہ لکھا گیا ہے کہ وہ اوسکو ضرور پانے والا ہے دونو آنکھون کا زنا دیکھنا ہے (یعنے اجنبیہ کے طرف بنظر شہوت) اور دونو کانون کا زنا سننا ہے (یعنے نامحرم کی باتین شہوت انگیز۔ اور زبان کا زنا بات کرنا ہے۔ یعنے زنا کے باتان) اور ہات کا زنا پکڑنا ہے یعنے نامحرم کو ہاتھ لگانا اور پاؤن کا زنا چلنا ہے (یعنے بدکاری کے لیے) اور دل خواہش کرتا ہے اور آرزو کرتا ہے اور شرمگاہ اوسکو سچی کرتا ہے یا جھٹلاتا ہے متفق علیہ۔

ف زنا کا حصہ لکھا گیا ہے یعنے اوسکے مقدمات آگئے اون کے تفصیل فرمائی اور شرمگاہ کی تصدیق و تکذیب یہ کہ زنا کر لیا تو نفس کی اطاعت کی اگر نہ کیا تو اوسکو جھٹلایا اور اطاعت نہ کی۔

حدیث حضرت نے راستہ مین بیٹھنے کو منع فرمایا ہے کہ اگر بیٹھو تو راستہ کا حق ادا کرو یعنے اجنبی عورت اور لوگون کے عیبون سے آنکھہ کو نیچے جھکانا اور لوگونکی تکلیف دینے والی چیز کو دور کرنا یعنے اینٹ پتھر کانٹا ہٹانا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات سکھلانا بد کام سے روکنا متفق علیہ۔

ف اول تو راہ مین بیٹھنا بہتر نہین اور اگر کچھہ ضرورت ہو تو راہ کا حق ادا کرو۔

حدیث مرد مرد کے ستر کے طرف نہ دیکھے اور عورت عورت کے ستر کو نہ دیکھے اور مرد دوسرے کے سات ایک کپڑے مین ننگے ہوکر جمع ہوا کرے اور نہ عورت دوسرے عورت کے ساتھہ مسلم۔

باب ۲۰۵ اجنبی عورت سے خلوت کرنیکی حرمت کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی سورہ احزاب کے ساتوین رکوعمین جبوقت مانگا چاہو اون سے کچھ اسباب پس مانگ لو اون سے پردے کے پیچھے سے۔

حدیث تم عورتون کے پاس جانیسے بچو ایک انصاری مرد نے حضرت سے پوچھا کہ خاوند کے رشتہ دارون کا حال تبلائیے یہ لوگ بھی عورت کے پاس جائین یا نہ جائین حضرت نے فرمایا خاوند کے رشتہ دارون کا عورت کے پاس جانا موت ہے یعنے ہلاک کے اور فساد کا سبب ہے متفق علیہ۔

ف معلوم ہوا کہ خاوند کے رشتہ دارون کو جیسے دیور جیٹھہ خلوت مین عورت پاس جانے بدون شرعی پردہ کے عورت کا سامنے آنا درست نہین۔

حدیث تم مین سے کوئی عورت اجنبی کے پاس محرم کے سوا خلوت مین نجایا کرے محرم وہ ہے کہ جس سے نکاح حرام ہے۔

باب ۲۰۶ مردون کو عورتون سے اور عورتون کو مردون سے

لباس وحرکت وغیرہ ذالک مین مشابہت کرنیکی حرمت کے بیان مین۔

حدیث لعنت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنثون پر مردون مین سے اور اون عورتون پر جو مردون سے مشابہت کرنے والے ہین کسو دوسرے روایت مین لعنت کی ہے اون مردون پر جو عورتون سے مشابہت کرنے والے ہین۔ لباس اور حرکات وغیرہا مین بخاری

ف مخنث وہ مرد ہے جو تشبیہ کرے سات عورتون کے۔

حدیث لعنت فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد کو جو عورت کی جیسے پوشاک پہنے اور اوس عورت کو جو مرد کا لباس پہنے۔ ابو داؤد۔

باب ٢٠٧ مردونکے حقکے بیان مین جو عورتون پر ہے

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا کے چھٹوین رکوع مین مرد حاکم ہین عورتون پر اسواسطے کہ بڑائی دی ہے اللہ نے ایک کو ایک پر اسواسطے کہ خرچ کئے اونہون نے اپنے مال پہر جو نیک بختین ہین خبرداری کرتیان ہین پیٹھ پیچھے اللہ کے خبردار لینے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب آدمی اپنی عورت کو بچھونے کیطرف بلاوے اور وہ عورت اوسکے بلانے سے اوس کے پاس نجاوے اور خاوند اوس پر رات بہر غصہ رہے تو اوس عورت پر صبح ہونے تک ملائک لعنت کرتے ہین دوسری روایت مین ہے کہ اوس عورت پر اللہ غضبناک ہوتا ہے جب تک کہ خاوند اوس سے خوش نہین ہوتا۔ اور فرمایا کسی عورت کو حلال نہین کہ جب اوس کا خاوند موجود ہو تو بدون اوس کے اذن کے روزہ رکہے اور گہر مین بدون اذن خاوند کے کسیکو آنے کا اذن دیوے۔ اور فرمایا کہ جب مرد اپنی عورت کو اپنی حاجت کے لئے بلاوے تو عورت کو لازم ہے کہ اوسکے پاس جاوے اگرچہ تنور پر ہو یعنے اطاعت کرے۔ اور فرمایا کہ کوئی عورت مرجاوے اوس کا خاوند اوس سے راضی اور خوش ہو تو وہ جنت مین داخل ہوتی ہے۔ اور فرمایا کہ دنیا مین کوئی عورت

اپنے خاوند کو ایذا نہین دیتی مگر حورون مین سے اوس مرد کی جورو کہتے ہے کہ تجھے اللہ لعنت کرے تو اوسکو ایذا ندے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے عنقریب تجھے جدا ہوکر ہمارے پاس آجاوے گا۔

باب ۲۰۸ استخارہ اور مشورہ کرنیکے بیانمین

فرمایا اللہ تعالی اسنے سورہ عمران کے رکوعمین اون سے کام مین مشورہ کیا کرو۔ اور فرمایا سورہ شوریٰ کے چوتھے رکوعمین اونکا کام آپس مین مشورہ کرنا ہے جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو کامون مین استخارہ کرنا سکھلایا کرتے تھے جیسا کہ قرآن کی ایک صورت سکھلاتے فرماتے جب تم مین سے کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے تو چاہیئے کہ دو رکعتین فرض کے سوا پڑھے یعنے نفل نیت کرے اور وہ دعا پڑھے جو کتب احادیث وغیرہ مین موجود ہے یعنے الٰہی مین تجھسے خیریت مانگتا ہون تیرے علم کے وسیلے سے اور تجھسے قدرت مانگتا ہون تیرے قدرت کے وسیلہ سے اور تجھسے سوال کرتا ہون تیرے بڑے فضل سے سو مقرر تو قادر ہے مجھکو قدرت نہین اور تو جانتا ہے مین نہین جانتا اور تو سب چھپے چیزون کا جاننے والا ہے اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے واسطے دین اور دنیا اور انجام کارمین بہتر ہے۔ یا یون فرمایا میرے دنیا اور آخرت مین تو اوسکو میرے واسطے مقدر کر اور اوسکو میرے واسطے آسان کردے پھر اوس مین میرے واسطے برکت دے الٰہی اگر تو جانتا ہو کہ یہ کام میرے واسطے برا ہے میرے دین اور دنیامین اور انجام کارمین یا یون فرمایا میری دنیا یا عاقبت مین تو اوسکو ہٹا دے مجھسے اور ہٹا دے مجھکو اوس سے اور مقرر کردے میرے واسطے بہتر کام کو جہان کہین کہ ہو پھر مجھکو اوس سے راضی کردے۔ بخاری۔

ف آدمی جب کسی کام کا قصد کرے تو سنت ہے کہ دو رکعت نفل پڑھکر یہ دعا کرے اور اوس کام کا نام لیوے تین دن یا سات دن اسیطرح کرے انجام بخیر ہوگا یا خواب

مین کچھہ حال معلوم ہوگا یا دل مین کرنا نکرنا جم جاے گا غرض کہ جس نے جس کام
اسطرح استخارہ کیا اوسکا نقصان نہین ہوا۔ سنت استخارہ اسطرح سے باقی استخارہ
کے طریق جو شیعہ وغیرہ مین مشہور ہین سب بے اصل ہین شریعت مین ثابت نہین

باب ۲۰۹ عید اور بیمار کی پرسش کرنے اور حج اور جہاد اور جنازہ وغیرہ کو ایک راستہ سے جانا اور دوسرے راستہ سے لوٹکر آنیکے استحباب مین تاکہ عبادت کے جگہون کی تکثیر ہو

روایت ہے جابر رض سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن رستے کو بدل دیا
کرتے تھے یعنے ایک راستہ جاتے دوسرے راستہ سے واپس آیا کرتے تھے بخاری
روایت ہے ابن عمر رض سے کہ حضرت رسول خدا صلے اللہ وسلم جب مدینہ سے نکلتے تو
طریق الشجرہ سے نکلتے جب آتے معرس کے راستہ سے اندر آتے جب مکہ مین داخل
ہوتے تو ثنیہ علیا کے راستہ سے اندر آتے اور ثنیہ سفلی سے نکلتے متفق علیہ
ف شجر یعنے درخت جو ذو الحلیفہ مین ہے جہان سے احرام باندھا جاتا ہے اور شاید یہ
درخت وہی ہو جس کے نیچے اسماء بنت العمیس پیدا ہوئی تھی اور معرس ایک جگہ کا نام
ہے جو مدینہ سے چھ میل کے فاصلہ پر ہے اور ثنیہ چھوٹے ٹیلے کو کہتے ہین یعنے گھاٹی
ثنیہ علیا کو جو مکہ کے اوپر کے طرف ہے اوسکو کدا کاف کے فتح سے کہتے ہین
اور ثنیہ سفلی جو نیچے کے طرف ہے اوس کو کدا کاف کے ضم سے کہتے ہین اور دخول و
خروج کے وقت راستہ کا بدلنا مستحب ہے۔

باب ۲۱۰ شفاعت یعنے سفارش کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ نسا کے گیارہوین رکوع مین جو شخص نیک سفارش کریگا
اوس کو بھی اوس کا حصہ ملیگا **ف** شفاعت حسنہ وہ ہے جسمین مسلمان کی حق کی
رعایت اوس سے شرارت کے دفع کرنے کا ارادہ کیا جاے یا اوسکو نفع پہونچایا جائے

اور اوس مین اللہ تعالیٰ کی رضا مطلوب ہو اور اوس پر رشوت نہ لیجائے امر جائز مین
ہو حدود مین نہو اور نہ کیسیکے حق کی ابطال مین ہو۔ اور شفاعت پسندہ وہ ہے جو اوس
کے خلاف ہو مسروق تابعی سے مروی ہے کہ اوس نے کیسیکی شفاعت کی اوس شخص
نے اک کنیز ہدیتاً اوس کے پیش کی مسروق نے اس کام سے غصہ کیا اور کنیز
واپس کردی اور کہا کہ مجھے معلوم ہوتا کہ تو ایسا کرے گا مین ہرگز تیری حاجت روائی مین۔
کلام نہ کرتا اور اوسکا مطلب جو باقی رہ گیا تھا اوس مین بھی شفاعت نہ کی۔ حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی حاجتمند آتا تو آپ اپنے پاس بیٹھنے والون کے طرف توجہ
کر کے فرمایا کرتے تھے کہ تم لوگ سفارش کرو تم کو اجر ملیگا اور اللہ تعالیٰ کو جو کام محبوب ہوتا ہے
وہ اپنے نبی ص کے زبان پر جاری کرتا ہے۔ **ف** حدود مین اور باطل کام مین اور
حق کے ابطال مین شفاعت کرنا حرام ہے

باب ۲۱۱ سجدہ کرنا غیر اللہ کو درست نہین ہے

جاننا چاہئے کہ سجدہ عبادت کا سوا ے اللہ تعالیٰ کے کیسیکو کسی وقت مین درست نہین
ہوا ہے البتہ سجدہ تحیت کا جو بجاے سلام کے تھا جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ
نے کیا اور ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین سجدہ تحیت کا بھی منسوخ ہوا
اب کیسیکو سواے اللہ تعالیٰ کے کسیطرح کا سجدہ کرنا درست نہین ہے چنانچہ مولف
مأۃ المسائل نے اس مسئلہ کو خوب واضح لکھا ہے واسطے ہدایت بھائی مسلمانون کے
ترجمہ اوس کا معہ روایتون کے لکھا جاتا ہے۔ سجدہ کرنا غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر
حرام اور کبیرہ ہے اور اگر عبادت کے راہ سے غیر خدا کو سجدہ کرین تو موجب کفر و
شرک ہے اور اگر غیر خدا کو قبر ہو یا غیر قبر سجدہ بدون خصوصیت کے کرے وہ بھی
موجب کفر کا ہے جیسا کہ کتب فقہ سے معلوم ہوتا ہے اور سجدہ تحیت کا کہ اگلے زمانہ مین
تھا شریعت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مین منسوخ ہوا چنانچہ کتابین تفسیر اور حدیث اور

فقہ کی دلالت کرتے ہین احناب الاحتاب مین ہے جسکا ترجمہ یہہ ہے کہ یعنے جبکہ
سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہوتا ہے اس لیئے کہ رکھنا پیشانی کا جایز نہین ہے سواے اللہ
تعالی کے کیونکہ روایت کیا گیا ہے کہ ایک اعرابی آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض
کیا کہ یا رسول اللہ صلعم بلا شبہ لوگ ایمان لائے آپ پر اور مین تم پر ایمان نہین لانے کا
یہانتک کہ دکھاو مجہکو دلیل خالص۔ اپنے نبوت کی پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جا طرف اوس درخت کے اور کہہ اوس سے کہ رسول اللہ صلعم بلاتے ہین تجہکو پس گیا
اعرابی اوس درخت کے پاس اور کہا کہ رسول خدا بلاتے ہین تجہکو پس جہکا درخت جانب
طرف سے یہانتک کہ اوکہڑا زمین سے اور وہ آیا اعرابی کے ساتھ رسول خدا کے پاس
پس فرمایا رسول خدا نے اوسکو کہ پہر جا اپنی جگہ پس چلا گیا وہ اپنی جگہ اور جم گئے ہر رگ
اوس کے اپنی اپنی جگہ پر جیسے کہ تہین پس کہا اعرابی نے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ
نہین کوئی معبود سواے اللہ تعالی کے اور بیشک تم رسول خدا کے ہو پہر کہا یا رسول اللہ
جیسے کہ مانگی مین نے تم سے دلیل خالص پس حکم کرو مجہکو کہ پڑہون مین تمہارے لئے
پانچون نمازین اور سجدہ کرون مین تمہارے لئے۔ پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اگر جایز ہوتا سجدہ غیر خدا کے لئے تو حکم کرتا مین عورت کو یہ کہ سجدہ کرے اپنے
خاوند کو۔ اور سبب اس مین یہ ہے کہ سجدہ عبادت کا اللہ ہی کے لئے ہے پس
جو کوئی کرے سجدہ غیر اللہ کو کافر ہوگا کہ یہ شرک ہے تمام ہوئی عبارت نصاب کی۔
اور فتادی حمادیہ مین ہے ترجمہ یعنے بہت سے جاہل جو سجدہ کرتے ہین آگے مشایخ کے
پس بیشک یہ حرام ہے یقیناً بہر حال برابر ہے کہ ہو طرف قبلہ کے یا غیر اوسکے کہ اور
برابر ہے کہ قصد کرے سجدہ کرنا اللہ تعالی کے لئے یا غافل ہو اوس سے۔ اور تفسیر
ہے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کے وَلَا یَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ
اللّٰہ یعنے اور نہ پکڑے بعض ہمارا بعض کو رب سواے اللہ تعالی کے اور یہہ بھی

حمادیہ مین ہے کہ اذا سجد بغیر اللہ یکفر لان وضع الجبھۃ علی الارض لا یجوز الا للہ تعالیٰ یعنے جب سجدہ کرے غیر اللہ کو کافر ہو جاتا ہے اس لئے کہ رکھنا بھی پیشانی کا زمین پر جایز نہین ہے سواے اللہ تعالیٰ کے - اور روضۃ العلما مین ہی ان السجدۃ لا تحل الا للہ تعالیٰ یعنے بیشک سجدہ حلال نہین ہے سواے اللہ تعالیٰ کے - اور یہ بھی حمادیہ مین ہے یعنے تواضع غیر خدا کے لئے حرام ہے اور جب سجدہ کرے غیر خدا کو باعتقاد حقیقت اوسکے کے کافر ہوتا ہے - کما فقیہ ابو جعفر نے کہ جس نے چومے زمین آگے بادشاہ کے یا کسی امیر کے یا سجدہ کرے اوسکو پس اگر ہو بطور تحیت کے نہین کافر ہوتا ہے اور لیکن مرتکب ہوتا ہے کبیرہ کا اور لیکن جبکہ سجدہ کرے واسطے ان ظالمین کے پس وہ کبیرہ ہے کبایر سے اور آیا کافر ہوتا ہے مطلقاً یا نہین کہا بعضون نے یہ کئی وجہون پر ہے اگر ارادہ کرے اوسکی عبادت کا کافر ہوتا ہے اور اگر ارادہ کرے ساتھ اوس تحیت کا نہین کافر ہوتا ہے اور حرام ہے اوسیر بھی اور اگر نہ ہو اوس کو کچھ نیت کافر ہوتا ہے اکثر اہل علم کے نزدیک پس لیکن چومنا زمین کا پس وہ قریب ہے سجدہ کرنے کے تمام ہوا مضمون حمادیہ کا - اور ملا علی قاری رح شرح مناسک مین لکھا ہے بیچ ذکر زیارت قبور کے نہ جھکے قبر پر اور نہ چومے زمین کو اس سبب سے کہ یہ بدعت قبیحہ ہے پس ہوگا مکروہ اور سجدہ پس لا بیشک وہ حرام ہے پس نہ فریب کہاوے زیارت کرنے والا ساتھ اوس چیز کے کہ دیکھتا ہے فعل جاہلین سے بلکہ اتباع کرے علماے عاملین کا تمام ہوا مضمون شرح مناسک کا - اور مشکوٰۃ شریف مین قیس بن سعد رض سے ہے کہ آیا مین حیرہ مین کہ نام ایک شہر کا تھا پس دیکھا مین نے وہان کے لوگون کو سجدہ کرتے واسطے سردار اپنے کے پس کہا مین نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لایق تر ہین اوسکے کہ سجدہ کیا جاے اون کو پس آیا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ مین آیا شہر حیرہ مین پس دیکھا مین نے اون کو سجدہ کرتے اپنے سردار کو پس تم لایق تر ہو ساتھ اوسکے کہ سجدہ کرین ہم تمکو پس فرمایا

مجھکو کہ خبر دی لوگ کہ اگر گذرے تو میری قبر پر کیا سجدہ کریگا تو اوسکو پس کہا میںنے نہین پس فرمایا
کہ تم مجھکو بھی سجدہ نکرو اگر مین کرتا کسیکو یہہ کہ سجدہ کرے کیسکو تو البتہ حکم کرتا مین عورتونکو کہ سجدہ
کرین اپنے خاوندنکو واسطے اوس حق کے کہ گردانا ہی اللہ نے واسطے اونکی بیولد پہر نقل کی یہہ
ابو داود اور احمد نے معاذ ابن جبل سے تمام ہوا مضمون مشکورۃ کے حدیث کا۔ اور کہا
سید نے حاشیہ مین کہ مشکورہ پر ہے یعنی اسمین ارشاد اور اشارا ہے طرف اوسکے کہ
نہین ہے مستحق لے جو د عبادت کی لئے واسطے متغیر ہونے اوسکی کی اور زوال کے بلکہ
مستحق معبودیت اور مسجودیت کی وہی اللہ واحد قدیم ہے کہ نہین پہرتا ہی گرد اوسکے تصور
تغیر اور فنا اور نہ زوال کا تمام ہو مضمون سید کا اور یہہ حدیث
حدیث مشہور ہی روایت کیا اسکو کتنے صحابہ
رض نے اسیطرح لکھا جمع الجواہر مین سیوطی رض نے اور تفسیر مدارک مین کہ یعنی جھکو آدم
کی لئے اور اقرار کرو اوسکی فضیلت کا ابی بن کعب اور ابن عباس رض سے منقول ہی
کہ تہا یہہ جھکنا اور نہین تہا گر پڑنا تہو نٹہ سے پر او جمہور اسپر ہین کہ حکم ملائکہ کو منہہ سے رکہنی کا
تہا زمین پر اور تہا سجدہ کرنا تحیت کا واسطے آدم علیہ اسلام کے اور یہی صحیح ہی اسلئے
کہ اگر ہوتا سجدہ تو نہ انکار کرتا اوس سی ابلیس اور تہا سجدہ تحیت کا جایز زمانہ گذشتہ مین
پہر نسخ کیا گیا بسبب فرمانی انحضرت صم کے سلیمان کو جبکہ ارادہ کیا انہون نے سجدہ کرنیکا
انحضرت صم کو کہ نہین لایق ہے کسی مخلوق کو یہہ کہ سجدہ کرے کیسکو سوای اللہ تعالی کے تمام ہوا
مضمون مدارک کا اور ماۃ المسائل کا۔

ترجمہ وصیت نامہ حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رض بہی لکہا گیا کہ
تا سوسین کو حضرت کا حال وقال ظاہر ہونی سے انکا ظاہر وباطن درست ہو۔ ای فرزند
میرے وصیت کرتا ہو مین تجھی اللہ تعالی سے ڈرنے کی اور ماں باپ اور پیر کے حقوق
بجالانیکی ای فرزند میرے یاد رکہہ اللہ کو ظاہر وباطن مین اور قران ہمیشہ پڑہا کر سمجھکر اور سوچکر

اور مت عدول کر قران سے ایک قدم اور سیکہ فقہ مت بنیجا جاہل صوفی۔ اور بہاگ اونسے
کہ وہ دین کے چوٹے اور راہ زن ہین مسلمانون کے اور معتقد رہ توحید و سنت کا اور
پرہیز کر نئی باتو نسے کیونکہ دین مین جتنی نئی باتین نکلی ہین وہ سب بدعت و گمراہی ہین
اور نہ صحبت رکہہ بدعتیو نسے اور تونگرو نسے اور عوام سے کیونکہ یہہ تیرا دین لیجائینگے اور
قناعت اور خلوت کو لازم کرنے اور رویا کر خوف خدا سے۔ اور کہایا کر حلال کہ وہ نیکیونکی تجکو
اور نہ چہو حرام کو کہ چہو ویگی تجہے اگہہ قیامت کی اور پہنا کر حلال لباس کہ خلاف پائیگا تو
ایمان عبادت کے اور بہول نجا اپنے کہڑی رہنے کی جگہ کو حضور مین رب العزہ کے اور کثرت
کرون کی روزی اور رات کی نماز کی۔ اور جماعت کو ترک مت کر اور ریاست کی خواہش نکر کیونکہ
ریاست کی محبت سے فلاح نہین۔ قبالون پر گواہی نہ لکہہ اور نہ بیٹہ بڑے لوگون کے پاس
اور بہاگ بُری لوگو نسے جیسا کہ بہاگی تو شیر سے اور سفر کیا کر اور لوگو نکی تعریف سے دہوکا نکہا
اور اونکی مذمت سے غمگین ہنو اور خلق محمدی کیا کر۔ اور تواضع کی عادت کر کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تواضع کرتا ہے اللہ تعالی اوسے بلند کرتا ہے اور جو غرور کرتا ہے
اللہ تعالی اوسے پست کرتا ہے۔ اور ہر ایک سے مودب رہا کر اور چہوٹے بڑون پر رحم کیا کر
اور ہنسا مت کر۔ اللہ تعالی کے مکر سے نڈر ہنو۔ اللہ تعالی کی رحمت سے نا امید ہنو۔ اور رہا کر
ڈر امید کے درمیان مین۔ اے فرزند میرے ترک کر دنیا کو کیونکہ اوسکے طلب مین دین
تیرا جاتا رہیگا اور ہو جا تو فقیر پاک اعتقاد پاک دامن ہلکا مودب پرہیزکار فقیہ عامل
اور نہ مانگا کر لوگو نسے اور مت رکہہ کل کے واسطے کچہہ کیونکہ اللہ تعالی دیگا رزق مقسوم
اور ہو جا سخی اور دل کا اور بہت دور رہا کر بخل اور حسد سے کیونکہ بخیل اور حاسد دوزخی
ہین۔ اور اپنا حال لوگو نسے نکہہ اور زینت ظاہری مین مشغول نرہ بلکہ زینت باطنی مین
مصروف رہ اور روزی کے مقدمہ مین اللہ تعالی کے وعدہ پر بہروسہ رکہہ کیونکہ اللہ تعالی
کفیل ہے ہر حیوان کے روزیکا اور لوگو نسے امید نرکہہ اور اونسے اُف نرکہہ اور کہہ دیا کر

حق بات اگرچہ کڑوی ہو اور اپنے نفس سی حساب لیا کرو اور نصیحت کیا کر خلقت کو اور کہانے پینے اور سونے بولنے مین کیا کر اور مت کہا مگر فاقہ سے اور مت بول مگر ضرورۃ اور مت سو مگر نیند کے غلبہ کی وقت اور نہ بیٹھا کر راگہہ کے مجلس مین کہ وہ نفاق کو اوگاتا ہے پھر مار ڈالتا ہے دل کو اور چاہیے کہ ہووے دل تیرا غمگین اور بدن تیرا علیل اور چشم پرنم اور عمل خالص اور کپڑے پرانی پیوندی اور گہر تیرا مسجد اور نہ بہائی چار اگر کسی سے مگر جسمین پانچ خصلتین ہووے پسند کری فقیری کو تونگرے پر۔ اور آخرت کو دنیا پر اور ذلت کو عزت پر اور ہووے بنیا سات عمل ظاہر و باطن کے اور مرنیکو طیار ہی اے فرزند میرے دنیا پر فریب نکہا کیونکہ دنیا سبز تازہ شیرین ہے جو اوس سی اولجہا اوسکو اولجہاوے مین پہنساتی ہی اور شب و روز کو پچ کے فکر مین مشغول رہ اور ہمیشہ اکیلا رہا اور رہ دنیا مین جیسا مسافر اور نکل دنیا سے اسطرح جسطرح تو داخل ہوا اللہ رب العزت توفیق دیوے ہمکو ان وصیتون پر عمل کرنیکی اور اوسکی لوازمون کی تحقیق کرنیکی کیونکہ یہہ وصیتین وسیلہ ہین مقربین کے مزبون اور عارفین کے مقامون تک پہونچنیکی۔

باب ۱۲ نماز اور علم کی تحصیل وغیرہما عبادت کی لئی سکینہ اور وقار اور اہستگی سی جانیکے اس کتاب مین۔

فرمایا اللہ تعالی سورۂ حج کے چوتہی رکوع مین جو شخص اللہ تعالی کے احکام کی تعظیم کری بیشک یہہ دلون کی پرہیزگاری سے ہی اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب نماز کے اقامت ہوجاے تو تم نماز کو بہاگ کرنجاؤ اور نماز کو آہستگی اور وقار سی جایا کرو پس جسقدر نماز تمکو امام کے سات ملجای پڑہ لو اور جو تم سے فوت ہوجاے خود پوری کرلو متفق علیہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ تم مین جب کوئی نماز کو قصد کرکے جاتا ہے تو نماز مین ہی ہوتا ہے۔

باب ۱۳ مسجد مین تہوکنے سے ہی کی بیان مین۔

اور جب مسجد مین تہوک پایا جاے تو اوسکے زائل کرنیکے حکم مین اور مسجد کو ناپاک چیزونسے پاک رکہنے کے بیان مین حدیث مسجد مین تہوکنا گناہ ہے اوسکا کفارہ اوسکا دبا دینا ہی متفق علیہ
ف اوسکے دبانی سے مراد یہہ ہے کہ جب مسجد مین مٹی بالو وغیرہ پیما موجود ہو تو اوسکو اوسکے نیچے دبا دیوے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسکے دفن کرنی سے مراد مسجد سے نکال دینا ہے لیکن جب مسجد کا فرش سنگین یا چونہ گچ وغیرہ سے ہو مل دینا جیسا اکثر جاہل لوگ کرتے ہین یہہ دفن کرنا نہین بلکہ خطا مین زیادتی ہے اور مسجد مین ناپاکی کو بڑہاتا ہے جو شخص کرے اوسکو لازم ہے کہ کپڑے یا ہاتہ سے پونچہ دے یا اوسکو دہو ڈالے حدیث حضرت نے قبلہ کیطرف دیوار مین ناک کا پانی یا وہ آلایش جو کھان سنے کی وقت چہاتی سے نکلتی ہی دیکھکر اوسکو کھرچ دیا متفق علیہ۔ حدیث یہہ مسجدین موت اور ناپاک چیزون کے لایق نہین ہین یہہ تو اللہ تعالی کا ذکر کرنے اور قران پڑہنے کی لئے ہین مسلم
ف اس سے معلوم ہوا کہ مسجدون کو ناپاک چیزونسے اور دنیاوی باتون اور جہگڑون اور خرید و فروخت اور بلند آواز کرنے اور دوسرے ایسی چیزونسے محفوظ رکہنا چاہے اس حدیث سی کئی مسائل متعلق ہین۔ مسئلہ اہل اسلام کا اسپر اجماع اتفاق ہے کہ بیوضو کو مسجد مین لیٹنا جایز ہے۔ عبادت یا قران پڑہنے یا اعتکاف یا وعظ سنے یا نماز کے انتظار وغیرہا کے لئے بیٹہنا مستحب ہی۔ اور ایسی کامون کے سوا یون ہے بیٹہے تو مباح ہی۔ لڑکے بے تمیز دیوانہ اور بہایم کو بے ضرورۃ مسجد مین داخل کرنا مکروہ ہے حرام نہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہوکر طواف کیا تہا۔ مسئلہ مسجد مین نجاست کو رکھنا حرام ہے مسئلہ مسجد مین بیٹہنا اور پاؤن پسارنا اور اونگلیون کی تشبیک جایز ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال سی یہہ سب کام ثابت ہین مسئلہ مسجد مین جہاڑو دینا اور مسجد کو صاف رکھنا مستحب ہی ان سب مسائل کو دلائل اور ائمہ کے اختلاف شرح مین لکہے ہین جو چاہے طوالت مین دیکہے۔

باب ۱۴۳ مسجد مین جھگڑنے اور آواز بلند کرنے۔ اور کھوئے ہوئے چیز کی تلاش کرنے اور خرید و فروخت کرنے اجارہ وغیرہ معاملات و ہونے کی کراہت کے بیان مین۔ حدیث جب تم مین مسجد مین کسیکو بیچتا یا خریدتا دیکھو تو اوسکو کہو کہ خدائے تعالی تیری سود مین نفع ندیوے اور کسیکو مسجد مین کھوئے ہوئے چیز تلاش کرتے ہوی دیکھو تو کہو کہ اللہ تجھی وہ چیز والیس ندیوے۔ ترمذی۔

ف اجارہ وغیرہ معاملات کا بھی یہی حکم ہے اور مسجد ومین دستکاری اور خیاطت جلدگری کتابت کرنا منع ہے۔ حدیث مسجد مین خرید و فروخت کرنا اور گم شدہ چیز کا تلاش کرنا اور شعر پڑہنا منع ہے ابو داود و ترمذی۔

ف مراد شعر و نسے شعر برے اور جہوٹے ہین۔ کہ پڑہنا او نکا نامشروع ہی اسلئے کہ مکان عبادت کا ہی وہان خلاف شرع بات نکرے اور جو شعر کہ اونمین توحید اللہ کی اور نعت مدرسول ؐ کی اور اونکی تابعداری ونکی ہووی یا نصیحت کے باتین اونمین ہون بہر حال سب جای پڑہنے مستحسن ہی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسان شاعر کے وہ حضرت کی تعریف کرتا تہا اور اونکے دوشمنون کی ہجو کرتا تہا۔ مسجد مین ممبر بچہاتے اور فرماتے کہ جبرئیل تاکید کرتے ہین حسان کی کہ مقابلہ کرتا ہی پیغمبر خدا کے طرف سے

باب ۱۴۵ پیاز اور گندنا وغیرہ بدبودار چیز کہانے والے کو اوسکی بو زائل ہونے سے پہلے ضرورۃ مسجد مین داخل ہونے نہی کی بیان مین حدیث جو شخص لہسن سے کھاوی وہ ہمارے مسجد مین نہ آوے متفق علیہ دوسری روایت مین آیا جو یہہ کھاوے ہمارے پاس نہ آوے ہماری ساتھہ نماز نہ پڑہے اسلئے کہ فرشتون کو اوس سے تکلیف ہوتی ہی جس سے آدمیون کو تکلیف ہوتی ہے۔ متفق علیہ۔

ف یہہ بدبودار چیزین کھاکر خالی مسجد مین جسمین نمازی کوئی نہو جانا منع ہے کہ وہان

فرشتے موجود ہوتے ہین جسکو کوئی مرض نجس یا بہو اپنسی ہو جس سے بدبو آتی ہی اوسکا
بھی یہی حکم ہے کہ مسجد مین نجاے۔ اور عید گاہ جنازہ کی نماز وغیرہ جہان لوگ عبادت او
ذکر الہی کے لئے جمع ہون وہی بھی حکم ہے کہ وہان فرشتے شامل ہوتے ہین بازار وغیرہ کا
یہہ حکم نہین کہ وہان ہر طرح کے لوگ دنیوی کام مین مشغول ہوتے ہین اور ہر بدبو والی
چیز کا بھی حکم ہے ہان پیاز اور لہسن کو پکا کر بو زائل کرکے کھانا جائز ہے۔

باب ۲۱۶ مسجد و نکیطرف چل کر جانیکی فضیلت مین۔

حدیث جو شخص صبح یا شام کو مسجد مین آیا کرے خدای تعالی اوسکے واسطے بہشت مین
صبح و شام مہمانی طیار کریگا متفق علیہ۔ حدیث جو شخص اپنے گھر مین غسل یا وضو کر کے
پاک ہوا پھر کسی مسجد مین گیا فرض نماز پڑہنے کو تو دو ڈگ کا یہہ حال ہوگا۔ ایک ایک
ڈگ سے گناہ مٹیگا دوسرا اوس سے درجہ بلند ہوگا مسلم۔
ف جو خبر گیری کرتا ہے یعنی محافظت کرتا ہی اور مرمت کرتا ہی اور جہاڑو دیتا ہے اور اوسمین
نماز پڑہتا ہے اور عبادت اور علوم دین کا درس کرتا ہے اوسکے لئے گواہی دو کہ وہ مومن ہے

باب ۲۱۷ وضو کی فضیلت مین۔

فرمایا اللہ تعالی سورہ مائدہ مین اے ایمان والو جب تم اوٹھو نماز کو تو دہو لو اپنے منہہ اور
ہات کہنون تک اور مل لو اپنے سر کو اور پاؤن ٹخنون تک اور اگر تمکو جنابت ہو تو خوب
طرح پاک ہو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر مین یا ایک شخص تم مین سے آیا ہی جائے ضرور سے
یا لگے ہو عورتون سے پھر نپاؤ پانی تو قصد کرو زمین پاک کا اور مل لو اپنے منہہ اور ہات
اوس سے اللہ نہین چاہتا تم پر کچھہ مشکل کہی لیکن چاہتا ہے کہ تمکو پاک کرے اور اپنا احسان
پورا کیا چاہتا ہے کہ تم شاید احسان مانو۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ میری امت قیامت کے دن پکاری جائیگی روشن پیشانی سفید اعضا وضو کی آثار سے
پس تم مین سے جو شخص اپنی پیشانی کی روشنی دراز کرنی چاہے پس چاہیے کہ کرے

متفق علیہ اور فرمایا کہ مومنکا زیور جنت مین وہانتک پہونچیگا جہانتک وضو کا پانی پہونچیگا
مسلم۔ اور فرمایا جیسا مینے وضو کیا ہے اب جو اب جو شخص وضو کرے اوسکے گناہ بخشے جاتے
ہین اور نماز اور مسجد کیطرف چلکر جانیکا ثواب اوسکے علاوہ ہے جو اوسکو ملیگا۔
ف وضو کامل کرنا یہ ہے کہ وضو کے اعضا پر پانی اچھی طرح پہونچائے اور تین بار دھوئے
اور نماز کے بعد کا انتظار کرنا یہ ہے کہ مسجد مین نماز کے بعد دوسری نماز کا منتظر بیٹھا رہے یا رکر
نکلے تو دل وہین لگا رہے۔ پاک رہنا نصف ایمان ہے اسلئے کہ ایمان سے چھوٹے بڑے گناہ
بخشے جاتے ہین اور وضو سے چھوٹے گناہ بخشے جاتے ہین اسلیئے طہارت نصف ایمان ہوا۔

باب ۲۱۸ اذان کے فضیلت مین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ جانین اوس ثواب کو جو اذان دینے اور
نماز با جماعت کی پہلے صف کھڑے ہونے مین ہے پھر نپائین وجہہ ترجیح اور زیادتی مگر یہہ کہ اوسپر
قرعہ ڈالین۔ یعنی اذان کہنے اول پہلی صف مین کھڑے ہونیکی ایسی فضیلت ہے کہ اگر
نزاع کرین اور ہر ایک اوسکو حاصل کرنا چاہے تو قرعہ ڈالنے کی نوبت آجای بجا ہے اور اگر ظہر کی
نماز اول وقت جانیکا ثواب جانین تو ہر ایک اوسکے حاصل کرنے کو جلدی جایا کرے۔ اور
اگر عشا اور صبح کی نماز مین جو ثواب ہے لوگ جانین تو ضرور اونکو پڑہنے مین حاضر ہوا کرین اگرچہ
سرین پر چلکر آتا ہو متفق علیہ حدیث موذن جتنے الوسع اذانکو بڑی آواز سے دے کہ جہانتک
اوسکی آواز کی بہنک جاوے وہانتک جو جو جن و انس وغیرہ سنتے ہین قیامت کے دن اوسکی
گواہی دینگے کہ اذان دی۔ حدیث مین آیا ہے کہ جب اذان دیجاتی ہے شیطان پشت پھیر
کر زماتا ہوا بھاگتا ہے بعد پھر آتا ہے تا کہ آدمی کے دل مین خطرہ ڈالے۔ حدیث
جو اذان سنکر الخ کہے اوسکے لئے قیامت کے دن میری شفاعت
واجب ہوتی ہے۔

باب ۲۱۹ نماز کی فضیلت مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ عنکبوت کے پانچوین رکوع مین بیشک نماز روکتی ہے بیحیائی سے
اور بری بات سے۔ حدیث بھلا بتلاؤ کہ اگر تم مین سے کیسی دروازہ پر نہر جلتی ہو وہ
اوسمین ہر روز پانچ مرتبہ نھاتا ہو کیا اوسکے میل مین کچھہ باقی رہتی ہے لوگون نے کھا
کچھہ میل باقی نہین رہتی فرمایا اسیطرح پانچ نمازون کی مثال ہے اللہ تعالی اونکے
سبب سے گناہ محو کرتا ہے متفق علیہ۔ حدیث وقت پر نماز فرض کی لئے وضو اور خشوع
اور رکوع اچھی طرح کرے تو اونکی پچھلی گناہ بخشے جاتی ہین مسلم۔

باب ۲۲۰ نماز صبح اور عصر کی فضیلت مین

حدیث جو شخص دو نمازین ٹھنڈی پڑھے جنت مین داخل ہوگا۔ یعنے صبح اور عصر کی
نماز متفق علیہ اور فرمایا جو شخص سورج کے طلوع اور غروب سی پہلے نماز پڑھی ہرگز آگ
مین داخل نہوگا یعنے فجر اور عصر کی نماز مسلم

باب ۲۲۱ دو رکعت نماز تحیت المسجد کی ترغیب مین کہ بغیر اوسکی بیٹھنا مکروہ ہے

جب مسجد مین آئے اوسیوقت یہہ پڑھنا چاہیے بلکہ دو رکعت فرض وسنت وغیرہ نماز پڑھنی
سے تحیت المسجد ادا ہو جاتی ہے۔ اور جنازہ پڑھنے یا سجدہ شکر یا سجدۂ تلاوت کرنے
یا تحیت المسجد کی نیت سی ایک رکعت پڑھنے سی تحیت المسجد ادا نہین ہوتی۔

باب ۲۲۲- وضو کی بعد دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہی

دو رکعت نماز بعد وضو پڑھنا مسنون ہی موجب کمال اجر ہے

باب ۲۲۳ مسواک کرنیکی فضیلت مین اور فطرت کی خصلتونکی بیان مین

ف فطرت یعنی انبیا کی سنت یا دین حدیث اگر مین اپنی امت پر مشکل نہ جانتا تو البتہ انکو واجب کرکے
مسواک کا حکم دیتا یعنی پنجگانہ نماز مین ف مسواک کرنا سنت ہی بالاتفاق خصوصا نماز کیوقت اور
امام شافعی رح کی نزدیک فجر اور ظہر کو زیادہ تاکید ہی مسواک کی یہ وقت ہوتی ہی وضو و قرآت قرآن
نیند اور سکوت اور بھوک کیوقت زیادہ تر مستحب ہے مسواک کروی لکڑی کی چاہیے پیلو کی مسواک
سب سے بہتر ہے چھوٹی اونگلی کے برابر موٹی اور بالشت کے برابر لمبی ہو۔

لمبی ہو۔ حدیث دس چیزین پیدایشی سنت ہین ایک تو خوب موچھین کترنا دوسرے
داڑہی چھوڑنا بقدر قبضہ تیسرے سواک کرنا چوتھے پانی سے ناک کو پاک کرنا پانچوین ناخن
کاٹنا چھٹے رونگلیون کی جوڑونکو دہونا کہ میل نہ جمع رہے ساتوین بغل کے بال اوکھاڑنا
اٹھوین زیرناف کے بال مونڈہنا۔ نوین پیشاب کی بعد پانی سے استنجا کرنا۔ راوی نے کہا
دسوین چیز کو بہول گیا مگر یہہ کلّی ہو خوب یاد نہین لیکن۔ قرینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ دسوین
چیز شاید کلّی ہو مسلم۔

ف ہر ایک آدمی جسمین آدمیت ہی وہ ان چیزون کو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ پیدایشی
بات ہے تعلیم کی اسمین کچہہ حاجت نہین اسواسطے اوسمین پاکی اور ستہرے اچھی آپ نے
کبھی پانچہ ذکر فرمایا کبھی دس کا ذکر کیا جیسی ضرورۃ دیکھی ویسا فرمایا۔

باب ۲۲۴ نماز مین پہلو پر ہات رکہنے کی کراہت کے بیان مین

حضرت نے نماز مین پہلو پر ہات رکہنی سے منع کیا ہی متفق علیہ۔

باب ۲۲۵ طعام حاضر ہو اور جی اوسکا مشتاق وخواہان ہو

اوسوقت یا اخبثان یعنے بول دبراز کو روک کر نماز کے پڑہنے کی کراہت کے بیان مین۔
حدیث کھانیکے حاضر ہونیکے وقت اور بول وبراز کے مدافعت کرنیکی نماز عمدہ نہین ہے مسلم۔
ف جب کھانا تیار ہو تو پہلے کھانا کہاوے تب نماز پڑہے تاکہ نماز مین کھانیکے طرف دل
نہ لگائے اور اسیطرح جب جای ضرور اور پشاب زیادہ لگی تو اوسنے فراغت کرکی نماز کے
پڑہے تا نماز مین خلش باقی نرہے۔

باب ۲۲۶ نماز مین آسمان کیطرف آنکہ اوٹھانی سے نہی کی بیان مین۔

حدیث کیا حال ہے اون لوگونکا جو اپنے آنکہین نماز مین آسمان کیطرف اوٹھاتی ہین۔
اس مضمون مین آپ نی کڑای فرمائی ہے یہانتک کہ فرمایا البتہ باز رہین لوگ یا اونکی
آنکہین اوچک جائین بخاری۔

باب ۲۲۷ نماز مین نلے ضرورۃ چپ و راست دیکھنے کی کراہت کے بیان مین۔

روایت ہی عائشہ رضؓ کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز مین اِدھر اُدھر دیکھنے سے پوچھا آپنے فرمایا کہ وہ اُچک لینا ہی کہ شیطان بندہ کی نماز سے اُچک لیتا ہی بخاری حضرت نے انس رضؓ کو فرمایا کہ تو نماز مین اِدہر اُدہر دیکھنے سی بچتا رہ کہ نماز مین اِدہر اُدہر دیکھنا ہلاک ہونیکا سبب ہی اگر ضرورۃ ہی ہو تو نفلون مین نہ فرض مین ترمذی۔

ف حدیث کا حاصل یہہ ہے کہ نفلون مین اس فعل کی کراہت کم ہے بہ نسبت فرضو بچے

باب ۲۲۸ قبرون کیطرف نماز پڑہنی سی نہی کی بیانمین

حدیث تم قبرون کے طرف نماز نہ پڑہو نہ اُنپر بیٹھو مسلم۔ نماز پڑہنے اور قبرون پر بیٹھنی سے اسلئے منع فرمایا کہ قبروں سے یہہ معاملہ کرنے سی جاہل لوگ مقبورکی تعظیم و اعتقاد کرنے مین مبتلا ہو جاتے ہین جیسی پہلے بتون کی پرستش کا بھی سبب ہوا ہی آپ نے اس سے بھی نہی فرماکر اسکے ذریعہ کی

باب ۲۲۹ نماز پڑہنے والی کے اگے سے گذرنے کی تحریم کی بیانمین

حدیث کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنی والا اوس گناہ کو جان جاوے جو اس فعل مین ہے تو اوسکو اگے سی گذرنے سے چالیس تک کھڑا رہنا بہتر ہو۔ راوی نے کہا کہ مجھہ معلوم نہین آپ نے چالیس دن فرمائی تھی یا چالیس سے یا چالیس برس متفق علیہ۔

باب ۲۳۰ موذن کی نماز کی اقامت کہنے مین شروع ہونیکے بعد۔ مقتدی کو نفل نماز شروع کرنکی کراہتمین

برابر ہے کہ وہ اسی نماز کی سنت ہو یا دوسرے نفل ہو۔ حدیث جب فرض نماز کی تکبیر ہو تو کوئی نماز درست نہین سوائے فرض کے مسلم۔

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب مسجد مین جماعت ہوتی ہے تو سنت اور نفل

نہ پڑھنا چاہیے شافعی اور جمہور کا یہی مذہب ہے حنفی مذہب مین صرف فجر کی سنت جماعت سے علیحدہ مسجد کے دروازہ کے قریب پڑہکر جماعت سے ملی اور اگر جانے کہ سنت پڑہنے سے جماعت کی ایک رکعت مین نہ ملیگی تو سنت نہ پڑہے جماعت مین ملی اگر کوئی آگے سے پڑہتا ہو اور ایک رکعت پڑہ چکا ہو تو اوس نماز کو توڑ کر جماعت مین ملی دو رکعت کی نیت کی ہو یا چار کے۔

باب ۲۳۱ نماز کی انتظار ہی کی فضیلت کی بیان مین

حدیث تم مین سے ہر ایک ہمیشہ نماز ہی مین رہتا ہے جبتک اوسکو نماز نے روک رکھا ہو گھر کے طرف جانے سے بجز نماز کی کسی شے نے اوسکو نہ منع کیا ہو۔ متفق علیہ۔
حدیث فرشتے تم مین سے ہر ایک کی لئے دعا کرتے ہین جبتک رہے وہ اپنی نماز کی جگہہ مین جہان اوسنے نماز پڑہے جبتک محدث ہو یعنی بے وضو ہو فرشتے کہتے ہین اے اللہ اسکو بخشدے اے اللہ اسپر رحمت کر۔

باب ۲۳۲ نماز با جماعت پڑہنی کی فضیلت کی بیان مین

نماز جماعت کی اکیلی کی نماز سے ستائیس درجہ زیادہ ہوتی ہے یعنے ثواب مین متفق علیہ مگر اندہے کو بسبب عذر کے مکان مین نماز پڑہنے اجازت ہی۔ اور حضرت نے فرمایا جو جماعت مین نماز کیواسطے نہین آتے اونکے گھر اونپر جلا دون۔ پانچون نمازین جماعت سے پڑہنا ہدایت کے طریقونسے ہے جب لوگ مکانون مین نمازین جماعت سے ہی پڑہلیا کرین تو سنت اپنے نبی کی ترک کئی جب سنت ترک کیئی گمراہ ہو گئے اگر صحابہ بیمار ہوتے تو دو آدمیون کے کندہون پر ہات دہرے ہوے جماعت مین آتے تھے وہی نہین آتا تھا جو منافق ہوتا اور یہہ بہی ہدایت کی طریقون سے ہے کہ نمازین اوس مسجد مین پڑہے جائین جسمین اذان دیجاے جو اذان کی آواز سنکر اوسکے جواب مین نہو وعید مین داخل ہے۔

باب ۲۳۳ صبح اور نماز عشا کی جماعت کی لئی حاضر ہونیکی ترغیب مین

حدیث جسنے عشا کی نماز جماعت سے پڑہے گویا اوسنے نصف رات قیام کیا۔ اور جو شخص صبح کی نماز جماعت سے پڑہی گویا اوسنے تمام رات نماز پڑہی۔ مسلم۔

حدیث۔ اگر لوگ جان جائین اوس ثواب کو جو عشا اور صبح کی نماز مین ہے تو ضرور اون دونو مین حاضر ہوا کرین اگرچہ سرین پر چلکر آنے سے میسر ہو۔

حدیث۔ منافقون پر عشا اور فجر کی نماز سے زیادہ کوئی نماز بہاری نہین ہوتی اگر جان جائین اوس ثواب کو جو اوسمین ہے تو ضرور اونکے لئے آیا کرین اگرچہ سرین پر چلکر آنی سے میسر ہو۔ متفق علیہ۔

باب ۲۳۴ فرض نمازونکی محافظت کی امر مین اونکے ترک مین وعید شدید اور نہی موکد کی بیانمین

فرمایا اللہ تعالی سورہ بقر کے اکتیسوین رکوع مین۔ نمازون پر محافظت کرو اور نماز وسطی پر اور فرمایا سورہ توبہ کے پہلے رکوع مین یہہ لوگ توبہ کرین اور نماز قایم کرین اور زکوٰۃ ادا کرین تو اونکو چہوڑ دو۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنیاد رکہی گئے ہے اسلام کی رو پر پانچ چیزون کی گواہی دینا اوسکی کہ نہین کوئی معبود سوائے خدا کی اور تحقیق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بندی اوسکے اور بہیجے ہوے اوسکے ہین اور پڑہنا نماز کا اچہی طرح اور دینا زکوٰۃ کا اور کرنا حج کا اور رکہے روزے رمضان کے روایت کی بخاری نے۔

حدیث آدمی اور شرک اور کفر کے درمیان مین نماز چہوڑ دینے کا فرق ہے مسلم۔

ف یعنے آدمی کو کفر و شرک سے بچانیوالا نماز کو نچہوڑنا ہے جب نماز کو چہوڑیگا تو شرک مین داخل ہو جائیگا اور شرک و کفر کبہی ایک معنی مین ہے مستعمل ہوتے ہین یعنے اللہ کے سات کفر کرنا کبہی اونمین فرق کیا جاتا ہے پس مشرک بتون وغیرہ کے پوجنے والے کو کہتے ہین پس کفر عام ہوا شرک سے۔

باب ۲۳۵ پہلی صف کی فضیلت میں اور صفون کے پورا کرنے اور برابر

کرتے باہم ملکر کھڑے ہونیکے بیان مین۔

حدیث تم اپنی صفین مثل فرشتون کے صفون کے باندہو یعنے پہلی صف کو پورا کرکر دوسرے شروع کرتے ہین ایکدوسرے سے ملکر کھڑی ہوتے ہین مسلم۔

حدیث مردون کی صفونمین پہلی بہتر ہے یعنی ثواب مین اوپچھلی صف بُری ہے یعنی اوسمین ثواب تہوڑا ہے۔ اور عورتون کی صف مین سی پچھلی صف بہتر ہے کہ مردون کی نظر سے دُور رہو اور اونکی پہلی صف بُری یعنے ثواب مین مسلم۔ یعنے مردون کی اول صف ترغیب اور عورتون کو آخر صف کی کرنے چاہی۔ حدیث حضرت نی صحابہ کے کندہون پر ہات پہیرتے اور فرماتے برابر ہوجاؤ اور مختلف مت ہو کہ تمہارے دل مختلف ہوجائینگے تم مین سمجہدار لوگ میرے نزدیک کھڑی ہوا کرین پھر جو اونسے متصل ہُون۔

ف معلوم ہوا کہ امام کے نزدیک و قریب اہل علم وعقل کہڑے ہُون تاکہ مسائل کو سیکین اگر امام کو سہو واقع ہُوا اوسکو خبردار کرین لعد درجہ بدرجہ لوگ کھڑی ہُون حضرت ابو بکر صدیق کا دستور تہا کہ نماز مین حضرت صلعم کی پیچہی برابر کھڑے ہوتے تہی اوس جگہ دوسرا شخص نہین کھڑا ہوتا تہا مشارق۔ ایکدوسرے کندہی سے کندہا قدمون سے قدم ملائے رکہی درمیان مین فاصلہ کچہہ نہ رہے کہ شیطان کو جگہہ ہوتی ہے۔

باب ۲۰۳ فرضون کے سات سنن روایت کی پڑہنی کی فضیلت مین

ف سنت رسول کے فعل کو کہتے ہین ایک وہ جو آپ نی ہمیشہ کیا ہُو اوسکو سنت راتبہ یعنے دایمہ کہتے ہین یعنے موکدہ۔ راتب سے ماخوذ ہی رتوب کے معنی ثبوت اور دوام کے ہین دوسرا غیر راتبہ اور غیر موکدہ جو ہمیشہ نکی ہو کبہی کبہی کی ہُو اور نوافل اسلئے شروع اور مقرر کئے گئے ہین تاکہ فرضون مین جو نقصان عارض ہوجاتا ہے اوس نقصان کا جبر کیا جائے اور نفل عبادت نقصان کی جگہہ محسوب کرکی اوسکو پورا کیا جاتا ہے تاکہ عبادت مین جی لگجاے اور دل کے خیالات فرایض مین تہوڑی ہوجائین

حدیث نہین ہے کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑہتا ہے واسطے اللہ کے ہر دن بارا رکعت
نفل سوائے فرض کی مگر کہ بناتا ہے اللہ تعالی اوسکے لئے گھر بہشت مین مسلم۔
ف ترمذی کی روایت مین بارا کا شمار اسطرح کیا ہے کہ چار رکعت ظہر سی پہلے
اور دو پیچھی اور دو مغرب کے بعد اور دو عشا کے بعد اور دو فجر سے پہلی۔ یہہ سنن موکدہ ہین
فجر کی سنت سب سی زیادہ موکد ہے فرمایا کہ دنیا سے اور جو چیز دنیا مین ہے سب سے
یہہ بہتر ہین۔ مسلم۔ یہہ نماز خفیف پڑہا جائے حضرت نے اول رکعت مین قل یا دوسرے مین
قل ہو اللہ پڑہتے تہی۔ دو رکعت سنت فجر کی بعد داہنے پہلو پر لیٹ جانا مستحب ہی خواہ رات مین
تہجد پڑہتا ہو یا نہ پڑہتا ہو۔ عصر کے آگے چار رکعت سنت حضرت سی مروی ہین۔ سورج کے
غروب کے بعد مغرب کی فرضون کے پہلے دو رکعت نفل مستحب ہین اس مین اختلاف

باب ۲۳۷ سنن روایت وغیر گھر مین پڑہنے کے استحباب مین

اور اوس بیان مین کہ نفل پڑہنے کیوقت فرض کی جگہہ چہوڑ کر دوسری جگہہ پڑہنی چاہے
اور فرض و نفل مین کلام کرنے سے فصل کر دینا چاہئے۔ **حدیث** حضرت نفل نمازون
کو گھر مین پڑہنے کی فضیلت فرمایا ہے اور فرمایا مکانات کو نماز سے خالی مت رکہو مثل
قبرون کے۔
ف یعنے گھرون و قبرین نبناؤ یعنے گھرون مین قبرین نہ بناؤ یا مراد یہہ ہے کہ قبرون کے
مانند گھرون کو نکرو یعنے جیسے کسیکو کچھہ حاجت ہوتی ہی تو گھر مین اپنی حاجت کی لئے
چلا جاتا ہے جب حاجت پیش ہو تو قبرون پر نہ دوڑے جایا کرو بلکہ اللہ تعالی سے
اپنی حاجت مانگا کرو یا مراد یہہ کہ جیسے گورستان مین نماز نہین پڑہتے اسیطرح گھرونکو
نکرو کہ نماز وہان نہ پڑہو۔ گھرون مین بہی نماز پڑہا کرو کہ فرض کے سوا نفل نماز گھر مین پڑہنی
بہتر ہے۔

باب ۲۳۸ نماز وتر کی ترغیب اور اوسکے سنت موکدہ ہونی مین

اور اوسکی وقت کی بیانمین

ف نماز وتر ابوحنیفہ ر کے نزدیک واجب ہی دوسرون کے نزدیک سنت ہے
اور اوسکے رکعتون مین اختلاف ہی اکثر ائمہ کی نزدیک ایک رکعت ہی ابوحنیفہ ر
کے نزدیک تین رکعت ہین دو نو طرف احادیث موجود ہین جو ایک رکعت کہتی ہین وہ
دو رکعت پہلی پڑہکر سلام پہیرتے ہین پھر ایک رکعت پڑہتی ہین اگر دو رکعت پہلی نہ پڑہی جائین تو مکروہ کہتے ہین
آیا ہے کہ حضرت نے تمام رات مین وتر پڑہے ہین پہلی رات بہی اور رات کی وسط مین بہی اور
اور آخر مین بہی آپ کے وتر پڑہنے کا وقت سحر ہو چکا ہے ۔ متفق علیہ ۔ حضرت نے فرمایا تم
جو بات کو تو زین اپنی پڑہتے ہو سب نماز کے پیچھے وتر پڑا کرو متفق علیہ ۔ وتر کا وقت صبح
کی نماز کے قبل ہے ۔

باب ۹۳۳ ضحی کی نماز کی فضیلت کے بیانمین ۔

ف صحو اور ضحوہ کی معنی چیز ہنا دنکا پس اوسوقت کی نماز کو نماز ضحی کہتے ہین ضحی کی
نماز ین دو ہین ایک کو اشراق دوسری کو چاشت کہتی ہین اشراق یہہ ہے کہ آفتاب ایک
دو نیزہ کے قید بلند ہونیکے وقت جو نماز پڑہے جاوی ۔ اور چاشت یہہ ہی کہ دہوپ زمین مین
خوب پہیل کر زمین مین گرمی پیدا کردے دوسرا پہر شروع ہو جائے اوسوقت نماز پڑہے
جاوے ۔ عربی مین پہلی کو ضحوہ صغری اور دوسرے کو ضحوہ کبری کہتے ہین چنانچہ نسائی
مین ایک حدیث آئی ہے جسکا حاصل یہہ ہے کہ جب آفتاب مشرق کیطرف ایسا ہوتا
جیسا عصر کیوقت مغرب کی طرف ہوتا ہی تو حضرت دو رکعت پڑہتے تہی جب مشرق کی جانب
ایسا ہوتا جیسا ظہر کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہی چہار رکعت پڑہتے اس سی معلوم ہوا
کہ ضحی کے دو نماز ین ہین ادنی درجہ اشراق دو رکعت اور اکثر چھہ رکعت اور چاشت کی
ادنی دو ہین اکثر بارہ رکعت ہین اکثر علما اسکے استحباب کی قائل ہین اور احادیث صحیحہ
اس قول سے مؤید ہین ۔

باب ۴۰ قیام اللیل یعنے تہجد کی نماز کے فضیلت کی بیانمین

فرمایا اللہ تعالی سورہ بنی اسرائیل کے نوین رکوع مین کچھہ رات سے جاگ تارہ اوسمین
پھہ پڑہتی ہے تجھکو شاید کہ کھڑا کرے تیرا رب تعریف کی مقام مین اور فرمایا سورہ الم
سجدہ کے دوسری رکوع مین الگ ہتے ہین اونکی کروٹین اپنی سونیکی جگہہ سے پکارتی
ہین اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سی اور ہمارا دیا کچھہ خرچ کرتے۔ اور فرمایا سورہ ذریات
کی پہلے رکوع مین وہ تھی رات کو تھوڑا سوتے۔ روایت ہی عائیشہ رض سے حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز مین اسقدر کھڑے ہوتی کہ آپ کی دونو قدم سوج جاتی
مینے کھا یا رسول اللہ آپ یہہ تکلیف کیون کرتی ہو حالانکہ آپ کی پہلے اور پچھلی گناہ سب بخشے
گئے ہین آپ نی فرمایا کیا مین بندۂ شکر گذار نھوؤن۔ متفق علیہ اور فرمایا جب تم مین سی کوئی
سوتا ہے تو شیطان اوسکے سر کی پچھلے طرف تین گرہ دیتا ہے ہر گرہ مین کھتا ہے کہ ابھی تجھے
رات بڑی ہے سو تارہ اگر جاگ پڑا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو
کیا دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑہے تو سب گرہ کھل جاتی ہین صبح کو
فرخناک خوش دل اوٹھتا ہے ورنہ صبح کو سست پلید نفس والا اوٹھتا ہے متفق علیہ۔
ف مراد گرہ لگانے سے گرہ سستی کی ہے یعنی شیطان اوسکو کسالت و سستی مین گرفتار کرتا ہے
غرض مراد شیطان کا روکنا ہے ذکر اور نماز سے اس حدیث کی ظاہر سے معلوم ہوتا ہے
جو شخص ذکر اور نماز اور وضو تینون کو جمع نکرے وخبیث النفس کاہل اوٹھتا ہے۔ اور فرمایا
رمضان کے بعد محرم کی روزے افضل ہین اور نماز فریضہ کے بعد رات کو نماز پڑہنا یعنے
تہجد کی نماز پڑہنا افضل ہے مسلم۔ حضرت پیغمبر خدا صلعم رات کو دو دو رکعت نماز پڑہا کرتی تھے
اور وتر ایک رکعت پڑہتے متفق علیہ۔ **حدیث** حضرت گیارہ رکعت پڑہا کرتی تھے یعنے
رات مین اسمین سجدہ اسقدر کرتے کہ جسقدر تم مین سے کوئی پچاس آیت پڑہے پہلے اس سے
کہ سر اوٹھاتے اور فجر کی نماز سی پہلے دو رکعت پڑہتی پھر دائین کروٹ پر لیٹ جاتے تاکہ نماز کی

لئے بلانی والا آثار روایت کی بخاری نے حضرت نے پچھلی رات کو سو جایا کرتی تھی پچھلی رات کو
نماز پڑہا کرتے تھی حضرتؐ نے تہجد کی نماز کو بہت طول کرتی تھی کبھی ایک رکعت مین سورہ بقر
اور سورۂ نسا اور سورۂ ال عمران پڑہتے تھی اور آپکا رکوع مثل قیام کے تھا اور قومہ قریب قیام
کے تھا اور سجدہ بھی مثل قیام کے ہوتا تھا مسلم۔ اور آیا ہے کہ جس نماز مین قیام زیادہ
دیر تک ہو وہ بہتر ہے۔ حضرتؐ نے جب قیام لمبا کرتے تو رکوع اور سجدہ بھی لمبا کرتے تھے
نماز کسوقت و تہجد و فریضہ مین جب قیام خفیف کرتے تو رکوع و سجود بھی خفیف فرماتے اور آیا ہے
کہ حضرت شب مین اول دو رکعت خفیف پڑہتے بعد نماز شروع کرتے مسلم۔ اگر بسبب کسی درد
وغیرہ کے تہجد قضا ہوتی تو دن کے وقت بارہ رکعت قضا پڑہتے تھے۔ اور یہہ بھی آیا ہے
کہ جسنے رات کو وظیفہ قضا کیا تو دن مین بعد ظہر و عصر پڑہتے گویا وہ رات کو پڑہا ہے۔ جسکو
نیند کا غلبہ ہو سو جاے بعد اوٹھے۔ اور مرد اپنے عورت کو نماز کے لئے اوٹھاے اور عورت
مرد کو اوٹھاے اور پانی وغیرہ کے دینے مین مدد دیوے۔

باب ۲۴۱ کسی نعمت کی حاصل ہونیکے وقت یا کسی ظاہر مصیبت کی دور ہونیکے وقت سجدہ شکر کا کرنیکے استحباب مین۔

آیا ہے کہ حضرتؐ نے خوشی کی خبر پر سجدۂ شکر کیا کرتے تھے ایسا ہے صحابۂ کبار بھی خوشی
کے حاصل ہونے پر سجدہ شکر ادا کرتے تھے۔

باب ۲۴۲ ہرج مین عبادت کرنیکی فضیلت

یعنے ہرج کسی امر مین حد سے گذرنا شور اور فتنون وغیرہ کو کہتے ہین۔
حدیث حضرتؐ نے فرمایا کہ ہرج مین عبادت کرنی میرے طرف ہجرت کرکے آنیکی مثل ہے مسلم
ف ہرج کشت و خون وغیرہ ہماکالیف کے زمانہ مین عبادت کرنی الخ یعنے کشت و خون
جب جہان مین رایج ہوا اور زمانہ مین فساد پھیلا ہوا ہو تو اوس وقت کی عبادت کا ثواب
حضرت والی ہجرت کی ثواب کے برابر ہی اسواسطے کہ ایسی سخت وقت مین دین پر ثابت

رہنا نہایت مشکل کام ہے ایسی وقت مین بندگی کرنے والا گویا مہاجر کے مشابہ ہے کہ لوگون کو چھوڑکر اپنے رب کی عبادت پر ثابت قدم ہو گیا۔

باب ۳۴۲ مقتدی کو امام سے پہلے رکوع اور سجدہ سے سر اوٹھانیکے تحریم کے بیان مین۔

حدیث کیا کوئی تم مین سے ڈرتا نہین جبکہ امام سے پہلے اپنا سر اوٹھاتا ہے کہ خدا تعالی اوسکے سر کو گدہے کی سر سے بدل ڈالے یا خدا تعالی اوسکی صورت کو گدہے کی صورت کر ڈالے متفق علیہ۔

ف جو سجدہ سے اپنے امام کے پہلے سر کو اوٹھائے وہ نادان ہے حقیقت مین گدہا ہے ظاہر مین آدمی کہ اپنے امام کی اطاعت نہین کرتا یہ مطلب کہ ایسی آدمی کی سزا ایسی ہوگی آخرت مین خلاصہ مطلب کہ مقتدی نکرے اوسپر امام کی اطاعت واجب ہے

باب ۳۴۴ پیغمبر علیہ السلام پر صلواۃ اور درود بھیجنے کے بیان مین۔

درود و سلام بھیجنے کا حکم خدا تعالی فرماتا ہے سورہ احزاب کی ساتوین رکوع مین اللہ اور اوسکے فرشتے درود بھیجتے ہین رسول پر اے ایمان والو رحمت بھیجو اوسپر اور سلام بھیجو سلام کہکر۔ اور آیا ہے کہ جو ایکبار درود بھیجتا ہے نبی علیہ السلام پر اوسپر اللہ تعالے دس بار رحمت بھیجتا ہے۔

ف صلواۃ کی معنی ہین دعا کے اور رحمت اور استغفار اور درود حضرتؐ پر بندون کے طرف سے طلب کرنا رحمت کا ہی حضرت پر درود سلام بھجنی کا حق تعالی حکم فرمایا ہے ساری عمر مین ایکبار حضرت پر درود بھجنا فرض ہے اور زیادہ مستحب و مسنون اور غیر واسطے بدون حضرت کی ابتدا اسلام و صلواۃ بھجنا خلاف اولی یا مکروہ تنزیہی اور بعضون نے حرام یا مکروہ تحریمی کہا ہے۔ حضرت کا نام سنے تو درود بھجنا واجب ہی اور روایت ہی کہ حضرت مرض الموت مین فرماتی تھے کہ خدا لعنت کرے یہود اور نصاری پر کہ اون

لوگون نے اپنی پیغمبرون کے قبرون کو مسجد بنایا - اور فرمایا کہ اگلی امتون نے اپنے پیغمبرون
اور اولیا کے قبرون کو سجدہ گاہ بنایا خبردار ہو قبرون کو سجدہ گاہ نہ بنائیو مین تمکو منع کرتا
ہون یہود اور نصاری پیغمبرون اور نیکون کے قبرون پر مسجد بنا کر عبادت کرتے تھے
اور قبرون کیطرف سجدہ کرتے تھے سو صاف شرک تھا اسواسطے حضرت نے تاکید سے منع
فرمایا معلوم ہوا کہ جو بات مسجد اور کعبہ کو خاص ہے وہ قبر پر پہنچا ہی خواہ پیغمبر کی قبر ہو خواہ
اولیا کی اسواسطے قبرون کیطرف سفر کرنا اور جمع ہو کر میلا اور عرس بنانا اون پر اور سجدہ کرنا
اور اوسکے گرد گہومنا یہہ سب باتین درست نہین اسواسطے کہ یہہ سب کعبہ سے مخصوص ہین
تفصیل اسکی اہل احادیث کی رسائل مین موجود ہین غرض اب اکثر ملکو نمین انبیا اور اولیا
قبرون پر میلہ اور عرس وغیر شرک کی کام ہوتے ہین اور جس سے حضرت نے انتقال کی وقت
کمال تاکید سے منع کیا تھا یہود و نصاری سے بھی زیادہ لوگ کرتے ہین خدا مسلمانون کو
توفیق دے کہ اپنی پیغمبر کی حدیث سمجہین اور ان کاموں سے کنارہ کرکے محمدی بنین آمین
اور درود بھیجنی مین بعد مکانی کا خیال نکرو جہان سے تم درود بھیجو گے وہ النبی پھی پہونچ جاتا ہے
آیا ہے کہ جو حضرت کا نام سنکر درود نہ بھیجے وہ الانجیل ہے ترمذی - اور فرمایا کہ تم مین سے
کوئی نماز پڑہے تو پہلے اپنی رب کی تمجید کرے اور اوسکی ثنا و مدح کرے پھر نبی ص پر درود بھیجے بعد
جو چاہے دعا مانگے - ابوداود و ترمذی - درود و نمین داود ابراہیم بہتر ہے -

باب ۲۴۵ جمعہ کی فضیلت اور وجوب کی بیانمین

اور اوسکی لئے غسل کرنا اور خوشبو لگانا نماز کی لئے اول وقت جانا اور جمعہ کے دن مین دعا مانگنا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور قبولیت کی ساعت اور جمعہ کی بعد اللہ تعالے
کا ذکر بہت کرنیکی استحباب مین - فرمایا اللہ تعالی نے سورہ جمعہ کی دوسری رکوع مین جب
جمعہ کی نماز ادا کیجاے تو زمین مین پہیل جاؤ اور چاہو فضل اللہ کی سے اور اللہ تعالی کو
بہت یاد کرو کہ تم نجات پاؤ - حدیث افضل دن جمعہ کا ہی جسمین آدم علیہ سلام پیدا ہوے

اُوسے دن بہشت مین داخل کیے گئے اوسی دن بہشت سی نکالی گئے مسلم۔

ف - اور دلونمین دو دن افضل ہین ایک عرفہ کا دوسرا جمعہ کا اور فرمایا جسنے اچھی طرح وضو کیا یعنے وضو کے فرض سنت مستحب سب بجالایا پھر جمعہ کو آیا پھر خطبہ سنا اور چپکا بیٹھا رہا تو اوسکے گناہ بخشی گئے اوسوقت سی پہلے جمعہ تک اور تین دن اور بھی زیادہ اور جو خطبہ کسیوقت کنکریان ڈالا کیا تو اُوسنے بیہودہ کام کیا روایت کی یہہ مسلم نی - اور فرمایا پانچو نمازین اور ایک جمعہ دوسری جمعہ تک اور ایک رمضان دوسری رمضان تک کی درمیان کے گناہو نکا اوتار ہین جبتک کبیر گناہ سے بچا جاوی مسلم۔

ف معلوم ہوا کہ نیکیان صغیر گناہ کو دور کرتے ہین اور کبیر گناہ توبہ سے معاف ہوتی ہین جبتب گناہ مین بندیکا حق ہو تو اوسکے معاف کرنی پر اوسکی بخشش موقوف ہی - اور آیا ہے کہ جمعہ کے چھوڑنی سے اللہ تعالی اونکے دلون پر مہر کردیگا وہ غافل ہوجائینگے - جمعہ فرض ہے بدون عذر شرعی کے ترک کرنا ہرگز درست نہین اور ممبر خطبہ کی لئے بنانا سنت ہی اور جمعہ کی نماز جاوے تو غسل کرلیا کرے - ہر بالغ پر واجب ہی یعنے مثل واجب کی لازم کرلے - اور جسقدر طاقت ہو پاکی حاصل کرے اور تیل لگاوی اور اپنے گھر سے خوشبو لگاوی پھر مسجد کیطرف نکلی دو آدمیون مین جدای نڈالے پھر نماز پڑہے جسقدر اوسکی لئے مقدر ہوئی یعنی سنت یا قضا یا نوافل پھر جب امام خطبہ شروع کرے چپ رہی - اور فرمایا جسنی جمعہ کو غسل کیا اور مسجد کو گیا تو گویا اُوس نے اونٹ قربانی کیا جو اوس سے پیچھے دوسری گھڑمین گیا گویا گاے قربانی کی - اور جو تیسری گھڑیون مین گیا اُوسنے گویا دمبہ قربانی کیا اور جو چوتھی گھڑمین گیا اوسنے گویا مرغی اللہ کے راہ مین صدقہ کی جو پانچوین ساعت مین گیا گویا انڈہ صدقہ ادا کیا پس جب امام خطبہ کو نکلا فرشتے حاضر ہوتے ہین اللہ تعالی کا ذکر سنتے ہین متفق علیہ - اور آیا ہے کہ جمعہ کے روز ایک ساعت ہی کہ جسمین دعا قبول ہوتی ہے -

ف اس ساعت کی تعین مین علما کا اختلاف ہی بعضے کہتی ہین کہ عصر کے

بعد سے آفتاب کی غروب تک ہی اور بعضے کہتی ہین امام خطبہ کی لئے کھڑی ہونی سے لیکر نماز سی فارغ ہونی تک متفق علیہ۔ اور فرمایا۔ کہ روز جمعہ افضل دن ہی اُسدن مجھپر درود بہت بہیجا کرو کہ بیشک تمہاری درود مجھپر پیش کیاجاتا ہے ابو داود۔

باب ۲۴۶ جمعہ کی سنت نماز کے بیان مین

جمعہ کی نماز کے بعد سنت نماز پڑہنا مستحب ہی چار رکعت بعد دو رکعت مکان مین پڑہنا مسنون ہے۔

باب ۲۴۷ جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑہتا ہو احتبا کی صورت پر بیٹھنے کی کراہت کے بیانمین۔

اسصورت مین بیٹہنا نیند لاتا ہے نیند کی سبب خطبہ کا سننا فوت ہوجاتا ہے اور وضو کے ٹوٹنے کا خوف ہی۔ **ف** احتبا کی صورت یہہ ہے کہ اپنے دونوں زانوں پیٹ سی ملاکر زانون اور پشت کو کپڑے لیپے باندہی یا ہات سی پکڑ کر بیٹہ جاسے اسصورت سی بیٹہنا اسلئے منع ہے کہ اگر حرکت کرین کپڑا یا ہات چہوٹ جای تو ننگا ہوجانیکا اندیشہ ہے۔
حدیث جمعہ کے دن امام خطبہ پڑہنے کی حالت مین احتبا کی صورت بیٹہنے سے حضرت نے منع کیا ہے ابو داود ترمذی۔

باب ۲۴۸ رمضان کی روزہ کی وجوب اور فضیلت کا بیان

صوم کے معنی لغت مین بند رہنا ہے اور شرع مین مفطرات ثلثہ یعنی کھانی پینے اور جماع اور بدن کی اندر کسی چیز کے داخل کرنی سے صبح صادق سی سورج کے غروب تک سات نیت کی مومن مکلف یعنی عاقل بالغ کا بند رہنا ہے۔ اور روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ نوح علیہ السلام کی وقت ایام بیض کے تین روزے فرض تہی۔ رمضان کے فرض ہونی سے وہ منسوخ ہوگئے۔ روزہ سے غرض شہوات نفسانی کا توڑنا۔ اور جمہور کے نزدیک نماز افضل ہی روزہ سے۔ رمضان کی فرضیت کا منکر کافر اور بلا عذر روزہ کو ترک کرنیوالا سخت گنہگار ہی۔ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ بقر کے

تیسوین رکوع مین اے ایمان والو حکم ہوا ہے تم پر روزے کا جیسا حکم ہوا تھا تم سے اگلون پر
شاید تم پرہیزگار ہو جاؤ کئے دن مین گنتی کے پہر جو کوئی تم مین بیمار ہو یا سفر مین تو گنتی چاہئے
اور دنون سے اور جنکو طاقت ہے تو بدلا چاہئے ایک فقیر کا کھانا (یعنے اگر روزے نہ رکہے)
پھر جو کوئی شوق سے کرے نیکی تو اوسکو بہتر ہے اور روزہ رکہو تم تو تمہارا بھلا ہے
اگر تم سمجھ رکھتے ہو مہینا رمضان کا وہ جو اوتارا گیا ہے بیچ اوسکے قرآن مجید ہدایت
واسطے لوگونکے اور دلیلین ہدایت کی سے اور مجھری پس جو کوئی حاضر ہو تم مین سے مہینے
مین لیس چاہئے کہ روزہ رکھے۔ اوسکو جو بیمار یا سفر مین ہو لیس گنتی ہے اور دنونسے آخر تک
ف۔ پہلے طاقت والی کو روزہ رکھنے نہ رکھنے کا اختیار تھا اور نہ رکھنے کی صورت مین ایک
مسکین کو کھانا کہلانا لازم تھا پھر یہہ حکم فَمَنْ شَہِدَ مِنْکُمُ الشَّہْرَ فَلْیَصُمْہُ کے نازل ہونے سے
منسوخ ہو گیا اور شیخ فانی کے سوا سبکو روزہ رکھنے کا حکم فرمایا گیا۔ رمضان کے مہینے مین قرآن
نازل ہوا۔ حدیث مین آیا ہے کہ سب کتب الٰہی رمضان ہی مین نازل ہوئی ہین امام احمد رح واثلہ
بن اسقع سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے صحیفہ رمضانکی پہلی
رات نازل ہوئے۔ اور توریت چھٹی رات اور انجیل تیرہوین کو اور قرآن چوبیسوین کو
اوتارا گیا اور زبور بارہوین کو۔ اور قرآن رمضان مین آسمان مین بیت العزۃ مین آ اوتارا گیا
پھر حسب وقوع وقایع بیس برس مین وہان سے رسول اللہ پر نازل ہوتا رہا۔ اور فرمایا
کہ فرماتا ہے اللہ تعالی نے آدمی کے عمل اوسیکے لئے ہین مگر روزہ وہ میرے لئے ہے مین ہی اوسکا
اجر دونگا اور روزے شہر مین جب تم مین سے کیسیکے روزے کا دن ہو تو فحش نہ بولے اور نہ
پہوچہ گوئی مین غوغا کرے اگر کوئی اوسکو برا کہے یا لڑائی کا ارادہ کرے تو اوسکو کہے کہ مین روزہ دار
ہون اور حضرت نے قسم کھا کر فرمایا کہ روزہ دار کے منہہ کی بو اللہ تعالی کے نزدیک مشک
کی بو سے زیادہ خوش ہے روزہ دار کو دو خوشیان ہین ایک جب روزہ کہولتا ہے تو اوسکو
بسبب روزہ کہولنے کی خوشی ہوتی ہے اور ایک جب رب کی ملاقات کریگا اوسکو بسبب

روزہ کی خوشی ہوگی - متفق علیہ - اور بخاری کی روایت مین ہے کہ کھانا پینا شہوت میرے لئے
چہوڑتا ہے روزہ میری لئے ہی اور مین ہی اوسکا اجر دونگا نیکی کے جزا دس گنی ہوتی ہے -
ف روزے کو خدا نے اپنے طرف اسواسطے نسبت کیا کہ اور عبادت مین جیسے نماز اور زکواۃ
حج مین یاد منودارے کو دخل ہے اگر روزہ دار ظاہر نکرے تو اوسکو کوئی جان نہین سکتا
اور دوسرا سبب یہہ کہ ہر عبادت مین فرشتے آدمی کی شریک ہین مگر روزہ مین شریک نہین اسواسطے
کہ اونکو بھوک پیاس نہین کہ جسکو روکین - اور آیا ہے کہ رمضان مین شیاطین قید کیے جاتے
ہین یعنے روزہ رکھنے کے باعث قوت حیوانی جو غضب اور شہوت کی جڑ ہی ضعیف ہوجاتی ہین
اسلیئے روزہ دارون پر اوسکے وسوسے کچہہ تاثیر نہین کرتے یا تاثیر کم کرتے ہین جو گناہ تک
نہ پہنچ سکین - آیا ہے کہ رمضانکے ہلال کو دیکہکر روزہ رکھو شوال کے ہلال کو دیکہکر افطار کرو
اگر تم پر ابر وغیرہ سے ہلال چھپا پایا جاوے تو شعبان کی تیس دن پورے کرو متفق علیہ مسلم کی
روایت مین ہی کہ اگر تم پر ابر ہوجاوے تو تیس روزہ پورے کرو - رمضان مین بخشش کرنا
اور نیک کام کرنا اور نیکی بہت کرنا خصوصاً پچھلے عشرہ مین نیکی بہت کرنا اگرچہ صدقہ کرنا
ہر وقت بہتر ہے اور اجماع مین اور صلحائے اجماع کی وقت بہت ہی اچھا ہے اور صلحا اور
فضلا کی مجالست کرنا اچھا کام ہے مگر جب اوسکو اوسکی زیارت سے کسیطرح کی تکلیف
نہ پہونچے اور رمضان مین قران کی تلاوت بہت کرنی چاہی - اور قران وغیرہ علوم شرعی
مداومت رمضان مین مستحب ہی قران پڑہنا تسبیح کہنے وغیرہ اذکار کرنے سے افضل ہے
شعبان کے نصف کی بعد رمضان روزہ رکھنے نہی آئے ہی مگر اوس شخص کو جو ما قبل سی متصل
کردے یا اوسکی عادت کی موافق ہوجاوے اور جب حضرت نے پہلی رات کا چاند دیکھتے تو کہا
کرتے ای اللہ اسکو ہم پر امن اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ نکال - میرا اور تیرا
مالک اللہ ہی یہہ چاند ہو بہتری کا اور بہلائی کا ترمذی سحوری اور اوسکے تاخیر کرنیکی فضیلت
ف بعضے کی نزدیک کاذب اور صادق کے درمیان کی وقت کو کھتے ہین اوس کا وقت

بعضے کی نزدیک نصف رات کی بعد شروع ہوتا ہے اور بعض کی نزدیک جب سدس رات
باقی رہی اوسوقت سی شروع ہوتا ہے اوسوقت کھانا ہوکی کو مستحب ہی جو سیر ہوا اوسکو نہین
کہ سیری پر کھانا حرام یا مکروہ ہے سحری کرنا مسلمانو نکا طریقہ ہے اہل کتاب دوسری سحری
نہین کرتے ۔جلد روزہ کھولنا فضیلت رکھتا ہے۔ **حدیث** لوگ ہمیشہ بھلائی مین رہنگے
جبتک افطار مین جلدی کرتے رہنگے متفق علیہ ۔

ف اسلیئے کہ تعجیل افطار مین اظہار عجز پایا جاتا ہے اللہ تعالی کی آگے اظہار عجز بہت ہے
خوب ہے ہی غروب سورج کے بعد افطار مین جلدی کرنا بہت خوب ہی افطار مین تاخیر کرنا بدعت ہے
حضرت نے مغرب کی نماز سی پہلے خرما تازہ یا خشک پر افطار کیا کرتے تھے جب یہہ بھی نہوتا تو
چند گھونٹ پانی کے پی لیا کرتے تھی ابوداؤد ترمذی ۔افطار کے وقت حضرت نے فرمایا کرتے تھے
پیاس جاتی رہی اور رگین تر ہوگئین اجر ثابت ہوگیا اگر اللہ چاہے اور افطار کی وقت
دعا قبول ہوتی ہے ۔دوسری حدیث مین آیا ہی حضرت نے یہہ دعا پڑہا کرتے تھے ۔اللہم لک صمت
وعلی رزقک افطرنا فتقبل منا انک انت السمیع العلیم روزدار اپنے زبان اعضا کو مخالف شرعیہ اور گالی
گلوچ غیبت وغیرہ بیہودہ گوئی سے روکتا جاہے **حدیث** ۔جو شخص جھوٹ بولنا اور
جھوٹ پر عمل کرنا نچھوڑے تو اوسکی کھانا پانی چھوڑنیکی اللہ کو کچھ حاجت نہین بخاری ۔

ف یعنے اللہ تعالی اوسکے روزے کو قبول نہین کرتا **حدیث** جو بھول کر کھا پی لیا تو چاہیے
کہ اپنا روزہ پورا کرے اوسکو اللہ تعالی نے کھلایا پلایا متفق علیہ ۔

باب ۲۴۹ قیام رمضان یعنے نماز تراویح کی استحباب مین

تراویح ترویحہ کی جمع ہے بمعنی ایکبار آرام لینا چونکہ اس نماز مین چار رکعت نماز پڑھکر آرام
لیا جاتا ہے اسلئی اسکا نام نماز تراویح رکھا گیا ۔فرمایا رسول خدا ﷺ نے جو شخص رمضان مین
از روئے ایمان کی اور ثواب طلب کرکے نماز تراویح پڑہی اوسکے پہلے گناہ بخشی جاتی ہین متفق علیہ
یعنے فضیلت کی حقیقت کا اعتقاد کرکے اور حضرت نے نماز تراویح کی لوگون کو ترغیب

دیا کرتی تھے بدون اوسکے کہ اونکو وجوب کا امر کرین فرمایا کرتی تھے کہ جو شخص ازروے ایمان اور طلب ثواب کی نماز تراویح پڑہی اوسکے پہلے گناہ بخشے جاتی ہین۔

باب ۲۵۰ لیلۃ القدر کی قیام کی فضیلت اور وہ کونسی رات ہے

فرمایا اللہ تعالی نے ہمنے اسکو لیلۃ القدر مین نازل کیا ہے الخ اور فرمایا سورہ دخان کے پہلے رکوع مین ہمنے اوسکو رات مبارک مین نازل کیا الخ اور حضرت نے فرمایا جو شخص ازروے ایمان و طلب ثواب کی لیلۃ القدر مین نماز پڑہے اوسکے اگلی گناہ بخشی جاتے ہین۔ حدیث سے ثابت ہی کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخر دہے مین طاق راتون مین ایک ہی۔ متفق علیہ۔

ف سب طاق راتون مین بیدار رہے اور عبادت کرے آخر کوئی تو ہوگی۔ اور حضرت رمضان کے آخر دہے مین اعتکاف بیٹہا کرتی تہے اور فرماتی تہے کہ رمضان کی پچھلے دس رات مین لیلۃ القدر کو تلاش کیا کرو متفق علیہ۔ اور آیا ہے کہ جب رمضان کا پچھلا عشرہ آتا تو حضرت رات کو زندہ کرتی یعنے عبادت سی۔ اور اپنے گھر کی لوگون کو جگاتے اور عبادت مین کوشش کرتے اور تہبند مضبوط باندہتے۔

ف تہبند مضبوط باندہنے سے یعنی عورتوں سے کنارا کرتے یا عبادت مین کوشش کرتی متفق علیہ اور آیا ہے لیلۃ القدر مین یہہ دعا بہت مانگا کرے یعنے اے اللہ تو بخشنے والا اور بخشنے کو دوست رکھتا ہے مجھے بخشدے۔ ترمذی۔

باب ۲۵۱ اعتکاف کے بیان مین

ف اعتکاف شریعت مین اللہ تعالی کی عبادت کو مسجد مین ٹھہرنے کو کہتے ہین اقل مدت ایک رات دن ہی زیادہ کی حد نہین مگر دس دن مستحب ہی امام محمد رح کے نزدیک اقل مدت ایک ساعت ہی امام ابی یوسف رح کے نزدیک ایکدن ہے اعتکاف اوس مسجد مین چاہے جسمین نماز مین باجماعت پڑہی جائین بعض کے نزدیک مسجد جامع مین ہے چاہے اعتکاف کی حالت مین خیاطت کتابت طلب علم وغیرہ مباح کام مسجد مین کرنی جائز ہین

اور عورت گھر مین جو جگہہ نماز کے لئے مقرر کئے گئی ہو اوس مین اعتکاف کرے تو بعض کے نزدیک جائز ہے۔ حدیث حضرت رسول خدا صلعم رمضان کے پچھلی عشرہ مین اعتکاف کیا کرتے تھے۔

باب ۲۵۲ محرم اور شعبان اور مہینون حرام کے روزے رکھنے کی فضیلت کے بیان مین

رمضان کے روزونکے پیچھے محرم کے روزے افضل ہین اور نماز فریضہ کے بعد رات کی نماز یعنے تہجد افضل ہے مسلم۔ حدیث شعبان مین حضرت نے سب مہینون سے زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔ تحقیق آپ سارا شعبان روزے رکھتے تھے۔ کبھی تھوڑے دن شعبان مین روزہ نرکھتے تھے۔ اور ماہ حرام مین بھی روزے رکھنا اور چھوڑ دینے کا حکم آیا ہے ابو داؤد۔ اور ذیحجہ کے اول دہی کے نو روزے معہ عرفہ اور محرم کی نوین اور دسوین تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم آیا ہے۔ اور ستہ شوال کے بارہ مین بھی حکم آیا ہے کہ یہہ مثل دائم الصوم کی ہے مسلم۔ اور ہفتہ مین دو بار دوشنبہ اور پنجشنبہ کے روزے بھی مسنون ہین انمین عمل عرض کئے جاتی ہین روزہ دار رہنا بہتر ہے ترمذی ہر ماہ مین تین روزے ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو رکھین جو ایام بیض کہلاتے ہین۔ حدیث ہر مہینے مین تین دن روزہ رکھنا ہمیشہ روزہ رکھنے کی برابر ہے متفق علیہ یہہ کبھی ماہ کے اوائل مین کبھی اوسط مین کبھی آخر مین رکھا کرتے تھے مسلم۔ کبھی یہہ روزے نچھوڑتی تھی نہ حضر مین نہ سفر مین۔ حدیث جو شخص روزہ دار کا روزہ افطار کرا ے اوسکو روزہ دار کے برابر اجر ہوگا۔ اور روزہ دار کے اجر مین ایک ذرہ کم نہو گا ترمذی۔ حدیث مین آیا ہے کہ حضرت نے سعید بن عبادہ کے ہان کہانا کھاکر یہہ دعا کی کہ تمہارے پاس روزہ دار افطار کیا کرین اور تمہارا طعام پرہیزگار لوگ کھایا کرین اور فرشتے تمہارے لئے دعا کرین۔ ابو داؤد۔

باب ۲۵۳ جمعہ کے دن کو روزے یا جمعہ کی رات کو نماز سے خاص

کرنیکے کراہت کے بیان مین

حدیث تم سب راتون مین جمعہ کی رات کو شب بیداری اور نماز کیواسطے خاص نکرو اور سب دلون مین جمعہ کے دن روزہ رکھنے کو واسطے خاص نکرو مگر اسطرح مضایقہ نہین کہ اور روزے جو تم رکھتے ہو اوسمین جمعہ بہی آپڑے ہے مسلم۔ جمعہ کے دن غسل کرنا اول وقت مسجد مین جانا اور جمعہ کی نماز پڑہنا ضرور ہے اسواسطے اوسکی شب بیداری اور روزے سے منع کیا کہ روزے کی سستی سے کہین اون کامون مین خلل نپڑے اور دوسرا سبب یہہ کہ عبادت کیواسطے سب دن برابر ہین۔ بدون حکم شرع کے کسی وقت کی فضیلت نہین کسیکو درست نہین کہ اپنے طرف سے دنمین خصوصیت لگادے۔ **حدیث**۔ تم مین سے کوئی جمعہ کے دن فقط روزہ نرکھے مگر یون مضایقہ نہین کہ جمعہ سے پہلے بہی ایک روزہ رکھے یا بعد متفق علیہ۔ **ف** یعنے صرف جمعہ دن روزہ نرکھے خواہ پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رہے خواہ جمعہ اور ہفتہ کو یعنے دونو ملاکر رکھے تا یہود یون سے مشابہت نہو کہ وہ ایک ہی روزہ صرف ہفتہ کو رکہتے ہین

باب ۲۵۴ روزہ کی وصال کی تحریم مین

یہہ ہے کہ دو دن یا زیادہ متواتر روزہ رکھے اور اونکے درمیان نکہاوے

حدیث حضرتؐ نے روزہ کی وصال سے نہی فرمائی ہے متفق علیہ۔ **حدیث** حضرت نے وصال سے نہی فرمایا لوگون نے کہا کہ آپ وصال کرتے ہین فرمایا کہ مین تمہارے جیسا نہین ہون کہ مجھے کہلایا جاتا ہے اور پلایا جاتا ہے متفق علیہ۔

باب ۲۵۵ زکواۃ کے وجوب کی تاکید اور فضیلت اور اوسکی متعلقات مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ بقر کے پانچوین رکوع مین نماز قایم اور زکواۃ ادا کرو۔ اور فرمایا سورۂ بینہ کی پہلے رکوع مین اون کو یہی حکم ہوا ہے کہ اللہ کی عبادت کرین خالص کرکر اوسکے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور کھڑے کرین نماز اور دین زکواۃ یہہ ہے راہ مضبوط لوگون کی۔ **ف** زکواۃ کا دینا ایک رکن ہی پانچ رکنون سے اسلام کی جو عبادت مالی ہے حضرت

خلیفہ اول نے جو زکواۃ نہ دینے والوں پر جہاد کیا ہے۔ روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا مین نے بیعت کی نبی سے نماز کے قایم کرنے اور زکواۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیرخواہی کرنے پر۔ متفق علیہ۔

باب ۲۵۵ حج کے بیان مین۔

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ آل عمران کے تیسرے رکوع مین اللہ تعالی کا حق ہے لوگون پر حج کرنا اس گھر کا جو کوئی پاوے وہان تک راہ اور جو کوئی منکر ہوا تو اللہ پرواہ نہین رکھتا جہان کے لوگونکی۔ ف حج کرنا اسلام کے پانچون رکنو مین سے ایک رکن ہے۔ حج مقبول کی یہہ نشانی ہے کہ اوس شخص کو نیک اعمال کی رغبت پہلے سے زیادہ ہوجائے۔ حج مقبول کی جزا بہشت کے سوا کچھہ نہین ہے۔ حدیث۔ جو شخص حج کرے پس نہ صحبت کرے اپنے عورتون سے اور نہ فسق کرے یعنی کیسکو گالی وغیرہ نہ دے نہ کسی سے مجادلہ کرے پھرتا ہے مثل اوسدن کے کہ اوسکی مان نے اوسکو جنا۔ متفق علیہ۔ حدیث عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن نہین جسمین اللہ تعالی بندہ کو آگہہ سے آزاد کرتا ہے یعنے عرفہ کے دن سب دنو نسے زیادہ آزاد کرتا ہے۔ مسلم۔ حدیث رمضان مین عمرہ کرنا حج کی برابر ہے۔ یعنے اوس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا جائے۔ حدیث معذور کی نیابت کرکے دوسرا مرد یا عورت حج کرسکتی ہے۔ متفق علیہ۔ ایام حج مین سودا گری کرنا جایز ہے۔

باب ۲۵۶ عشرہ ذیحجہ مین قربانی سے پہلے حجامت سر کی بنوانا اور ناخن لینے کے نہی سے ہے۔

حدیث جس شخص کو قربانی کرنی ہو تو ذیحجہ کا چاند دیکھنے کے وقت سے اپنے بال و ناخن مین سے کچھہ نکٹواوے یہانتک کہ قربانی کرے۔ مسلم۔ ف معلوم ہوتا ہے کہ قربانی واجب نہین اسلئے کہ مسلم کے ایک روایت مین ہے کہ اگر قربانی کرنیکا ارادہ ہو اگر واجب ہوتا تو ارادہ کرنے سے شروع نکرتے اور اسیلئے حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما قربانی نکیا کرتے تھے کہ لوگ دیکھکر واجب

نہ سمجھے لیکن بلکہ قربانی کرنا مستحب ہے ابن عباس کا مذہب بھی ہی اور حضرت امام شافعی رحمہ
بھی اسیکے قائل ہین۔ اور ابو حنیفہ کے یار مالک نے اسپر وجوب کی قایل ہین جو حدیث
ضعیف کی سند لی ہین کسیکے نزدیک واجب نہین ہے۔

باب ۲۵۷ جہاد کی بیانمین

فرمایا اللہ تعالی نے سورہ توبہ کے پانچوین رکوع مین لڑو مشرکون سے ہر حال جیسی وہ
لڑتے ہین تمسی ہر حال اور جانو کہ اللہ سات ہی ڈر والون کے اور فرمایا سورہ بقر کی چھبیسوین
رکوع مین حکم ہوا تمپر لڑائیکا اور وہ بری لگتی ہے تمکو اور شاید تمکو بری لگی ایک چیز اور وہ
بھتر ہو تمکو اور شاید تمکو خوش لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمکو اللہ جانتا ہے تم نہین جانتے
اور فرمایا سورہ توبہ کے چھٹوین رکوع مین تم نکلو ہلکے اور بھاری اور اپنی مالون اور جانونسے
جہاد کرو۔ جہاد کی فضیلت مین آیات اور بہی آئہ ہین اور احادیث بی شمار ہین۔ حدیث
رسول اللہ ؐ سے پوچھا گیا کہ عملون مین سے کون عمل افضل ہے فرمایا اللہ اور اوسکی رسول
کے سات ایمان لانا کھا گیا پہر کونسا عمل فرمایا اللہ کی راہ مین جہاد کرنا کھا گیا پھر کونسا عمل
فرمایا حج مقبول متفق علیہ۔ دوسری حدیث مین نماز وقت پر پڑہنے اور ماں باپ سی نیکی کرتے
اور اللہ کی راہ مین جہاد کرتے کی فضیلت آئی ہے متفق علیہ۔

ف مجاہدین کی فضیلت بہت بڑی ہے جہاد کرنا گوشہ گزینی سے افضل ہی جنت جہاد
کرنیوالیکا گھر ہے۔ **ف** قرض کا مواخذہ شہید سے بھی باقی رہتا ہے۔ قرض ادا کرنے
مین سستی نکرے قرض سی مراد جمیع حقوق العباد ہے۔ لڑائی کے وقت اور اذان
کھنے کیوقت دعا قبول ہوتی ہے سپاہ گری کے فن کی مشاقی کا حکم ہی آیا ہے جہاد مین
داو کرنا نفع دیتا ہے مجاہد فی سبیل اللہ جنتی ہے جہاد سب اعمال سے افضل ہی۔ آیا ہی
کہ فی سبیل اللہ جہاد کرنیوالا اوس شخص کے مثل ہی جو ہمیشہ نماز مین کھڑا رہی اور ہمیشہ
روزے رکھی۔ اور اللہ تعالی کے آیات پر عمل کرے۔ اور آیا ہی کہ جہاد مین ٹھہرنا ستر برس

مکان مین عبادت کرنی سے بھتر ہی۔ معلوم ہوا کہ جہاد خلوت سی افضل ہی بشرطیکہ جہاد کی حاجت ہو ورنہ خلوت بھتر آد عرض کبھی خلوت افضل ہوتی ہے کبھی صحبت۔ اور آیا ہے کہ ایک دن رات چوکیداری جہاد مین بھتر ہی ہنے کے روزہ رکھنے اور شب بیدار رہنی سے

باب ۳۰۰ استغفار کی بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ محمد کے دوسری رکوع مین کہ تو اپنے گناہ کی بخشش مانگ اور فرمایا سورۂ نسا کی سولھوین رکوع مین تو اللہ سے بخشش مانگ بیشک اللہ بخشنے والا رحم کرنیوالا ہے۔ اور فرمایا سورۂ نصر مین اپنے رب کی حمد سے اوسکی تسبیح کھہ اور اوس سے بخشش مانگ وہ توبہ قبول کرنیوالا ہے اور فرمایا سورۂ آل عمران کے دوسری رکوع مین واسطے اون لوگون کے کہ پرہیزگاری کرتے ہین نزدیک رب اونکی کے۔ بہشتین ہین والمستغفرین بالاسحار تک باقی ایت کا ترجمہ یہہ ہے کہ چلتی ہین نیچے اونکی سے نہرین ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے اور بی بیان ہین پاک ہوی اور رضامندی اللہ کے طرف سی اور اللہ دیکھنے والا ساتھ بندون کے وہ لوگ جو کہتی ہیں ای رب ہمارے تحقیق ہم ایمان لائے پس بخش واسطے ہماری گناہ ہمارے اور بچا ہمکو عذاب سی آگ کے۔ وہ جو صبر کرنیوالے اور سچی فرمان برداری کرنی والے اور بخشش مانگنے والے بیچ پچھلی رات کی اور فرمایا سورۂ نسا کی سولھوین رکوع مین جو کوئی برا عمل کرے یا اپنے نفس پر ظلم کرے پھر اللہ سے بخشش مانگے اللہ کو بخشش کرنیوالا اور رحم کرنیوالا پائیگا۔ اور فرمایا سورۂ انفال کے چوتھے رکوع جبتک تو اونمین ہے اللہ تعالی عذاب کرنیوالا نہین اور جبتک وہ بخشش مانگتے رہینگے تو اللہ تعالی اونکو عذاب کرنیوالا نہین۔ اور فرمایا سورۂ آل عمران کے چودھوین رکوع مین جو لوگ جب گناہ کرتی ہین یا اپنے نفسون پر ظلم کرتے ہین اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہونکی بخشش مانگتے ہین اللہ کے سوا کون گناہ بخشتا ہے اپنے کئی پر اصرار نہین کرتے جان بوجھکر حدیث ایکبار ایک پردہ میرے دل پر ہو جاتا ہے اور مین خدا سے ہر روز سو بار مغفرت مانگتا ہون

مسلم - بعضے عالمون نے لکھا ہی کہ ہر دم خدا کی حضوری حضرت کی شان تہی لیکن امت کے
سمجہانی سے اوس حالت مین کچہہ فرق ہو جاتا اسواسطے حضرت ١٠٠ بار استغفار کرتے
اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جب حضرت کو استغفار کرنیکی حاجت ہی تو اورون کو اگرچہ ولی کامل
ہون زیادہ تر ضرور ہے استغفار کرنا اور اپنی غفلت پر رونا - **حدیث** حضرت نی فرمایا کہ مجہہ
اوس ذات پاک کی قسم ہی جسکی ہات مین میری جان ہے اگر تم گناہ نکرو تو اللہ تعالی تمکو تمکو
فنا کر دیوے اور ایسے لوگ پیدا کرے جو گناہ کرکے اللہ تعالی سے بخشش مانگے اور اللہ تعالی
اون کو بخشے **ف** اس حدیث سے حضرت نی اپنے اصحاب کو دلاسا دیا اسواسطے اکثر صحابہ کو
خوف الہی بہت غالب تہا بعضون نے گوشت کہانا چہوڑ دیا اور بعضونکا قصد تہا کہ دنیا
چہوڑ پہاڑ پر بیٹہ رہین اور رات دن عبادت کرین بعضون کا یہہ ارادہ تھا کہ
آلہ تناسل کو کاٹ ڈالین تا کہ حرام کاری مین گرفتار ہون جیسے اوسکی صفت منتقم کہ گناہون
پر پکڑتا ہے اور سزا دیتا ہی ایسے اوسکی صفت غفار ہی ہے کہ گناہون کو معاف بہی کرتا ہے
یعنے مسلمان گنہگار جیسے اپنے گناہون سے ڈری ویسی اوسکی کرم اور رحم پر بہی نظر رکہے
نا امید نہو جاے کیونکہ نا امیدی کفر ہے - اس حدیث کا یہہ مطلب نہین کہ خدا کو غفار
جانکر گناہون پر کمر باندہے اور اوسکی قہاری کو بالکل بہول جاے کہ یہہ صاف کفر ہے
حدیث حضرت ایک مجلس مین رب اغفر لی وتب علی فانک انت التواب الرحیم
سو بار فرمایا کرتے تہی یعنے اے رب میری بخشش کر مجہکو اور میری توبہ قبول کر بیشک تو توبہ قبول
کرنیوالا ہے رحم کرنیوالا ابو داود و ترمذی **حدیث** جو شخص اپنے پر استغفار کو لازم کر لیتا ہے
اللہ تعالی اوسکو ہر تنگی سے نکلنے کی راہ اور ہر غم سے خلاص کر دیتا ہے اوسکو ایسے جگہہ سے
روزی عطا کرتا ہے کہ وہ گمان نہین کرتا کہ یہان سے مجہہ روزی ملیگی یعنے روزی
حلال وطیب ابو داود - **ف** لینے پر لازم کرے یعنے جب گناہ سرزد ہو اوسیوقت استغفار
کرے یا اوسپر مداومت کری بندہ ہر وقت محتاج ہے **حدیث** جو شخص کہے

استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ یعنے مین بخشش مانگتا ہون اللہ تعالی سے
وہ اللہ اوسکے سوا کوئی معبود نہین زندہ ہے خبر رکھنے والا اور مین اوسکی طرف توبہ کرنیوالا
ہون اوسکے گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ وہ کفار کی لڑائی مین سے بھاگ آیا ہو کہ کبیرہ گناہ ہے
ابوداود۔ استغفار صدق دل سے اور صفائی باطن سے کرنا چاہیے۔ حدیث عمدہ استغفار
یہہ ہے کہ بندہ یون کہے کہ الہی تو میرا مالک ہے کوئی لائق بندگی کے نہین سوا تیرے تو نے
مجھکو پیدا کیا مین تیرا بندہ ہون مین تیرے قول اور تیرے وعدہ پر ہون اپنے مقدور کے
موافق مین تیری پناہ مانگتا ہون اپنے کرتب کی برائی سے مین اقرار کرتا ہون تیرے
احسان کا تجھہ سے اقرار کرتا ہون سو مجھکو بخشدے کہ بیشک تیرے سوا کوئی دوسرا گناہ
نہین بخشتا جو شخص دل کے یقین سے اسکو دل مین کہے پھر اوسی دن شام سے پہلے
مرجائے تو وہ شخص بہشتی ہے۔ اور جو دل کے یقین سے رات کو کہے پھر فجر ہونے سے پہلے
مرجائے تو وہ شخص بہشتی ہے روایت کی بخاری نے۔ **حدیث**۔ حضرت جب
نماز سے پھرتے تو تین بار استغفر اللہ کرتے اور کہتے یا الہی تو ہی سلام ہے اور تجھہ ہی سے
ہے سلامتی یا برکت ہے تو اے صاحب بزرگی اور بخشش کی۔ مسلم۔ **حدیث** سبحان
اللہ وبحمدہ استغفر اللہ واتوب الیہ یعنے حضرت نے تمام زندگی مین یہہ فرمایا کرتے تھے
متفق علیہ۔ **حدیث** فرمایا اے عورتون کی جماعت تم صدقہ کیا کرو اور استغفار
بہت کیا کرو کہ مین دوزخیون مین تمکو بہت دیکھتا ہون اونمین سے ایک عورت نے
کہا کیا سبب ہے کہ ہم اکثر دوزخی ہونگی۔ فرمایا کہ تم لعنت بہت کرتی ہین اور خاوند
کی ناشکری کرتے ہو مینے عقل اور دین کے ناقصون مین سے دانا پر غلبہ پانے والا
تمسے زیادہ کوئی نہین دیکھا کہا اوس عورت نے کہ عقل اور دین کا کیا نقصان ہے
فرمایا دو عورت کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور کئی دن تک
نماز نہین پڑھتے اور روزہ چھوڑ دیتی ہے۔ یہہ دین کا نقصان ہے مسلم۔

ف صدقہ کرو اس سے مطلق صدقہ مراد ہے خواہ صدقہ فرضی ہو خواہ نفلی اور
عقل انسان مین ایک قوت ہی جس سے آدمی اشیا کو ایک دوسری سے تمیز کرتا ہے
اور اوسکو نفع کے حاصل کرنے اور ضرر کے بچنے پر آمادہ کرتے ہی اور عقل کے محل مین اختلاف
ہے متکلمین نے کہا ہے کہ اسکا محل دل ہے اور بعضون نے دماغ بھی کہا ہے اس
حدیث مین صدقہ اور استغفار وغیرہ عبادات بہت کرنیکی ترغیب ہی اور نیک عمل سے
گناہ کا کفارہ ہوتا ہے اور عورت کو خاوند کی ناشکری کرنا اور محسن کی احسان کو نہ ماننا کبیرہ
لعنت کرنا بہت قبیح امر ہے اور ایمان بڑھتا گھٹتا ہے۔ اور امیرون کو مناسب ہی کہ اپنے
رعایا اور تابعین کو وعظ اور نصیحت خود کیا کرین اور شاگرد کو چاہیے کہ کوئی مسئلہ اوسکی
سمجھ مین نہ آئے تو اوستاد سے پھر پھر پوچھکر اپنی تسلی کر لیا کرے۔ اور حیض کی دنون مین
نماز روزہ چھوڑنے کو دین کا نقصان اسلئے ٹھہرایا کہ ایمان اور دین اور اسلام تینون لفظ
مشترک مین ایک ہی معنی مین مستعمل ہین اور عبادات کو دین اور ایمان بھی کہا جاتا ہے
اور عبادات کے کم و بیشی سے ایمان بڑھتا اور گھٹتا ہے اور احسان اور نعمت کی ناشکری
پر کفر کا اطلاق شارع سے ثابت ہی اور بعضے حدیثون مین کفر کو ان معنون مین حمل کرکے
تاویل کرنے یہان ہی سے لی گئی ہے۔ اور جاننا چاہیے کہ استغفار کے معنی مین طلب
بخشش کی کرنا اور وہ کبھی متضمن توبہ کو ہوتی ہے اور کبھی نہین اسلئے کہا جاتا ہی کہ استغفار
اور توبہ کر دیا استغفار زبان سے ہوتی ہے اور توبہ دل سے توبہ کی معنی ہی پھرنا گناہو نسے
طرف طاعت کی اور غفلت سی طرف ذکر کے اور غیب سی طرف حضور کی اور بخشش اللہ کی
بندہ کی لئے یہہ ہی کہ ڈھانکے گناہ اوسکے دنیا مین کہ نہ مطلع کرے کسیکو اوسپر اور ڈھانکے سے
آخرت مین نہ عذاب کرے اوسکو گناہ پر اور حضرت سید الطایفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ
پوچھا گیا کہ توبہ کیا ہی فرمایا فراموش کرنا گناہ کا یعنی توبہ کرینکی ایسی حلاوت گناہ کی دل سی نکلجاوے
کہ گویا گناہ کو پہچانتا ہی نہین۔ اور سہیل تستری رح سی پوچھا کہ توبہ کیا ہی فرمایا کہ نہ بھولے تو گناہ کو
یعنی بسبب خوف عذاب کی اور توبہ استغفار کرنا بموجب و توبوا الی اللہ جمیعا قول اللہ تعالی

ہر بندے پر وہ واجب ہی اسواسطے کہ ہر ایک بحسب حال و مرتبہ اپنی کے گناہ سے یا بُو سے
خالی نہین پس ہر ایک کو لازم ہے کہ تمام گناہون گذشتہ سے توبہ کری اور بخشش چاہے
اور آیندہ کو تمام گناہ ترک کری اور صبح و شام توبہ و استغفار کو ورد کرے تاکہ کفارہ ہو تمام
تمام گناہون کبیرہ اور صغیرہ کا کہ قصداً کئے ہون یا خطأً یا سہواً اور بسبب شومی گناہون کے
توفیق طاعت سے محروم نرہی اور ظلمت اصرار کے گناہون پر دل کو بالکل کھیر نہ لے اور
کفر و دوزخ کو نپہونچاوے اور شرطین توبہ کے چار ہین ایک تو یہہ محض خوف عذاب الہی
اور بسبب تعظیم امر اوسکے کی توبہ کرے ۔ اور کوئی غرض درمیان مین نہو مانند تعریف کرنے
لوگون کے اور ضعف و فقر و غیرہ کے ۔ دوسرے یہہ کہ گذشتہ گناہون سے شرمندہ ہو۔ تیسری
یہہ کہ آیندہ ترک کرنا گناہون ظاہر و باطن کا کرے چوتہی یہہ کہ عزم بالجزم کرے کہ آیندہ کوئی
گناہ ہرگز نہین کرونگا۔ اور کیفیت توبہ اور صحت اس عزم کے یہہ ہی کہ ابتداء بلوغ سے اپنے
وقت توبہ تک تلاش کرے کہ کیا کیا گناہ ہون مین تا تدارک ہر ایک کا کرے پس اگر نماز
روزہ حج زکواۃ اور اور فرایض ترک ہوی ہون تو اونکی قضا کرے اور سستی نکرے اونکے
ادا کرنے مین سات صرف کرنی وقت کی نوافل مین اور فرض کفایہ مین کہ نہ متعین یعنے نہ
موقوف ہو اوسپر اور جو خلاف شرع منع چیزین کی ہین مانند پینے شراب اور پہنی لباس
حریر و غیرہ کے اونسے درگاہ خدا تعالی مین توبہ و استغفار کرے اور بہت عمل خیر کرے اور اللہ
دیوے تو توبہ اوسکی مقبول ہوا اور بخشا جاے چنانچہ وعدہ کیا ہے اللہ تعالی نے ھو الذی
یقبل التوبۃ عن عبادہ و یعفو عن السیئات یعنے وہ ایسا ہے کہ قبول کرتا ہے توبہ اپنی بندونسے
اور معاف کرتا ہے برائیان اور یہہ توبہ اللہ تعالی سے کرنا اون گناہون سے ہی کہ محض گناہ
خدا کے ہین اور جو گناہ کہ بسبب تلف ہونی حقوق بندون کے ہون تو اللہ تعالی سے بھی
بخشش چاہین اسلئے نافرمانی اوسکی ہے اور اونسے بھی تدارک اوسکا کرے اگر حق قسم
مال سے ہو تو ادا کرے یا بخشوا وے اگر مقدور ادا کا نہین رکھتا ہے اور اگر حق نہ مال کے ہو

مانند غیبت وغیرہ کے تو اوس سے بخشوا دے اگر فتنہ نہ برپا ہو تو نام لے اوس قصور کا
اور نہیں تو بغیر لینے نام کی مطلق گناہ معاف کروا دے اور اگر اس مین بہی خوف فتنے کا
ہو تو رجوع خدا تعالی کے طرف کرے اور تضرع وزاری اور اعمال خیر کرے۔ اور اللہ
دے تو اللہ تعالی اوس سے راضی ہو اور اپنے فضل سے اوسکی دشمنون کو سات
دینے اجر کا اپنے پاس سے راضی کرے اور اگر صاحب مردہ ہو تو وارث اوسکے قایم
مقام اوسکے ہین پس اگر قرض ہے یا اور حقوق مالیہ تو ادا کرے اوسکی وارثون کو اگر مقدور
رکھتا ہے والا اون سے بخشوا دے اور سلوک کرے اون سے اور مردہ کی لئے بہی اللہ دے
اور توبہ واستغفار مین دیر نکرے اور بسبب وسوسہ ڈالنی نفس اور شیطان کے یہہ نکہے کہ مین
توبہ پر ثابت نہین رہنے کا تو توبہ کیونکر کرون اسلئے کہ بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اگلی گناہ اوسکی
بخشے جاتی ہین اور آیندہ پہر بسبب بشریت کی گناہ ہو جاوین تو پہر توبہ کرے اگرچہ دن مین
کئی بار ہو لیکن ٹہیک وقت توبہ کے اوسکی دل مین یہہ نہو کہ پہر گناہ کرونگا اور توبہ کرونگا بلکہ خیال
کرے کہ شاید پہلے گناہ کے مرجاؤن جب توبہ کرے تو نہاکر پاک کپڑے پہن کر دو رکعت نماز
پڑہے حضور دل سے اور سجدہ مین جاوے اور بہت تضرع وزاری اور ملامت اپنی نفس کو
کرے اور گناہون گذشتہ کو یاد کر کر عذاب الہی سے ڈرکر نادم ہو اور توبہ استغفار کرے
بعد بات اوسکے کہے یا الہی غلام بہاگا ہوا گنہگار تیرا تیرے دروازہ پر حاضر ہو رہے اور عذر
کرتا ہے گناہ میری بخشدے اور اپنی فضل سے میرا عذر قبول کر اور سات نظر رحمت میری
طرف دیکہہ اور میرے گناہ گذشتہ بخشش اور مرتے دم تک مجہکو اپنی گناہون سے نگاہ رکہہ
کہ خیر شر سے بہی دست قدرت مین ہی اور تو ہے بخشنے والا ہی بعدہ درود پڑہے اور مسلمانون
کی لئے بہی بخشش چاہے یہہ توبہ عوام کی ہے کہ صاحب اوسکا مستحق بشارت ان اللہ
یحب التوابین ویحب المتطہرین کا ہوتا ہے یعنی بلا شبہ اللہ دوست رکھتا ہے
توبہ کرنیوالون کو اور دوست رکھتا ہے طہارت کرنیوالون کو اور توبہ خواص کی یہہ ہے

کہ برے اخلاق سے کہ واجب ہی کہ پاک کرنا دل اونسے توبہ کرین - اور توبہ محبوبون کی غفلت
خدا سے اور مشغول ہونے بالسوی اللہ سے ہوتی ہے - اور حضرت نے جو دنمین سوبار استغفار کو
پڑہا کرتے تھے یہ استغفار زیادتی قرب کی لئے تھی اور سنت ہوا امت کی لئے اور حدیث
مین آیا ہے کہ خوشحالی ہے اوسکی لئے کہ پاوی اپنی اعمال نامے مین استغفار بہت
کیونکہ جو کوئی لازم کرتا ہے استغفار کو تو تعلق دل کا اور اعتماد اللہ تعالی پر ہوتا ہے
اور بخشے جاتی ہین گناہ اوسکے - پس سچ حکم متقی اور متوکل کے ہوتا ہی فضیلت استغفار
کے اور فایدہ ہونا اوسکا اوس آیت سی ہوتا ہے کہ جو سورہ نوح مین ہے یعنے فرمایا
اللہ تعالی نوح علیہ السلام نی کھا کہ پس کھا مینے بخشش مانگو اپنی رب سے تحقیق وہ ہے
بہت بخشنے والا بھیجیگا مینہ تمپر بکثرت اور دیگا تمکو مال اور اولاد اور بنائیگا تمہاری لئے
باغ اور جاری کریگا تمہاری لئے نہرین - منقول ہے حسن بصری رض سے کہ ایک شخص
نے شکوہ کیا اونسے قحط سالی کا پس کھا استغفار کر اللہ سے پھر شکوہ کیا اک ور شخص نے
محتاجگی کا پھر ایک اور کمی اولاد کا پھر اک اور نی کمی بیداواری کا زمین مین اپنے پس
سبھون کو حکم کیا استغفار کا پس کھا گیا اونسے کہ شکوہ کیا لوگون نے تمسی کئیے چیز و نکا
اور حکم کیا تمنی اون سبھون کو استغفار سے کرنیکا یہ ہے اونہون نے آیت فقلت استغفروا
الخ سوچنا چاہیے کہ استغفار اور توکل اور تقوی کے کیا کیا فائدے ہین پس افسوس ہے
کہ اور اعمال لوگ دہونڈتے پھرتے ہین ان اعمال مجربہ کیطرف کچھہ بہی خیال نہین کرتے
اور اس استغفار کی ترک کرنی سے بندہ بڑی خرابی مین گرفتار رہتا ہے اور بڑا فائدہ
استغفار کا یہہ ہے کہ شیطان کی برعکسی ہوتی ہے وہ نہایت رنجیدہ ہوتا ہی بندہ
کے استغفار سی - استغفار کا بڑا فائدہ یہہ ہے کہ حضرت کی سنت ادا ہوتے ہی مگر پڑہنے
استغفار کی حضور دل ہو - حضرت رابعہ کا قول ہے کہ استغفار ہمارا محتاج ہی بہت سی
استغفار کا مصرع معصیت را خندہ بے آیدز استغفار ما - خدا سے ڈری استغفار کو

تهہٹا اور مسخرنہ ٹھہراے اور منافقون مین داخل ہو ظاہر کچھہ باطن کچھہ اور آیا ہے بندہ کے استغفار سی اوسکے باپ کا درجہ بہشت مین بلند کرتا ہے اللہ تعالی - اور آیا ہے کہ ہوتا ہے مردہ قبر مین مانند ڈوبنے والے اور فریاد کرنیوالے کہ کوئی بات اوسکا پہونچے منتظر رہتا ہے دعا کا کہ پہونچے اوسکو باپ کی طرف سی یا ما نکی طرف سے یا بہائی کیطرف سے یا دوست کیطرف سے پس جس وقت کہ پہونچتے ہین دعا اوسکو ہوتا ہے پہونچنا دعا کا بہت پیارا طرف اوسکے دنیا سی اور دنیا کے چیزونسے اور تحقیق اللہ تعالی البتہ پہونچاتا ہے قبر والون کو بسبب دعا زمین والون کے مانند پہاڑون کے یعنے ثواب نیز اور رحمت و بخشش اور بلاشبہ تحفہ زندونکا طرف مردونکے استغفار کرنا ہے اونکے لئے - اور آیا ہے کہ ہر دن بندہ کے اعمال نامی کو دو فرشتے اوٹھا لیجاتے ہین پھر دیکھتا ہے اللہ اعمال نامی کے اول و آخر مین استغفار کو مگر کہ فرماتا ہے اللہ تبارک و تعالی بخشی مینی واسطے بندی اپنے کے وہ گناہ کہ درمیان دونو طرفون اعمال نامی کے ہین - حاصل یہہ کہ صبح و شام کی استغفار سے یہہ مرتبہ حاصل ہوتا ہے - حضرت نے یہہ دعا کرتے تہے کہ الہی کر مجھکو اون لوگون مین سے کہ جب نیکی کرین خوش ہون اور جب برائی کرین استغفار کرین اور آیا ہے کہ مومن گناہ سے بہت ڈرتا ہی اور خوف کرتا ہے اسکا کہ پکڑا جاؤن اور فاجر کو اپنے گناہ کرنیکی پروہ نہین ہوتی - اور اللہ تعالی بہت خوش ہوتا ہے بسبب توبہ کرنے بندہ مومن کی اوس شخص سے ساتھ سواری اپنے کے اور توشہ راہ اپنی کے لینے جیسے وہ شخص جو توشہ راہ اور سواری کے ملنی سے خوش ہوتا ہے اوس سے زیادہ اللہ تعالی خوش ہوتا ہے بندہ کی توبہ کرنے سے - جو شخص بد زبان ہو استغفار کو لازم کرے تو یہہ خصلت بد اوس سے دفع ہو جاتی ہے - اور آیا ہے استغفار کے لازم کرنے سے بد زبانی بھی دفع ہو جاتی ہے اور فائدہ استغفار کا یہہ ہے کہ جس مجلس مین لغو اور گناہ کی باتین صادر ہون اور پھر استغفار پڑہے تو وہ معاف ہو جاتے ہین - اور حدیث مین آیا ہے کہ جس نے یہہ دعا صبح کو پڑہے شام تک

محفوظ رہا اور جسنے شام کو پڑہے صبح تک محفوظ رہا سبحان اللہ وبحمدہٖ لا قوۃ الا
باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شئ قدیر وان اللہ
قد احاط بکل شئ علما۔

باب ۲۵۹ قبر پر بیٹہنے کی تحریم مین۔

حدیث تم مین کوئی اگہہ کے انگارے پر بیٹھ جاوے کہ اوسکے کپڑے جلکر اوسکے چمڑے تک
اگہہ پہونچ جائے یہہ حالت اوسکے حق مین قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔ مسلم۔

باب ۲۶۰ قبر کو چونا گچ کرنے اور اوسپر مکان بنانے سے نہی

حدیث قبر کو چونا گچ یعنے پختہ بنانے اور اوسپر بیٹھنے اور اوسپر بنا یعنے مکان بنانے
سے منع کیا گیا ہے۔ مسلم۔

باب ۲۶۱ میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنیکی تحریم مین مگر اوسکی عورت چار مہینے اور دس دن سوگ کرے

حدیث کسی عورت پر حلال نہین کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے
مگر اپنے خاوند اگر مرجاوے تو چار مہینے اور دس دن سوگ کرے متفق علیہ۔

ف یعنے کسی عزیز کے غم اور ماتم مین تین دن سے زیادہ سوگ کرنا حلال نہین ہے
مگر خاوند کے ماتم مین چار مہینے دس دن سوگ کرنا فرض ہے نہ کم نہ اس سے زیادہ
اور برس دن خاوند کے غم مین بوریا نشینی کرنا جیسے کہ ہندوستان مین اکثر رواج ہے
یا محرم مین غم امام علیہ السلام سے سوگ کرنا اور ترک زینت کرنا اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ حلال نہین حرام ہے۔ اور نیز اس سے معلوم ہوا کہ علم والے کو چاہیے کہ بے علموں کی
سمجہانے کو اونکو دکھاکر خود عمل کرے اور زبان سے بھی وہ مسئلہ بیان کرے۔

باب ۲۶۲ میت پر نوحہ کرنے اور رخساروں پر طمانچے مارنے اور گریبان پہاڑنے اور بال اوکھاڑنے

رونے ہونٹدائی اور ویل و ہلاکت مانگنے کی تحریم کے بیان مین

حدیث مردہ عذاب کیا جاتا ہے قبر مین نوحہ کرنے سے متفق علیہ۔

ف نوحہ سے میت پر عذاب اوس صورت مین ہے کہ وہ کہ وہ اپنے پر نوحہ کرنیکی وصیت کرجاے یا اوسکے خاندان مین نوحہ گری ہوتی ہو اور وہ باوجود قدرت کے منع نکرے۔ **حدیث** ہماری راہ پر نہین جو مصیبت مین مُنہ کو کوٹے اور گریبان کو پھاڑے اور کفر کی بول بولے۔ متفق علیہ۔

ف کفر کے بول واویلا و امصیبتا کہنا یا یون کہنا کہ ہاے یہہ کیا غضب ہوا یہہ کیا ظلم و ستم ہمپر ہوا یا میت کے بُرائیان ذکر کرکے چلاکر رونا پیٹنا سنت یہہ ہے کہ مصیبت مین صبر کرے اور انا للہ و انا الیہ راجعون پڑہے یہہ کفر کی رسمین نکرے خواہ اپنی مصیبت ہو خواہ امام اور پیغمبر کی لیکن دل مین غم کرنا اور آنکھہ سے آنسو نکلنا منع نہین۔ **حدیث** وہ خوئین لوگون مین ایسے ہن جو اونکے حق مین کفر ہین ایک تو نسبت مین عیب لگانا دوسرے مردہ پر نوحہ کرنا مسلم۔ یعنے کفر کے رسمین ہین اگر اونکو حلال جانکر کرے صاف کفر ہے

باب ۳۶۳ نازل ہونے کسی رنج و مصیبت دنیوی کی موت کی آواز کرنیکے کراہت کے بیان مین۔۔

اگر دین مین فتنہ کے خوف سے موت کی آواز کرین تو کچھہ خوف نہین۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تم مین سے کوئی موت کی آواز نکیا کرے اگر نیکو کار ہے پس شاید سبب زندگی کے سبب اوسکے نیکی زیادہ ہو جائیگی اور اگر بدکار ہے تو شاید کہ برائی سے توبہ کرے اور خداے تعالی کی رضاجوی کرے۔ متفق علیہ۔ اور مسلم کی روایت مین ابو ہریرہ سے اسطرح روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم مین سے کوئی موت کی آواز نکرے اور موت کے آنے سے پہلی موت کی دعا نہ مانگے اسلئے کہ جب

مر گیا تو اوسکے عمل منقطع ہوجاتے ہین - اور زندگی مین مومن کی نیکی زیادہ ہوتی ہے

باب ۲۶۴ زیارت قبور کی مستحب ہوتے ہین

حدیث مین تمکو قبرونکی زیارت سے نہی کیا کرتا تھا اب تم قبرونکی زیارت کیا کرو اب تمکو امر کرتا ہون مسلم - اور ایک روایت مین ہے کہ قبرون کی زیارت کرنا یاد دلاتا ہے آخرت کو - **حدیث** جب حضرت ؐ قبرستان مین تشریف لیجاتے مردونکو مخاطب کرتے فرماتے سلام ہو تمپر اے مومنون اہی گھرون والے سونپو اور آئے تمہارے پاس وہ چیز کہ تم وعدہ دیے جاتے تہے یعنے ثواب و عذاب کل کو یعنے قیامت کو تم ڈھیل دیے گئی ہو یعنے مدت معین تک اور تحقیق ہم اگر چاہا اللہ نے ساتھ تمہارے ملنے والے ہین یا الہی بقیع الغرقد والون کو بخش مسلم - **حدیث** کبہی حضرت نے یہہ فرماتے السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر - ترمذی

باب ۲۶۵ مسجدونکی تعریف اور بازارونکی مذمت مین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک مسجدین دوست تر ہین اور شہرون کے مکانات مین خدا کے نزدیک دشمن تر بازار ہین مسلم

ف مسجدین اسلئے زیادہ پسند ہین کہ وہ عبادتگاہ ہین اونمین خدا یاد آتا ہے اور بازار اسواسطے ناپسند ہین کہ اونمین دنیا یاد آتی ہے بلکہ اکثر لوگ خرید و فروخت کی مشغولی مین عصر کی نماز قضا کر ڈالتے ہین یا تنگ وقت پڑہتے ہین -

باب ۲۶۶ قیامت کے دن اول فیصلہ خونمین ہوگا

فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لوگون مین قیامت کی دن اول فیصلہ خون مین ہوگا متفق علیہ

ف مقصود اصلی دنیا مین انسانکی زندگی ہے اور کشت خون اوسکے مخالف ہی اور سب گناہ بعد شرک اور کفر کے اوس سے نیچے ہین تو اول خونریزی کا فیصلہ مقدم ہوا حدیث مین اشارہ ہے کہ قتل کو آسان نہ سمجھنا چاہے خدا کے نزدیک ایسا سخت گناہ ہے کہ قیامت مین اول

اوسی کا فیصل ہوگا۔

باب ۲۶۷ فرشتے نور سے اور جن آگ سے پیدا ہوئے ہین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے اور جن آگ کے نور سے اور آدم پیدا ہوئے اوسی سے جسکا تم سے قران مین بیان ہوا یعنے مٹی سے مسلم۔

باب ۲۶۸ اوس بیان مین کہ مومن ایک بار فریب کھایا بعد دوسری بار دہوکا نہین کھاتا۔

فرمایا آنحضرتؐ نے کہ ایماندار ایک سوراخ سے دو بار نہین کاٹا جاتا متفق علیہ۔

ف یعنے ایماندار دین کے کام مین ایکبار دہوکا اور فریب کھا کر دوسرے بار فریب نہین کھاتا جیسے غفلت سے ایک بار کوئی گناہ اوس سے ہوگیا اور پھر پچھتاکر اوسنے توبہ کی تو پھر دوبارا اوس گناہ کے گرد نہین جاتا یہہ ایماندار کامل کی تعریف ہے۔

باب ۲۶۹ متفرق ابواب مین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین شخص ہین جنسے خدا تعالی قیامت مین نہ بولیگا نہ اونکو دیکھیگا نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور اونکے لئے عذاب دردناک ہے۔ ایک وہ شخص ہے جو بیابان مین حاجت سے زیادہ پانی پر ہووے۔ اور مسافر کو اوس پانی سے روکے۔ دوسرا وہ مرد ہے جس نے کسی مرد سے ایک جنس کو عصر کے بعد فروخت کیا پھر اوس سے خدا کی قسم کھائی کہ مینے اس جنس کو اتنی اور اتنی قیمت کو مول لیا تہا اوس خریدار نے اوسکو سچا جانا حالانکہ اوسنے اوتنی قیمت کو نہ لیا تھا یعنے اوسنے جہوٹی قسم کھائی۔ تیسرا وہ آدمی ہے جس نے امام سے بیعت کی اور اوسنے بیعت نکی مگر دنیا ہی کیواسطے سو اگر امام نے دنیا سے اوسکو کچھہ دیا تو اوسنے عہد پورا کیا اور اگر اوس نے دنیا سے کچھہ ندیا تو اوس نے عہد پورا نکیا متفق علیہ۔

ف بایع کو جہوٹی قسم کھانا ہر وقت منع ہے لیکن عصر کے بعد زیادہ تر گناہ ہے

کہ اوس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہین۔

باب ۲۷۰ موت سے مومن خوش اور کافر ناخوش ہوتا ہے

فرمایا رسول خدا نے جو خدا سے ملنا یعنے موت اور آخرت چاہتا ہے خدا اوس سے ملنے کو چاہتا ہے اور جو خدا کا ملنا برا جانے خدا اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے راوی یعنے حضرت عائشہ رض کہتے ہین مینے کہا یا رسول اللہ کیا موت کو مکروہ جاننا آپ مراد رکہتے ہین موت کو ہم سب مکروہ جانتے ہین حضرت نے فرمایا ایسا نہین لیکن مومن کو جب اللہ تعالی کی رحمت اور خوشنودی اور بہشت کی بشارت دیجاتی ہے (موت کے وقت) تو مومن اللہ کے ملنے کو چاہتا ہے پس اللہ تعالے اوسکے ملنے کو چاہتا ہے اور کافر کو جب اللہ کے عذاب اور اوسکے غضب کی خبر دیجاتی ہے (یعنے موت کے وقت) تو وہ خدا تعالی کے ملنے کو برا جانتا ہے خدا تعالی اوسکے ملنے کو برا جانتا ہے مسلم۔

ف یعنے زندگی مین جو موت بری اور مکروہ معلوم ہوتی ہے اسکا کچھہ مضایقہ نہین مرتے وقت کا اعتبار ہے سو اوس وقت ایماندار مشتاق ہوتا ہے اور کافر گہبراتا ہے

باب ۲۷۱ رزق حلال کے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے کلوا من الطیبات و اعملوا الصالحات اور فرمایا رسول خدا نے اے لوگو بیشک خدا پاک ہے نہین قبول کرتا مگر عمل پاک اور مال پاک کو مقرر خدا نے حکم کیا ایمانداروں کو جسکا حکم کیا پیغمبرونکو یعنے فرماتا ہے انبیا کو کہ کہاؤ پاک مال اور حلال رزق اور نیک عمل کرو مین تمہارے عملون کو جاننے والا ہون۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قران پاک مین اے ایمان والو کہاؤ حلال اور پاک چیزون کو جو دینے تمکو دین پہر حضرت نے ذکر کیا اوس مرد کا جس نے بڑا لمبا چوڑا سفر کیا بکہرے بال خاک آلودہ پہیلاتا ہے اپنے دونو ہاتہہ آسمان کیطرف اور کہتا ہے ای میرے رب اے میرے رب اور حالانکہ اوسکا کہانا حرام ہے اور پینا حرام ہے اور لباس اوسکا حرام ہے اور اوسکا بدن پالا گیا

حرام غذا سے پھر کہانے ایسے شخص کی دعا قبول ہو مسلم۔
ف پاک مال وہ ہے جسمین کسیکا دعوے اور جھگڑا نہو اور شریعت مین درست ہو۔ چوری کا مال اور غصب کا مال پاک نہین اسواسطے کہ مالک کا دعوی اوس مین موجود ہے، اور خرچے کا مال اور رشوت کا اور بیاج کا اگرچہ اوسمین بظاہر دعوے نہین لیکن اسطرح کا مال لینا شرع مین درست نہین تو ناپاک ہوا کہ حرام مال سے خیرات کرنا بیفائدہ بات ہے، کہ خدا اوسکو قبول نہین کرتا اسواسطے کہ وہ پاک ہے ناپاک کو کسطرح قبول کرے اور حلال طلب کرنے مین پیغمبرون اور مسلمانون کو خدا کا ایک سا حکم ہی اوس مین اون لوگونکا رد ہے جو کہتے ہین کہ وہ صاحب ہم اور پیغمبر لوگ برابر نہین جو اونکے طرح طلب حلال مین جانفشانی اور محنت کرین پھر حضرت نے فرمایا کہ ہر چند مضطر اور مسافر رنج کش کی دعا قبول ہوتی ہے لیکن جب اوسکا کہانا پینا اور گوشت پوست حرام مال کا ہوا تو دعا کی قبول ہونیکی کون صورت خواہ سفر حج کا ہو خواہ جہاد کا۔ اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ مسلمان کے حقمین سارے عبادتون سے حلال روزی تلاش کرنا مقدم ہی بدون اسکے نہ عبادت مین کچھہ مزا ہے نہ دعا قبول ہونیکی کچھہ امید ہے اور یہہ جو بعضے ناواقف کہتے ہین کہ حلال مال دیتا ہین کسکو ملتا ہے اوسکی تلاش بے فائدہ ہے سو غلط بات ہے اسواسطیکہ محنت و مزدوری کرنا سوداگرے شرع کے موافق کرنا نوکری کرنا بشرطیکہ اوسمین کوئی خلاف شرع نکرنا پڑے ہے یا کوئی شخص خدا کی راہ مین بے خواہش اوسکو کچھہ دیوے یہہ سب درست ہی جو مال ان طرحونسے حاصل ہو وہ حلال و پاک ہے غرضکہ جس ایماندار کو قیامت مین خدا کو منھہ تبانے کا یقین ہے اوسکی نزدیک حلال روزی طلب کرنا مقدم ہے۔ حرام خور خدا فراموش سے گفتگو نہین۔

باب ۲۷۲ حرامکاری اور جھوٹہہ اور غرور کی بیان مین

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین شخص ہین جنسے قیامت کے دن خدا کلام نکریگا

نہ اونکے طرف نظر رحمت سے دیکھیگا اونکو سخت مار ہوگی ایک بڈھا حرام کار۔ دوسرا بادشاہ جھوٹا۔ تیسرا مغرور محتاج جو روا کے والا یعنے غرور سے بیت المال سے اپنا حق لیوے نہ نوکری کرے اور نہ اپنے کسب سے عیال کی خبرگیری کرے۔ مسلم۔

ف ہرچند حرام کاری اور جھوٹ اور غرور سب کے حق مین برا ہے لیکن ان تینون کے حق مین نہایت ہی بیموقع ہے کہ باوجود پیری کے حرام کاری سراسر شقاوت ہے اور باوجود پادشاہی اور سرداری کے جھوٹ بولنا بیفائدہ ہے اور باوجود محتاجی کے گھمنڈ کرنا نہایت نامناسب ہے۔

باب ۳۷۳ اس بیان مین کہ انسان اشرف المخلوقات ہے

فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ اللہ تعالی زمین کو ہفتہ کے دن پیدا کیا اور یکشنبہ کے دن پہاڑ بنائے اور دوشنبہ کے دن درخت پیدا کئے اور سہ شنبہ کے دن رنج و مصیبت کو پیدا کیا اور چہارشنبہ کے دن روشنی پیدا کی اور پنجشنبہ کے دن زمین پر جانور پھیلائے اور آدم ؑ کو پیدا کیا عصر کے بعد جمعہ کے دن پچھلی پیدائش مین دن کے پچھلی ساعت مین مانند عصر کے رات تک۔ مسلم

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ انسان اشرف المخلوقات ہے اسواسطے کہ سب مخلوقات کے بعد پیدا ہوا دستور ہے کہ اول خیمہ اور فرش اور نوکر چاکر حاضر ہو لیتے ہین پیچھے کے پادشاہ کی سواری آتی ہے اور جمعہ کی پچھلی ساعت مین حضرت آدم ؑ پیدا ہوے خدا کو ایسے محبوب ہے کہ اوس وقت جو دعا کرے سو مقبول ہوتی ہے چنانچہ یہہ مضمون اور احادیث مین ثابت ہے۔

باب ۳۷۴ اجتہاد کے بیان مین۔

فرمایا رسول خدا صلعم نے جب حاکم اور قاضی نے کسی مقدمہ مین حکم کرنیکا ارادہ کیا سو مقدور بھر اوس بات کی دریافت کرنے مین محنت اور کوشش کی پھر ٹھیک بات پا گیا تو اوسکو دو ثواب ہے یعنے ایک محنت کا دوسرا ٹھیک بات پا جانیکا اور جب حکم کا ارادہ

اور مقدور بھر کوشش کی پھر اوس مین چوک گیا یعنے حق بات اوس کو معلوم نہوئے تو
اوسکو ایک ثواب ہی یعنے صرف محنت کرنیکا متفق علیہ۔ یعنے جو عالم مجتہد وہ مسئلہ
جو قران اور حدیث اور اجماع اُمت مین صاف مذکور نہین اوسکو اپنے قیاس سے قران
وحدیث مین غور کرکے نکالی تو مقرر ثواب پائیگا اگر ٹھیک مسئلہ ہے دو ثواب ہین اور اگر
چوک ہے اوسمین تو ایک ثواب بشرطیکہ اجتہاد کے لیاقت رکھتا ہو اجتہاد کے شرطین
علم فقہ مین مذکور ہین اجتہاد کرنا ہر عالم کا کام نہین ہے اوسکو بہت علم اور فہم نیز چاہیے
اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب اور ہر تقدیر
ثواب پاتا ہے۔

باب ۲۷۵ مردہ کے طرفسے روزہ رکھکر ادا کرنا جایز ہے

فرمایا رسول خدا نے کہ جو شخص مرگیا اور اوسکے ذمہ کچھہ روزہ ہو تو اوسکا قریبی اوسکے
طرف سے روزہ رکھے متفق علیہ۔

باب ۲۷۶ نذر عبادت کا ادا کرنا اور نذر معصیت کا ادا نکرنا

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے نذر مانی ہو خدا کی اطاعت کی وہ اوسکو
ادا کرے اور جسنے نذر مانی ہو خدا کی گناہ سوا اوسکو نکرے۔ بخاری۔

ف نذر اگر موافق شرع کے ہو جیسے صدقہ نماز روزہ حج تو اوسکا ادا کرنا واجب ہے اور
خلاف شرع کے نذر اور منت مانی ہو جیسے ماںباپ سے نہ بولنا دعوت قبول نکرنا قبر پر
جھنڈے نشان چڑہانا وہان جرنمان کرنا پیر یا شہید کی چوٹی سر پر رکھنا محرم مین لڑکونکو
فقیر بنانا تعزیہ کے سامنے ایک پاؤن پر رات بر کھڑے رہنا ڈہول بجا کر ناچ گانا اسطرح
اور خرافات کرنا سراسر شریعت کے خلاف ہین اول تو ان کاموں کی منت نہ مانے
اور اگر جہالت سے اونکی منت مانی ہو تو ہرگز ادا نکرے۔

ف یعنے خلاصہ یہہ ہے کہ طاعت کی نذر کی وفا لازم ہے اور معصیت کی نذر کی

وفاہر گز جائز نہین اور اوسکا کفارہ بھی لازم نہین آتا۔

باب ۲۷۳ گرگٹ کو مارنا ثواب ہے

فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو گرگٹ کو پہلے چوٹ مین مار ڈالیگا اوسکو اتنا ثواب ہے اور جو اوسکو دوسرے چوٹ مین ماریگا اوسکو اتنا ثواب ہے مگر پہلے سے کم اور جو تیسرے چوٹ مین ماریگا اوسکو اتنا اور اتنا ثواب ہے لیکن دوسرے ارسے کم۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جو گرگٹ کو پہلی چوٹ مین مارے اوسکے لئے سو نیکی لکھی جاتی ہے اور جو دوسرے چوٹ مین مارے اوس سے بھی کم۔ مسلم۔

باب ۲۷۴ عبادت مین میانہ روی کرنیکے بیان مین

فرمایا اللہ تعالی سورۂ طہٰ مین ہمنے اسواسطے نہین اوتارا تجپر قرآن کہ تو محنت مین پڑے اور فرمایا اللہ تعالی سورۂ بقر کے ۲۳ رکوع مین تمسے آسانی کا ارادہ کرتا ہے اور تمکو تکلیف دینے کا ارادہ نہین کرتا۔ حضرت رسول خدا صلعم کو وہ عبادت بہت محبوب تھی جسپر عبادت کرنیوالا مداومت کرے اس مین نوافل مین تخفیف کرنیکی ترغیب ہی اور اوسمین تشدد اور غلو کرنے سے زجر ہے کہ تشدد طبیعت کے تشویش و اضطراب کا باعث ہی اور تخفیف مین اطمینان قلب اور نشاط ہوتا ہے فرمایا آنحضرت صلعم نے تشدد کرنیوالے ہلاک ہوئے یہہ کلمہ تین بار آپ نے زبان مبارک سے فرمایا یعنے جو لوگ بلا حکم خدا اور رسول کے عبادت مین تشدد کرتے ہین۔

ف اس سے ظاہر شریعت سے عدول کرکے بلا دلیل تاویل مین غلو کرنیوالے مراد ہین جیسے باطنیا اور غلاۃ شیعہ اور ہلاک ہوئے اسلئے کہ فرمایا کہ دنیا مین حق سے پھر گئے اور آخرت کو عذاب مین گرفتار ہوگے۔

ف جس شریعت کا اللہ تعالی نے حکم کیا ہے اوسکے احکام آسانی اور سہولت پر ہین جو شخص دین کے کام مین اپنے نفس پر غیر واجب کامون سے تشدد اور کرائے کرے

جیسے راہب کیا کرتے ہین تو انجام کو اونکے ادا کرنے سے عاجز اور ضعیف ہو جائیگا۔ اول دن اور آخر دن اور پچھلے رات مین دو نو جہان کے حاجات پر عبادت کرکے اعانت طلب کیا کرو۔

باب ۲۷۹ عقوق اور قطع رحم کی حرمت کی بیان مین

فرمایا اللہ تعالی نے پھر تم سے یہہ بھی توقع ہے اگر تم کو حکومت ہو کہ خرابی ڈالو ملک مین اور توڑ دا اپنے ناتے ایسی لوگ وہی ہین جنکو لعنت کیا اللہ نے پھر کردیا اونکو بہرا اور اندھے کین اونکی انکھین۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے جو لوگ توڑتے ہین اقرار اللہ کا اوسکو پکار کر اور کاٹتے ہین جو چیز کہا اللہ نے اوسکو جوڑنا اور فساد اوٹھاتے ہین ملک مین ایسے لوگ اونکو ہی لعنت اور اونکو ہی برا گھر۔ **حدیث** بڑا گناہ خدا تعالی کا شریک مقرر کرنا اور ماں باپ کے نافرمانی اور ایذا رسانی ہے اوسوقت حضرت تکیہ کئے بیٹھے تھے سو اوٹھہ بیٹھے پھر فرمایا خبردار اور جھوٹھہ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا لیس اسیا تکو مکرر کہتے رہے یہانتک کہ ہمنے کہا کاش کی آپ خاموش ہو جاتے متفق علیہ۔

حدیث جو کسی کے ماںباپ کو گالی دیتا ہے وہ اپنی ماںباپ کو گالی دیتا ہے۔

حدیث ناتا کاٹنے والا جنت مین نجائیگا یعنے برادری سے قطع کرنیوالا متفق علیہ۔

باب ۲۸۰ ماں باپ اور اقارب اور زوجہ وغیرہم مستحقون کے دوستون سے نیکی کرنیکے بیان مین

حدیث بڑی نیکی یہہ ہے کہ اپنے باپ کی دوستون سے نیکی کرے۔

ف بہتر نیکو کارے اور بڑے سعادتمندی یہہ ہے کہ آدمی باپ کے دوستونسے ملاپ کرے خواہ باپ کی موت کے بعد یا اوسکی غیبت مین باپ کے رشتہ داؤن اور دوستون سے سلوک کرے مسلم۔ خلاصہ حدیث والدین کے موت کے بعد کرنیکی نیکی یہہ ہے کہ اونکے لئے دعا اور استغفار کرے اونکے موت کے بعد اونکا عہد جاری کرنا اور اونکے قرابتون سے صلہ اور ملاپ کرنا اور اونکے دوست کا اکرام کرنا ابوداؤد

ف یعنے والدین کیواسطے عفو اور مغفرت کے دعا کرا اور اونکا جو عہد اولاد سے کھاہو جیسا کوئی وصیت کی ہو اوسکو پورا کرنا۔

باب ۲۸۱ لوگون سے اختلاط اور ملاپ رکھنے اونکے سات جمعہ وجماعتون مین اور مشاہد خیر ومجالس ذکر مین شامل ہونے مین اور بیمارونکی عیادت کرنے اور جنازون پر حاضر ہونے اور محتاجونکی حاجت روائی اور جاہلون کی رہنمائی وغیرہ اونکے مصالح مین۔

جاننا چاہیے کہ لوگون مین میل جول رکھنا وہ طریق ہے جو رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور دوسرے انبیا علیہم السلام ومختار وپسند تھا اور خلفاء راشدین اور اونکے بعد صحابہ اور تابعین وغیرہم علماء مسلمانون اور پرہیزگارون کا ایسا ہے طریق تھا اور اکثر تابعین اور تبع تابعین کا یہہ مذہب تھا شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رح اکثر فقہا کا یہہ قول ہے فرمایا اللہ تعالے نے نیکی اور پرہیزگاری پر تم ایک دوسرے کی اعانت اور مدد کرو اس مضمون کی آیتین بہت ہین۔

باب ۲۸۲ وہ امور جنسے نہی کئی گئی ہی اوسکے بیا نمین۔

اول غیبت کی حرام ہونے مین اور زبانکی حفاظت کرنیکے بیان مین۔ فرمایا اللہ تعالی نے سورہ حجرات کے دوسرے رکوع مین بد نکہو پیٹہ پیچہے ایک دوسرے کو بہلا خوش لگتا ہے تم مین کسیکو یہہ کہ کہاوے گوشت اپنے بہائی کا جو مردہ ہو سو گہن آئی تمکو اوس سے اور ڈرتے رہو اللہ تعالی بیشک اللہ تعالی معاف کرنیوالا مہربان ہے۔ جاننا چاہیے کہ ہر مرد بالغ پر لازم ہے کہ اپنی زبان کو ہر طرح سے بچارہے مگر جس کلام مین مصلحت ظاہر ہو اور جب بولنا نہ بولنا مصلحت مین برابر ہون تو اوس صورت مین نہ بولنا سنت ہے اسلئے کہ کبہی مباح کلام حرام و مکروہ تک پہونچا دیتا ہے اور یہہ عادت مین بہت ہے اور سلامت کے برابر کوئی چیز نہین۔ حدیث جو اللہ پر اور قیامت ایمان لایا ہے

اسکو چاہیے کہ ایکبات کہا کرے یا چپ رہا کرے متفق علیہ۔

ف یہہ حدیث اس مضمون مین مصرح ہے کہ آدمی نیک کلام کے سوا نہ بولا کری اور نیک کلام وہ ہے کہ جسکی بہلائی ظاہر ہو جب بہلائی کے ظاہر ہونے مین شک ہو تو ایسی بات منہ سے نہ نکالے۔ **حدیث** جسکی زبان اور ہات سے مسلمان سلامت رہین وہ مسلمان افضل ہے یعنے نہ اوسکی زبان سے کسیکو رنج پہونچے نہ ہات سی متفق علیہ **حدیث** جو شخص میرے لئے ضمانت کری اور مجہہ سے عہد کرے اوس چیز کی محافظت کا جو اوسکے دونوکلون کے درمیان مین ہے یعنے زبان و دانت زبان کو بیفائدہ اور برے کلام سی بچاوے مین اوسکے لئے بہشت کا ضامن ہون متفق علیہ۔

ف یہہ ضمانت حقیقت مین اللہ تعالی کے طرف سے ہی کیونکہ جیسا اللہ تعالی رزق کا ضامن ہے ویسا ہی جزاء اعمال کا ہی اوسنے وعدہ کیا ہے آنحضرت گویا نیابتًا فرماتے ہین کہ مین ضامن ہون۔ **حدیث** فرمایا کہ بندہ کلمہ بولتا ہے اوس مین فکر نہین کرتا کہ اچہا ہے یا برا ہے اوسکے سبب سے اگمین اسقدر اوترجاتا ہے کہ اوسکا اوسکی مسافت مشرق و مغرب سے بہی بہت دور ہے متفق علیہ۔ اور فرمایا کہ تم اللہ کے سوا کلام بہت نکیا کرو اللہ کے ذکر کی سوا کلام بہت کرنے سے دل کی کڑاہی کا سبب ہے اور کڑے دل والا سب لوگونسے زیادہ اللہ سے دور ہے ترمذی۔

حدیث نجات کا سبب دنیا اور آخرت مین زبان کو بند رکہہ اور گنجایش دی تجہکو تیرا گہر اور تو اپنے گناہون پر رویا کر۔ ترمذی۔

ف گنجایش دے الخ۔ اپنے گہر مین بیٹہہ رہنے کو لازم پکڑ۔ اور فرمایا کہ جب آدمی صبح کرتا ہے تو سب اعضا زبان کے آگے عاجزی کرتے ہین کہتے ہین تو ہماری حق مین اللہ سے ڈر ہم تیرے سات ہین اگر تو سیدہا رہی ہم سیدہے رہینگے اگر تو تیڑہے ہو گئے تو ہم سب تیڑہے ہونگے۔ ترمذی۔ اور فرمایا مسلمان پر ہر چیز مسلمان کی حرام ہے

اُوسکا خون حرام ہے اور عزت حرام ہے اور مال حرام ہے۔ مسلم۔

باب ۲۸۳ جاندار کو اگ سے عذاب کرنیکی تحریم کے بیان مین

یہانتک کہ جون اور مانند اوسکے کو۔ اگہ مین جلانا خالق کو سزاوار ہے کوئی دوسرا اسطرح کا عذاب نکرے۔ ابوداؤد۔

باب ۲۸۴ اوس عمل کے بیان مین کہ وہم کیا جاتا ہی کہ وہ ریا ہے حالانکہ وہ ریا نہین ہے

ایک آدمی کوئی عمل کرے اور اوسکے لوگ مدح کرین یعنے یہہ ریا ہے یا نہین آپنے فرمایا یہہ دنیا مین مومن کی لئے بشری کہ خداے تعالی اوسکو دنیا مین ہے اوسکی عمل کا کچہہ ثمرہ دکھا دیا اور کامل ثمرہ آخرت کو دکہائیگا مسلم۔

باب ۲۸۵ عورتکو جب خاوند اپنے بچہونے پر بُلاوے تو بدون عذر شرعی یعنے حیض وغیرہ کے اسکو جانے سے انکار کرنیکی تحریم کی بیان مین

حدیث۔ جب مرد اپنی عورت کو اپنے بچہونے کیطرف بلاوی اور عورت آنے سے انکار کرے اور خاوند رات کو غضب ناکی کے حالت مین گذارے تو صبح ہوی تک اوس عورت پر فرشتے لعنت کرتے ہین۔ متفق علیہ اور ایک روایت مین ہے کہ پہرے عورت خاوند کے

باب ۲۸۶ خاوند کے گھر مین حاضر ہونیکے وقت بلا اجازت خاوند کی روزہ رکہنا حلال نہین اور نہ گہر مین کسیکو آنیکی اجازت دینے حلال ہے

باب ۲۸۷ عقیقہ کے بیان مین۔

مسلم مین سلمان بن عامر رض سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونیکے سات اوسکا عقیقہ سنت ہی تو بہاؤ اوسکے عوض خون اور دور کرو اوس لڑکی سے تکلیف اور نجاست کو یعنے سر کے بال مونڈو اور غسل دو۔

ف جب لڑکا پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریان اور لڑکی ہو تو ایک

بکری ذبح کرے۔ اگر تنگی ہو پسر کی طرف سے ایک بھی کرے موی سر کی ہموزن چاندی
تصدق کرے۔ اگر نہو سکے چودہوین یا اکیسوین دن کرے اور اس قربانی مین سے آپ
بہی کھاوے۔ بعد ولادت کان مین متصل اذان کہے۔ اور جانور مثل جانور قربانی بے
عیب ہو نام لڑکے کا عبد اللہ عبد الرحمان عبد الصمد وغیرہ رکھے یا نام پر انبیا علیہم السلام
کے نام رکہے۔ لڑکی کا نام اہلبیت کے نام پر رکہے۔ حضرت نے اپنا عقیقہ بڑی عمر مین خود کیا
ہے اور دعوت کر کے آشنا کو کھلانا مستحب ہے مگر اس مین فقرا بھی ہون۔

باب ۲۸۸ طعام ولیمہ کے بیان مین

بخاری اور مسلم مین ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جب کوئی شادی
کے کھانیکے واسطے بلایا جاوے تو وہان جانا چاہے۔
ف ولیمہ اوس کھانیکا نام ہے کہ بعد نکاح کے جب جورو خاوند کے گھر آوی تو
اوسوقت دوستون اور برادرون کو جمع کر کے کھلاوے۔ طعام ولیمہ سنت ہی
حضرت اور اصحاب کرتے تھی۔ بعضے علما کی نزدیک ولیمہ مین جانا واجب ہے۔
بجاوے تو گنہگار ہووی اور بعضون کے نزدیک مستحب ہی کہانا ضرور نہین کچہ عذر
ہو تو نکہاوے۔ اوس روز واجب دوسری روز سنت جا کر کہانا کھلاوے مگر قرض کا
زیر بار نہو جاوے تیسری دن سنت نبوی کا ثواب نہین ملتا بلکہ حدیث ترمذی مین
اسکو ریا فرمایا ہے اور سمعہ اور ریا کی نیت سے بکری اور نمود کے واسطے خانہ بخانہ تقسیم
کرنا خالی ریا سے نہین ہے بزرگون نے یون فرمایا ہے کہ کام وہ کر جسمین ثواب ہو
اور اسراف سے بچے کیونکہ مبذرین اخوان الشیاطین ہین۔

باب ۲۸۹ زیارت قبور کے جواز مین۔

مسلم مین عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت نے شب کیوقت بقیع کے قبرستان والے
مردون مین جا کر اونکے واسطے دعای مغفرت مانگی ہے قبرستان مین جانا اور مردونکے

واسطے دعا کرنا سنت ہے۔

ف ابتداے اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑکے مسلمان ہوے تہی اسواسطے حضرت نے زیارت قبور سے منع فرمایا کہ مبادا شرک مین پہر گرفتار ہوجائین جب لوگون کے دلونمین توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا اجازت دی اور بعضے حدیثونمین زیارت قبور کا فائدہ بتلایا کہ اوس سے دنیا سرد ہوتی ہے موت اور آخرت یاد پڑتی ہی حضرت یہہ فائدہ اسواسطے بتلایا تا لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نچاہین اور شرک مین گرفتار ہوون۔

باب ۲۹۰ صدقہ و خیرات کے فضیلت مین

بخاری اور مسلم مین عدی رضہ ابن حاتم سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ تم لوگونمین جس سے ہوسکے دوزخ سے چہٹنا یعنے بچ رہنا کہجور کی پہانک ہی دیکر سہی تو اوسکو کیا چاہیے۔ ف یعنے خیرات کرنا دوزخ کی آگہہ سے بچاتا ہے تہوڑی بہت کا خیال نچاہیے یہانتک کہ کہجور کی پہانک برابر ہی دینا دوزخ سے روکیگا خدا نیت خالص کو دیکہتا ہے چنانچہ دوسرے حدیث مین آیا ہی کہ ایک عورت بدکار نے پیاسے کتہ کو پانی پلایا اسی سبب سی بخشی گئی۔ اور حدیث مین آیا ہے کہ دوہری چیز کا خیرات کرنیوالا جیسے دو روٹیان دو پیسے دو روپیہ دو اشرفی وغیرہ وہ بہشت کی سب دروازون سے بلایا جائیگا۔ حدیث بخاری مین ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہی کہ حضرت فی فرمایا کہ جو صدقہ دیگا کہجور کے برابر حلال روزی سے اور اللہ قبول ہی نہین کرتا سواے حلال کے سو اوسکو قبول فرماتا ہے رحمت کی داہنی ہاتہہ سے پہر اوسکو پالا کرتا ہے دینے والی کے واسطے جیسے تم اپنی بچہڑے کو پالتے ہوون یہانتک کہ اوس تہوڑے چیز کو بڑہاتا ہے کہ وہ پہاڑ کے برابر ہوجاتی ہین۔

ف یعنے اگر حلال مال تہوڑا ہی راہ خدا مین دے تو اوسکا ثواب بے حساب ہے

اس حدیث سے کئی فائدے معلوم ہوئے اول یہہ کہ حرام مال سے اگر لاکہون روپیہ
خرچ کرے خدا اوسکو قبول نہین کرتا۔ دوسرے یہہ کہ حلال مال سے ایک کوڑی دینا
لاکہہ روپیہ کے برابر ہے بلکہ اوس سے بہی زیادہ۔ تیسری یہہ کہ مسلمان اور خرچ نے
مین حلال مال کا دہیان رکہے تہوڑے بہت کا خیال نہ رکہے۔

باب ۱۶۹ قیامت کے علامات کے بیانمین

بڑی نشانی قیامت کی ہمارے نبی آخر الزمان علیہ اسلام کا پیدا ہونا ہے سب
نبی راہ دیکہتے تہی خاتم النبین ص کی جب وہ آچکے اب قیامت ہی رہی باقی اور قیامت سے
کے اگے علامات قیامت کی جو شرایط ہین قیامت کی ظاہر ہونا اونکا اس آیت شریفہ
ثابت ہے قولہ فَهَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَن تَأْتِيَهُم بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ
أَشْرَاطُهَا فَأَنَّىٰ لَهُمْ إِذَا جَاءَتْهُمْ ذِكْرَاهُمْ یعنے پس منتظر نہین ہین مگر قیامت
کے کہ آوے اونکو ناگہان پس تحقیق آئے ہین علامتین قیامت کی پس کہان سے ہو
واسطے اونکے نصیحت پکڑنا اونکا جس وقت کہ آوے قیامت اونکو۔ علامات قیامت
کے وہ بہیجنا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بہت جانا چاند کا اور آنا دہونکا
اور بعضون نے کہا قطع ارحام اور کمی اچہہ لوگونکی اور کثرت بدونکی فرمایا آنحضرت صنے
نہین انتظار کرنا ایک تمہارا دنیا سے مگر تونگری یا محتاجی بہلانے والے کا کہ واسطے
خفگی بسبب بہوک کے بہلاوے یا بیمار فساد کرنیوالے کا یا بڑہاپے سخت کا یا موت
ناگہان آنیوالی کا یا دجال کا پس دجال برا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے یا انتظار
کرتا ہے قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے اور تلخ حاصل یہہ کہ آدمی فرصت
و فراغت کو غنیمت نہین گنتا گویا ان آفات اور مکروہات کا انتظار کہینچتا ہے یعنے
حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامت حال کو غنیمت نہین گنتا اور فقیر پر صبر نہین
کرتا مگر غنا چاہتا ہے کہ طغیانی لاوے اور گمراہ کرے اسیطرح حالت غنا مین کہ شکر

نہین کرتا اور نعمت خدا کی نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین کرتا مگر فخر چاہتا ہے
کہ سب عبادتین اور بہلائیان بہلا دے اسی حال پر اور باقی چیز دنیا سمجہتا چاہیے
اور احادیث سے ثابت ہی علامات قیامت کی کہ فحش گوئی بہ تکلف ظاہر ہو اور برا
ہو بجہانا ہمسایہ کا اور انقطاع ناتونکا اور خیانت کرے امین اور امین پکڑا جاوے خائن
اور روایت کے ابو نعیم نے کتاب حلیہ مین حذیفہ بن الیمان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بعضی چیزین ہین جب دیکہو تم لوگون کو کہ فوت کرین نماز کو
اور ضایع کرین امانت اور کہاوین بیاج اور حلال جانے جہوٹ کو اور سہل جانین
خون ریزی کو اور اونچے اونچے مکان بناوین اور بیچین دین کو سات دنیا کے اور کاٹا
جاوین ناتے اور ہو بردباری ناتوانی اور جہوٹ سچ اور حریری لباس اور ظاہر ہو
ظلم اور بہت ہو طلاقین اور موت ناگہانی اور سچا کیا جاوے جہوٹا اور جہوٹا کیا جاوے
سچا اور بہت ہو بہتان زنا کا اور مہینہ سبب گرمیکا اور فرزند سبب غصہ کا یعنے
بسبب افعال بد کے اور بہت ہون بد لوگ اور جاتے رہین بخشش کرنے والے
اور ہون امیر وزیر جہوٹے اور چودہری ظالم اور قاری فاسق جبوقتکہ پہنے پوستین
دینے کے دل اونکے سڑی ہوے زیادہ ہوینگے مردار سے اور تلخ زیادہ ہونگے ابلیس
ڈہانک دیگا اونکو اللہ تعالی فتنہ مین متحیر ہونگے اوس مین جیسے کہ متحیر ہوی یہود
اور ظالم ظاہر کرینگے صفر اور یعنے دنیا اور طلب کرینگے بیضا یعنی درہم یعنے حریص ہو
اور بہت گناہ اور کم ہو امر بالمعروف اور سنہری کئے جاوین مصحف اور سورتین لکہی
جاوین مصحفونمین اور دراز بنائے جاوے میناریں اور خراب ہو دل اور پے جاوین
شرابین اور معطل کیجائین حدین اور جنے لونڈی مالک اپنے کو یعنے لونڈی بچے
ہوینگے اور دیکہی تو ننگے پاؤن اور بدلون کو کہ ہوگئے ہین بادشاہ اور شرکت کرے عورت
اپنے خاوند سے سوداگری مین اور مشابہت کرین مرد عورتونکی مرد ونکی اور قسم کہاوین

غیر خدا کی اور گواہی دین مومن بغیر اوسکے کہ طلب کیجاوی گواہ سے ۔ اور سلام کیا
جاوے معرفت کی لئے نہ اتباع سنت کی لئے بلکہ فقط نفع دنیوی کی لئے اور فقہ
حاصل کیجاوے واسطے غیر دین خدا کی یعنے دنیا کی لئے اور طلب کیا جاوی دنیا سات
عمل آخرت کے اور پکڑے جاوی غنیمت دولت اور امانت دولت اور زکواۃ چھٹی
اور ہووی سردار قوم کا کمینہ اونکا اور نافرمانی کرے مرد اپنے باپ کی اور بد کہے
اپنے مان کو اور نیکی کرے اپنے یار سے یعنے آشنا باپ سے برائی کر کر یار دوستے نیکی کرے
اور طاعت کری اپنے بیویون کی اور بلند ہو دین آوازین فاسقون کے مسجدون مین
اور معزز کیجا دین گائنین اور رواج ہو باجہ کا اور پیے جاوین شرابین راہون مین
اور ٹھہرایا جاوے ظلم فخر اور بیچا جاوے حکم یعنے جسنے رشوت دی اوسکی مرضی کے
موافق حکم دیدینا اور بہت ہون پیادے ظالمون کی اور ٹھہرایا جاوین قرآن مزامیر
یعنے راگ کر لحن پر پڑھین اور پہنے موذی درندونکے چمڑے اور لعنت کری آخیر
اس امت کی اول اوسکے کو یعنے صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو مصداق اسکے روا[فض]
اور خوارج ہین پس چاہیے کہ منتظر ہون لوگ نزدیک اوسکے ہوا سرخ کی اور خسف
یعنی زمین مین دہنس جانیکی اور قذف یعنے پتھر برسنے کی اور اور نشانیون کی ۔ اور آیا ہے
کہ حضرت علی رض سے پوچھا لوگون نے کہ کب آئیگی قیامت آپ نے جواب دیا کہ پوچھا
تم نے مجھسے ایسا امر کہ نہین جانتے اوسکو جبرائیل اور نہ میکائیل اور لیکن اگر چاہو تم
تو خبر دون تمہین تمکو گنتے ایک چیزون کی کہ جب وہ ہونگے تو قیامت کی آنے مین بہت
عرصہ نہین ہونیکا ۔ وہ یہ ہین زبانین نرم اور دل متفرق اور رغبت کرینگے لوگ
دنیا مین اور ظاہر ہوینگے مکان روے زمین پر یعنے بڑے بڑے مکان بنائینگے
اور اختلاف کرینگے دو بھائی پس ہونگی خواہشین دونو کی بُری اور بیچا بیچا جائیگا
اور حکم کرینگے قوانین کفار پر بسبب طمع لڑکی کے اور اوٹھایا جائیگا علم یعنے بسبب

اوٹھہ جانے علماکے بسبب کم رتبہ ہونی اونکے کی نزدیک اُمراکے اور بہت ہوگا جہل یعنے بسبب غلبہ نادانون کے اور بہت ہوگا زنا بسبب کمی حیاکے اور بہت ہوگا پینا شراب کا اور کم ہونگے مرد کہ جنسے انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین یہان تک کہ واسطے پچاس عورتون کے ایک مرد خبر گیری کرینوالا ہوگا۔ اور بخارے مین ابوہریرہ سے مذکور ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم جسوقت کہ ضایع کیجاویگی امانت پس منتظر رہ قیامت کا۔ فائدہ۔ مراد امانت سے یا تو تکلیفین شرع کے اور احکام دین کے ہین جیسے کہ اللہ تعالی نی فرمایا عرضنا الامانۃ الخ یا حق لوگون کے اور امانتین اونکی اور مراد یہہ ہے تعین اوسکے وقتکا سواے عالم الغیوب کے کوئی نہین جانتا اور کسیکو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلے اوسکے وجود مین آوینگے اور نشانیان اوسکے قرب کی مقرر کین ہین از انجملہ ایک علامت اوسکے ضایع کرنا ہے امانت کا کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگے۔ پوچھا گیا آنحضرت صلعم سے کہ کسطرح ہوگا ضایع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا کہ جس وقت مین سپرد کیا جاوے کام یعنی کام سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نااہل کی پس منتظر رہ قیامت کا مراد نااہل سے وہ کہ جنمین نہین پائے جاتے ہین شرطین استحقاق کے مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور بخیلون اور نامردون کے اور اوسکے کہ نہو قریشی اگرچہ نسل سلاطین سے ہو اور یہہ سے خلیفہ کے حقمین اور قیاس کر اسپر کہ تمام صاحبان امر اور شان اور ارباب مناسب کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند اونکی سے پس جب کام دین و دنیا کا نااہل کی ہات پڑیگا بالضرور درستی امور کی جاتی رہیگی اور فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضایع ہونگے اور فرمایا کہ کثرت سے ہوگا مال بہت ہوگا یہانتک کہ کہ نکالے گا شخص زکواۃ اپنے مال کی پس نہ پائیگا کسیکو کہ قبول کرے اوسکو یعنے بسبب کثرت مال کے اور کم ہونے رغبت کی طرف اوسکے بسبب تشویش حال کے اور ہوجاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والے نقل کی یہہ مسلم نے۔ اور فرمایا

پہونچیگی عمارت اور آبادی اہاب یا یہاب تک جو دو نو موضع ہین قریب مدینہ کے
اور فرمایا برائی پہونچانا ہمسایہ کا اور کٹنا ناتونکا اور معطل ہونا تلوار کا جہاد سے اور یہہ
کہ طلب کیجاوے دنیا سات عمل دین کے اور فرمایا ہوگا آخر زمانہ مین ایک خلیفہ یعنے
سلطان برحق مراد اوس سے امام مہدی رح ہین تقسیم کریگا مال یعنے مستحقون کو خوب
دیگا اور جمع نہین کریگا اوسکو اور نہ گنیگا اوسکو یعنے بہت دیگا بے شمار۔ اور فرمایا کہ فرات
کہلجاویگی سونیکے گنج سے یعنے پانی فرات کا خشک ہوجائیگا اور اوسکے نیچے سے گنج سونیکا
نکلیگا) فرات کوفی کی نہر کا نام ہے) پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ کوئی نہ لے
اوس سے کچھہ اسلیئے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور تقاتل کا ہے جیسا کہ حدیث شریف
مین آگے آتا ہے۔ اور فرمایا کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہان تک کہ کہلجاویگی فرات
پہاڑ سے سونیکی ظاہر یہہ کہ قضیہ متعدد ہے اور روایتین متعدد ہین پس معنی یہہ
ہوگی کہ کہلجاویگی فرات گنج عظیم سے کہ مقدار پہاڑ کے ہوگا اور احتمال یہہ ہے کہ یہ غیر
اول کے اور ہو پہاڑ کان سونیکے لڑینگے لوگ اوسپر یعنے اوسکی حاصل کرنے اور لینے کو
پس مارے جائینگے ہر سو مین سے ننانوے اور کہیگا ہر شخص اونمین سے کہ شاید
مین ہون وہ شخص کہ نجات پاؤن یعنے ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاؤنگا اس توقع
پر لڑینگے مارے جائینگے۔ اور فرمایا باہر ڈالدیگی زمین ٹکڑے جگر اپنی کے یعنے گنج مدفون
مانند ستونون کے سونے روپیہ سے پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا لوگون کو واسطے
مال کے پس کہیگا بیچ طلب کرنے اوسکے کی قتل کیا مینے لوگونکو۔ اور آئیگا کاٹنے والا ناتونکا
یعنے باز رکہنے والا سلوک و احسان کا اپنون سے پس کہیگا وہ واسطے اوسی مال کے
کاٹا مینے حق اپنے ناتے دارونکا پس آئیگا چور پس کہیگا مانند اوسکے کی کاٹا گیا ہات
میرا پہیر چہوڑ دینگے اوس مال کو کہ زمین سے نکلا ہو پس نہین لینگے اوس سے کچھہ۔ اور
فرمایا قسم اوس ذات کی ہے کہ جان میری اوسکے ہاتمین ہے نہین جائیگی اور نہین

فانی ہوئینگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاش کہ
ہوتا مین جگہہ اس قبر والے کے اور نہین اوسکو آرزو ہوگی یہہ بسبب دین کی مگر بلا۔
اس عبادت کے دو معنی کہے ہین علمانے ایک تو یہہ کہ مراد دین سے عبادت ہے
اور دین بمعنی عبادت کی بہی آیا ہے پس معنی یہہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا
قبر پر اور نہین ہے لوٹنا اور آرزو کرنا اوسکی عادت اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنے
مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوسمین ہوگا اور دوسرے یہہ دین بمعنی مشہور کے ہے اور معنی اوسکے
یہہ ہین کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو کرنا بسبب کسی امر اور فتنے کے کہ پہونچا ہوا اوسکو
دین مین بلکہ بلا اور مشقت کی کہ دنیا کے سبب سے پہونچی ہوگے اور روایت ہی بخاری
اور مسلم فرمایا حضرت نے کہ نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگہہ زمین حجاز
سے اور روشن کردیگی گردنین اونٹونکی بصری مین سات بیش ب اور جرم ص کا نام ہے
ایک شہر کا شام کے شہرونمین سے اوس مین اور دمشق مین مسافت قریب تین
منزل کے ہے حجاز نام ہے مکہ مدینہ اور گرد و نواح اوسکے کا اور اخبار صحیح ظہور اس آگہہ
کے حد تواتر کو پہونچی ہین اور غالب ظہور اوسکا مدینہ منورہ مین تہا پروردگار تعالی نے
برکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات سے اور اس شہر وا
لون کو اوسکی آفت سے بچایا اور ہوا ظہور اوسکا ۶۵۴ چہہ سو چپاس مین روز جمعہ تیسری
تاریخ جمادی الآخر کی سے۔ اور اطوار ستائیسوین رجب تک ہوا کہ سب باون روز ہوی
اور پہونچنا اوسکا جانب حجاز سے تہا مانند ایک شہر بڑے کے کہ اوسکے اندر قلعہ ہو
یا برج یا کنگورے گویا کہ ایک جماعت ہے آدمیونکی کہ اوسکو کہینچتے ہین جس پہاڑ پر
کہ پہونچتی تہی خاک کردیتی تہے۔ اور مانند شیشے کی پگلا دیتے تہی اور مانند رعد کے فریاد کرتی تہے
اور مانند دریا کے جوش مارتی تہی اور گویا کہ اوسکے اندر سے ندیان سرخ اور نیلی نکلتی
تہین اور قریب مدینہ منورہ کے پہونچی اور باوجود اوسکے ہوا ٹہنڈی اوس سے طرف

مدینہ کے آتی تھے لکھا ہے علمانے کہ اوس آگھہ کے روشنے اطراف جنگلون مین پھیل گئی
تھی اور حرم نبوی اور تمام گھرون مین مدینہ کے مانند روشنی آفتاب کے تھی اور لوگ
راتون کو اوسکی روشنی مین کام کرتے تھے اور روشنی آفتاب وچاندکی اون ایام مین
وہان معطل اور مدہم ہوگئی تھی اور بعضے اہل مکہ نے روشنی اوس آگھہ کی یمامہ اور اجی
مین دیکھی اور عجائب احوال اوس آگھہ کی سے یہہ تہا کہ پتھرون کو جلادیتے تھی اور درختونکو
اوس سے کچھہ اثر و آسیب نہ پہونچتا تہا اور کہتے ہین کہ جنگل مین ایک پتھر بڑا تہا کہ آدہا
اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا آدہا خارج - خارج کو آگھہ لے جلادیا اور جب نصف داخل
پر پہونچی تو بجھہ گئی پس مدینہ مقدمہ والون نے عاجزی اور زاری کرنا شروع کی اور حق
حقدار رونکی ادا کئے اور لسد دینا اور زکواۃ دینا اور ازاد کرنا بردونکا شروع کئے اور شب
جمعہ مین تمام اہل مدینہ جتنے کہ عورتین اور لڑکے بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد
حجرہ شریفہ کے ننگی سر عاجزی اور زاری کی پروردگار تعالی نے منہ آگھہ کا جانب شمال
پھر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سے نجات دی اور اوسے سال مین وقایع غریبہ
اطراف عالم کے حادث ہوئے اور بیچ اوس سے اور دوسرے کے بعد اوس سے
بیچ تعداد اور اطراف عالم کے آگھہ لڑائی اور فتنہ کی بہڑکی - اور فرمایا کہ علامات قیامت
سے ہے کہ آگھہ ہوگی کہ ہانکیگی لوگون کو مشرق سے طرف مغرب کی مراد یہہ ہے کہ جو
علامات متصل قیامت کے ہین اونمین اول یہہ ہوگی والا وہ آگھہ حجاز کی کہ بیان اوسکا
اوپر ابہی گذرا ہے پہلے عاس آگھہ کی سے ہی - اور فرمایا جس وقت ٹھہرائے جائیگی غنی
متین دولت لینے اغنیا اور اہل مناسب غنیمتون کو کہ بحکم شرع کے مشترک ہین تمام
نمازیون مین لینگے اور اپنے تصرف لاوینگے اور اپنے درمیان بانٹینگے اور فقیرون اور
ضعیفون کو اون سے محروم کرینگے اور جب ٹھہرای جاوے مال غنیمت سے لیئے
امانت مین کہ لوگون پاس رکہے جاوینگے خیانت کرینگے اور اوسکو حکم غنیمت مین

رکھینگے کہ گویا کافرون سے لی ہے اور حق اونکا ہے۔ اور ٹھہرائے جائیگی زکوٰۃ
تاوان یعنے دینا زکوٰۃ کا لوگون پر ایسا شاق ہوگا کہ گویا ازراہ ظلم کے اون سے
مال لیتے ہین اور جسوقت کہ سکھا جائیگا علم واسطے غیر دین اور واسطے غیر ترویج شریعت
مبارک کے اور غیر قصد کرنے عمل کی اور غیر تصرف حق کی بلکہ واسطے حاصل کرنے دنیا اور
جاہ و عزت اور تقرب بادشاہون کی۔ اور فرمان برداری کریگا مرد اپنی بیوی کی
یعنے اوس چیز مین کہ حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کریگی اوسکے مخالف امر خدا اور ہدایت
اوسکے کے اور خلاف کریگا اپنی مان کا اور رنج دیگا اوسکو اور اپنے نزدیک کریگا یار و دوست
اپنے کو یعنے واسطے موانست اور ہمنشینی کے اور دور رکھیگا اپنے باپ کو اور موانست اور
محبت نہین رکھیگا اوس سے۔ اور پیدا ہونگی یعنے بلند ہونگی آوازین اور بانگین مسجدونمین
اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہے اونمین اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا
ارذل اور بدکمینہ اونکا اور تعظیم کیا جائیگا مرد واسطے ڈر اور برائی اوسکی کی جیسے کہ فاسق
یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا اوسکی تعظیم و تکریم و اطاعت سی اور ظاہر ہونگی درمیان
لوگون کے اور اختلاط کرینگے سات اونکی گانے والیان یعنے کنچنیان اور ڈومنیان
اور گاینین وغیرہ اور ظاہر ہوینگے باجی یعنے گانی کے ساز کہ جنکو مزامیر کہتے ہین مانند
عود اور تنبور رباب وغیرہ کے اور پی جاوینگی شرابین انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی
اور لعنت کرینگے اور برا کہینگے پچھلی اس امت کی اگلون کو اسمین اشارا ہے اوسکی طرف
کہ یہہ خصلت بد اسی امت کی خصوصیات سے ہی اگلی امتونمین نہ تھی اور یہہ علامت
نابکار رافضیون مین ظاہر ہے کہ اگلون کو برا کہتے ہین کہ جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہے
والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضی اللہ عنہم
یعنے سبقت لیجانیوالے اول مہاجرین اور انصار سے اور وہ لوگ کہ پیروی کی اونہونے
اونکے سات بھلائی کی راضی ہوا اللہ اونسے۔ اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین

اذ یبایعونک تحت الشجرۃ یعنے البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مومن سے جس وقت کہ بیعت کی اونہون نے تجہہ سے نیچی درخت کے بہلا خیال تو کر وجنسے اللہ تعالی راضی ہووے جو اونسے ناراض ہو کیسے شقی ہون
اور سوا اسکے اونکی کتاب وسنت بہری ہوے ہین اونکی مناقب اور فضائل مین
اور وہ ایسے ہین کہ مدد کی اپنے نبی کے اور کوششین کین اللہ کی راہ مین جیسے کہ
چاہین اور فتح کئے شہر اور یاد کئے احکام اور تمام علوم سید الانام سے اور تعلیم
کیا اللہ تعالی نے اپنی کتاب مین یہہ کہ کہین اونکے حق مین ربنا اغفرلنا ولاخواننا
الذین سبقونا بالایمان یعنے ای رب ہماری بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو کہ جو سبقت
لیگئے ہمپر سات ایمان کے۔ اور یہہ جماعت لاعنہ یا تو کافر ہین یا دیوانے کہ نہین
اکتفا کی لعن اور طعن سے پہر اونکے حق مین نسبت کی ہی اونکو کفر کیطرف بمجرد اوہام
فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنے کی کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ
تعالی عنہم ناحق لے لی خلافت اور وہ حق حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تہا حالانکہ یہہ
باطل ہے سات اجماع اگلے پچہلون کے اور کونسی دلیل ہی اونکے لئے کتاب وسنت
سے اور ہو نص اوپر خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے۔ پہر جسنے کہ مخالفت کی حضرت
علی رضی کی بعضے صحابہ مین سے اونکی خلافت کے ایام مین بنا بر اختلاف اجتہاد کی
پس نہین ہین وہ مستحق لعن وطعن کے اور وہ بالفرض خطاے اجتہادی پر بہی
ہو تو اونکو ایک ثواب ہے کیونکہ دلیل اونکی قران وحدیث و اجماع ہی اور امید مغفرت
اور شفاعت کی ببرکت اگلی خدمت کی ہی چنانچہ روایت کی ابن عساکر رضی نے حضرت علی رضی سے
سے حدیث مرفوع کہ ہوگی میرے اصحاب کی لئے ذات یعنے لغزش بخشدیگا اوسکو
اللہ تعالی اونکے لئے اونکی لئے بسبب سابقہ اونکی کے سات میری انتہی۔ پس ہم بہی
باوجود کثرت گناہون اپنے کے قسم صغایر وکبایر سے جگہ ہوی امید وار رب اپنی کے

اور شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے گی تو کیون نہون اکابر اس امت کی پس کیا
خوب ہین وہ لوگ کہ باز رہین اونکو عیب اونکے لوگونکے عیبون سے۔ اور فرمایا ذکر کرو مرے
اپنے کو سات خیر کی اور فرمایا آنحضرتؐ نے جبکہ ذکر کئے جاوین اصحاب میرے پس روکو تم
زبانین اپنی۔ اور فرمایا محبت ابوبکر اور عمر کی ایمان سے ہے اور بغض رکھنا اون دونو
کفر ہے۔ اور جسنے برا کہا میرے صحابہ کو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور جسنے محافظت کی حکم کی
اونکے حق مین پس ہین محافظت کرونگا اوسکی دن قیامت کے۔ پس منتظر رہو نزد
ان چیزون کے جو ذکر کئے گئے معین۔ ایک ہوا سرخ کی یعنے شدت کی ہوا ہوگی اور
زلزلے پڑینگے اور زمین دہس جاینگی اور صورت بدل جاینگی اور پتھر برسنے کی۔ اور منتظر رہو
نشانیون قرب قیامت کی پے در پے پہونچینگے مانند لڑے جواہر وغیرہ کے کہ ٹوٹ جاوے
ڈورا اوسکا پس گرتے رہین پیہم دانے اوسکے۔ یہانتک بعینہ مضمون منتخب حدیثونکے
تفسیر درمنثور اور مشکوٰۃ سے مع شرح کے لکھی گئے اب بخوف درازگی کے کچھ مضمون منتخب
حدیثون علامت قیامت کی بحذف مکرر لکھے جاتی ہین وہ یہہ ہین بہت ہو سوداگری اور
نوکر رکھی جاوین جہاد مین اور رکرلے مرد سات امانت کی جیساکہ اکرتا ہے اونٹ سات
جہاڑ کی یعنے دینے کو دل بچاہے۔ اور فخر کرین لوگ مسجدونکے بنانے مین اور سنہری کیجاوین
مسجدین اور محرابین اور اوٹھہ جانا علم کا اور ظہور جہل کا یہان تک کہ اوٹھا وے مرد اپنے
ماں پر تلوار اور بہت ہونا زنا کا اور بہت ہونا اولاد حرام کا اور ظاہر ہونا سچا یونکا اور تکلیف
کرکر کرانے جیا یونکا اور کفایت کرنا مردونکے عورتونکا ساتہہ مردونکے عورتونکی اور یہہ کہ جہگڑا
کیا جاوے اوپر لڑکون کے جیسے جہگڑا کیا جاتا ہے اوپر عورتون جوان کے اور یہہ کہ برسے
منیہ لوگون پر برسنا عام اور نہ اگاوے زمین کچھہ اور نکلنا فریبیون جہوٹونکا قریب تیس
کے ہر ایک اونمین کا کہیگا کہ مین نبی ہون اونہین مین سے ہے حاکم یمامہ کا یعنے مسیلمۃ
الکذاب اور صاحب صنعا کا یعنے اسود عنسی او صاحب حمیر کا اور بنائے جائین حدیثین۔

پیغمبر خدا کے اور موجود ہونا چہنتر بلانے والونکا کہ جو بلائینگے لوگون کو طرف آگ کے دوزخ کے
اور ویران ہونا آبادی کا اور آباد ہونا ویرانے کا اور بہت ہونا بدگونکا اور عیب لگانیوالونکا
اور بہت ہونا قتل کا اور بہت ہونا ہونچالونکا اور پاس پاس ہونا بازارونکا اور جلد جلد آنا
زمانونکا یہانتک کہ ہوگا برس مانند ایک مہینے کی اور یہہ کہ ظاہر کئے جاوین قول اور بند
کئے جاوین عمل اور پڑہا منسوخ اور باطل دہنون کے کتابونکا اور بیکار رہنا چاندونکا یہان
تک کہ دیکہا جائیگا چاند پہلی تاریخ کا سامنے پس کہا جائیگا کہ دو رات کا ہی اور ہوجاوی
علم جہل اور جہل علم مثلاً منطقی لوگ رہی فقہ وحدیث کو جاہل سمجھین اور اپنے آپ کو عالم
اور ظلم کرنا حاکمونکا اور جہٹلانا تقدیر کا اور سچ ماننا نجوم اور بہت اختیار کرنا بیحیائی کا اور
اور پکڑنا مسجدونکا راہین یعنے مسجدونمین راہین آنے جانیکی ٹھہرانا اور کہوٹا ہونا
سوداگریون کا اور تعظیم کرنا مال والونکا اور یہہ کہ گفتگو کرنا چیز اور حج کرنا بادشاہونکا واسطے
سیر کے دولتمندونکا واسطے سوداگری کی مسکینونکا واسطے سوال کرنیکے اور قاریونکا
واسطے دکہلانے اور سنانے کے اور ظاہر ہونا ستارے دم دارکا اور آنا لوگون کا مشرق ومغرب
سے بدن اونکے بدن آدمیونکے سے ہونگے اور دل اونکے دل شیطانون کے سے نہ رحم
کرینگے چہوٹون پر نہ توقیر کرینگے بڑونکی اور یہہ کہ آپس مین دفع کرینگے لوگ امامت پس
نہ پاوینگے امام کو کہ پڑہادے نماز اونکی اور نکلنا قوم ترک کا اور قوم چنگیز خان اور
یہہ کہ جماع کرین لوگ راہونمین مانند جفتی گدہون کے اور بہت ہونا لکہنے کا اور ظاہر
ہونا جہوٹی گواہی کا اور چہپانا گواہی سچ کا اور یہہ کہ ہووے بوڑہا قاصد لڑکے کا۔ ذلیل
ہوکر اور سوار ہونا مردونکا اوپر غاشیہ سرخ کے اور پیدا ہونا ایسے عورتونکا کہ ایسے کپڑے
پہنی گے کہ گویا ننگے ہین یعنے باریک اور سر اونکے مانند کوہان اونٹ کی ہونگے جنکی ہوے
یعنے جوڑے باندہینگے جیسے مایجی عورتین یہان باندہتے ہین اور پیدا ہونا اوس قوم کا
کہ اونکے ہات مین کوڑے ہونگے مانند بیلون کے دمون کے عذاب کرینگے اونسے

لوگون کو اور سوار ہونا عورتون کا زینون پر اور بہت ہونا گابہنون کا اور پہنا مسلمانونکا سونے کو اور کھانا چاندی کے باسنونمین اور یہہ کہ ہو وے سلام علیک درمیان یارون کے سات لعنت کی جیسے بچی گالی گلوچ لکھتے ہین اور وفات پانا رسول خدا کا اور فتح ہونا بیت المقدس کا اور ہونا طاعون نام ہند عمواس کا اور بہت ہونا مال کا بیچ زمانہ آخر کے پھر ایسا فتنہ ہوگا کہ داخل ہوگی گ اوسکی یعنے فساد اوسکا ہر گھر بیچ عرب کے اور وہ وقت شہید ہونی عثمان رضہ کے ہے اور چلے گئے جناب امام حسین رضہ کے شہید ہونے تک اور حجاج کے زمانہ تک اور نہین قایم ہوگی قیامت مگر اوپر بد لوگونکے اور نہین قایم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگے چوتر قبیلہ دوس کی عورتونکے اوپر ذی الخلصہ کہ نام بت کا ہے وہان جائینگے پوجنے کو۔ کیفیت دجال کی چند احادیث معتبرہ سے انتخاب کیگئی ہے۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیگا میری امت مین دجال اگر اوسوقت زندہ رہون تو مین اوسکو الزام دونگا اوسکے شر سے تمکو بچاونگا یا مرد مسلمان اوسکو الزام دیگا حق تعالی ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہے دجال کے بال گھونگرو والے ہونگے اوسکی آنکہ مین ٹیٹ ہو یعنے اوسکی سیدہی آنکہ مین گویا انگور کا دانہ ہے اور وہ بڑا جہوٹا ہے اور اوسکے دونو آنکہو کے درمیان ک ف ر یعنے کفر کا لفظ لکہا ہوا ہوگا وہ مسلمان کو نظر آئیگا کافرون کو کچھہ نہ سوجیگا دجال کے آنیکی خبر ہر ایک نبی نے اپنی امت کو دی ہے۔ اگر تم مین جو اوسکو پاوے سورہ کہف کی سرے کی آیتین اوسپر پڑھے وہ نکلیگا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالیگا داہنے اور فساد اوٹھائیگا بائین اے خدا کے بندو ایمان پر ثابت رہو چالیس دن زمین پر رہیگا اوسکا ایکدن سال کے برابر دوسرا دن مہینے کے برابر تسرا دن ہفتے کے برابر باقیکے جیسے کہ یہہ دن تمہارے ہین ہونگے۔ اوسکی شتاب روی زمین پر جیسے مینہ جسکو ہوا پیچہے سے اوڑاتے ہی ہوگی سو وہ ایک قوم کے پاس آئیگا اون کو

کفر کے طرف بلائیگا سو وہ اوس پر ایمان لائینگے اور اوسکی بات مانینگے تب وہ آسمان کو حکم کریگا وہ پانی برسائیگا اور زمین کو حکم کریگا وہ گھانس و اناج جمائیگی تو شام کو اونکی مواشی موٹے تازی آئینگے۔ پھر دجال دوسرے قوم کی طرف آئیگا اونکو کفر کیطرف بلائیگا تو وہ اوسکے قول کو رد کرینگے اوسکی بات نمانینگے تو آونکی طرف ہٹ جائیگا اونپر قحط اور خشکی پڑیگی اونکے مالون مین سے اونکی ہاتھوں مین کچھ نرہیگا۔ اور دجال ویران زمین پر نکلیگا اوس سے کہیگا کہ اے زمین تو اپنے خزانی نکال تو وہانکے مال اور خزانی ظاہر ہوکر اوسکے جمع ہوجائینگے جیسی شہد کے مکھیان بڑی مکھی کے گرد ہجوم کرتے ہین۔ پھر ایک جوان کو بلائیگا اوسکو تلوار سے ماریگا اور اوسکو قتل کرکے دو ٹکڑے کر ڈالیگا پھر اوسکو زندہ کرکے بلائیگا وہ جوان سامنے آئیگا چہرہ دمکتا ہوا اور ہنستا ہوا۔ اور دجال کی ساتھ پانی اور اگ ہونگی لیکن جسکو لوگ پانی دیکھینگے حقیقت مین وہ اگ ہوگی اور جسکو لوگ اگ تصور کرینگے وہ پانی ہوگی ٹھنڈا اور شیرین دجال کا عمل سب جگہہ ہوگا سوا ری مکہ اور مدینہ کے اصبہان کے ستر ہزار یہودی جن پر سیاہ چادرین ہونگی دجال کے تابع ہونگے۔ لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑون پر پہونچینگے اور وہ تھوڑے ہونگے سب جہاد پر قادر ہونگے۔ ابتدای پیدائش آدم سے قیامت تک دنیا مین دجال سے زیادہ تر کوئی حادثہ نہوگا۔ دجال دعوی خدائی کریگا مسلمان یہودیون سے لڑینگے یہودی پتہر اور جہاڑ کے پیچھے چھپیگا جب دجال مارا جائیگا اوسوقت مسلمان یہودیون کو مارینگے۔ پھر خدا تعالی ناگاہ عیسی بن مریم علیہ السلام کو بھیجیگا سفید منیار پاس شہر دمشق کی مشرق کیطرف زرد رنگین جوڑا پہنے اپنے دونو ہات دو فرشتون کے پرون پر رکھے ہوے اوترینگے جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکائینگے تو پسینہ ٹپکیگا اور جب اپنا سر اوٹھائینگے تو موتی سے بوند بہینگے سو جس کافر پاس عیسی اوترینگے اور اوسکو دم کی بھانپ لگیگی وہ مرجائیگا اونکا دم پہونچیگا جہانتک اونکی

نظر پہونچیگی پھر حضرت عیسیٰ دجال کی تلاش کرینگے یہان تک کہ اوسکو باب لُد
پاس پائینگے لُد شام مین ایک پہاڑ کا نام ہے سو اوسکو قتل کرینگے پھر جن لوگونکو
خداے تعالی نے دجال سے بچایا تہا وہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس آئینگے عیسیٰ
علیہ السلام شفقت سے اونکے چہرونکو سہلائینگے اور اونکو اونکے بہشت کے درجات کی
خبر دینگے اسی حال مین ہونگے کہ ناگاہ حق تعالی عیسیٰ علیہ السلام کو حکم کریگا کہ مینے اپنے
ایسے بندے نکالے ہین کہ کسیکو اون سے لڑنے کی طاقت نہین سو پناہ مین لیجا میرے
مسلمان بندون کو طور کے طرف۔ اور خدا یاجوج ماجوج کو بہیجیگا کہ وہ ہر ایک بلندی سے
نکل پڑینگے تو اونکے پہلے لوگ طبرستان کی طرف گذرینگے اور جتنا پانی اوس مین ہوگا
پے جائینگے اور جب اونکے پچہلے لوگ وہان آئینگے تو کہینگے کہ اس دریا مین بہی پانی تہا
پھر وہ بیت المقدس کی پہاڑ پر کہ جسپر درخت بہت ہین پہونچینگے تو وہ سمجہینگے ہم زمین
والونکو تو قتل کر چکے آو اب آسمان والون کو قتل کرین تو اپنے تیر آسمان پر مارینگے
خداے تعالی اونکے تیرون کو خون آلودہ کرکے واپس ڈالیگا۔ خدا کا پیغمبر اور اوسکے یار
گہرے رہینگے یہان تک کہ اونکے نزدیک بیل کا سر افضل ہوگا سو اشرفی سے آج
تمہارے نزدیک یعنی کہانیکی نہایت تنگی ہوگی۔ پھر خداے تعالی کا رسول عیسیٰ اور
اوسکے یار دعا کرینگے خداے تعالی یاجوج ماجوج پر عذاب بہیجیگا اونکی گردنون مین کیڑا
پیدا ہوگا تو صبح تک وہ سب مر جائینگے ایک جانکا سا مرجانا یعنے تمام زمین اونکی
سڑی لاشین پڑی ہونگی۔ پھر خدا کا رسول عیسیٰ علیہ اور اوسکے یار دعا کرینگے تو حق تعالے
یاجوج ماجوج پر چڑیان بہیجیگا جیسے بڑے اونٹو نکی گردنین سو وے اون کو اوٹھا لیجاوینگے
پہینکدینگے جہان خدا کو منظور ہوگا پھر حضرت عیسیٰ لوگون مین سات برس ٹھہرینگے اوس
حال مین کہ سب لوگ مومن کامل متصف باوصاف حمیدہ ہونگے ایک دوسرے کے
خیر خواہ اور دوست ہونگے۔

ف دجال اور یاجوج ماجوج کو خداے تعالی اتنی طاقت دیگا ایمان والون کو ازمائیگا اور نئے ایمانون کو امتحان کریگا اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھی تو اوسکا اعتقاد ہرگز نکرے - اوسکو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقوے پر نظر رکھی شعبدہ بازی پر خیال نکرے - کرامت اوسکا نام ہے جو مومن متقی سے ہو اور جو کافر بددین فاسق سے ہو اوسکو استدراج کہتے ہین - پھر خداے تعالے ایسا پانی برسائیگا کہ کوئی گھر مٹی کا وغیرہ باقی نرہیگا تمام زمین دہوئے جا کر پاک ہوگی یہانتک کہ زمین آینہ کے مانند پاک وصاف ہوگی پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پہل جما اور اپنے برکت کو پھیر دی اوسدن ایک انار کو ایک گروہ کہائینگے اوسکی چہلیکو کو بنگلہ سا بنا کر اوسکے سایہ مین بیٹہینگے اور دودہ مین برکت ہوگی یہانتک کہ دودہار اونٹنی آدمیون کے بڑی گروہ کو کفایت کریگی اور دودہار گائے ایک برادری کے لوگونکو کفایت کریگی اور دودہاری بکری ایک جدی کے لوگون کو کفایت کریگی - اسی حال مین لوگ ہونگے کہ یکایک حق تعالی ایک پاک ہوا بہیجیگا کہ اونکے بغلون کے نیچے لگیگی اور اثر کرجائیگی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کریگی نری بدذات لوگ باقی رہجائینگے آپس مین بہینسے گدہون کے طرح سو اونپر قیامت آئیگی بعضون نے لکہا ہے کہ گدہون کے مانند بیحیا اور بے لحاظ ہو کر عورت مرد آپس مین جماع کرینگے - نیکی کو نیکی بدی کو بدی نہ سمجہینگے پس اوسوقت شیطان صورت بدل کر اونکے پاس اکر کہیگا کہ تم فسق وفجور کرتے ہو میرا کہا نہین مانتے ایسی تقریر کریگا کہ اونکو بہلا کر بت پرستی کیطرف بلائیگا اور اونپر رزق کی کشایش زیادہ ہوگی - پس صور پہونکا جائیگا کہ قیامت قایم ہوگی - اور آیا ہے کہ حکومت کے کام مثلا خلافت اور قضا اور افتا جب نا اہلون کے سپرد ہونگے جیسے بے علم کم عمر ظالم کا حاکم ہونا قیامت کے نشانی ہے - اور قیامت کی قریب دنیا کی سبب سے فتنے اور فساد وغمین مبتلا ہوگا کہ مرد قبر پر لوٹے گا اور کہیگا کہ کاش مین اس قبر والے

کی جگہہ ہونا۔ اور فرمایا آنحضرتؐ نے کہ قیامت کی قریب آخر زمانہ مین تمہارے خلیفون مین سے
ایک خلیفہ ہوگا کہ لپین بھر بھر کر لوگون کو مال دیگا اور سکو نہ گنیگا اس حدیث مین کثرت خیر
اور فتح اسلام کی خبر ہے یا امام مہدی علیہ سے مراد ہے۔ اور ایسا وقت آئیگا کہ آدمی
سونا صدقہ کرنے کو ہات مین لیکر پھریگا صدقہ لینے والا نہ ملیگا۔ اور ایک مرد کی سات چالیس
عورتین ہونگے یعنے بسبب قلت مردون کے اور کثرت عورتون کے۔ قیامت کے
قریب مدینہ ویران ہوجائیگا۔

باب ۲۹۲ احوال قیامت کے بیان مین

احوال قیامت کا بھی بدلائل و اسناد معتبر لکھنا ضرور جانکر لکھا جاتا ہے بذریعہ تفسیر آیت
وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ
ثُمَّ نُفِخَ فِیْہِ اُخْرٰی فَاِذَا ھُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ یعنے اور پہونکا جائیگا
صور مین پھر بیہوش گر پڑیگا یا مرجائیگا جو کہ آسمانون مین ہے اور جو کہ زمین ہے مگر وہ کہ خدا نے
چاہا ہے۔ پھر پہونکا جائیگا صور مین دوسرے بار پس ناگہان وہ کھڑے ہونگے دیکھتے ہے
مولانا عبد القادر رح اسکی تفسیر مین لکھا ہے کہ ایکبار نفخ صور ہے عالم کی فنا کا اور دوسرا
زندہ ہونیکا یہہ تیسرا ہے بیہوشی کا بعد حشر کے چوتہا ہے خبردار ہونیکا اسکی بعد اللہ کے
سامنے ہوجائینگے۔ نفخ فی الصور سے پہلا نفخہ مراد ہے کہ اوس مین سب مرجائینگے ثم فیہ
اخری سے نفخہ دوسرا جلانیکے لئے مگر وہ کہ خدا نے چاہا ہے یعنے جبرئیل اور میکائیل
اور اسرافیل اور ملک الموت بعضون نے کہا ہے کہ وہ اوٹہانے والے عرش کی ہین
یا رضوان کہ نام جنت کے داروغہ کا ہے اور حورین اور مالک کہ نام دوزخ کی داروغہ
کا ہے اور زبانیہ دوزخ کے نگہبانون کو کہتے ہین یعنے یہہ اس نفخہ مین نہین مرینگے
پھر مرینگے آخر کو اور ینظرون کی یہہ معنی ہین کہ ادہر اودہر دیکھتے ہونگے جیسے بیہوت
دیکھتا ہے جبکہ ناگہان کوئی امر عظیم پیش آجاتا ہے اوسکو یا منتظر ہونگے حکم الٰہی کے

کہ دیکھیئے کہ کیا حکم ہوتا ہے ہمارے حق مین اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ نفخے دو ہونگے
پہلا موت کی لئے اور دوسرا بعث یعنی جی اوٹھنے کی لئے اور جمہور اس پر ہین کہ نفخے تین
ہونگے پہلا فزع یعنے گبراہٹ کی لئے جیسے کہ فرمایا و نفخ فی الصور ففزع اور دوسرا
موت کی لئے اور تیسرا اعادہ کے لئے اور ابو ہریرہ رض سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مابین دو نفخون کے چالیس ہونگے لوگون نے کہا چالیس
دن ہونگے کہا ابو ہریرہ نے نہین کہہ سکتا ہین کہا لوگون نے چالیس مہینے کہا کہہ نہین
سکتا ہین کہا لوگون نے چالیس برس کہا نہین کہہ سکتا ہین - فرمایا حضرت نے پھر
اوتاریگا اللہ آسمان سے پانی پس اوگینگے لوگ جیسے کہ اوگتا ہے سبزہ نہین ہے
انسان سے کوئی چیز کہ بوسیدہ ہو جاتی ہے لیکن ایک ہڈی اور وہ عجب الذنب ہے
کہ ایڑھ کی ہڈی کو کہتے ہین اوس سے ترکیب دیجائیگی خلق اور قیامت کی - اور
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہا ایک شخص نے یہود مین سے مدینہ کی بازار مین قسم ہے
اوس ذات کی کہ برگزیدہ کیا موسیٰ کو بشر پر پس اوٹھایا ایک شخص نے انصار مین سے
ہات اپنا پھر طمانچہ مارا اوسکو اور کہا کیا کہتا ہے تو اس حال مین کہ ہم مین رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ہین پس ذکر کیا مینے یہہ واسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس
فرمایا آنحضرتؐ نے کہ فرمایا اللہ تعالی و نفخ فی الصور الخ حاصل یہہ ہے کہ دوسرے نفخے مین
سب بیہوش ہو جائینگے مگر جسکو اللہ چاہیگا وہ نہین بیہوش ہوگا پس سب سے پہلے مین
سر اوٹھاونگا پس ناگہان دیکھونگا مین موسیٰ کو پکڑے ہوئے ایک پایہ عرش کے
پایون مین سے پس نہین جانتا مین کہ اوٹھایا ہوگا موسیٰ نے سر اپنا پہلے میرے یا ہونگے اون
لوگون مین کہ استثنا کیا اللہ تعالی نے اور سعید جبیرؓ سے ہے بیچ تفسیر الا من شاء اللہ
فرمایا وہ شہید ہین پیدایش خدا گردنون مین والے ہوے تلوارین کھڑے ہین گرد عرش
کے ملینگے اونسے فرشتے روز قیامت کی محشر مین سات اونٹون یاقوت کی کہ مہارین اونکی

ہوتیو نکے کجاوے اونکی اطلس اور لاہی کے بال اونکی نرم زیادہ ریشم سے قدم اونکے
وہان پہونچینگے کہ جہان تک کہ نظرین آدمیون کے پونچین سیر کرینگے جنت مین کہینگے وقت
سیر کرنے کے لیچلو ہمکو طرف رب ہمارے کے دیکھین کیا حکم کرتا ہے درمیان مخلوق اپنے
کے جب وہ آوینگے تو ہنسے گا اونکی طرف معبود میرا اور جبکہ وہ ہنسے کا کسی بندہ کیطرف
دیکھکر اوس جگہہ مین لپس نہین حساب ہی اوسپر اور انس رض سے روایت ہی کہ بڑے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ آیت مذکور کہا اصحابہ رض نے کہ کون ہین یا رسول اللہ
یہہ لوگ کہ استثنا کیا اونکو اللہ تعالی نے یعنے اپنی کلام پاک یا یہہ
جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت اور اسرافیل اور اوٹھانے والے عرش کی ہین پس جبکہ قبض
کریگا اللہ روح خلایق کے فرمائیگا ملک الموت کو کہ کون باقی رہا ہے حالانکہ وہ سب سی
زیادہ جانتا ہے پس کہیگا ملک الموت سُبحانک ربی و تعالیت یا ذوالجلال والاکرام
یعنے پاکی ہے تجھکو اے رب میرے اور برتر ہے تو ایصاحب بزرگی اور بخشش کے باقی ہی جبرئیل
اور میکائیل اور اسرافیل اور ملک الموت پس فرمائیگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان اسرافیل کی
پس قبض کریگا ملک الموت جان اسرافیل کی پھر فرمائیگا کہ اے ملک الموت پس عرض کریگا
وہ سُبحانک ربی و تعالیت یا ذالجلال والاکرام باقی رہا ہے جبرئیل اور میکائیل اور ملک الموت
پس فرمائیگا اللہ تعالی کہ قبض کر جان میکائیل کی پس کریگا وہ مانند پہاڑ بڑے کے پھر فرمائیگا اے
ملک الموت کون باقی رہا پس کہیگا وہ سُبحانک ربی و تعالیت یا ذوالجلال والاکرام
باقی رہا ہے جبرئیل اور ملک الموت پس فرمائیگا مر جا تو اے ملک الموت پس مر جائیگا وہ پھر
فرمائیگا اے جبرئیل کون باقی رہا ہے پس کہیگا وہ سُبحانک ربی و تعالیت یا ذوالجلال والاکرام
باقی رہا ہے جبرئیل کو اللہ کے ہان بڑا مرتبہ ہوگا جیسا کہ ہے اونکے لئے پس فرمائیگا اے جبرئیل
ضرور ہے تجھکو بھی مرنا پس گرینگے جبرئیل سجدہ مین اور ہلاوینگے دونو بازو اپنے یعنے جیسے
کہ جانور وقت مرنیکے پر ہلاتا ہے اور تڑپتا ہے کہیگا جبرئیل سُبحانک ربی تبارکت و تعالیت

اور قبض کریگا اللہ روح
اوسکی پیچ اوس خلقت کی کہ پیدا کیا گیا ہے اوس ہین پس جبرئیل کا یہہ حال ہے کہ فضیلت
خلقت اوسکی کی اوپر خلقت میکائیل کے مانند فضیلت بڑی پہاڑ کے ہے ایک ٹیلی پر
ٹیلو نمین سے۔ اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک فضیلت جبرئیل کے
خلقت سے اوپر خلقت میکائیل کے مانند پہاڑ کے ہے اور فرمایا کہ شکل و شمائل عیسی علیہ
سلام کے مثل عروہ بن مسعود ثقفی رض کے ہونگے یعنے اونکی صورت ہوگی غرض جب
لوگ سب بد ہو جائینگے اور برے کام کرنی لگینگے اور بت پرستی اوسوقت اونکو رزق کی
فراخی زیادہ ہوگی پھر پہونکا جائیگا صور پس نہین سنیگا اوسکو کوئی مگر کہ کان لگادیا اوسکے
طرف اس آواز سے دل پہٹ جائینگے قوت جسمانی زائل ہوجائیگی سب سی اول صور کی
آواز وہ سنیگا کہ درست کرتا ہوگا اپنے حوض کو پس جائیگا وہ اور نہ باقی رہیگا کوئی کہ مرجائیگا
پھر بہیجیگا اللہ تعالی ایک مینہ گویا کہ وہ شبنم ہوگا یعنے ہلکی پہنوار پڑیگی پس اوگینگے اوس سے
بدن لوگون کے۔ پھر پہونکا جائیگا صور دوسرے بار پس ناگہان اوٹھہ کھڑے ہونگے
دیکھتے ہوئی پھر کہا جائیگا لوگون کو کہ آؤ اپنے رب کی طرف اور کہا جائیگا فرشتون کو کہ کھڑا
رکھو اون کو یہہ سوال کئے جاوینگے پھر کہا جائیگا کہ نکالو دوزخی جماعت کو پس عرض
کرینگے فرشتے کہ کتنو نمین سے کتنے نکالین پس کہا جائیگا کہ ہر ہزار مین سے نوسو ننانوے
یعنے ایک کم ہزار دوزخ کی لئے اور ایک بہشت کی لئیے پس یہہ وہ دن ہوگا کہ کر دیگا
لڑکون کو بوڑہا اور یہہ وہ دن ہوگا کہ کہولا جائیگا پنڈلی سے یعنے امر دشوار ہوگا روز قیامت
کے بسبب حساب و جزا کے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیونکر چین کرون مین
اس حال مین کہ منہہ رکھے ہوئے ہے صور پہونکنے والا یعنے اسرافیل منہہ صور پر اور جہکائی ہوئے
پیشانی اپنی جیسے عادت ہے نرسنگا بجانے والون کی کہ جب ارادہ کرتے ہین اوسکے
بجانے کا تو سر جہکا لیتے ہین اور لگا رہا ہے کان اپنا منتظر ہے اسکا کہ حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا

پس مہون کے - کہا مسلمانون نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتے ہین
آپ ہمکو یعنے پڑہنے کیلئے - اب اوسوقت یا مطلق وقت سختیون کے فرمایا کہو
حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا - اور فرمایا رسول خدا نے کہ
نہین پلک مارتا سر جہکانا صور پہونکنے والا جسے کہ متعین ہوا ہے صور پہونکنے پر مستعد ہے
دیکہہ رہا ہے عرش کیطرف بخوف اوسکے کہ حکم کیا جائے پہونکنے کا پہلے اوسکے کہ پہرے
طرف اوسکے نظر آویگی گویا کہ دو نو آنکہین اوسکی دو ستارے ہین روشن -
حدیث اللہ تبارک و تعالےٰ جب فارغ ہوا پیدا کرنے سے آسمان و زمین کے پیدا کیا
صور کو پہر دیا وہ صور سرافیل کو پس وہ رکہے ہوے ہے اوسکو اپنے منہ پر ٹکٹکی
باندہے ہوے طرف آسمان کے منتظر ہے کہ کب حکم ہوتا ہے کہ پہونکین اوسمین کہا
ابو ہریرہ نے کہ یا رسول اللہ کیا ہے صور فرمایا کہ ایک سینگ ہے اور کیسا
بڑا ہے وہ قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا مجہکو ساتھ حق کے بلاشبہ بڑائی
اوسکی دور کے مانند عرض آسمانون اور زمین کے ہے پس پہونکا جاویگا اوسمین
پہونکنا پہلا پس مرجائیگا وہ کہ آسمانون مین ہے اور وہ کہ زمین مین ہے پہر پہونکا
جائیگا اوسمین دوسرے بار پس ناگہان وہ اٹہہ کہڑے ہونگے دیکہتے ہوے - طرف رب العالمین
کے - اور حکم کریگا اللہ تعالےٰ نے اسرافیل کو پہلے نفخے مین کہ دیر تک پہونکے صور
پس تہکے گا نہین وہ اوسکے پہونکنے مین اور یہہ ذکر فرمایا اس آیت مین -
وَمَا يَنْظُرُ هٰٓؤُلَآءِ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ یعنے اور نہین منتظر ہین
یہہ کافر مگر ایک آواز کے کہ نہین ہے واسطے اوسکے افاقت پس چلاویگا اللہ پہاڑونکو
پس ہوجاوینگے وہ غبار اور تہرتہرائیگی زمین ساتھ رہنے والون والون کے
پس ہوگی مانند کشتی بندہی ہوئی ہے دریا مین کہ لکتے ہین اوسکو موجین ہلیگی زمین ساتھ
رہنے والون اپنے کے مانند قندیل لٹکے ہوے عرش مین کہ ہلاتے ہین ہوائین

اور اوسکا ذکر فرمایا اللہ تعالےٰ اس آیت مین یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ
قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ یعنے اوٹہائے جائین گے تم قبرون سے
اے کفار مکہ اوسدن کہ ہلائیگا ہلانے والا یعنے نفخہ پہلا کہ بسبب اوسکے تہر تہرائیگی ہر چیز
پیچہے آئیگا دوسرا نفخہ اوسدن ڈرتے ہین اور قلق مین ہون گے دل یعنے بعث کے
منکرون کے بینائیان اونکی ذلیل ہونگی یعنے بسبب دیکہنے ہول کے پس حیرت پر سے
ہون گے لوگ اپنے پشتون پر اور بہول جاوین گے دودہ والیان اپنے بچون کو
اور گر پڑین گے حمل حمل والیون کے اور بڈہے ہو جائین گے لڑکے اور اڑتے پہرین گے
شیطان بہاگتے ہوے مارے خوف کے یہانتک کہ پہونچینگے زمین کے کنارون پر
پس ملینگے اون سے فرشتے اور مارین گے اون کے موہنہون پر پس پہرین گے
وہ اور پہرین گے لوگ پیٹہ دیکر پکارتے ہوے بعضے بعضون کو اور یہہ مذکور ہے
اس آیت مین يَوْمَ تُوَلُّونَ مُدْبِرِينَ مَا لَكُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ یعنے اوسدن
کہ پہروگے پیٹہ دیکر نہین ہوگا تمہارے لئے اللہ کے عذاب سے کوئی بچانیوالا اور مذکور ہے
اس قول اللہ تعالےٰ مین يَوْمَ التَّنَادِ یعنے اوسدن کہ پکاریگا بعض بعض کو پس اوسوقت
کہ لوگ اوسحال مین ہون گے۔ ناگہان پہٹیگی زمین ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک
پس دیکہینگے لوگ ایک امر عظیم کہ نہین دیکہا ہوگا مثل اوسکے اور پہونچے گا اونکو بسبب
اوسکے کرب وہول اسقدر کہ اوسکو اللہ ہی جانتا ہے۔ پہر نظر کرین گے طرف آسمان کے
پس ناگہان وہ مانند تانبے پگلے ہوے کے ہوگا۔ پہر پہٹیگا آسمان اور جہڑ جاوین گے
ستارے اوسکے اور گہن لگیگا چاند اور سورج کو۔ پس فرمایا رسول خدا نے اور اموات
نہین جانینگے کچہہ اسمین سے پس عرض کیا مین نے کہ یا رسول اللہ کس کسکو مستثنےٰ
کیا ہے اللہ نے کہ فرمایا کہ فَفَزِعَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ
شَاءَ اللَّهُ یعنے پس ڈرین گے وہ کہ آسمانون مین ہین اور وہ کہ زمین مین ہین مگر جنکو

اللہ چاہیگا وہ نہین ڈرین گے فرمایا وہ شہدا ہین اور نہین پہونچیگا ڈر مگر زندونکو اور شہدا زندہ ہین اور اپنے پروردگار کے پاس رزق دیئے جاتے ہین اور بچاویگا اللہ اونکو اللہ اوسدن کے ڈر سے اور امن دیگا اونکو اوس سے اور یہہ مذکور اس آیت مین یا ایھا الناس اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شئ عظیم ہ یوم ترونھا تذھل کل مرضعۃ عما ارضعت وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید یعنے لوگو ڈرو اپنے رب سے بلاشبہ زلزلہ قیامت کا ایک چیز ہے بڑی اوسدن کہ دیکھو گے تم اوسکو بھول جاویگی بسبب اوسکے ہر دودہ پلانے والی اوسکو کہ دودہ پلاتے ہی بھول جاویگی اور گر پڑیگا حمل ہر حمل والی کا اور دیکھیگا لوگون کو نشہ والے حالانکہ نہین ہووین گے وہ نشہ مین یعنے شراب وغیرہ کے ولیکن عذاب خدا کا سخت ہے یعنے پس اوس کے ڈر سے یہہ حال ہوگا پس پھونکا جائیگا نفخہ صعق یعنے موت کا پس مرجائین گے آسمان و زمین والے مگر جسکو اللہ نے چاہا وہ نہین مریگا یعنے اوسوقت کہ وہ مرے پڑے ہوینگی آویگا ملک الموت ملک جبار کے پاس اور عرض کریگا کہ اے رب میرے مر گئے آسمان والے اور زمین والے مگر جسکو تونے چاہا وہ نہین مرا۔ پس فرمائیگا اللہ تعالے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ کون باقی رہا عرض کرے گا ملک الموت کہ اے رب میرے باقی ہے تو کہ زندہ ہے جو نہین مریگا اور باقی رہے اوٹھانے والے تیرے عرش کے۔ اور باقی رہے جبرئیل ؑ اور میکائیل ؑ اور اسرافیل ؑ اور مین باقی رہا ہون۔ پس فرمائیگا اللہ تعالے چاہیے کہ مرجاوے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور گویا کریگا اللہ عرش کو پس کہیگا وہ کہ اے رب میرے مارتا ہی تو جبرئیل ؑ او میکائیل ؑ اور اسرافیل ؑ کو پس فرمائیگا اللہ تعالے نے اوسکو کہ چپ رہ مینے لکھی ہے موت اوپر جو عرش کے نیچے ہین پس مرجائین گے وہ اور پھر آئیگا

ملک الموت اور کہیگا اے رب میرے تحقیق مر گئے جبرئیلؑ اور میکائیلؑ اور اسرافیلؑ پس فرمائیگا اللہ عزوجل حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہے پس جانتا ہے پس کون باقی رہا پس کہیگا اے رب میرے رہا تو کہ زندہ ہے جو نہین مرنیگا اور باقی رہے تیرے عرش کے اٹھانے والے اور باقی رہا مین پس فرمائیگا اللہ کہ مر جائین عرش کے اوٹھانے والے پس مر جائینگے وہ اور حکم کریگا اللہ عرش کو کہ لے لیوے صور کو۔ پہر آئیگا ملک الموت رب کے پاس اور عرض کریگا مر گئے تیرے عرش کے اُٹھانے والے پس فرمائیگا اللہ تعالے حالانکہ وہ سب سے زیادہ جانتا ہے پس کون باقی رہا پس عرض کریگا ملک الموت کہ اے رب میرے باقی رہا تو کہ زندہ ہے جو نہین مرنیگا اور باقی رہا مین پس فرمائیگا اللہ اوسکو کہ تو ایک میری مخلوق مین سے پیدا کیا تھا مین تجھکو واسطے اوس چیز کے کہ دیکھے تو نے یعنے مرنیکے پس مر جا تو پس مر جائیگا ملک الموت پس جبکہ کوئی باقی نرہیگا سوائے واحد قہار کے جو بے پروا ہے جسنے نہ جنا نہ جنا گیا ہوگا آخر جیسا کہ تہا اول لپیٹےگا اللہ آسمانون کو اور زمین کو مانند لپیٹے سجل کے کہ نام فرشتے کا ہے اعمال نامونکو پہر پہیلاویگا اللہ آسمان و زمین کو پہر فرمائیگا اَنَا الجَبّار تین بار پہر پکاریگا اپنی آواز سے لمن الملک الیوم للہ لمن الملک الیوم یعنے کسکے لئے ہے پادشاہی آج کی اور پہر کے بنانا آسمان و زمین کا معلوم ہوتا ہے اس آیت سے یوم تبدل الارض غیر الارض والسموات یعنے اوسدن کہ بدلے جاویگی زمین غیر زمین سابق کے اور آسمان بھی پس پہیلاویگا اللہ زمین اور ہموار کریگا اوسکو مانند پہیلانے چمڑے عکاظ کے ہے کہ نام ایک بازار کا ہے نہین دیکھیگا تو اوسمین نیچا اونچا پہر ڈانٹیگا خلق کو ایک بار ڈانٹنا پس ناگہان وہ اوس تبدیل زمین مین اوسحال پر ہونگے کہ جو ہوگا بیچ پیٹ زمین کے ہوگا اوسکی

پیٹ مین اور جو کہ ہوگا اوسکے پیٹھ پر رہیگا اوسکی پیٹھ پر جہان کے تہان مے
پڑے ہون گے - پہر اوتاریگا اللہ تعالے تمپر پانی عرش کے نیچے سے پس حکم فرمایگا
اللہ آسمان کو برسنے کا پس برسے گا آسمان چالیس دن یہانتک کہ ہوجائیگا
پانی اوپر تمہارے بارہاہات پہر حکم فرماے گا اللہ بدنونکو اوگنے کا پس اوگین گے
اوگنا تر و تازہ اور اُگین گے مانند اوگنے سبزہ کے یہانتک کہ جب کامل ہوچکینگے
جسم اون کے اور ہوجاوین گے جیسے کہ تھے فرمایگا اللہ تعالے کہ زندہ ہون
اوٹھانے والے عرش کے پس زندہ ہون گے وہ اور حکم کریگا اللہ سرافیل کو
یعنے صور لینے کا پس لیگا وہ صور کو اور رکھیگا اوسکو اپنے منہ پر پہر فرمائیگا
اللہ کہ زندہ ہون جبرئیل ع اور میکائیل ع پس زندہ ہون گے وہ دونو پہر بلاویگا
اللہ روحونکو پس لاے جاینگے وہ روشن ہونگی ارواح مومنین کے نور سے
اور ارواحین یعنے کفار کے تاریک ہون گے پہر لیویگا اللہ اون سب کو پہر ڈالیگا
اونکو صور مین پہر حکم کریگا اسرافیل کو یہہ کہ پہونکے نفخہ بعث کا یعنے جی اوٹہنے کا پس
نکلینگے ارواحین گویا کہ وہ شہد کے مکھیان ہین بہر جاینگے آسمان و زمین کے
درمیان مین پہر فرمائیگا اللہ قسم ہے میری عزت و جلال کی البتہ رجوع کرے ہر روح
طرف بدن اپنے کے پس داخل ہون گے روحین زمین مین طرف بدلون کے
پس داخل ہون گے نتھنیون مین پہر چلین گے بدلون مین جیسا کہ چلتا ہے زہر اوسکے
بدن مین کہ جسکو زہریلا جانور کاٹے پہر پہٹے گی زمین اور تم نکلوگے اوسمین سے اول
اوسمین سے مین نکلونگا بعد پہٹنے کے پس نکلوگے تم زمین سے جلدی کرتے ہوے
طرف رب اپنے کے سبقت کروگے - تیز چلوگے طرف بلانے والے کے کہینگے کافر
یہہ دن سخت ہے اوٹھین گے قبرون سے ننگے پاؤن ننگے بدن بدون خطنہ کئے
پس اوسوقت کہ ہم کھڑے ہون گے ناگہان سنینگے ہم آسمان کیطرف سے ایک

آہستہ شدید پس اُتریں گے آسمان سے دنیا کے رہنے والے دو برابر اون کے کہ زمین میں ہین جنات اور انسان جب قریب پہونچین گے وہ زمین روشن ہوجائیگی زمین اونکے نور سے اور صفین باندہین گے پہر اوتریں گے دوسرے آسمان کے رہنے والے دوبرابر اون فرشتون کے کہ اوترے پہلے آسمان سے اور دہرا برابر اون کے کہ زمین مین ہین جن و انس یہانتک کہ جب پہونچین گے زمین روشن ہوگی اون کے نور سے اور صف باندہین گے اور پہر اُتریں گے اور فرشتے اوسی قدر ساتون آسمانون کے اور پہر اوتریگا ملک جبار بیچ سائبان ابر کے اور آٹہہ فرشتے اوٹہائے ہوے ہونگے عرش اوسکا اسدن اور اب چہار فرشتے اوٹہائے ہوے ہین قدم اون کے نیچے تہہ پر ہین اور زمین اور آسمان اونکی کمر تک ہین اور عرش اون کے مونڈہونپر ہے واسطے اون کے شغل ہے سات تسبیح کے کہہ رہے ہین سبحان ذالعرش والجبروت سبحان ذی الملک والملکوت سبحان الحی الذی یمیت الخلایق ولا یموت سبوح قدوس قدوس سبحان ربنا الاعلی رب الملئکۃ والروح سبحان ربنا الاعلے الذی یمیت الخلائق ولا یموت۔ پس کہیگا اللہ تعالے جہان چاہیگا عرش اپنا زمین مین پہر پکاریگا سات آواز اپنے کے پس کہیگا اے گروہ جن وانس کے بلاشبہ مین چپ رہا تمہارے لئے ابتدا اوس سے کہ پیدا کیا مینے تمکو اسدن تمہارے تک سنین مینے باتین تمہارے اور دیکہے مین نے اعمال تمہارے پس چپ رہو تم میرے پاس پس یہہ اعمال ہین تمہارے پڑہے جاتے ہین تمپر پس جو کوی پاوے خیر پس چاہئے کہ حمد کرے اور جو کوی پاوے غیر اوسکے پس نہ ملامت کرے مگر نفس اپنے کو پہر حکم کریگا اللہ جہنم کو پس نکلیگی اوسمین سے ایک گردن تاریک پہر فرمائیگا اللہ الم اعہد الیکم یا بنی آدم ان لاتعبدوا الشیطان انہ لکم عدو مبین یعنے کیا نہ حکم کیا تہامین تمکو یعنے رسولون کی زبانی کہ اے

بیٹو آدم کے نہ فرمان برداری کرنا تم شیطان کی بلا شبہ وہ تمہارا دشمن ظاہر ہے
وان اعبدونی ھذا صراط المستقیم یعنے توحید و فرمان برداری میری کرنا یہہ
راہ سیدہی ہے اور فرمایا اللہ تعالے وامتازوا الیوم ایھا المجرمون یعنے
اور جدی ہو جاؤ آج کے دن اے کافرون یعنے مومنون سے پس جدا ہو جاوینگے
یعنے مومن الگ ہو جائینگے کافر الگ اور زانو کے بل گر پڑینگے امتین
یعنے مارے ڈر کے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وتری کل امۃ جاثیۃ
یعنے اور دیکہیگا تو سب امتون کو زانو کے بل گرے ہوے اور ہر امت بلائے
جائیگی اپنے اعمالون کے طرف اور کہڑی کیجائیگی ایک موقف یعنے کہڑے رہنی کی
جگہہ مین مقدار ستر برس کے نہین حکم کیا جائیگا کچہہ درمیان پس رووینگے
یہانتک کہ منقطع ہو جاوینگے آنسو اور بجائے آنسوون کے خون نکلیگا اور گراوینگے
پسینہ یہانتک کہ پہونچیگا پسینہ اوس حد کو کہ منہ اور تہڈیون تک آجائیگا اونکے
اور کہینگے کون شفاعت کرے ہماری لئے ہمارے رب سے تا حکم کرے درمیان
ہمارے پس کہینگے آپس مین کہ کون لایق تر ہے بات اوسکے تمہارے باپ سے کہ
حضرت آدم علیہ السلام ہین پیدا کیا اونکو اللہ تعالے نے اپنے ہاتہہ سے اور پہونکی
اومین روح اپنی اور کلام کیا اون سے پس آینگے آدمؑ کے پاس اور
طلب کرینگے کرینگے شفاعت اون سے پس انکار کرینگے وہ اور کہینگے
کہ نہین ہون مین لایق اوسکے پہر شفاعت طلب کرینگے نبیون سے یعنے
ہر ہر نبی سے اور جس نبی کے پاس جاوینگے وہ انکار کریگا۔ فرمایا رسولخدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ آوینگے میرے پاس پس چلونگا مین فحص
مین پس گرونگا مین سجدہ مین کہا ابوہریرہؓ نے یا رسول اللہ فحص کیا چیز ہے
فرمایا آگا عرش کا یہانتک کہ بہیجیگا اللہ طرف میرے ایک فرشتے کو پس

پکڑیگا وہ بازو میرا اور اوٹھائیگا مجھکو پھر فرمائیگا مجھسے اللہ تعالے کہ اے محمد پس
کہونگا مین ارشاد اے رب میرے پس فرمائیگا کیا مطلب ہے تیرا حالانکہ وہ
خوب جانتا ہوگا میرے مطلب کو پس عرض کرونگا مین کہ اے رب میرے وعدہ
کیا تہا تونے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری اپنے خلقکی حق مین
پس حکم کر درمیان اون کے فرمائیگا اللہ تعالے نے شفاعت قبول کی مینے
تیری اور حکم کرونگا مین درمیان اون کے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہ پس پہر ونگا مین اور کہڑا رہونگا سات لوگون کے پس حکم کریگا اللہ درمیان
خلایق کے پس اول حکم کیا جائیگا درباب خونون کے اور آئیگا ہر شہید کہ قتل
کیا گیا تہا اللہ کی راہ مین اور حکم کریگا اللہ کہ اوسکا سر اوٹہا کر لایا جاے اور اوسکی
گردن کی رگونمین سے خون جاری ہوگا پس کہین گے شہید کہ اے رب ہمارے
قتل کیا ہمکو فلان فلان نے پس فرمائیگا اللہ حالانکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیون قتل
کئے گئے تم۔ کہین گے اے رب ہمارے قتل کئے گئے ہم تاکہ غلبہ ہووے تیرے لئے
یعنے لڑے تھے تا اسلام غالب ہو مارے گئے پس فرمائیگا اللہ تعالے کہ سچ کہا تمنے
پس کریگا اللہ اون کے موہونکے لئے روشنی مانند روشنی آفتاب کے پہر سات
سات چلین گے اون کے فرشتے جنت تک۔ اور آوین وہ کہ قتل کئے گئے
ہین غیر راہ خدا مین اوٹھا کر لایا جائین گے سر اون کے اور اون کے گردلون کے
رگون مین سے خون جاری ہوگا پس کہینگے وہ اے رب ہمارے قتل کیا
ہمکو فلانے فلانے شخصون نے پس فرمائیگا اللہ تعالے نے کیون مارے گئے
حالانکہ وہ خوب جانتا ہوگا پس کہینگے تاکہ عزت ہمارے لئے یعنے اپنے غالب
ہونیکے لئے لڑے تھے مارے گئے پس فرمائیگا اللہ تعالے ہلاک ہو جیو تا پہر نہ باقی
رہیگا کوئی شخص کہ قتل کیا جاوے گا بدلے اوسکے اور نہ حق تلفی کی ہوگی کسینے کسیکی

مگر کہ ماخوذ ہوگا بدلے اوس کے اور ہوگا اللہ کی مشیت مین اگر چاہے عذاب کرے
اوسپر اور چاہے رحم کرے اوسپر پہر حکم کریگا اللہ درمیان باقی مخلوق اپنے کے یہانتک
کہ نہین باقی رہیگا حق کسیکا نزدیک کسیکے مگر کہ لیویگا اوسکو اللہ واسطے مظلوم کی
ظالم سے یہانتک کہ تکلیف دیا جائیگا اوسدن دودہ مین پانی ملا کر بیچنے والا یہہ کہ
الگ کرے پانی کو دودہ سے پہر جب فارغ ہوگا اللہ اوس سے پکاریگا پکارنا کہ سنائیگا
ساری خلایق کو آگاہ ہو جاؤ چاہئے کہ ملجائین ہر قوم سات معبودون اپنے کے یعنے
بتون کے اور اون چیزون کے کہ تہے پوجتے سوائے اللہ کے جیسے کوئی سورج کو
پوجتا ہے کوئی پانی کو کوئی ہوا کو کوئی نبی کو کوئی ولی کو کوئی قبر کو کوئی شدّا جہنڈا
تعزیہ کوئی مہندی جیسے تہان وغیرہ ذالک کو پس نہین باقی رہے گا کوئی کہ پوجتا ہی
سوائے اللہ کے کسی چیز کو مگر کہ صورت بنا کر لایا جائینگے اوسکے لئے معبود اوس کے
سامنے اوس کے اور بنایا جائیگا ایک فرشتہ فرشتونمین بصورت عزیز علیہ السلام
اور بنایا جائیگا ایک فرشتہ بصورت عیسی علیہ السلام کے پس سات ہو جائین گے
اون کے یہود اور سات ہو جائین گے دوسرے کے نصارے پہر کہینچکر لیجا وین گے
اونکو معبود اون کے یعنے بت اور مانند اون کے کے طرف دوزخ کے پس یہہ
مذکور ہے اس آیت مین کہ فرمایا اللہ تعالے نے لوکان ھؤلاء الھۃ ما وردوھا
وکل فیھا خالدون یعنے اگر ہوتے بت معبود نہ داخل ہوتے دوزخمین اور سب
دوزخمین ہمیشہ رہین گے پس جبکہ نہین باقی رہین گے مگر مومن اور اونہین مین منافق
بہی ہون گے تو کہا جائیگا اون کے لئے کہ اے لوگو گئے وہ لوگ پس تم بہی ملجاؤ
سات معبودون اپنے کے اور اون چیزون کے کہ پوجتے تہے تم اونکو پس کہین گے
وہ قسم خدا کی نہین تہے ہم پوجتے کسی معبود کو سوائے اللہ کے پہر کہا جائیگا اون سے
اسیطرح کہ ملجاؤ اپنے معبودون کے سات کہ تہے تم پوجتے پس کہین گے وہ

قسم خدا کی نہین ہے ہمارے لئے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور نہین پوجتے تھے ہم اوسکے
غیر کو پہر کہا جائیگا کبھی اون سے تیسرے بار کہینگے وہ مانند اسکے پس فرمائیگا اللہ کہ
مین رب تمہارا ہون پس آیا درمیان تمھارے اور درمیان رب تمہارے کے کوئی نشانی
ہے کہ پہچانو تم اوسکو اوس نشانی سے پس کہینگے ہان پہر کہولیگا اللہ تعالے پنڈلی اور
دکہائیگا اونکو کچھہ نشانی یعنے کچھہ اون کے دل مین القا ہوگا یہہ نشانی ہمارے رب کی
ہے وہی دکہائی جائین گے۔ پس پہچانین گے کہ یہ رب ہمارا ہے پس گرین گے
لوگ اپنے موہون کے بل سجدہ کرتے ہوے اور گریگا ہر منافق اپنے پیٹھ کے بل کردیگا
اللہ تعالے ہڈیان اونکی پیٹھ کے گاوکی سینگون کے مانند پہر حکم کریگا اللہ واسطے اونکے
سر اوٹھانے کا پس سر اوٹھاوین گے اپنے۔
اور رکھا جائیگا پل صراط پشت دوزخ پر مانند بال کے باریک مانند دہار تلوار کے تیز
اوسپر آنکھڑے ہون گے اور سینچی کہ جنکے سر مڑے ہوے اور تیز کانٹے لوہے کے
مانند کانٹے سعدان کے کہ نام ایک گہانس کا ہے وہ اوس کے پل ہوگا پہسلنا
کہ جسپر قدم نہ جمے پس گزرین گے اوسپر سے بعضے مانند پلک مارنیکے اور بعضے مانند
چلکتی بجلی کے اور بعضے مانند چلنے ہوا کے اور بعضے مانند چلنے گہوڑون کے اور بعضے مانند
اور سواریون تیز رو مانند خچر وغیرہ کے اور بعضے مانند تیز رو پیادہ پا چلنے والون کے
پس بعضے نجات پانے والے صحیح وسالم ہون گے اور بعضے اسطرح نجات پائین گے
کہ زخمی ہون گے اور کہیچین لگین گے اون کے موہون کو جہنم میں پس جبکہ پہنچین گے
اہل جنت طرف جنت کے داخل ہون گے اوسمین قسم ہے اوس ذات کی کہ پہچانتا تھکو سات
حق کے نہین ہو تم دنیا مین پہچاننے والے اپنے بیویون اور مکانون کو اہل جنت سے
اپنے بیویون اور مکانون کو جبکہ داخل ہون گے وہ جنت مین یعنے جیسے یہان اپنی
بیویون اور مکانون کو پہچانتے ہین اوس سے زیادہ جنت مین جنتی اپنے مکانون اور

بی بیون کو کہ اون کے لئے تیار ہین پہچان لین گے کہ یہہ ہماری ہی بی بیان ہین پس
داخل ہوگا ایک شخص اونمین سے بہتر بی بیونپر حورون سے اور دو بی بیان آدم زاد
ہونگی اونکو فضیلت ہوگی حورون پر بسبب عبادت کرنے کے دنیا مین پس
داخل ہوگا وہ پہلے بیوی پر اونمین سے کہ بیٹھی ہوگی بیچ بالاخانہ یاقوت کے
اوپر تخت سونے کے جڑاؤ ہوگا سات موتیون کے اور اوسپر ستر جوڑے
ہون گے لاہی اور اطلس کے پہر رکھیگا ہات اپنا درمیان دونو مونڈہون اوسکے کے
پس دیکھگا ہات اپنا اوسکے سینے مین سے اوسکے کپڑون اور جلد اور گوشت کے
پیچہے سے اور وہ جنتی دیکھیگا طرف مغز ساق اوسکے کے جیسے کہ دیکھتا ہے ایک
تمہارا طرف دوڑے کے کہ ہوتا ہے یاقوت مین پرویا ہوا۔ جگر اوس عورت کا آئینہ
ہوگا اور جگر اوس مرد کا آئینہ اوس عورت کے لئے ہوگا یعنے ایک دوسرے کے
جگر مین صورت اپنی دیکھیگا مانند آئینہ کے پس اوسوقت کہ وہ مرد اوس عورت کے
پاس ہوگا نہین ملول کریگا یہہ مرد اوس عورت کو اور نہ عورت اوس مرد کو یعنے خوش بخوش
آپسمین ہون گے اور ایک کے سیرے دوسرے سیر نہوگی اور جب صحبت کریگا جنتی اوس سے
پائیگا باکرہ اوسکو اور نہین سست ہون گے دونو اور نہ رنج اوٹھاوین گے پس
اوسوقت کہ وہ جنتی اسحال مین ہوگا کہ ناگہان پکارا جائیگا اوسکو پس کہا جاے گا
کہ ہم جانتے ہین کہ تو نہین ملول ہے اور نہ وہ ملول ہے لیکن بلاشبہ تیرے لئے
اور بیویان بھی ہین سوائے اسکے پس نکلیگا وہ پہر جائیگا اور بیویون کے پاس
ایک ایک پاس جب جائیگا اونمین سے ایک پاس کہینگی اوسکو قسم خدا کی نہین
دیکھی ہین جنت مین کوئی چیز بہتر تجھسے اور نہین پیدا ہوئی جنتمین کوئی چیز محبوب تر طرف
میرے تجھسے ۔ فرمایا آنحضرت نے کہ جب پڑین گے دوزخی دوزخمین یعنے
کافر دوزخمین پڑینگے ایک خلق خلق خدا سے کہ ڈالین گے اونکو اعمال اون کے

یعنے ہون سگے مومن لیکن اعمال بد کے سبب پڑین گے بعضے اونمین سے
وہ ہون سگے کہ پکڑیگی اونکو آگ جہنم کی دو نو گھٹنون تک اور بعضے وہ ہون گے
کہ پکڑیگی آگہ اونکو کمر تک اور بعضے وہ ہون گے کہ لگیگی آگہ سارے بدن مین
سوائے منہ کے حرام کریگا اللہ صورتون کو آگ پر پس پکارین سگے آپسمین بیچ دوزخ
کے کہینگے کون شفاعت کرے ہماری لیئے طرف رب ہمارے کے یہانتک کہ نکالے
ہمکو آگ سے پس کہین سگے بعضے بعضے کو کون لایق تر ہے ساتھ شفاعت کرنے
کے تمہارے باپ آدم علیہ السلام سے پس جائین گے مومن طرف آدم[۹۱] علیہ السلام کے
اور کہین گے پیدا کیا تجھکو اللہ نے اپنے ہاتھ سے اور پہونکی تجھمین روح اپنی اور
کلام کیا تجھسے سامنے پس ذکر کرین گے آدم علیہ السلام گناہ اپنا اور کہین گے
کہ مین نہین لایق ہون اوس کے ولیکن لازم ہے تمکو کہ نوح کے پاس جاوین وہ
اول[۹۲] ہین اللہ کے سب رسولونمین پس جاوین گے وہ لوگ نوح علیہ السلام کے
پاس اور طلب کرین گے شفاعت اون سے پس ذکر کرین گے وہ گناہ[۹۳] اپنا
اور کہین سگے کہ نہین ہون مین لایق اوسکے ولیکن لازم ہے تمکو جانا ابراہیم علیہ السلام کے
پاس کہ اللہ نے پکڑا تھا اوسکو خلیل پس آوین سگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور
طلب کرین گے شفاعت اون سے پس ذکر کرین گے وہ گناہ[۹۴] اپنا اور کہین گے
کہ نہین ہون مین لایق اوس کے ولیکن لازم ہے تمکو جانا موسے علیہ السلام کے
پاس کہ اللہ نے مقرب کیا تہا اونکو اور کلام کیا اون سے اور اوتارے اونپر
توریت پس آوین سگے وہ موسے کے پاس اور طلب کرین گے شفاعت
اون سے پس ذکر کرین گے وہ بہی گناہ[۹۵] اپنا اور کہین سگے کہ نہین مین لایق
اوس کے ولیکن لازم ہے تمکو جانا پاس روح اللہ کے بیٹے مریم کے ہین پس
آوین گے وہ عیسے ابن مریم کے پاس اور طلب کرین گے شفاعت پس کہین گے

۹۱ وہ گناہ گندم کا کہانا تہا ۱۲

۹۲ یعنے اولوالعزم رسولون مین اول رسول یہ ہین ۱۲

۹۳ یعنے بیٹے کافر کو کشتی مین بٹہلانا چاہتا تہا ۱۲

۹۴ یعنے معاریض کو کہا کہ بیمار ہون

۹۵ قبطی کو مار ڈالا تہا ۱۲

وہ کہ نہین ہون مین لایق اوسکے ولیکن لازم ہے تمکو جانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۔

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آوین گے وہ میرے پاس اور میرے لئے نزدیک طلب میرے کے تین شفاعتین ہین وعدہ کیا ہے اوسنے مجھسے اونکا پس چلونگا مین یہانتک کہ جاؤنگا مین جنت کے دروازون پر پکڑونگا مین حلقہ دروازونکا اور کہلواونگا مین دروازہ پس کہولا جاویگا دروازہ میرے لئے ۔ پس داخل ہونگا مین اور گرونگا مین سجدہ مین پس الہام کریگا اللہ مجھکو اپنی حمد اور تمجید اسطرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسی اپنے مخلوق مین پہر فرمائیگا اللہ تعالے کہ اوٹھا سر اپنا اے محمد شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جائیگا تو پس اوٹھاونگا مین اپنا پہر گرونگا مین سجدہ مین پس الہام کریگا اللہ اپنی حمد و تمجید اسطرح کی کہ نہین الہام کی وہ کسیکو اپنی مخلوق مین سے پہر فرمائیگا اوٹہا سر اپنا اے محمد شفاعت کر شفاعت تیری قبول کیجائیگی اور مانگ دیا جائیگا تو پس جبکہ اوٹہاونگا مین سر اپنا پہر فرمائیگا اللہ مجھکو حالانکہ وہ خوب جانتا ہوگا کیا ہے مطلب تیرا مین کہونگا مین کہ اے رب میرے وعدہ کیا تہا تونے مجھسے شفاعت کا پس شفاعت قبول کر میری پس کہونگا مین اے رب میرے جو لوگ کہ پڑے ہین آگ مین میری امت مین سے اونکو حکم نکلنے کا دے پس فرمائیگا اللہ کہ چلو تم اونکو کہ جنکی صورت پہچانتے ہو تم نکالو پس نکالین گے ہم اونکو یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اون جانے پہچانون مین سے کوئی پہر حکم فرمائیگا اللہ شفاعت کرنیکا پس نہین باقی رہیگا کوئی نبی اور شہید مگر کہ شفاعت کریگا پس فرمائیگا اللہ تعالے کہ نکالو تم اونکو جنکے دل مین پاؤ تم برابر دینار کے خیر سے پس نکالین گے وہ یہانتک کہ نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی پہر حکم فرمائیگا اللہ تعالے کہ نکالو تم اونکو کہ پاؤ تم اونکے دلونمین برابر تہائی کے یعنے خیر پہر فرمائیگا

آدہے دینار برابر پھر فرمائیگا تہائی دینار کی پھر فرمائیگا چوتھائی دینار کی برابر پھر فرمائے گا ایک قیراط کے برابر پھر فرمائیگا رائی کے دانہ کے برابر پس نکالے جائینگے وہ یہانتک نہین باقی رہیگا اونمین سے کوئی اور یہانتک کہ نہین باقی رہے گا دوزخمین وہ کہ عمل خیر کیا ہو اللہ کے لئے کبھی اورنھین باقی رہیگا وہ کوئی کہ اوس لئے شفاعت نہو مگر کہ شفاعت کیا جائیگا یہانتک کہ ابلیس جو اللہ کی رحمت دیکھیگا وہ بھی امید رکھیگا کہ میری شفاعت کیجاوے۔

اگر در دہد یک صلائے کرم
عزازیل گوید نصیبے برم

پھر فرمائیگا اللہ تعالے کہ باقی رہا مین اور مین ارحم الراحمین ہون پس بھریگا ایک مٹھی اور نکالیگا دوزخ سے اسقدر کہ نہین شمار کرسکتا اونکو کوئی سوائے اللہ کے پس صحیح وسالم کریگا اونکو نہر پر کہ کہا جاتا ہے اوسکو نہر الحیوان پس اوگین گے اوسمین یعنے پھلینگے ہوجاوین گے جیسے کہ اوگتی ہے دوب نالیکے کوڑے کرکٹ پر پس جو دوب مذکور آفتاب مین ہوتی ہے سبز ہوتی ہے اور جو سایہ مین ہوتی ہے زرد ہوتی ہے پس اوگین گے یعنے صحیح وسالم ہوجائینگے خوشنما مانند موتی کے لکھا جائیگا اونکی گردنون مین الجہنمیون عتقاء الرحمان یعنے یہہ دوزخی ہین آزاد کئے ہوے رحمان کے نہین کیا اونھون نے عمل خیر کبھی سات توحید کے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ مومن ہوگئے لیکن عمل خیر کرتے ہونگے۔ بعضون نے کہا کہ اللہ تعالے اس مٹھی مین کافرونکو نکالیگا اسلئے کہ جن کے دل مین کچھہ بہی ایمان ہوگا وہ اورون کی شفاعت سے پہلے اسکے نکل چلین گے یہہ قول اونکا باطل ہے کہ خیر سے مراد نفس ایمان نہین ہے بلکہ سوائے ایمان کے اور بھلائی ہے جیسے کہ سیاق وسباق سے اس حدیث کے معلوم ہوتا ہے

پس ٹہرین گے وہ جنت مین جبقدر چاہے گا اللہ وہ لکہا ہوُا اونکی گردنون مین ہوگا
پہر عرض کرین گے وہ کہ اے رب ہمارے مٹادے ہمپر سے یہہ لکہا ہوا پس مٹا دیگا
اللہ اونپر سے وہ۔ پس جتنے جنتی ہین بے رنج وخوش ہمیشہ رہین گے اونکو وہان سب طرحکی
نعمتین میسر ہین سب سے بہتر نعمت دیدار الٰہی ہے۔

اب کچھ روایتین جنت کے مضمون کے متعلق سُننی چاہیئے

فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اول گروہ کہ داخل ہونگے بہشت مین
صورتین اونکی چودہوین رات کے چاند کی سی ہونگی نہ تہوکین گے اوسمین اور نہ ناک
جہنکین گے باسن اونکے کنگیان اونکی سونے اور چاندی کے ہونگی اور اون کے
انگیٹہیون مین اگر جلایا جائیگا پسینہ اونکا مشک ہوگا یعنے مشک کی سی خوشبو آتی ہوگی
اوسمین سے۔ اور واسطے ہر جنتی کے دو بیبیان دنیا کی اور بہتر بہتر جنت کی
ہونگی۔ دکہائی دیگا مغز اونکی ہڈیونکا گوشت کے نیچے سے بسبب حُسن کے
نہین اختلاف ہوگا درمیان اون کے بعض آپسمین ایکدل ہونگی تسبیح کرین گے
اللہ کی صبح وشام۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوسری جماعت
جو داخل ہوگی جنت مین اون کے چہرون کی روشنی ایسی ہوگی جیسے بہت
روشنی ستارہ کی آسمان مین۔ اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ کہا ہانکے جائینگے لوگ کہ ڈرتے ہین اپنے رب سے طرف جنت کے
گروہ گروہ یہانتک کہ جب پہونچین گے طرف ایک دروازے کے جنت کے دروازون مین
پائین گے نزدیک اوس کے ایک درخت کہ نکلین گے اوسکی جڑ مین سے دو چشمے جاری
پس قصد کرین گے طرف ایک کے اون دونومین سے پس پیوین گے اوس مین سے

پس جاتا رہیگا جو کچھہ کہ اون کے پیٹون مین ہوگا قسم موذی جنبہ سے یا نجاست سے یا خوف کی چیز سے پہر قصد کرین گے طرف دوسرے چشمہ کے طہارت ظاہری حاصل کرین گے اوس سے پس ظاہر ہوگی اونپر تازگی چین نہ پس متغیر ہون گے جلدین بعد اوس کے کبہی - اور نہین پریشان ہون گے بال اون کے ایسے معلوم ہون گے کہ گویا تیل لگایا ہے اونہون نے - پہر پہونچنگے جنت کے نگہبانون کیطرف پس کہین گے وہ سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین ہ یعنے سلام ہو بجیو تمپر خوشحال ہو تم پس داخل ہو اوسمین ہمیشہ رہو اوسمین -

پہر آگے بڑہکر ملین گے اون سے والدین یعنے لڑکے کہ جنت مین خادم ہون گے بار بار آوین گے وہ اون کے پاس جیسے کہ بار بار آتے ہین اوس دوست کے پاس کہ سفر سے آیا ہے - پس کہین گے وہ خوشخبری ہو تمکو سات اوس چیز کہ طیار کر رکہے ہے اللہ تمہارے لئے یعنے اکرام کے چیزین پہر جائیگا ایک لڑکا اونمین یعنے بیوی اوسکے کے جو رعین سے اور کہیگا کہ فلان شخص آیا ہے یعنے دنیا کا نام لیکر کہیگا پس کہین گے وہ کہ تونے دیکہا ہے اوسکو کہیگا وہ کہ ہان دیکہا ہے مین اوسکو پس دوڑیگی وہ مارے خوشی کے یہانتک کہ آکہڑے ہون گے وہ جنت کے دروازوں کے چوکہٹ پر یعنے اوسکے دیکہنے کے لئے پس جبکہ پہونچیگا جنتی طرف مکان اپنے کے دیکہیگا طرف یعنے مکانون اپنے کے پس ناگہان دیکہیگا گنبد موتی کا کہ اوسپر مخمل سبز اور زرد اور سرخ ہر رنگ کے ہین پہر اوٹہائیگا سر اپنا اوس کے چہت کے طرف پس ناگہان وہ مانند بجلی کے روشن ہوگی اگر نہ قدرت دیتا اللہ اوسکو دیکہنے کی نور روشنی اوسکی لیجاتی بینائی اوسکی پہر جہکا دیگا سر اپنا پس دیکہیگا طرف بیبیون اپنے کے اور آبخورون کے کہ رکہے ہون گے

نہروں کے کنارونپر اور طرف تکیوں قطار بستہ کے اور قالینوں بچھے ہوئے کو پس دیکھیگا طرف اوس نعمت کے پھر تکیہ لگا کر بیٹھیگا ایک تخت پر اپنے تختوں مین اور کہیگا الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ الخ یعنے شکر ہے اللہ کا کہ راہ بتائی ہمکو نہ راہ پاتے ہم اگر راہ نہ دکھاتا ہمکو اللہ ساری آیت پڑہینگے - پہر پکاریگا ایک پکارنے والا یعنے فرشتہ جیتے رہوگے تم پس نہ مروگے تم کبھی اور اوسمین قیام کروگے تم پس نہین نکلوگے کبھی اور تندرست رہوگے بیمار نہوں گے کبھی - اور فرمایا رسول خداؐ نے کہ بہشت کے آٹھ دروازہ ہین سات بند ہین ایک کھلا ہوا ہے توبہ کے لئے - یہانتک کہ طلوع ہو آفتاب مغرب سے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ کہا جنت کے آٹھ دروازہ مین ایک دروازہ نمازیوں کے واسطے ہے اور ایک حاجیوں کے واسطے ہے - اور ایک عمرہ کرنیوالوں کے واسطے اور ایک دروازہ صیام کرنے والوں کے واسطے اور ایک دروازہ ذاکروں کے واسطے اور ایک شکر کرنے والوں کے واسطے اور ایک صدقہ دینے والوں کے واسطے ہے - واسطے ہر عمل کرنے والے کے ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں مین سے کہ پکارے جائینگے اوس سے بسبب اوس عمل کے - اور فرمایا کہ جنت کے چوکھٹ کے دو نو بازو مین مسافت چالیس برس کی ہے در منثور مین مذکور ہے کہ ایک روایت مین ہے کہ واسطے سوار تیز رو کے - اور البتہ آئیگا اوسپر یعنے اوس کے دروازہ پر ایک دن کہ وہ بہرا ہوگا یعنے بسبب اژدہام خلایق کے -

تنبیہ متضمن فوائد کثیرہ

اللہ کے اچھے بندون کو روز قیامت کا بڑا ہی ڈر تھا کہ دیکھیے اوسدن کیا گزرے پس ہر شخص کو چاہیے کہ اس فانی اور دار عمل مین اوسدن کی ضرور فکر رکھے تا اوسدن عذاب سے نجات پائے اور جنت کے چین و آرام کو پہونچن فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسحال مین کہ آپ ایک شخص کو نصیحت فرماتے ہے تھے کہ غنیمت جان پانچ چیزون کو پہلے پانچ چیزون کی اپنی جوانی کو پہلے بڑہاپے اپنے کے۔ اپنی صحت کو پہلے بیماری اپنے کے۔ اپنی تونگری کو پہلے محتاجی اپنے کے۔ اور اپنی فراغت کو پہلے شغل اپنے کے۔ اور اپنی حیات کو پہلے موت اپنے کے۔ پس آنحضرت نے بیان فرمایا اسمین کہ انسان جوانی کی حالت مین قادر ہوتا ہے ایسے اعمال پر کہ نہین قادر ہوتا اونپر بڑہاپے مین پس ضرور ہے کہ اوسکو غنیمت جانے فرصت کو او مشغول ہو طاعتون مین جوانی کی حالت مین۔ پہلے بڑہاپے کے اسلئے کہ جوانی کی حالت مین اگر ترک کریگا عمل کو اور پیروی کریگا خواہش نفسانی کی اور عادت ڈالیگا گناہ کی تو نہین کرسکیگا اوسکو بڑہاپے مین پس لایق ہے اوسکو یہ کہ چہوڑے گناہ جوانی مین اور عادت ڈالے اپنے نفس کو اعمال خیر کی تاکہ سہل ہون اوسپر بڑہاپے مین اور بیشک بیان فرمایا کہ بندہ حالت صحت مین قادر ہوتا ہے بہلایون کے کرنے پر ساتھ مال اپنے و بدن کے پس لایق ہے اوسکو غنیمت جانے صحت کو اور کوشش کرے بہلایون کے کرنے مین اپنے مال و بدن سے اسلئے کہ جب بیمار ہوتا ہے ضعیف ہوجاتا ہے بدن پس نہین قادر ہوتا ہے طاعت پر ساتھ بدن اپنے کے اور قاصر ہوتا ہے ہات اوسکا مال سے تہائی زیادہ مین پس نہین تصرف کرسکتا ہے اپنے مال مین مگر بیچ مقدار تہائی کے

اور یہہ بھی فرمایا کہ انسان حالت تونگری مین اور حالت فراغت مین قادر ہوتا ہے طاعتون پر
بلا مانع پس بدل جاتی ہے تونگری سات محتاجگی کے ۔ اور فراغت سات شغل کے تو
ظاہر ہوتے ہین موانع پس نہین قادر ہوتا ہے طاعتون پر بلکہ مشغول ہوتا ہے امر معاش مین
پس لایق ہے اوسکو کہ غنیمت جانے تونگری اور فراغت کو نیک عملون کے حاصل
کرنے کے لئے اسلئے کہ تونگری کے پیچھے فقر آجایا کرتا ہے اور فراغت کے پیچھے
شغل اور یہہ ہے بیان فرمایا کہ انسان حالت حیات مین قادر ہوتا ہے عمل پر پس
جب مر جاتا ہے تو باز رہتا ہے عمل سے پس لایق ہے اوسکو کہ غنیمت جانے اپنی
حیات کو اور نہ ضایع کرے اپنی عمر کو واہیات مین اسلئے کہ ہر دم عمر کے دمون
مین سے جواہر نفیس ہے کہ جسکی کچھ قیمت سے نہین اسلئے کہ خرید کرتا ہے سات
اوسکے خزانہ اوس جنت کے خزانون مین سے کہ جسکی نعمتون کے کچھ انتہا
نہین اور وہ ابد الآباد کو رہین گے پس ضایع کرنا ان دمونکا اور خرید نا سات
اون کے اون چیزون کو کہ بسبب اوسکی ہلاکت کے ہین سات اتباع خواہش
نفسانی کے نہایت ٹوٹا ہے پس بلاشبہ جو کوئی پیروی کرتا ہے اپنی خواہش
کے کرتا ہے وہ کام کہ ضرر کرتے ہین اوسکو بالفعل یا آئندہ کو حالانکہ وہ نہین جانتا
ہے لیکن بسبب خفت عقل کے ترجیح دیتا ہے لذت موجودہ بے بقا کو اور عذابون
آخرت کے کہ جنکی انتہا ہی نہین ادر گمان کرتا ہے بسبب نہایت حماقت کے کہ مین مطلب یاب
ہوا ایکہ لذت سے یہہ نہین جانتا وہ نادان کہ مین دنیا سے نکلونگا اسحال مین کہ جانتا
ہونگا کہ سات کسی لذت کے مطلب یاب نہین ہوا اصلاً نہ تو دنیا کے لذتون سے
اسلئے کہ وہ اوس سے جاتے رہین گے اور آنحضرتؐ کے لذتون سے اسلئے کہ اون
تک پہنچے گا نہین پس باقی رہیگا حسرت و ندامت مین اوسوقت کہ نہین نفع دیگی اوسکو
ندامت ۔ روایت کی گئی ہے آنحضرت علیہ السلام سے کہ نہین کوئی مریگا مگر کہ نادم

ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ کیا ہے ہوگے ندامت یارسول اللہ فرمایا کہ اگر نیک کار ہوگا تو نادم
ہوگا کہ یہ نیکی مینے زیادہ کیون نہ کی اگر بدکار ہوگا تو نادم ہوگا کہ بازے کیون نہ باز آیا
مینے بدی سے پس لے غافل نہ ضایع کر عمر اپنی غفلات مین اور کوشش کر بیچ حاصل
کرنے اسباب آخرۃ کے پہلے اوسکے کہ اوسے دن قیامت کا نہین حاصل کرسکیگا اوسکو
اوسدن پس تو عنقریب دیکھیگا اوس دن کو پس نادم ہوگا تو اوس عمر اپنے پر کہ فوت ہوی
بیچ غیر طاعت رب تیرے کے اور نہین نفع دیگی تجھکو ندامت پس بندہ جبکہ ہو بیچ کسی
شغل کے اشغال دنیا سے اور شغل اوسکا مانع ہو عمل سے اور موقوف رکھے اوس عمل کو
فراغت پر کہ کہے کہ جب فراغت فرضیت پاونگا تو کرونگا یہہ اوسکی نادانی سے ہے
دو وجہہ سے ایک تو یہہ کہ ترجیح دی اوسنے دنیا کو آخرۃ پر اور نہین ہے یہہ نشان عاقل
کی فرمایا اللہ تعالے نے بل تؤثرون الحیواۃ الدنیا والاخرۃ خیر وابقی یعنے
بلکہ ترجیح دیتے ہو تم زندگانی دنیا کو اور آخرۃ بہتر و پاینده تر ہے ۔ دوسرے عمل کے
تاخیر کرنے مین وقت فراغت اپنے تک یہہ ضرر ہے کہ کبھی نہین پاتا ہے مہلت بلکہ اوچک
لیجاتی ہے اوسکو موت پہلے فارغ ہونے اوسکے کے یا زیادہ ہو جاتا ہے شغل اوس کا
اسلیے اشغال دنیا کے مستلزم ہین بعض اون کے بعض کو پس باقی رہیگا بدون
توشہ روز جنکے پس واجب ہے بندہ پر یہہ کہ سبقت کرے طرف اعمال نیک کے جس
حال مین کہ ہو پہلے پہونچنے موت کے بموجب قول اللہ تعالے وسارعوا الی مغفرۃ
من ربکم وجنۃ عرضہا السموات والارض اعدت للمتقین یعنے اور جلدی
کرو طرف مغفرت پروردگار اپنے کے اور طرف جنت کے کہ چوڑا اوسکا بقدر آسمانون
اور زمین کے ہے تیار کیے گئے ہے وہ پرہیزگارون کے لئے ۔ پس جبکا دل
متعلق ہو دنیا مین اور لیا اوس سے زاید اپنے حاجت سے قسم کھانے اور پینے
اور لباس ضرر کریگا اوسکو مگر یہہ کہ مدد کرے طاعت خدا تعالے پر اسلیے کہ جس چیز کو

دوست رکھتا ہے انسان اور وہ بات گمی ہے ہے اوسکو ضرور ہے کہ مفارقت کریگا
اوس سے پس اگر وہ دوست رکہتا تھا اوسکو واسطے غیر خدا کے معذب ہوگا بسبب
فوت ہونے اوسکے یعنے حاصل ہوگا رنج بقدر اوسکے کہ متعلق ہوگا ساتھ اوسکے
دل اوسکا اور اسیلئے کہا بعضے اگلے بزرگون نے جو کوئی دوست رکہے دنیا کو
پس چاہیے کہ دل مین ٹھان رکھے تحمل کرنا مصیبتون پر اسلئے کہ محب دنیا کا نہین خالی ہوتا ہے
بیچ مصیبتون سے۔ فکر لازم۔ اور رنج دایم۔ حسرت بے انتہا۔ پس اگر نہو دنیا کی
محبت سے لئے عذاب عاجل یعنے دنیا کا مگر یہہ تو کافی اوسکے لئے سبب ہونے مین
پس کیا حال ہوگا جسوقت کہ چھینگی اوس سے محبوب لذتکے چیزین بسبب موت کے
اور ہوگا معذب ساتھ نفس اوس چیز کے کہ لذت اوٹھاتا تہا ساتھ اوسکے بقدر
لذت اپنے کے کہ باز رکھتا تہا اوس نے اوسکو سعی کرنے سے بیچ طلب کرنے
توشہ روز معاد کے۔ اسلئے کہ اگر ہونگی کسیکے لئے ہزار چیزین محبوب تو اترینگے
بسبب اونکے نزدیک موتکے ایک وقت مین ہزار مصیبتین اسلئے کہ وہ دوست
رکھتا تہا اون سبکو اور سلب کیجاتی ہین اوس سے ایک لحظہ مین وہ سب اور
باقی رہتا ہے حسرت و ندامت بین بعد مرنے کے اور اول رنج ہے کہ پہونچتا ہے
اوسکو بیچ مرنے کے سوائے عذاب آخرت کے کہ تیار رکہا ہے اللہ تعالے واسطے
اون لوگون کے کہ دوست رکہتے ہین زندگانی دنیا کو اور راضی ہین ساتھ
اوسکے حاصل یہہ ہے جسنے دوست رکہا کسی چیز کو سوائے اللہ تعالے اور نہین تھے
محبت اوسکی اوس سے واسطے اللہ تعالے کے اور نہ واسطے ہونے اوسکے مددگار
خدا پر حاصل ہوگا اوسکو بسبب اوس کے ضرر برابر ہے کہ ملی وہ چیز اوسکو یا
نہ ملی اوسکو تو زندگانی بسر کریگا رنج و غصہ مین اور نہین راحت پائیگا رنج سے
اور اگر ملی تہی وہ اوسکو تو ہوگا رنج جو حاصل ہوا تھا اوسکو پہلے حصول اوس کے

اور حسرت جو ہوگی بعد فوت ہونے اوسکے اوسکو کہ جتنے زائد اوس لذت ہے کہ حاصل ہوئی تھی اوسکو۔ اور اگر پہونچی بندہ پر حظ کو حظوظ دنیا سے اور بہر اور بہر لذت کو لذتون دنیا کے سے اور گزر گئی عمر اوسکی اوسے حالت پر اور نہ سعی کی بیچ حاصل کرنے سعادت اخروی کے ہوگا نزدیک موت کے اوس حالت پر کہ گویا نہین پایا کچھ حظ و لذت حظو ولذتون دنیا سے اور ہو جائینگے یہہ حظوظ و لذتین عذاب اوسکے لئے۔ اور ہوئیگا معذب ساتھ نفس اوسچیز کے کہ تھا چین بیچ بسبب اوسکی دوجہت سے ایک تو بہ سبب فوت ہونے اوسکے کے با وجود شدت تعلق قلب اوسکے کے سات اوسکے۔ اور دوسری بہ سبب حاصل ہونے اوسچیز کے کہ وہ بہت نافع ہے اور ہمیش کو رہے گی یعنے ثواب آخرۃ پس محبوب حاصل فوت ہو جائیگا اوس سے۔ اور محبوب اعظم حاصل نہین ہوئیگا اوسکو اور یہہ اول عذاب ہے جو لاحق ہوگا اوسکو پہلے عذاب دوزخ کے اسلئے کہ علما نے کہا ہے کہ نہین ہے موت عدم محض اور نہ فنائے صرف بلکہ وہ انقطاع تعلق روح کا ہے سات بدن کے اور مفارقت اوسکی اوس سے۔ اور تبدیل ایک حال سے طرف دوسرے حال کے اور انتقال ایک دار سے طرف دوسری دار کے اور وہ بڑی ہی مصیبت ہے کہ اللہ نے اوسکا نام رکھا ہے مصیبت کہ فرمایا **فاصابتکم مصیبۃ الموت** یعنے پہونچی تمکو مصیبت موت کی پس موت بڑی ہی مصیبت ہے اوس سے بڑا کر مصیبت غفلت کرنا ہے اوس سے اور نہ ذکر کرنا اوسکا اور کم فکر کرنا اوسمین اور ترک کرنا عمل کا اوسکے لئے اور اتباع ہوا نفس ہے دنیا کے زہرون مین سے کہ باعث ہوتی ہے ہلاکت کے اور رجز اوسکے اسلئے کہ مومن نے سات نفس ایمان کے عہد کیا ہے اللہ تعالے سے کہ نہین نافرمانی کرنیگا بیچ اوسکی اور یہہ اسلئے کہ ایمان کی معنی ہین قبول کرنا اور لازم کرنا

یعنے جو کوی کہتا ہے لا الہ الا اللہ ہوتا ہے گویا کہ وہ کہتا ہے کہ بلا شبہ مینے جانا
اور اعتقاد کیا کہ اللہ ایک ہے اپنی ذات وصفات اور افعال مین اور نہین ظاہر ہوتی ہے
عالم مین کوئی چیز مگر سات علم اور ارادی اور خلق اوس کے کے اور نہین ہے کوئی
مستحق عبادت لینے کا مگر وہی اور یعنی لازم کی عبادت اوسکی اور نہین عبادت کرنیکا
مین مگر اوسیکو پس بعد اس عہد کرنے کے حرام ہے اوپر نافرمانی کرنا اوسکی کسی چیز
مین متم او امر اور نواہی اوسکے سے یہانتک جب بلاوے اوسکو نفس اوسکا طرف
توڑنے عہد مولا موئے اوسکے کے تو لازم ہے اوسکو یہہ کہ کہے اوسکو جیسے کہ
کہا حضرت نے یوسف نبی علیہ السلام نے عزیز کی بیوی سے جسوقت کہ بلایا اوسنے
اونکو طرف نفس اپنے کے معاذ اللہ انہ ربی احسن مثوی انہ لا یفلح الظالمون
یعنے پناہ مانگتا ہون مین سات اللہ کے اس فعل بدسے بلاشبہ جسنے خریدا ہے مجھکو یعنے
عزیز مالک میرا ہے اچھی طرح رکھا اوسنے مجھکو یعنے پس نہین خیانت کرنے کا مین
اوس کے اہل مین بلاشبہ نہین مطلب یاب ہوتے ظالم یعنے زناکار۔ پس جس کا
نفس بہت راغب ہوا وسچیز کے طرف کہ خواہش رکھتا ہے اوسکی مثلا زنا وغیرہ
اور پھر ترک کیا اوسکو باوجود قدرت رکھنے کے اوپر اوسکے جگہہ مین کہ نہین مطلع ہے اوپر اوسکے
کوئی مگر اللہ تعالیٰ ہوگا یہہ فعل دلیل اوپر صحت عہد کرنے اوسکے کے سات رب اپنے
بیچ ایمان لینے کے اسلیئے کہ مومن نے جب جانا کہ رضا میرے مولا کی ہو اسکے ترک مین ہے
تو مقدم رکھے رضا اپنے مولا کی اپنے ہوا پر اور ہوئے لذت وصحبت اوسکی بیچ
اوس چیز کے کہ پسند رکھے مولا اوسکا اگرچہ مخالف ہو اپنے خواہش کے اور ہوئے
بیچ وجفا بیچ اوس چیز کے کہ نہ پسند رکھے اوسکو مولا اوسکا اگرچہ موافق ہوا اوس کے
کے بلکہ ہووے لذت اوسکی بیچ ترک کرنے شہوات لینے کے واسطے اللہ تعالیٰ کے
بہت زیادہ اوسکے لذت سے بیچ ترک کرنے اوسکے کے بلکہ ہووے نزدیک اوس کے

کراہت کرنے کے خلوت مین سخت تر مگر وہ جاننے اوسکے سے جہوٹ اور حبس کے
دکہہ کو کیا نہین جانتا تو کہ جسوقت کہ کہا عزیز کے بیوی سے نے یوسف علیہ السلام کے حق مین
ولئن لم یفعل ما امرہ لیسجنن ولیکونا من الصاغرین یعنے اور اگر نہ کریگا
یوسف علیہ السلام جو کچھ کہ کہتی ہون مین اوسکو تو البتہ قید کیا جائیگا وہ البتہ ہوگا وہ
ذلیلون سے - پس کہا عورتون سے نے اطاعت کر اپنے مالک کی کیونکہ کہا یوسف علیہ
رب السجن احب الی مما یدعوننی الیہ یعنے اے رب میرے قیدخانہ محبوب تر ہے
طرف میرے اوس چیز سے کہ بلاتی ہین یہہ عورتین مجہکو طرف اوس کے پس عزیز کی بیوی
کا دل چونکہ خالی تہا ایمان سے مائل ہوئے طرف برائی اور بیحیائی کے اور باوجود ہونے
اوسکے کے خاوند والی - اور یوسف علیہ السلام کے دل مین چونکہ ایمان غالب تہا
اعراض کیا اونہون نے اوس چیز سے کہ ارادہ کیا اوسنے باوجود ہونے اون کے کے
جوان اور رہن بیوی والے پس جو کوئی عمل کرتا ہے بمقتضاے ایمان کے آتی ہے لذت
اوسکو بیچ یاد رہنے کے اوس چیز سے کہ مائل ہوتا ہے طرف اوس کے نفس اوس کا
جبکہ ہو غضب اللہ تعالے کا اور مقید ہوتا ہے سات محاسبہ نفس اپنے کے تاکہ ہو مانع
اوسپر آسان کل کو - اور طریق محاسبے کا یہہ ہے کہ دیکہے اپنے احوال مین کہ اللہ تعالے کے
حقوق مین سے مجہپر اور لوگون کے حقوق مین سے کچہہ ہے یا نہین پس تدارک کرے
اللہ تعالے کے فرائض کا کہ جو فوت ہوئے ہون اوس سے یعنے قضا پڑہے اون کے
اور پہونچادے حقوق لوگونکی ایک ایک دانہ اور جنکو ہات و زبان سے ستایا ہو
اوس سے بخشوالے اور خوش کرے دل اون کے سات احسان کرنے کے اون کے
یہانتک کہ جب مرے تو نہ باقی رہے اوسپر فرض اللہ تعالے کا اور حق کسیکا اور داخل
ہو جنت مین بلا حساب - اسلئے کہ اگر مریگا پہلے ادا کرنے حقوق کے تو گہرینگے
اوسکو مدعی اوسکے اور گریبان گیر ہونگے پس کوئی کہیگا مارا تہا تونے مجہکو

اور کوئی کہیگا کہ برا کہا تھا تونے مجھکو اور کوئی کہیگا کہ جھگڑا تھا تونے مجھسے اور کوئی کہیگا
کہ لیا تھا تونے مال میرا اور کوئی کہیگا کہ پایا تھا تونے مجھکو مظلوم اور تو قادر نہ تھا ظلم کے
دفع کرنے پر اور نہ پھر دفع کی تو نے مجھسے ظلم اور کوئی کہیگا کہ دیکھا تھا تونے خلاف
شرع بات پر پس نہ منع کیا تونے مجھکو اوس سے پس اوسوقت کہ وہ اسیطرح
مبہوت و متحیر ہوگا بسبب کثرت مدعیون کے اور عاجز ہوگا اون کے جواب دہی
سے اور امید رکھتا ہوگا مولا غفار سے کہ شاید وہ چھٹاوے اونکی ہاتون سے
ناگہان سنے گا ۔ جبار سے کہ فرمایا الیوم تجزی کل نفس بما کسبت
لا ظلم الیوم یعنے آجکے دن بدلا دیا جائیگا ہر نفس سات اوس چیز کے کہ
کی ہے ہنین ہے ظلم آج کے دن پس اسوقت بیقرار ہوگا دل اوسکا اور یقین
کریگا اپنے نفس کے ہلاک ہونیکا۔ پس سونچہہ ایغافل اس مضمون کو کہ سات
اوسکے ڈرایا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب پاک مین و لا تحسبن اللہ
غافلا عما یعمل الظالمون یعنے اور نہ گمان کر تو اللہ کو غافل اوس چیز سے کہ
کرتے ہین ظالم اور نہ پیروی کر تو شیطان کے وسوسے کی اسلئے کہ وہ دشمن ہے
بنی آدم کا چاہتا ہے گمراہ کرنا اونکا تا کہ کہینچ لیجاوے اونکو اپنے سات طرف دوزخ کے
پس واجب ہے مومن پر کہ دفع کرے اوسکے وسوسے کو اور ٹہیرائے اوسکو دشمن
جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا یعنے
بلا شبہ شیطان تمہارے لئے دشمن ہے پس ٹہیراؤ اوسکو دشمن اور ذکر کیا ہے
فقیہہ ابو اللیث رحؒ نے کتاب بنبیہ مین بلا شبہ تیرے لئے چہار دشمن ہین کہ محتاج ہے
تو کہ جہاد کرے تو سات ہر ایک کے اونمین سے ایک تو اونمین سے دنیا ہے
اور وہ غدار اور مکارہ ہے اسلئے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فلا تغرنکم الحیوۃ
الدنیا یعنے پس نہ فریب دے تمکو زندگانی دنیا کی اور دوسرا دشمن نفس تیرا ہے

اور وہ بدترین دشمنونکا ہے اور یہہ گہر کا چور ہے اسکا عیب نظر نہین آتا ہے روایت
کی گئی ہے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا اعدی عدولک
نفسک التی بین جنبیک یعنے بڑے دشمنونکا دشمن تیرا نفس ہے جو درمیان دو
پہلوؤن تیرے کے ہے اور اللہ تعالے نے خبر دی ہے کہ وہ نفس حکم کرنیوالا ہے برائی کا
کہ فرمایا ان النفس الامارۃ بالسوء اور حکم کرنا سات برائی کے داب اور عادت
اوسکے ہے اسلئے کہ پیدا کیا گیا وہ ظالم و جاہل ۔ اور علم و عدل طاری ہوئے ہین
اوسپر اور اگر نپاتی رحمت اللہ کی اور فضل اوسکا تو باقی رہتا وہ اپنے ظلم و جہل پر
ہوتا جماعت شیطان سے اور کہنچتا ہے وہ اوس شخص کو کہ طاعت کرے اوسکی
طرف عصیان اور مخالفت رحمان کے اسلئے کہ وہ ڈرتا ہے بالطبع بیچ میدان
مخالفت کے اور بندہ سات مشقت کے روکتا ہے اوسکو برائی سے پس جسنے
چہوڑی باگ اوسکی پس وہ شریک اوسکا ہے بیچ فساد اوسکے کے ۔ اور تیسرا دشمن جن ہے
پس پناہ مانگ سات اللہ تعالے کے اوس سے ۔ اور چوتہا دشمن شیطان الانس ہے
یہ رفیق بد ہے تیرا ۔ اوسکا بہکانا ہوتا ہے روبروسامنے آنکہون کے ہمیشہ چاہتا ہے
کہ بہکا دے تجہکو راہ حق سے جیسے کہ کہا ہے اگلے بعضے بزرگون نے کہ تو
پناہ مانگتا ہے سات اللہ کے شیطان سے جن سے پس بہاگ جاتا ہے وہ
اور لیکن شیطان الانس پس نہین ٹلتا ہے یہانتک کہ ڈالے تجہکو گناہ مین ۔
فرمایا نبی علیہ السلام نے لا تصحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی
یعنے نہ صاحب رکہہ مگر مومن سے اور نہ کہا دے کہانا تیرا مگر پرہیزگار پس حضرت علیہ السلام نے
حکم بہیجا کا گیا مصاحبت و مخالطت غیر متقی کے سے ۔ اسلئے صحبت اور مخالطت پیدا
کرتی ہے محبت و الفت دل مین پس لازم ہے یہ کہ ہووے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے
نبی علیہ السلام نے یحشر المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل یعنے

اوٹھایا جائیگا قبر سے آدمی اوپر دین دوست اپنے کے بس چاہیے کہ دیکھے ایک تمہارا اوس شخص کو کہ دوستی کرتا ہے اوس سے اور فرمایا اللہ تعالیٰ الاخلاء یومئذٍ بعضھم لبعض عدو الا المتقین یعنے دوست اوسدن یعنے روز قیامت کے بعضے بعضون کے دشمن ہون گے سوا پرہیزگارونکی پس ہر ایک دوستون مین سے سوا پرہیزگارون کے کہینگے قیامت کے دن یا ویلتیٰ لیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا یعنے اے خرابی میرے نہ پکڑا ہوتا مینے فلانے کو دوست اور کہینگے یا لیت بینی وبینک بعد المشرقین یعنے کہ کسیطرح مجھین اور تجھین فرق ہو مشرق ومغرب کا سا پس دوست انسانکا اور محب اوسکا اور وہ ہے کہ سعی کرے بیچ سنوارنے آخرت اوسکے کے اگر اوسمین ضرر ہو اوسکے دنیا کا۔ اور دشمن اوسکا وہ ہے کہ سعی کرے بیچ بگاڑنے آخرت اوسکے کے اگر اوسمین نفع ہے اوسکے دنیا کا پس بنا بر اوسکے لایق ہے مومن کو یہہ کہ ٹھہراوے دوست مگر اوس شخص کو کہ اعتماد ہو اوسکے دین اور امانت اور جانے صلاح اور تقوے اوسکا اسلئے کہ آدمی ہوگا روز قیامت کے سات اوس شخص کے کہ دوست رکھتا تھا اوسکو بسبب اس حدیث کے کہ روایت کیگئی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المرء مع من احب یعنے آدمی اوس شخص کے سات ہوگا کہ دوست رکھتا تھا اوسکو کہا حسن بصری رح نے کہ نہ فریب مین ڈالے تمکو ظاہر قول علیہ السلام کا المرء مع من احب اسلئے کہ تم نہین لایق ہونے کے سات نیکون کے مگر بسبب اعمال اپنے کے اسلئے کہ یہود و نصارا دوست رکھتے ہین اپنے انبیا کو اور نہین ہون گے سات اون کے روز قیامت کے اور یہ قول حسن بصری رح کا دلالت کرتا ہے اسپر کہ تیرے محبت بغیر موافقت کرنے کے عمل مین۔ نہین نفع دیگی اون کے لئے تعظیم انبیا اور صلحا کی اور محبت اونکی نہین ہوتی ہے مگر سات اتباع اون کے بیچ اوس چیز کے کہ بلاتے ہین

وہ طرف اوس کے قسم علم نافع اور صالح اور پیروی کرنے اور چلنے سے اونکی راہ پر اسلئے کہ جسنے اتباع کیا اونکا قدم بقدم چلا اون کے۔ ہوا بسبب زیادہ ملنے ثواب اون کے کا بموجب فرمایا نبی علیہ السلام کے من دعی علی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لاینقص ذالک من اجورھم شیئا یعنے جسنے بلایا طرف ہدایت کے ہوگا اوسکے لئے ثواب مانند ثوابون اون لوگون کے کہ پیروی کی۔ اوسکی نہین ناقص کرنیکا یہہ ثواب کا ملنا اوسکو پیروی کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ اور جسنے نہ پیروی کی اونکی اور نہ چلا قدم بقدم اون کے بسبب مخالفت کے اون کے عمل مین اور مشغول ہوا سات چومنے ہاتون اون کے کے اور جہاڑ کرنے جوتیون اون کے کے اور چاپلوسی کرتے لگے اون کے اور اُٹھہ کھڑا ہوناوقت دیکھنے اون کے کے پس نہین ہے یہہ کچھہ بھی تعظیم و محبت اونکی اسلئے کہ اوسنے کیا اونکو اپنے سات محروم ثواب سے پس کونسی تعظیم و محبت ہے اوسمین الغرض جس کے عمل کم اور حقیر ہون اور مع ذالک محبت کرے ہے نیکون سے تو اوس کے حق مین یہہ حدیث صادق ہے کہ ایک اعرابی نے عرض کی نہ میرے پاس بہت نماز ہے نہ روزہ ہے مگر مین دوست رکہتا ہون خدا کو اور اوسکے رسول کو آپنے فرمایا تو اونہین کے سات ہے جنکو دوست رکہتا ہے اور عرض کیا صحابہ رضہ نے کہ ہم آپ کو جنت مین کہان دیکہین گے آپ بلند منازل مین ہون گے تو نازل ہوی یہ آیت ومن یطیع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا۔ پس نیکونکی سات ہونے کا مدار اطاعت خدا اور رسول ؐ کی ٹھیرائی ۔ اور جو مخالفت کرے اونکی اور پہر دعوے کرے محبت کا تو وہ روافض کیطرح محب علیؓ اور وعید لم تقولون ما لا تفعلون مین داخل ہے مصرع ۔ قول تو چون مصطفےٰ فعلت مثل بولہب ۔

واجب ہے انسان پر یہہ کہ حساب لے اپنے نفس سے پہلے اوسکے کہ مناقشہ کیا جاوے
حساب مین اسلئے کہ یہہ بندہ تاجر ہے راہ آخرت مین اور پونجی اوسکی عمر اسکی ہے
اور نفع اوسکا صرف کرنا عمر اپنے کا ہے طاعتون مین نقصان اوسکا صرف کرنا عمر کا
عمر کا ہے معاصی اور برائیون مین اور نفس اوسکا شریک ہے تجارت مین اور
وہ اگرچہ صلاحیت خیر و شر کی رکھتا ہے لیکن گناہون کے طرف بہت متوجہ
ہوتا ہے اور شہوات کیطرف نہایت مائل ہوتا ہے پس ضرور ہے اوسکو مراقبت
اور محاسبہ کرنا اوس سے ۔ اسلئے کہ اگر مہمل چھوڑیگا نفس کو ایک لحظہ تو خیانت
کرنے لگیگا اور بہت مہمل چھوڑیگا تو بہت خیانت کریگا یہانتک کہ جاتا رہیگا اصل
مال سارا اور جسنے مہمل نچھوڑیگا اوسکو بلکہ نگہبانی کی اوسکے اور حساب لیتا رہا
اوس سے ظاہر کا اوسکے لئے نفع ہے اور ٹوٹا اور زیادتی اور نقصان اور دلیل
واجب ہونے محاسبۂ نفس کے یہہ قول اللہ تعالے کا یا ایھا الذین امنو اتقوا اللہ
والتنظر نفس ما قدمت لغد پس اس آیت مین اشارہ ہے طرف لازم ہونے
محاسبۂ نفس کے اوپر عملون گزشتہ کے پس گویا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ چاہیے
کہ دیکھے ایک تمہارا اون اعمال کو کہ آگے بھیجتے ہین روز قیامت کے لئے آیا وہ
عمل اچھے ہین کہ جو نجات دینگے اوسکو یا برے ہین جو ہلاک کرین گے اوسکو پس
بلا شبہہ حساب روز قیامت کے ہلکا ہوگا اوسپر کہ حساب لیتا ہے اپنے نفس سے
دنیا مین اور دشوار ہوگا حساب اوسپر کہ مہمل چھوڑے نفس کو اور نہ حساب لے اوس سے
پس بلا شبہہ جو کوئی محاسبہ لے اپنے نفس سے حالت نرمی مین پہلے حساب
شدید کے عفو کریگا امر اوسکا طرف رضائے اور غبطہ کے یعنے اللہ تعالے اوس سے
راضی ہوگا اور حال اوسکا لائق رشک لیجانیگے ہوگا اور جو کوئی مہمل چھوڑے
اوسکو اور حساب نہ لے اوس سے عود کریگا امر اوسکا طرف ندامت و حسرت کے

پس انسان جب مریگا تو کہلجاے گا اوسکے لئے مرتے ہے جو کچہ کہ نہین تہا
کہلا اوسکی زندگانی مین جیسا کہ کہلتاہے بیدار ہونیوالون کے لئے جو کچہ کہ نہین تہا
اوسکے لئے اوسکے سوتے ہین اور لوگ اب سوتے ہین جب مرینگے جاگ اوٹہین گے پس
کہلیگا اوسکے لئے اول جو کچہ کہ نفع دیگا اوسکو تمام نیکیون اوس کے اور جو کچہ کہ
ضرر پہنچائیگا اوسکو تمام برائیون اوسکے سے پس نہین دیکہیگا اپنی برائیون کیطرف
مگر کہ حسرت کریگا اون پر ایسے حسرت کہ اختیار کریگا بیٹہنا شدت آگین واسطے واسطے خلاصی
پانے کے حسرت سے پس آدمی جبتک کہ دنیا مین ہے باز رکہتے ہین اوسکو مشغلے دنیا کے
مطلع ہونے سے اعمال بد پر پس بسبب موت کے منقطع ہو جائین گے اوس سے
مشغلے اور معلوم ہونے لگین گے اوس کے لئے تمام اعمال اوسکے نزدیک انقطاع
نفس کے پہلے دفن ہونے کے اور روشن ہوگی اوسحال مین آگہہ فرقت کی لذات
دنیا فانیہ کے سے اور یہہ ایک طرح کا عذاب ہے کہ ہجوم کریگا اوسپر پہلے
دفن کے اور بعد دفن کے پہیرے جائیگی روح اوسکی طرف بدن اوس کے
کے ایک اور طرح کے عذاب کے لئے اور ہوگا حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے
کہ چین کے ایک مدت تک بیچ گہر ایک بادشاہ کے پادشاہ ہونےمین سے غائبانہ
اوسکے باعتماد اوسکے کہ بادشاہ تنگ گیری نہین کریگا اوسکے امر مین یا نہین جائیگا
افعال بد اوسکے پاس - پس پکڑلیا اونکو پادشاہ نے ایکدن اور پیش کیا اوسپر
ایک کاغذ کہ جمع کئے گئے تہے اوسمین تمام فواحش اور قصور اوسکے - ذرہ ذرہ اور
پادشاہ قاہر غیرت ناک ہے اوپر حرام اپنے کے بدلا لینے والا ہے اون سے کہ قصور
کرتے ہین اوسکے ملک مین التفات نہین کرتاہے اوسکے طرف کہ سفارش کرے اوس سے
کسی گنہگار کی پس سوچنا چاہئے کہ اوس شخص کے امر مین کہ کیا حال ہوگا اوسکا پہلے
واقع ہونے عذاب پادشاہ کے اوسپر قسم خوف وخجالت و الم وندامت سے پس ایساہی

ہوگا حال میت کا کہ فریفتہ ہے دنیا کے لذتون مین پھلنے اوتر سے عذاب قبر کے
بلکہ نزدیک موت اوس کے کے اور جو کہ احتراز کرتا ہے دنیا کے خواہش کے
چیزون سے اور مشغول ہوتا ہے طاعتون مین اور نہین ہوتا ہے اوسکو انس
بجز ذکر خدا سے تو ہوتا ہے حال اوسکا مانند حال اوس شخص کے کہ ہووے
قیدی بیچ مکان تنگ و تاریک کے پھر کھولا جائیگا اوسکے لئے دروازہ پس
نکلے اوس سے طرف باغ وسیع کے انتہا کے اور اوسمین طرح طرح کی
درخت اور شگوفے اور جانور اور میوے اور حوض اور نہرین ہون پس بنا بر
اوسکے لایق ہے عاقل کو یہہ کہ متوجہ ہو اپنے نفس پر اور کہے اوسکو اے نفس
کیا نہین جانتا تو کہ آگے تیرے جنت اور دوزخ ہے اور جانیوالا ہے طرف
ایک کے اونمین سے عنقریب پس کیا ہے تجھکو کہ نہین مستعد ہوتا تو موت کیلئے
حالانکہ وہ بہت ہی نزدیک ہے طرف تیرے ہر قریب چیز سے پس تو اگرچہ جانتا ہے
اوسکو دور اور لیکن اللہ تعالے جانتا ہے اوسکو نزدیک جیسا کہ فرمایا ہے ان الموت
الذی تفرون منہ فانہ ملٰقیکم اور شاید کہ وہ اچک لیجاوے تجھکو آج یا
کل پس بلا شبہ جب وہ آئیگی تو آجائیگی اچانک بغیر آگے پہنچنے رسول یعنے قاصد
کے اسلئے کہ نہین ہے اوس کے آنیکے لئے سن معین اور نہ وقت معلوم نہ
گرمی مین نہ جاڑے مین نہ رات مین نہ دن مین اور نہ لڑکپنے مین نہ جوانی مین بلکہ
ہردم تیرے دلون سے لایق ہے اوسکے کہ آجاوے موت اوسمین ناگہان اور
اگر نہ آوے موت اوسمین ناگہان تو آجاوے مرض ناگہان اور وہ پہونچا وے
طرف موت کے پس کیا عجب غفلت ہے تیری اوس سے - کیا نہین تامل کرتا
تو اللہ تعالے کے قول مین اقترب للناس حسابھم وھم فی غفلۃ معرضون
یعنے نزدیک پہونچا لوگون کے لئے وقت حساب اون کے کا اور وہ غفلت مین

منہ موڑنے والے ہین ۔ اور کیا عجب ہے حال تیرا کہ تو دعوے کرتا ہے ایمان کا
اپنے زبان سے اور اثر نفاق کا ظاہر ہے تجھپر کیونکہ بلاشبہ مالک تیرا
اور مولا تیرا متکفل ہوا ہے تیرے لئے بیچ امر دنیا کے کہ فرمایا ہے وما من
دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا یعنے نہین ہے کوئی چلنے والا زمین
مین مگر اللہ پر ہے رزق اوسکا اور تو جھٹلاتا ہے اوسکو ساتھ افعال اپنے کے
کہ مفلسی مین جزع و فزع کرتا ہے اور حرام وجہ سے رزق کہانے کو مستعد ہوتا ہے
اور جنگ کرتا ہے تو اوس سے مانند جنگ کرنے مدہوش شیفتہ شراب کے
اور سپرد کیا ہے امر آخرت کا طرف سعی تیرے کے کہ فرمایا وان لیس
للانسان الا ما سعی یعنے اور نہین ہے انسان کے لئے مگر جو کچہہ کہ سعی کی
اور تو منہ موڑتا ہے اوس سے مانند منہ موڑنے مغرور حقیر جاننے والے کے حالا
نہین ہے یہہ ایمان کے علامات سے پس اگر کفایت کرنا ایمان زبانی تو کیون ہوتے
منافق دوزخ کے نیچے کے طبقے مین پس کیا جراءت ہے تیری اللہ تعالے کی معصیت
اگر ہے وہ ساتھ اعتقاد تیرے کے اسبات پر اللہ تعالے نہین دیکھتا ہے تجھکو
تو کیا بڑا ہے کفر تیرا اور اگر ہے وہ ساتھ جاننے تیرے کے اسبات کو کہ اللہ تعالے
دیکھتا ہے تجھکو تو کیا بدترین برائی ہے تیری اور کیا اشد حماقت ہے تیری کہ
ایسے شہنشاہ کے سامنے گناہ کرتا ہے ماں باپ بڑی بہائی وغیرہ کا
لحاظ کرے اور نہ کرنے تو اوسکا لحاظ کرے کیا مخلوق کے برابر بہی خالق کو
نہین جانتا پس کس دلیری سے مستحق ہوتا ہے تو اوسکے قہر و غضب کا اور عذاب
شدید کا کیا تجھکو یہہ گمان ہے کہ تو متحمل اوسکے عذاب و عقاب کا ہوگا افسوس
صد افسوس گویا کہ تو ایمان نہین رکھتا ہے روز حساب پر کیونکہ اگر طبیب خبر دے تجھکو
ایک نہایت لذیذ کہانے سے حتمین کہ یہہ کہانا ضرر کریگا تجھکو تیری بیماری مین تو

صبر کریگا تو اوس سے اور چھوڑ دے گا اوسکو پس کیا ہے قول اللہ تعالے کا جو
اوسکے اوتارے ہوے کتابون مین سے ہے اور قول انبیا علیہ السلام کا کہ تائید
کئے گئے ہے معجزون سے کمترین نزدیک تیرے تاثیر مین اوس ڈاکٹر
کے قول سے کہ خبر دیتا ہے ظن سے باوجود نقصان عقل و دین کے بلکہ اگر
خبر دی تجھکو ایک لڑکا لڑکون مین کہ تیرے کپڑون مین سے بچھو ہے تو پھینک
دیگا تو اوسکو فی الحال بلا توقف بن پوچھے پس کیا ہے قول انبیاء ع اور علماء دین کا
کمتر نزدیک تیرے ایک لڑکے کے قول سے یا آگ جہنم کی اور طوق اور سانپ اور
بچھو اوسکے ہین حقیر نزدیک تیرے کہ نہین پاتا ہے دکھہ اوسکا مگر ایک دن بلکہ کمتر
اوس سے پس اگر جانتا ہے تو اون سبکو اور ایمان رکھتا ہے تو اوپر تو کیا حال
ہے تیرا کہ مشغول ہوتا ہے سات شہوات کے اور تاخیر کرتا ہے عمل نیک مین حالانکہ
موت گھات مین لگ رہی ہے تیرے پس شاید کہ وہ اوچک لیجاوے تجھکو بدون
مہلت دینے کے پس کس سبب سے امن مین ہے تو اوسکے جلد آجانے سے
پس کتنون ہی نے صبح کی ہے اور دن پورا ہونے نہین پاتا ہے کہ مر گئے ہین
اور کتنون ہی نے آرزو کی ہے یہہ کہ کل کلام کرینگے اور کل تک نہین پہونچے
ہین مگر کہ مر گئے ہین بر تقدیریکہ وعدہ دیا گیا ہے تو مہلت دینے کا سو برس تک
اور تاخیر کی تو نے عمل کرنے مین اوسکے آخر تک پس کیا گمان ہے تجھکو کہ نہ
چرا سکے جانور مگر یہہ پہنچ گھاٹی کے کیا وہ قادر ہوگا اوپر قطع کرنے گھاٹی سات
اوسکی اور جو کہ سبقت نہین کرتا طاعات پر اور تاخیر کرتا ہے عمل مین اوسکو
کوئی سبب نہین سوائے عاجز ہونے کے مخالفت ہوا سے اسلئے کہ اوسمین تعب
و مشقت ہے پس کیا پائیگا تو کوئی دن کہ آوے اوسحال مین کہ نہ دشوار ہو اوسمین
مخالفت ہوا ایسے خواہش نفسانی سے ایسا دن پیدا ہوا ہے نہین کیا اللہ نے اور نہ

پیدا کریگا اوسکو مگر جنت مین اور جنت ڈہکی ہوئی ہے ساتھ مکارہ کے یعنے مشقتکی
چیزون کے اور مکارہ نہین ہوتے ہین عفیف نفسون پر کبہی اوسکا وجود محال ہے
پس اگر نہین سمجہتا تو تو یہ امور ظاہر اور میل کرتا ہے تو طرف تاخیر عمل کے تو کونسی
حماقت زیادہ کریگا تو اوس حماقت پر یعنے بڑا ہی احمق ہے تو کہ تجہسے کوئی
زیادہ احمق نہین - اگر بہروسا کرتا ہے تو اللہ تعالے کے فضل و کرم پر تو کیا حال
ہے تیرا کہ نہین بہروسا کرتا ہے تو اوسکے فضل و کرم پر بیچ امور دنیا اپنے
کے کیا نہین سامان درست کرتا ہے تو جاڑہ کے لئے بقدر درازی مدت
اوسکے بس جمع کرتا ہے تو اوسکے لئے لکڑیان اور لباس سرمائی وغیرہ لوازمات
اوسکے سے اور بہروسا نہین کرتا اللہ تعالے کے فضل و کرم پر تا کہ دفع کرے
تجہسے سردی جاڑہ کی بغیر جبہ اور مانند اوسکے کے کیونکہ بلا شبہ قادر ہے اسپر
کیا گمان کرتا ہے تو کہ سردی طبقہ زمہریر کی خفیف تر ہے سردی مین اور کمتر ہے مدت
مین جاڑہ کے سردی کے شدت سے کیا گمان کرتا ہے تو کہ نجات پائیگا اوس سے
بغیر سعی کے یہ نہایت ہی بعید ہے پس تحقیق سردی جاڑے کی جیسی نہین دور
ہوتی ہے تجہسے مگر بسبب جبہ اور لکڑیون اور تمام لوازمات جاڑہ کے ایسے ہی
نہین واقع ہوگی تجہسے آگ جہنم کی اور سردی طبقہ زمہریر اوسکے کی مگر بسبب بچاؤ
کرنیکے ساتھ قلعی طاعتون اور عبادتون کے اور ساتھ ترک کرنے منکرات کے
اور نہین ہے کرم و فضل اللہ کا مگر اسباب مین کہ معلوم کروائے تجہکو راہ
بچاؤ کی نہ اسباب مین کہ دفع کرے تجہسے عذاب بدون بچاؤ کے پس تحقیق
کہ کرم اللہ کا اور فضل اوسکا بیچ دفع کرنے سردی جاڑہ کی یہ ہے کہ پیدا کردے
تیرے لئے آگ اور بتادی تجہکو راہ اوسکے نکالنے کی پتہر اور لوہے مین سے
تا کہ دفع کرے تیرے نفس سے سردی جاڑہ کی جیسے کہ خریدتا جبہ کا اور لکڑیکو

اور لو ازمات سرما کا تیرے سردی کو دفع کرتا ہے اور یار تیرا ہے اور خزینہ تا ہے
تو اوسکو اپنی نفس کے لئے کیونکہ کیا ہے اوسکو اللہ تعالے نے بسبب
تیری استراحت کا اسیطرح طاعت بیڑا پار کرینگی بحکم پروردگار تعالے کے اور
نہین ہین یہہ چیزین مگر راہین تیری نجات کے عذاب الیم سے اور سبب تیرے
پہونچنے کے طرف چین ہمیشہ تک کے پس جب بھلائی کی اپنے لئے کی جسنے برائی
کی وبال اوسپر ہے اور اللہ تعالے بے پرواہ ہے ساری جہان سے اور شاید تو
کہنے کہ نہین باز رکہے مجکو استقامت سے مگر حرص میری اوپر لذت شہوت
کے اور کم طاقتی میرے تحمل اور رنجون اور مشقتون پر پس اگر سچا ہے تو
اسمین تو کیا سخت حماقت ہے تیری اور کیا قبیح ہے عذر تیرا اسلئے کہ شہوات
دنیا کے فانی ہین سریع الزوال نہین خالی ہین مکدرات سے کسی حال مین پس کیا
حال ہے تیرا کہ نہین طلب کرتا ہے تو داخل ہونے کو بہشت مین واسطے حاصل کرنے
کے اوسمین سات شہوات باقیہ دایمہ کے کہ صاف ہین مکدرات سے تمام
احوال مین کیونکہ آخرۃ خیر و باقی تر ہے پس مستعد رہ آخرۃ کے لئے بقدر باقی
رہنے اپنے کے اوسمین پس بلاشبہ تمام کو پہونچے ایام تیرے عمر کے اور
تو ضایع کرچکا ہے اکثر اون کے کو اور نہین باقی رہے ہین اون سے مگر ایام
چند پس اگر تجارت کریگا تو باقی مین فائدہ اوٹھائیگا تو اور اگر ضایع کریگا تو باقی
رہیگا عادت قدیمہ پر تو لوٹا پائیگا تو لوٹا ظاہر ہے پس جاگ نیند غفلت سے اسلئے کہ
موت وعدہ گاہ تیری ہے اور قبر گہر تیرا اور مٹی بچھونا تیرا اور ہول قیامت آگے
تیرے اور لشکر موتی کا باہر شہر کے منتظر ہے اور یہہ سب کہا ہے بین قسمین مغلظ
اوسکی کہ نہین ٹلنے کی اپنی جگہہ سے یہانتک کہ لیوین سنگے تجھکو ساتھ اپنے
کیا نہین جانتا تو کہ اموات آرزو کرتے ہین پہر آنیکی طرف دنیا کے ایک دن کو

تاکہ مشغول ہون اوسمین سات تدارک اوس چیز کے کہ رہ گئی ہے اون سے اور تو ضایع کرتا ہے اپنے دلون کو اور گمان کرتا ہے کہ وہ بلاتے ہین طرف آخرۃ کے اور تو ہمیشہ رہنے والا ہے یعنے دنیا مین افسوس صد افسوس تو اپنے عمر کے ڈہانے مین لگ رہا ہے جب سے کہ نکلا ہے اپنی مان کے پیٹ سے بناتا ہے تو پشت زمین پر محل اپنا اور عنقریب ہوگا پیٹ زمین کا قبر تیری تو خوش ہوتا ہے تو ہر روز سات زیادتی مال اپنے کے اور نہین غمگین ہوتا سات نقصان عمر اپنے کے منہ موڑتا ہے تو آخرت سے اور وہ متوجہ ہے تجہپر اور متوجہ ہوتا ہے تو دنیا پر اور وہ منہ موڑنے والی ہے تجہسے پس کیا عجب حال ہے تیرا کہ تو باوجود گرفتار ہونے کے طرح طرح کے گناہون مین نہین کوشش کرتا ہے اپنی آخرت کے بنانے کی بلکہ مشغول ہوتا ہے تو دنیا کے بنانے مین گویا کہ تو کوچ نہین کرنے کا اوس سے پس ڈر اے مسکین اوس دن سے کہ حاضر ہوئے گا تو اوسمین اللہ کی بارگاہ مین اور وہ نہین چہوڑنے کا کسی بندہ کو کہ حکم کیا تہا اوسکو دنیا مین اور منع کیا تہا اوسکو اوسمین یہانتک کہ پوچہیگا اوس سے اوس کے عمل سے خواہ قلیل ہو خواہ کثیر ہو چہوٹا ہو یا بڑا ہو پوشیدہ ہو یا ظاہر پس سوچہہ اے غافل کہ کس دل سے کہڑا ہوئیگا تو سامنے اوس کے اور کس زبان سے جواب دیگا تو اوسکے سوال کا اور تیار کر واسطے سوال کے جواب اور واسطے جواب کے سوال اور صرف کر باقی عمر اپنی عمل صالح مین بیچ چہوٹے دلون کے واسطے ایام دراز کے بیچ دار فنا کے واسطے دار بقا کے۔

پس اگر کہے تو کہ نفس میرا متابعت میری نہین کرتا مجاہدہ پر اور طاعتون کی مواظبت پر پس کیا ہے علاج اوسکا تو جان لے کہ نافع ترین اسباب و علاج اوسکے کا وہی ہے کہ جو ذکر کیا ہے حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے

کہ اختیار کر تو صحبت اوس بندہ کی کہ کوشش کرتا ہے طاعت خدا مین اور ملاحظہ
کر احوال اوسکا اور پیروی کر اوسکی لیکن یہہ علاج متعذر رہے اس زمانہ مین واسطے
کم ہونے اوس شخص کے کہ کوشش کرے عبادت مین اگلون کی بہی پس نہین ہے
کوئی علاج نافع تر تیرے لئے اس زمانہ مین سننے احوال اون لوگون کے سے اور مطالعہ
کرنے خبرون اور احوال اون کے سے کہ کیا کیا کوششین اور ریاضتین اور
زہد کئے ہین اونہون نے رنج اونکا موقوف ہوا اور ثواب باقی رہا اور چین اونکا
ابد الآباد کو نہین منقطع ہوگا اور کیا اشد حسرت ہے اوسپر کہ نہ پیروی کرے اون کی
پس بہرہ مند کرے اپنے نفس کو ایام قلیل مین ساتھ شہوت مکدرہ کے پہر آجائے
اوسکو موت اور حایل ہو درمیان اوسکے اور درمیان اوس چیز کے کہ نفس چاہتا ہے
اوسکو پس لازم ہے تجھکو کہ مطالعہ کرے تو احوال صحابہ اور تابعین کا اور آن مجاہدہ
کرنے والونکا کہ بعد اون کے گذرے ہین اور بسبب واقف ہونے کے اوپر احوال
اونکے کے ظاہر ہو جائیگا تجھکو بعد تیرا اور بعد اہل عصر تیرے کا اہل دین سے۔
پہر اگر کہے نفس تیرا کہ خیر آسان ہوتی تہے اوس زمانہ مین بسبب کثرت مددگاران
کے اور اس زمانہ مین اگر مخالفت کریگا تو اپنے زمانہ والون کی تو تمسخر کرین گے
تجہسے یا یہ کہین گے کہ یہ دیوانہ ہے یا بدمذہب ہے پس موافقت کر تو اونکی بیچ
اوس حال کے کہ وہ اوسمین ہین پس نہین جاری ہوگی اوپر او نیز ابلا جبکہ عام
ہوتی ہے گوارا ہوتی ہے بچا تو اپنے نفس کے فریب کے جال سے اور کہہ
اوس سے کہ بہلا بتا تو اگر آوے آونا یگی ڈوب جائیگا جو کہ سامنے آئیگا اوسکے اور
ٹہیرے سے ہے شہر والے اپنی جگہہ اور نہ بچایا اونہون نے اپنے تئین اور تو قادر ہی
اسپر کہ الگ ہوئے اون سے تو دشوار ہوتے ہے کہتی پر اور نجات پاوے
تو بسبب اوسکے غرق سے پس آیا خلجان ہوگا تیرے دل مین یہہ مصیبت

جب عام ہوتی ہے گوارا ہوتی ہے ۔ یا چھوڑ دیگا تو موافقت اونکی اور نسبت
جہل سے کریگا تو اونکی طرف اسکام کرنے مین اور بچا دیگا اپنے تئین اوس چیز سے
کہ پیش آئیگی تجھکو پس جبکہ نہین موافقت کرتا ہے تو اون کی بخوف غرق کے حالانکہ
عذاب غرق کا دراز نہین ہوتا ہے سوا ایک ساعت کے رات یا دن سے تو کیونکر
نہین بھاگتا ہے تو ہمیشہ سے اور پیش ہے اوسکے لئے ہر حال مین اور کہان گوارا
ہوتی ہے مصیبت جبکہ عام ہوتی ہے پس بلاشبہ کفار نہین ہلاک ہوتے مگر بسبب
موافقت اہل زمانہ اپنے کے اس حیثیت سے کہ کہا انہون نے ۔ انا وجدنا اباءنا
علی امۃ و انا علی اثارہم مقتدرون یعنے ... پے باپ دادا
کو ایک طریق پر اور ہم اون کے قدم بقدم چلنے والے ہین پس بچا تو اپنے کو اوس سے
کہ دیکھے تو طرف اہل زمانہ اپنے کے اور طرف اون کے کہ گزرے ہین پہلے تیرے
یعنے بددین اسلئے کہ تو اگر اطاعت کریگا اکثر زمین والون کی تو گمراہ کردینگے
تجھکو اللہ کی راہ سے ۔ اے اللہ بچا ہمکو گمراہی سے اور آسان کر حساب یوم الحساب
کا اور قران پاک مین اللہ تعالے کئی آیتون مین اپنی قدرتین ارشاد فرماتے تاکہ
لوگ اوسکے برابر کسیکو نہ سمجھین اور اوسکے حکم کو سب حکمون پر مقدم رکھین چلین سو
کہ زمین و آسمان کیسے فرمانبردار ہین باوجود لایعقل ہونے کے اور ہم باوجود اہل
عقل و تمیز کے اوس سے اور اوسکے حکمون اور عظمت اور کبریائی سے کیسے
غافل ہین اور حقیقتین جسنے کچھ مرتبہ پایا ہے اوسیکیطرف رجوع ہونے سے اور
اوسیکے فرمانبرداری سے پایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ
تمکو اللہ نے کس چیز سے خلیل ٹھہرایا اونہون نے فرمایا کہ بسبب تین چیزون کے
ایک تو یہہ کہ غالب رکھا مینے اللہ تعالے کے حکم کو اوسکے غیر کے حکم پر ۔ دوسری
یہ کہ نہین سعی کی مین نے ساتھ اوس چیز کے کہ کفیل ہوا وہ میرے لئے کہ وہ رزق ہے

تیسرا یہہ کہ نہین کہایا مینے کہانا صبح کا اور شام کا مگر سات جہان سے کے انتہی
اور آیا ہے کہ اگلے بزرگوار رحمہم اللہ تین باتو نپر مواظبت کرتے تھے اور آپس مین
ایک دوسرے کو بطور نصیحت اسکے لکہا کرتے تھے۔ ایک تو یہہ ہے کہ جسنے
عمل کیا آخرۃ کے لئے کفایت کریگا اوسکو اللہ امر دنیا اوسکے کو۔ دوسری
یہہ کہ جسنے نیک کیا باطن اپنا اچھا کریگا اللہ ظاہر اوسکا۔ اور تیسرا یہہ کہ جسنے
درست کئے وہ معاملات کہ درمیان اوسکے اور درمیان خدا تعالیٰ کے ہین درست
کریگا اللہ تعالیٰ اون معاملات کو کہ درمیان اوسکے اور درمیان لوگون کے ہین
یعنے اوسکی طاعت و فرمانبرداری سے سب کام دنیا کے درست ہوتے
ہین۔ انتہی۔ اور اوسکے طرف رجوع اور فرمانبرداری اوسکی اور اوسکا
راضی ہونا نہین حاصل ہوتا ہے مگر ساتہ ترک کرنے خواہش نفسانی اور دنیا کی
چنانچہ بعضے حکما یعنے دانایان دین سے منقول ہے کہ نہین پائے جاتے
ہین چار چیزین مگر چار چیزون کے ترک کرنے سے۔ نہین پایا جاتا ہے دار باقی
مگر ترک کرنا فانی کا یعنے دنیا کے سے۔ اور اوسکا فانی ہونا مذکور ہے
قران مجید مین کہ فرمایا ما عندکم ینفذ وما عند اللہ باق یعنے تمہارے
پاس جو کچہہ ہے ہو چکنے والا ہے اور اللہ کے جو کچہہ ہے باقی ہے۔ اور نہین
پائی جاتی رضا مولا کی مگر ترک کرنے ہوا یعنے خواہش نفسانی کے سے
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وامامن خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الھوی
فان الجنۃ ھی الماوی یعنے جو ڈرا اپنے رب کے سامنے کہڑا رہنے سے اور
روکا نفس خواہش نفسانی سے پس بلاشبہہ جنت اوسکا ٹہکانا ہے اور
بزرگان دین کے تجربہ سے ثابت ہے کہ نفس کا خلاف کام کرنا موجب تزکیہ
قلب ہے۔ اور نہین پایا جاتا ہے درجہ عقبی کا مگر ترک کرنے سے راحت دنیا مین

فرمایا اللہ تعالے نے تلک الدار الاخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنے یہہ دار الاخرت مقرر کرتے ہین ہم اون لوگون کیلئے کہ نہین چاہتے بڑائی زمین اور فساد اور بہلائیان عاقبت کے پرہیزگارون کے لئے ہین - اور نہین پائے جاتی جنت مگر مشقت سے کہ فرمایا اللہ تعالے والذین جاہدوا فینا لنہدینہم سبلنا وان اللہ لمع المحسنین یعنے اور جو لوگ کوشش کرتے ہین ہماری طاعتمین البتہ دکہاتے ہین ہم اونکو راہین اپنی اور بلاشبہ اللہ البتہ نیک کارون کے ساتہہ ہے یعنے محافظت اور مدد کرتا اونکی اور جانتا ہے حال اونکا - یہہ باتین حاصل ہوتے ہین تلاوت قران اور اوسپر عمل کرنے سے اور صالحین کی صحبت اور اونکی پیروی سے اسی لئے حضرت عثمان رضی فرماتے ہین کہ چار چیزین ہین کہ ظاہر اونکا فضیلت ہے اور باطن اونکا فرض - مخالطت صالحین کے فضیلت اور پیروی اونکی فرض ہے - تلاوت قران کی فضیلت ہے اور عمل کرنا اوسپر فرض اور زیارت قبور کی فضیلت ہی اور مستعد رہنا اون کے لئے فرض - اور عیادت مریض کی فضیلت ہے اوسکو دیکہکر نصیحت حاصل کرنا اور راضی کرنا خصمان یعنے مدعیونکا فرض ہے غرضکہ جسکو اپنا بہلا منظور ہووے اوسکی طاعت فرمان برداری مین جلدی کرے - حضرت عیسے ع فرماتے ہین کہ جو مشتاق ہو جنت کا جلدی کرے بہلایون کیطرف اور جو ڈرے دوزخ سے باز رہے خواہشون نفسانی سے اور جو ڈرا موت سے حرام ہووین اوسپر لذتین اور جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہے سہل ہوی اوسپر مصیبتین -

الہی ہمارے گناہان اور خطایان اور سہو اور عمد اپنے کرم وفضل سی عفو فرما اور اپنے حبیب پاک کی محبت اور کامل پیروی عطا فرما تا ہمی امت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہوکر مستحق شفاعت شفیع المذنبین رہین آمین - آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تمت بالخیر